کلیسیا ابتدائی درخشاں کے

ای۔ جی۔ بیوائٹ

New Covenant Publications: Urdu

Copyright © 2020. New Covenant Publications International.

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی حصہ مصنف کی واضح تحریری اجازت کے بغیر کسی بھی شکل میں مضامین اور جائزوں میں شامل یا منتقل نہیں کیا جاسکتا، سوائے تنقیدی یا کسی بھی طرح سے دوبارہ تیار مختصر اقتباسات کے۔ براہ کرم تمام متعلقہ سوالات پبلشر کو بھیجیں۔

یا یا کسی بھی طرح سے، الیکٹرانک جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی حصہ کسی بھی شکل میں یا یا معلومات کے ذخیرہ اور بازیافت کے نظام کے ذریعہ دوبارہ تیار ،میکینیکل، بشمول فوٹو کاپی، ریکارڈنگ منتقل نہیں کیا جاسکتا ہے - سوائے ایک جائزہ نگار یا محقق کے جو رسالوں، جرائد یا رسالوں میں چھپنے کے لیے مختصر اقتباسات کا حوالہ دے سکتا ہے۔.

ISBN: 359-2-85933-609-1 ISBN:

359-2-85933-609-1

Cataloguing in Publication Data

ترمیم شدہ اور ڈیزائن کردہ: نیو کوونٹ پبلیکیشنز انٹرنیشنل گروپ

برطانیہ میں مطبوعہ۔

2020 پہلی پرنٹنگ 26 مئی

شائع کردہ: نیو کووینٹ پبلیکیشنز انٹرنیشنل لمیٹڈ

Kemp House, 160 City Road, London, EC1V 2NX

ویب سائٹ ملاحظہ کریں: www.newcovenant.co.uk

بلکہ نہیں ہی لئے کے نسل یا زمانہ خاص کسی وعدہ کا القدس رُوح ہے۔ سکتا دے انجام تک اخیر ساتھ کے پیروکاروں اُسکے تاثیر کی القدس رُوح کہ فرمایا نے مسیح یسوع خداوند خود نے جنہوں ہے گیا بھیجا مددگار لئے کے سب اُن تک آج کر لے سے پنتِکسُت گی۔ رہے نے جنہوں لئے کے سبھوں اُن دیا۔ کر وقف لئے کے خدمات کی اُس اور لئے کے خداوند کو پاک ،رہبر ،مشیر کےلئے اُن القدس روح ہے لیا کر تسلیم دہندہ نجات اپنا کو یسوع مسیح ہی اتنی چلے ساتھ کے وند خدا کر ہو قریب جتنے ایماندار ہے۔ آیا گواہ بطور اور والا کرنے نجات اور موت کی دہندہ نجات نے اُنہوں سے صفائی اور قوت

کو مسِیح کام کا پاک روح ہے۔ کرتا ظاہر جلال اَور بزرگی کی دہندہ نجات پاک روحِ یں۔ ہمیں وسیلہسے کے اُس جو کو عظیم نجات اَور پاکیزگی۔ کی راستباری کی اُس اَور کرنا۔ بُلند تمہیں کے کر حاصل سے ہی مجھ وہ ہے۔ فرمایا نے مسِیح ہے۔ کرنا ظاہر ہے۔ ہوتی نصیب بنی کو خداوند ہے۔ اُستاد کا آلہی صداقت ہی رُوح کی صداقت ۱۴:یُوحنّا۱٦ گا۔ دے خبریں رُوح آپنے اَور دیا۔ دے کو مرنے عوض کے اُن بیٹا اپنا نے اُس کہ ہے۔ خیال زیادہ اتنا کا آدم دیا۔ بنا رَہبر اَور اُستاد کا اِنسان نوع بنی نے اُس کو

ہے۔ گیا دیا چھوڑ خالی کر بوجھ جان صفحہ یہ

New Covenant Publications

International Ltd.

ذہن شدہ تبدیل ،کتابیں شدہ اصلاح

New Covenant Publications International Ltd.,
Kemp House, 160 City Road, London, EC1V 2NX

ای میل: newcovenantpublicationsintl@gmail.com

اعترافات

خدا کے لیے وقف

لفظ پیش

یہ پہل قاری کو آسمان اور زمین کو پابند کرنے والے الہی منصوبے کے ساتھ دوبارہ جوڑتا ہے اور محبت کے قانون کی دائمی حیثیت کو تقویت دیتا ہے۔ لوگو، عہد کا صندوق مسیح یسوع اور اس کے لوگوں کے درمیان قربت اور خدا کے قانون کی مرکزیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ (2) درحقیقت، نیا عہد ....ایک چھٹکارے کی تصدیق کرتا ہے، جو بے لگام جھگڑے سے پیدا ہوا اور خون کے ذریعے مہر بند

کئی صدیوں تک، بہت سے لوگوں نے مصیبتوں اور ناقابل فہم جبر کا سامنا کیا، جس کا حساب سچائی کو مٹانے کے لیے لگایا گیا۔ خاص طور پر تاریک دور میں، یہ روشنی انسانی روایات اور عالمگیر جہالت کی وجہ سے بہت زیادہ جھنجھوڑ کر رہ گئی تھی، کیونکہ دنیا کے باشندے حکمت کو حقیر سمجھتے تھے اور عہد کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ پھیلتی ہوئی برائیوں کے ساتھ بدعنوانی کی تباہ کاریوں نے ایسی انحطاط اور شیطانی انسانیت کو ہوا دی کہ ضمیر کی آزادی سے دستبردار ہونے سے انکار کرتے ہوئے کئی جانیں قربان کی گئیں۔ اس کے باوجود ایک کھویا ہوا علم دوبارہ زندہ ہو گیا۔

تاہم، اس جلد کے ذریعے، اس واحد انقلاب کی ناقابل تردید اہمیت کو اصلاح پسندوں اور دوسرے دلیر علمبرداروں کے نقطہ نظر سے دوبارہ دریافت کیا جاتا ہے۔ ان کے اکاؤنٹس سے، کوئی بھی تباہ کن لڑائیوں، اس طرح کی غیر معمولی مزاحمت اور مافوق الفطرت مداخلتوں کی وجوہات کو سمجھ سکتا ہے۔

یہ شخصی اصلاح، پنر جنم اور تبدیلی کی عجلت کو بھی گونجتا ہے۔ جیسا کہ گٹنبرگ پرنٹنگ پریس اور ترجمہ نے اصلاح شدہ عقیدے کو پھیلایا، تقریباً 500 سال پہلے، ڈیجیٹل پریس، آن لائن لائبریریاں اور سوشل میڈیا آج کل بات چیت کرتے ہیں۔

مندرجات کا جدول

باب ۱ – اپنی کلیسیا کے لئے خُدا کی غرض و غائت 7
باب ۲ – بارہ شاگردوں کی تربیت 12
باب ۳ - عظیم حُکم 17
باب ۴ - پنتِکسُت 22
باب ۵ - روح کی بخشش 29
باب ۶ - ہیکل کے پھاٹک پر 35
باب ۷ - ریاکاری کے خلاف تنبیہ 42
باب ۸ - سنہیڈرن کے رُو برُو 46
باب ۹ - سات نیک نام شخص 51
باب ۱۰ - پہلا مسیحی شہید 56
باب ۱۱ - سامریہ میں انجیل کی منادی 59
باب ۱۲ - ستم ظریف سے شاگرد تک 64
باب ۱۳ - تیاری کے دن 70
باب ۱۴ - سچائی کا متلاشی 74
باب ۱۵ - قید خانہ سے رہائی 80
باب ۱۶ - انطاکیہ میں انجیل کا پیغام 87
باب ۱۷ - انجیل کے مُبشر 93
باب ۱۸ - بُت پرستوں میں منادی 99
باب ۱۹ - یُہودی اور غیر قوم 105
باب ۲۰ - صلیب کی سربلندی 112
باب ۲۱ - دُور افتادہ علاقوں میں منادی 118
باب ۲۲ - تھِسلُنیکے 123
باب ۲۳ - بِیرّیہ اور اتھینے 128
باب ۲۴ - کُرنتھُس 134
باب ۲۵ - تھسلُنیکیوں کے نام خط 140
باب ۲۶ - اُپلوس کُرنتھس میں 147
باب ۲۷ - افسس 154

باب ۲۸ - آزمائش و مُشقت کے ایام 159
باب ۲۹ - آگاہی کا پیغام اور عرضداشت 162
باب ۳۰ - اعلیٰ معیار تک پہنچنے کا بُلاوا 167
باب ۳۱ - پیغام پر توجہ دی گئی 174
باب ۳۲ - فیاض دل کلیسیا 180
باب ۳۳ - کام کی عظمت 186
باب ۳۴ - پاک خدمت 193
باب ۳۵ - یہودیوں کے لئے نجات 200
باب ۳۶ - گلتیہ میں برگشتگی 205
باب ۳۷ - پولُس کا یروشلیم کی جانب آخری سفر 208
باب ۳۸ - پولُس ایک قیدی 213
باب ۳۹ - قیصریہ میں پیشی 223
باب ۴۰ - پولُس کی قیصر کے ہاں اپیل 228
باب ۴۱ - تُو مجُھے مسیحی کر لینا چاہتا ہے 230
باب ۴۲ - بحری سفر اور جہاز کی تباہی 233
باب ۴۳ - روم میں 237
باب ۴۴ - قیصر کا گھرانہ 244
باب ۴۵ - روم سے لکھے گئے 248
باب ۴۶ - قید سے آزاد 256
باب ۴۷ - آخری گرفتاری 258
باب ۴۸ - پولُس نیرو کے رُوبرُو 260
باب ۴۹ - پولُس کا آخری خط 263
باب ۵۰ - موت کی سزا 269
باب ۵۱ - وفادار نگہبان 272
باب ۵۲ - ابد تک قائم رہو 280
باب ۵۳ - پیارا یوحنا 285
باب ۵۴ - وفادار گواہ 289
باب ۵۵ - فضل سے تبدیلی 295
باب ۵۶ - پتُمس کا ٹاپُو 301

باب ۵۷ - مکاشفہ 307
باب ۵۸ - فتح مند کلیسیا 315

ابتدائ کلیسیاء کے درخشاں ستارے

باب ۱ - اپنی کلیسیا کے لئے خُدا کی غرض و غائت

بنی نوع انسان کے لئے کلیسیا خُدا کا مقرر کردہ نجات بخش ادارہ ہے۔ اسے خدمت کرنے کے لئے منظم کیا گیا ہے، اور دُنیا بھر میں انجیل کی تشہیر اس کا کلی مقصد ہے۔ ابتداء سے ہی خدا وند کی یہ تجویز اور منشا تھا کہ اپنی کلیسیا کے ذریعے خُداوند کا قادر مطلق ہونا دُنیا پر آشکارہ کیا جائے اور دُنیا کلیسیا کے ذریعہ خداوند کی کاملیّت کو جان سکے۔ کلیسیا کے ممبران جن کو اُس نے تاریکی سے باہر نکال کر اپنے حیرت انگیز نُور میں بُلایا ہے اُس کے جلال کو ظاہر کریں ۔ کلیسیا خُداوند یسوع مسیح کے فضل کی دولت سے مالا مال ہے۔ کلیسیا اس دولت کو دنیا کے ساتھ بانٹے گی۔ حتٰی کہ " کلیسیاکے وسیلہ سے خُدا کی طرح طرح کی حکمت اُن حکومت والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے گی"۔ (افسیوں ۳:۱۰)

کلام مقدس میں کلیسیا سے وابستہ بے شمار اور شاندار وعدے مرقوم ہیں۔

"میرا گھر سب لوگوں کی عبادت گاہ کہلائے گا" ۔ (یسعیاہ ۵۶:۷)

"اور میں اُن کو اور اُن جگہوں کو جو میرے پہاڑ کے آس پاس ہیں برکت کا باعث بناوں گا اور میں بروقت مینہ برساوں گا۔ برکت کی بارش ہو گی"۔ (حزقی ایل ۳۴:۲۶)

"اور میں اُن کے لئے ایک نامور پودا برپا کروں گا اور وہ پھر کبھی اپنے ملک میں قحط سے ہلاک نہ ہوں گے اور آگے کو وقموں کا طعنہ نہ اُٹھائیں گے اور وہ جانیں گے کہ میں خُدا وند اُن کا خُدا اُن کے ساتھ ہوں اور وہ یعنی بنی اسرائیل میرے لوگ ہیں خدا وند خدا فرماتا ہے۔ اور تم اے میر بھیڑو میری چراگاہ کی بھیڑو انسان ہواور میں تمہارا خدا ہوں۔ خدا وند خدا فرماتا ہے" (حزقی ایل ۳۴:۲۹-۳۱)

خدا وند فرماتا ہے تم میرے گواہ ہو اور میرا خادم بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا تا کہ تم جانو اور مجھ پر ایمان لاو اور سمجھو کہ میں وہی ہوں۔ مجھ سے پہلے کوئی خدا نہ ہوا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا۔ میں ہی یہواہ ہوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ میں نے اعلان کیا اور میں نے نجات بخشی اور میں نے ہی ظاہر کیا جب تم میں کوئی اجنبی معبود نہ تھا۔ سو تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں"۔ (یسعیاہ ۴۳:۱۰-۱۲)

"میں خداوند نے تجھے صداقت سے بلایا۔ میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور حفاظت کروں گا اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نُور کے لئے تجھے دوں گا کہ تُو اندھوں کی آنکھیں کھولے اور اسیروں کو قید سے نکالے اور اُن کو جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں قید خانہ سے چھڑائے"۔ (یسعیاہ ۴۲:۷:۶)

خدا وند یوں فرماتا ہے کہ میں نے قبولیت کے وقت تیری سنی اور نجات کے دن تیری مدد کی اور میں تیری حفاظت کروں گا اور لوگوں کے لئے تجھے عہد ٹھہراوں گا تاکہ ملک کو بحال کرے اور ویران میراث وارثوں کو دے۔ تاکہ تُو قیدیوں کو کہے کہ نکل چلو اور اُن کو جو اندھیرے میں ہیں کہ اپنے آپ کو دکھلاو۔ وہ راستوں میں چریں گے اور سب ننگے ٹیلے اُن کی چراگاہیں ہوں گی۔ وہ نہ بھُوکے ہوں گے نہ پیاسے اور نہ گرمی اور دُھوپ سے اُن کو ضررّ پہنچے گا کیونکہ وہ جس کی رحمت اُن پر ہے اُن کا رہنما ہو گا اور پانی کے سوتوں کی

طرف اُن کی رہبری کرے گا اور میں اپنے سارے کوہستان کو ایک راستہ بنا دوں گا اور میری شاہراہیں اُونچی کی جائیں گی"۔ (یسعیاہ ۴۹:۱۱-۸)

"اے آسمانو گاؤ! اے زمین شادمان ہو! اے پہاڑ نغمہ پردازی کرو! کیوں کرخدا وند نے اپنے لوگوں کو تسلی بخشی ہے اور اپنے رنجو روں پر رحم فرمائے گا۔ لیکن صیون کہتی ہے یہواہ نے مجھے ترک کیا ہے اور خُداوند مجھے بُھول گیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ماں اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے؟ ہاں وہ شائد بھول جائے پر میں تجھے نہ بھولوں گا۔ دیکھ میں نے تیری صورت اپنی ہتھیلی پر کھود رکھی ہے اور تیری شہر پناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے"۔ (یسعیاہ ۴۹:۱۳-۱۶)

کلیسیا خُدا وند کا قلعہ اور شہر پناہ ہے جسے اُس ے اس باغی اور سازشی دنیا میں قائم کر رکھا ہے۔ کلیسیا میں کسی طرح کی گُمراہی اُس کے خلاف سازش ہے جس نے آل آدم کو اپنے اکلوتے بیٹے کے خون سے خرید رکھا ہے۔ روز آفرنیش سے ہی وفادار اور ایماندار خواتین و حضرات نے زمین پر کلیسیا کو قائم و دائم اور رواں دواں رکھا ہے۔ ہر زمانہ میں خدا وند خدا نے اپنے نگہبان پیدا کئے جو اپنے زمانے کی نسلوں کو بڑی وفاداری سے گواہی دیتے رہے۔ ان محافظوں نے آگاہی اور تنبیہ کا پیغام بڑی وفاداری سے پیش کیا۔ اور جب اُنہیں خالق خدا وند نے ہتھیار رکھ دینے کے لئے حکم کیا تو اُن کے چھوڑے ہوئے کام کو پایہء تکمیل تک پہنچانے کے لئے دوسرے وفادار خادم اُن کے ہتھیاروں سے لیس ہو گئے۔ پھر خدا نے اُن گواہوں کے ساتھ اپنا عہد باندھ لیا۔ یوں زمینی کلیسیا آسمانی کلیسیا کے ساتھ متحد ہو گئی۔ اُس نے اپنے پاک فرشتگان کو کلیسیا کی خدمت کے لئے بھیج دیا اور دوزخ کے دروازے اُس کے لوگوں پر غالب نہ آ سکے۔

صدیوں کی ایذا رسانی، کشمکش اور تاریکی کے دوران بھی خدا وند خدا نے اپنی کلیسیا کو قائم رکھا ہے۔ کلیسیا پر کوئی ایسی مصیبت نہیں آئی جس کے لئے خداوند نے اُسے پہلے سے تیار نہ کیا ہو اور نہ ہی کوئی ابھی تک ایسی قوت نمودار ہوئی ہے جسے ہمارا خدا وند پہلے سے نہ جانتا تھا۔ بلکہ سب کچھ اُسی طرح ہُوا جیسے اُس نے پہلے سے (بطور پیشنگوئی) بتا رکھا تھا۔ اُس نے کبھی بھی اپنی کلیسیا کو ترک نہیں کیا۔ جو کچھ مستقبل قریب میں واقع ہونے کو تھا وہ اُس نے پیشتر ہی اپنے نبیوں کو الہام کے ذریعہ سے بتا دیا تھا۔ اب بھی جو کچھ اُس نے تجویز کیا ہے اُسی کے مطابق پایہء تکمیل کو پہنچے گا۔ اُس کی شریعت اپس کے تخت کے ساتھ منسلک ہے اور بدی کی کوئی قوت اُسے برباد نہیں کر سکتی۔ صداقت کو خدا وند خدا کی پُشت پناہی حاصل ہے اور وہ ہر طرح کی مخالفت پر فتح پائے گی۔

رُوحانی تاریکی کے زمانوں میں خدا کی کلیسیا اُس شہر کی مانند نمایاں اور درخشا ں رہی جو پہاڑ پر بسا۔ زمانہ بہ زمانہ ہر آنے والی نسل کے ذریعہ دُنیا کے کونے کونے تک آسمانی پاکیزہ تعلیم پہنچائی گئی۔ گو کلیسیا کمزور و ناتواں اور ناقص ہے پھر بھی خدا وند اس کی بڑی قدر کرتا ہے۔ کلیسیا اُس کے فضل کا ذریعہ ہے۔ جس کے وسیلہ وہ دلوں کو تبدیل کرنے کے لئے اپنی قوت اور قدرت ظاہر کرکے خوشی محسوس کرتا ہے۔

پھر اُس نے کہا کہ ہم خدا کی بادشاہی کو کس سے تشبیہ دیں اور کس تمثیل میں اُسے بیان کریں"۔ (مرقس ۴:۳۰) خُداوند یسوع مسیح آسمان کی بادشاہی کو دنیا کی سلطنتوں سے تشبیہ نہیں دے سکتا تھا کیوں کہ ان دونوں میں کوئی مشابہت نہیں اور نہ ہی کوئی قدر مشترک ہے۔ سوسائٹی میں اُس نے کوئی ایسی چیز نہ پائی جس کے ساتھ وہ آسمانی بادشاہی کو تشبیہ دے سکتا۔ زمینی بادشاہیاں تو جسمانی قوت سے حکمرانی کرتی ہیں۔ لیکن مسیح کی

بادشاہت سے ہر ایک جسمانی ہتھیار اور تباہی پھیلانے والا اوزار نا پید ہوگا۔ (ایسے اسلحے کا خدا کی بادشاہی میں نام و نشاننہ ہوگا)۔

خدا کی بادشاہی آدمیت کی فلاح و بہبود کے لئے ہو گی اور اُس کی عزت نفس کو بڑھائے گی۔ خدا کی کلیسیا پاکیزہ زندگی کا دربار ہے جس میں روح القدس کی وساطت سے طرح طرح کی نعمتیں موجود ہیں۔ کلیسیا کے ممبران کو ان لوگوں کی خوشی سے خوشی و مسرت پانا ہے جن کی وہ مدد کرتے ہیں اور جن کے لئے وہ باعث برکت بنے ہوئے ہیں۔

وہ کام کتنا ہی حیرت انگیز اور شاندار ہے جو ہمارے خداوند نے کلیسیا کے ذریعہ مکمل کرنے کے لئے ارادہ کر رکھا ہے تاکہ اُس کا نام جلال پائے۔ اس کام کی تصویر کی ایک جھلک حزقی ایل کی رویا میں یوں ملتی ہے "یہ پانی مشرقی علاقہ کی طرف بہتا ہے اور میدان میں سے ہو کر سمندر میں جا ملتا ہے اور سمندر میں ملتے ہی اُس کے پانی کو شیریں کر دے گا اور یون ہو گا کہ جہاں کہیں یہ دریا پہنچے گا ہر ایک چلنے پھرنے والا جاندار زندہ رہے گا اور مچھلیوں کی بڑی کثر ت ہو گی کیوں کہ یہ پانی وہاں پہنچا اور وہ شیر ین ہو گیا ۔ پس جہاں کہیں یہ دریا پہنچے گا زندگی بخشے گا۔ اور دریا کے قریب اُس کے دونوں کناروں پر ہر قسم کے میوہ دار درخت اُگیں گے جن کے پتے کبھی نہ مرجھائیں گے اور جن کے میوے کبھی موقوف نہ ہوں گے۔ وہ ہر مہینے نئے میوے لائیں گے کیونکہ اُن کا پانی مقدس میں میں سے جاری ہے اُن کے میوے کھانے کے لئے اور اُن کے پتے دوا کے لئے ہوں گے"۔ (حزقی ایل ۴۷:۸-۱۲)

روز اول سے ہی خدا وند کا منشا تھا کہ اُس کے لوگوں کے ذریعہ دُنیا برکت پائے۔ قدیم مصری قوم کے لئے خدا وند نے یوسف کو زندگی کا سر چشمہ بنایا۔ یوسف کی دیانتداری اور ایمانداری کے سبب تمام قوم زندہ اور محفوظ رہی۔ دانی ایل کے ذریعہ بابل کے تمام دانشور موت کے منہ میں جانے سے بچ گئے۔ یہ رہائیاں ٹحوس اسباق ہیں جو یہ ظاہر کرتے تھے کہ یہ رُوحانی برکات جو دُنیا کو ملیں وہ اُس خدا کی بدولت ملیں جس کی عبادت یوسف اور دانی ایل کرتے تھے۔ ہر ایک جس کے دل میں یسوع مسیح بسا ہے، ہر ایک جو اُس کی محبت دُنیا پر ظاہر کرے گا وہ خدا کے ساتھ مل کر بنی نوع انسان کے لئے باعث برکت ہو گا۔ جب ایسے اصحاب خدا کا فضل دوسروں کو دینے کے لئے خدا سے حاصل کرتے ہیں اُس سے رُوحانی چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔

خداوند خدا نے بنی اسرائیل کو چُن لیا تاکہ وہ بنی نوع انسان پر اُس کی سیرت آشکارہ کرے۔ اُس کی دلی خواہش تھی کہ اُس کے لوگ دُنیا کے لئے نجات کا چشمہ بنیں۔ خداوند نے اپنی شریعت اُن کے ہاتھ میں دے دی تاکہ وہ اُس کی مرضی کیو دنیا پر ظاہر کریں۔ بنی اسرائیل کے ابتدائی ایام میں دُنیا کی قومیں بدکاری کے سبب خدا کو بالکل بھول گئیں۔ ایک وقت تھا جب یہ قومیں اُسے جانتی تھیں---- "اسلئے کہ اگرچہ اُنہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اُس کی خدائی کے لائق اُس کی تمجید اور شُکر گزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا"۔ (رومیوں ۱:۲۱)

تاہم خداوند نے اُنہیں اپنا رحم دکھایا اور صفحہء ہستی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹا نہ دیا۔ اُس نے اُنہیں ایک اور موقع فراہم کیا تاکہ وہ اُسے اُس کی چُنیدہ قوم کے ذریعہ پہچان سکیں۔ قربانی کی رسم کی تعلیم کے ذریعہ مسیح کو تمام قوموں کے سامنے بلند کرنا مقصود تھا اور جو کوئی اُس پر نظر کرے گا زندہ رہے گا۔ خداوند

یسوع مسیح یہودی ضابطہ حیات کا منبع تھا۔ تمام یہودی نظام (مذہبی اور سوشل امور) علامتی طور پر انجیل کی پیشنگوئی تھی۔ جس میں نجات کے تمام وعدے پائے جاتے تھے۔

مگر بنی اسرائیل خدا کی نمائندگی کرنے کے حق اور شرف سے یکسر غافل ہو گئے۔ وہ خدا کو بھول گئے اور یوں وہ اپنے مقدس فریضہ کو انجام دینے میں ناکام ہو گئے اور جو برکات انہوں نے حاصل کی تھیں وہ دُنیا کے لئے باعث رحمت نہ ہو سکیں۔ جو نعمتیں اور بخششیں اور حقوق خدا نے انہیں دے رکھے تھے وہ اُنہوں نے اپنی ہی شان و شوکت کے لئے مختص کر لئے۔ آزمائش سے بچنے کے لئے وہ دُنیا سے الگ تھلگ ہو گئے۔ بت پرستوں کے ساتھ میل جول نہ رکھنے کے لئے خدا نے جو پابندیاں بنی اسرائیل پر لگا رکھی تھیں اُس کو بہانہ بنا کر اُنہوں نے اپنے اور غیر قوم والوں کے درمیان علیحدگی کی ایک دیوار حائل کر لی۔ اور جس خدمت کا خداوند نے اُن سے مطالبہ کیا تھا اُس سے اُنہوں نے پہلو تہی کر لی۔ اور اسی طرح جو روحانی رہنمائی انہیں کرنی تھی اور اپنے بھائی بندوں کو جو پاکیزہ نمونہ دینا تھا اس سے کلی طور پر گریز کیا۔

کاہن اور حاکم رسموں کی ہی پابندی پر زیادہ توجہ دینے، اور شریعت اور مذہبی قوانین کو ماننے میں ہی تسکین پانے لگے۔ یوں اُن کے لئے ناممکن ہو گیا کہ وہ دوسروں کو زندہ آسمانی صداقت سے روشناش کرا سکیں۔ وہ سمجھے لگے کہ اُن کی اپنی راستبازی ہی کافی ہے۔ اُنہوں نے یہ ضرورت ہی محسوس نہ کی کہ اُن کے مذہب میں کسی دوسری قوم کا باشندہ شامل ہو۔ وہ سوچتے تھے کہ اُن کے اعمال حسنہ کی بدولت خدا وند کی تمام نیکی، بھلائی، فضل اور صحت صرف اُن کے لئے ہی مُختص ہے۔ وہ ایمان جو محبت کی رو سے متحرک ہوتا اور جو روح کو پاکیزگی عطا کرتا ہے وہ فریسیوں کے مذہب میں سے کیونکر حاصل ہو سکتا تھا جس کی بنیاد انسانی روایات اور رسوم پر مبنی تھی۔

اسی لئے بنی اسرائیل کے لئے خداوند نے یوں فرمایا "میں نے تجھے کامل تاک لگایا اور عمدہ بیج بویا تھا پھر تُو کیوں کر میرے لئے بے حقیقت جنگلی انگور کا درخت ہوگئی؟" ۔ (یرمیاہ ۲:۲۱) "اسرائیل لہلہاتی تاک ہے جس میں پھل لگا۔ جس نے اپنے پھل کی کثت کے مطابق بہت سی قربان گاہیں تعمیر کیں اور اپنی زمین کی خوبی کے مطابق اچھے اچھے ستون بنائیں"۔ (ہو سیع ۱۰:۱)

"اب اے یروشیلم کے باشندو اور یہوذہ کے لوگو میرے اورمیرے تاکستان میں تم ہی انصاف کرو۔ کہ میں اپنے تاکستان کے لئے اور کیا کر سکتا تھا جو میں نے نہ کیا؟ اور اب جو میں نے اچھے انگوروں کی اُمید کی تو اس میں جنگلی انگور کیوں لگے؟ میں تم کو بتاتا ہوں کہ اب میں اپنے تاکستان سے کیا کروں گا۔ میں اُس کی باڑ گرادوں گا اور وہ چراگاہ ہو گا۔ اُس کا احاطہ توڑ ڈالوں گا اور وہ پامال کیا جائے گا اور میں اُسے بالکل ویران کر دوں گا۔ وہ نہ چھانٹا جائے گا نہ نرایا جائے گا۔ اُس میں اونٹ کٹارے اور کانٹے اُگیں گے۔ اور میں بادلوں کو حکم کروں گا کہ اُس پر مینہ نہ برسائیں۔ سو رب الافواج کا تاکستان بنی اسرائیل کا گھرانہ ہے اور بنی یہوذہ اُس کا خوشنما پودہ ہے۔ اُس نے انصاف کا انتظار کیا پر خونریزی دیکھی۔ وہ داد کا منظر رہا پر فریاد سُنی"۔ (یسعیاہ ۷-۳:۵) "تم نے کمزوروں کو توانائی اور بیماروں کو شفا نہیں دی اور ٹوٹے ہوئے کو نہیں باندھا اور وہ جو نکال دئیے گئے اُن کو واپس نہیں لائے اور گم شدہ کی تلاش نہیں کی۔ بلکہ زبردستی اور سختی سے اُن پر حکومت کی"۔ (حزقی ایل ۴:۳۴)

یہودی قیادت خود کو عقلمند سمجھتے ہوئے کسی مشورے کی ضرورت محسوس نہیں کرتی تھی۔ بلکہ خود کو راستباز سمجھتے ہوئے نجات کی ضرورت سے بے نیاز تھی۔ اُن کی معاشرے میں اسقدر عزت افزائی ہو رہی تھی کہ اُنہیں اُس عزت کی ضرورت محسوس نہ ہوئی جو یسوع مسیح سے صادر ہوتی ہے۔ اسی لئے خدا وند یسوع مسیح نے اُن سے منہ موڑ لیا اور اُن کی طرف پلٹا جن کا یہودیوں نے حق مار لیا تھا۔ خدا کا جلال ضرور ظاہر ہونا چاہیے اور اُس کے کلام کو استحکام۔ اسی طرح خدا کی نجات ویران شہروں تک پہنچنی چاہیے شاگردوں کو بُلانے کی یہی وجہ تھی تاکہ وہ اُس کام کو تکمیل دے سکیں جس کو یہودی قیادت انجام دینے میں ناکام رہی۔

باب ۲ - بارہ شاگردوں کی تربیت

جو خدمت مسیح یسوع نے اس دھرتی پر شروع کر رکھی تھی اُسے جاری و ساری رکھنے کے لئے مسیح خداوند نے یہودی علما کو چنا اور نہ ہی جن کی زبان بڑی شُستہ اور رواں تھی۔ اور نہ ہی اپس نے رومی حکومت کے با اختیار لوگوں میں سے اپنی خدمت کے لئے لوگوں کا انتخاب کیا۔ یہودی اساتذہ کو جو خود کو راستباز سمجھتے تھے اُنہیں نظر انداز کر کے ہمارے آقا نے حلیم، ان پڑھ لوگوں کا انتخاب کیا جنہوں نے صداقت کا پرچار کر کے دنیا کو تہ بالا کرنا تھا۔ اور جنہیں تعلیم و تربیت سے آراستہ کر کے اپنی کلسیا کے لئے رہبر بنانا تھا جنہیں دوسروں کو تعلیم دینا اور انجیل کی خوشخری سنانے کے لئے دنیا میں دور و نزدیک جانا تھا۔ اُن بھائیوں کو رُوح القدس کی قوت ملنے کو تھی جس کی بدولت اُنہیں اپنے کام میں خاصی کامیابی نصیب ہونے کو تھی۔ انسان حکمت اور نہ ہی انسانی قوت سے انجیل کی خوشخبری پھیلائی جا سکتی بلکہ انجیل صرف اور صرف خدائی قوت اور قدرت سے ہی دنیا کے کونے کونے تک پہنچائی جا سکتی ہے۔

ساڑھے تین برس تک شاگرد دُنیا کے عظیم مُعلم کے زیر سایہ تربیت پاتے رہے۔ شخصی ناطے اور ذاتی رفاقت سے مسیح یسوع اُنہیں اپنی خدمت کے لئے تربیت دیتا رہا۔ ہر روز وہ اُس کے ساتھ چلتے پھرتے اور گفتگو کرتے رہے۔ اُنہوں نے اُسے مایوس اور پژ مردہ لوگوں سے خوچی و مسرت کا کلام کرتے سنا۔ مصیبت زدہ اور بیماروں کے حق میں اُس کی قدرت کا ظُہو دیکھا۔ کبھی کبھار اُس نے پہاڑی کے دامن میں اُن کے درمیان بیٹھ کر اُن کو تعلیم دی۔ بعض اوقات سمندر کے کنارے اور راہ چلتے ہوئے اُن کی تربیت کی۔ اُس نے اُن پر خُدا کی بادشاہی کا بھید کھولا۔ جہاں کہیں دل الٰہی پیغام سننے کے لئے تیار پائے گئے وہاں اُس نے نجات کی راہ کی سچائیاں عیاں کیں۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ یا وہ کرنے کا حکم نہ دیا۔ بلکہ اُس نے کہا "میرے پیچھے چلے آو " وہ جب شہروں یا دیہاتوں کا سفر کرتا تو اُنہیں اپنے ساتھ لے جاتا تا کہ وہ دیکھیں کہ وہ (یسوع) لوگوں کو کس طرح تعلیم دیتا ہے۔

اُنہوں نے اکٹھے کھانا کھایا۔ وہ بھی مسیح کی طرح کبھی کبھار بھُوکے تھکے ماندے اور نڈھال ہوتے تھے۔ کھچا کھچا بھرے بازاروں میں، جھیل کے کنارے اور لق و دق صحرا میں حتٰی کہ وہ ہر جگہ اُس کے ساتھ ہوتے تھے۔ اُنہوں نے اُس کی زندگی کے ہر پہلو کا بغور جائزہ لیا۔

بارہ شاگردوں کی مخصوصیت کے وقت کلیسیا کو منظم کرنے کا پہلا قدم اُٹھایا گیا جس نے مسیح کے آسمان پر صعود فرمانے کے بعد اُس کلام کو جاری و ساری رکھنا تھا جو اُسنے اس دھرتی پر شروع کیا تھا۔ اس مخصوصیت کے بارے میں ہم کلام مقدس میں یوں پڑھتے ہیں۔ "پھر وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور جن کو وہ آپ چاہتا تھا اُن کو پاس بلایا اور وہ اُس کے پاس چلے آئے۔ اور اُس نے بارہ کو مقرر کیا تاکہ اُس کے ساتھ رہیں اور وہ اُن کو بھیجے کہ منادی کریں"۔ (مرقس ۳:۱۴-۱۵)

اس دلپذیر منظر پر غور کریں۔ دیکھئے آسمانی شہنشاہ اُن بارہ کے درمیان گھرا ہوا ہے جنہیں اُس نے چنا تھا۔ وہ ابھی اُنہیں خدمت کے لئے دُنیا میں بھیجنے کو ہے۔ وہ ان کمزور شاگردوں کے سہارے اپنی روح اور کلام کے ذریعہ نجات کو دُنیا میں رکھنا چاہتا ہے تاکہ ہر بشر کی نجات تک رسائی ہو سکے۔

بڑی خوشی و مسرت اور شادمانی کے ساتھ خالق خدا اور اُس کے فرشتوں نے اس منظر کو دیکھا۔ باپ یہ جانتا تھا کہ آسمانی نور کی کرنیں ان مردوں کے ذریعے دُور و نزدیک پھیل جائیں گی۔ اور بیٹے کی گواہی کے بارے یہ مرد جو بھی کلام کریں گے اُس کی صدائے باز گشت پشت در پشت رہتی دنیا تک سنی جائے گی۔

شاگردوں کو مسیح کے گواہ بن کر دُنیا میں جانا تھا اور جو کچھ اُنہوں نے اُس کے بارے دیکھا اور سنا تھا اُس کی منادی کرنا تھی۔ اُن کی خدمت اور بلاہٹ عظیم تر تھی۔ انسانوں کو بچانے کے لئے اُنہیں خدا وند کے ساتھ مل کر کام کرنا تھا۔ عہد عتیق میں جیسے قدیم بارہ آبائی بزرگ بنی اسرائیل کی نمائندگی کرتے تھے اس طرح بارہ شاگرد مسیحی کلیسیا کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اپنی زمینی خدمت کے دوران مسیح یسوع نے اُس دیوار کو توڑنا شروع کر دیا تھا جو یہودیوں اور غیر قوم والوں کے درمیان حائل تھی، اور نجات کی منادی سب قوموں میں پھیلانے شروع کر دی تھی۔ گو وہ خود یہودی تھا مگر وہ سامریوں کے ساتھ بھی گھُل مل جاتا۔ یہودیوں اور فریسیوں کے رسوم کی پرواہ کئے بغیر اُن لوگون کی خدمت کرتا جن کو یہودیوں نے رد کر دیا تھا۔ مسیح یسوع ان کی چھتوں کے نیچے سویا، اُن کی میز پر کھانا کھایا۔ اور اُن کے بازاروں میں اُن کو تعلیم دی۔

مسیح یسوع شاگردوں کو جُدائی کی دیوار کو توڑنے کی سچائی سے آگاہ کرنا چاہتا تھا جو بنی اسرائیل اور دوسری قوموں کے درمیان حائل تھی۔ وہ اس سچائی کو اُجاگر کرنا چاہتا تھا کہ مسیح یسوع میں غیر قومیں خوشخبری کے وسیلہ سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور وعدہ میں داخل ہیں افسیوں ۶:۳ کیونکہ وہی ہماری صلح ہے جس نے دونوں کو ایک کر لیا اور جُدائی کی دیوار کو جو بیچ میں تھی ڈھادیا۔ افسیوں ۱۴:۲ اس صداقت کا جزوی حصہ اُس وقت آشکارا ہوا جب اُس نے کفر نحوم کے ایک سردار کے ایمان کی تعریف کی۔ اور اُس وقت بھی یہ صداقت ظاہر ہوئی جب اُس نے سو خار کے باشندوں میں انجیل کی منادی کی۔ مگر صداقت اس وقت زیادہ کھل کر سامنے آئی جب وہ صور اور صیدا کے علاقے کو گیا اور ایک کنعانی خاتون کی بیٹی کو شفا بخشی۔ ان تجربات سے شاگردوں کو یہ بات سمجھنے میں مدد ملی کہ غیر قوم میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جن کو نجات کے قابل خیال نہیں کیا جاتا۔ جب کہ ان میں ہی ایسی رُوحیں موجود ہیں جو صداقت کی روشنی کی بُھوکی اور پیاسی ہیں۔

یوں مسیح یسوع نے شاگردوں کو سکھانا چاہا کہ خدا کی بادشاہی میں کوئی حد بندی نہیں۔ نہ وہاں ذات پات کا سلسلہ ہے اور نہ ہی خدا کی بادشاہی میں کوئی چھوٹا بڑا ہے۔ اسکی بادشاہی میں نہ کوئی شاہ ہے نہ غلام ۔ بلکہ سب برابر ہیں۔ اُس نے انہیں درس دیا کہ وہ تمام قوموں کے پاس جائیں اور اُنہیں نجات دہندہ کی محبت کا پیغام پہنچائیں۔ تاہم وہ اُس وقت تو نہیں مگر بعد میں مسیح یسوع کے اس کلام کو سمجھے۔ اُس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام رُوی زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی اور اُنکی معیادیں اور حدیں مقرر کیں۔ تاکہ خدا وند کو ڈھونڈیں شاید کہ ٹٹول کہ اُسے پائیں ہر چند وہ ہم میں سے کسی سے دُور نہیں۔ اعمال ۲۶:۱۷-۲۷

پہلے شاگردوں میں سے بہت زیادہ تنوع (یکسانیت کی ضد) پایا جاتا تھا۔ اُنہیں تمام دُنیا کے لئے بطور معلم خدمت انجام دینا تھی۔ ان سب کا کردار اور چال چلن ایک دوسرے سے مختلف تھا۔ اس کام کو کامیابی سے آگے بڑھانے کے لئے (جس کے لئے وہ بُلائے گئے تھے) یہ مرد جو مختلف عادات و اطوار کے مالک تھے لازم تھا کہ اُن کی سوچ، محسوسات اور اعمال میں یکسانیت ہو۔ اور وہ خود تمام کے تمام اتحاد اور یگانگت کے رنگ میں رنگ

ہوں۔ اس اتحاد کو مسیح یسوع ان میں قائم کرنے کا خواہاں تھا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ اُنہیں اپنے ساتھ متحد کرنا چاہتا تھا۔ مسیح یسوع نے اپنے باپ کے سامنے دُعا کے ذریعہ اس بوجھ کو رکھا۔ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ! تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا یوحنا ۲۱:۱۷ "میں اُن میں اور تو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی۔ "یوحنا ۲۳:۱۷

اُسکی ان کے لئے ہمیشہ یہی دُعا ہوتی تھی کہ انہیں سچائی کے وسیلہ پاک کر۔ اور وہ یہ دُعا بڑے یقین کے ساتھ کیا کرتا تھا یہ جانتے ہوئے کہ قادر مطلق خدا وند نے دنیا کے بنانے سے پیشتر ہی اُس کی بات مان لی تھی۔ وہ یہ جانتا تھا کہ انجیل کی خوشخبری تمام دنیا میں گوہی کے لئے سنائی جائے گی۔ اپسے معلوم تھا کہ سچائی روح القدس کی قدرت سے برومند ہو گی اور بدی پر غالب آئے گی۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ خون آلودہ جھنڈا ایک روز فتح مندی کا نشان بن کر اُس کے ماننے والوں کے سروں پر لہرائے گا۔

مسیح یسوع کی زمینی خدمت اختتام پذیر ہونے کو تھی اور اُس نے محسوس کیا کہ اُس کے شاگردوں کو آئندہ اُس کی نگرانی کے بغیر ہی اس خدمت کو جاری رکھنا ہو گا جو اُس نے شروع کی تھی۔ اُس نے چاہا کہ اُن کے حوصلوں کو بلند کرکے انہیں مستقبل کے لئے تیار کرے۔ چنانچہ اُس نے اُنہیں جھوٹی اُمیدوں سے فریب نہ دیا۔ وہ جانتا تھا اب اُسے اُن سے جلد جُدا ہونا اور انہیں گویا بھیڑکو بھیڑیوں کے درمیان چھوڑنا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ انہیں طرح طرح کی اذّیتیں دی جائیں گی، اُنہیں ہیکل سے خارج کیا جائے گا۔ وہ جانتا تھا کہ اُنہیں جیلوں میں بند کیا جائے گا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُن میں سے بعض کو مسیح کی گواہی دینے کے سبب موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔ اس کے بارے اس نے بڑی صفائی سے شاگردوں کو بتا دیا تاکہ جب یہ مصیبتیں آئیں تو وہ اس کے کلام کو یاد کر کے جان سکیں کہ وہ سچا اور حقیقی نجات دہندہ تھا۔

اُس نے اُن سے اُمید اور حوصلہ بخش کلام بھی کیا۔ تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں اگر نہ ہوتے تو میں تُم

سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تُم بھی ہو" یوحنا ۱۴:۱-۴ تمہاری خاطر میں اس دنیا میں آیا تمہارے لئے کام کرتا رہا اور جب میں آسمان پر صعود فرما جاوں گا پھر بھی میں بڑی وفاداری سے تمہارے لئے کام کرتا رہوں گا۔ میں دنیا میں آیا تاکہ خود کو تم پر ظاہر کر سکوں تاکہ تم ایمان لاو۔ میں اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہوں تاکہ تمہارے واسطے اس کے ساتھ تعاون کروں۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ ان سے بھی بڑے بڑے کام کرے گا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ " یوحنا ۱۴:۱۲ اس سے خداوند یسوع مسیح کی مراد یہ نہ تھی کہ وہ اپنے آقا سے زیادہ مشقت یا جدو جہد کریں گے بلکہ یہ کہ اُن کے کام میں زیادہ وسعت ہو گی کیونکہ جو کچھ وہ کرنے کو تھے وہ سب کچھ روح القدس کی قدرت سے معرض وجود میں آنے کو تھا۔ "لیکن جب وہ مدد گار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی رُوح حق جو باپ

سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو" یوحنا ۲۶:۱۵-۲۷

بڑے ہی حیرت انگیز انداز میں مسیح یسوع کے اس کلام کی تکمیل ہوئی۔ روح القدس کے نزول کے بعد شاگرد مسیح یسوع اور اُن روحوں کے لئے محبت سے بھر پور ہو گئے جن کے لئے مسیح یسوع نے اپنی جان دی۔ اُن کے کلام اور دُعا سے جو وہ کرتے تھے دل بھر آئے۔ وہ رُوح کی قدرت سے کلام کرتے تھے۔ اور رُوح القدس کی تاثیر سے ہزاروں مسیح یسوع کے چرنوں میں آ گئے۔

مسیح یسوع کے نمائیندگان ہوتے ہوئے شاگرد دُنیا پر فیصلہ کُن تاثیر چھوڑتے تھے۔ گو وہ حلیم اور ادنٰی لوگ تھے مگر یہ سب کچھ اُن کی راہ میں حائل نہ ہوا تھا۔ کیونکہ اُن کے سامعین کے ذہن و دماغ اس نجات دہندہ کی طرف چلے آتے تھے جو گو اب اُن کے ساتھ نہ تھا مگر ابھی تک اُن کے ساتھ ملکر کلام کر رہا تھا۔ رسولوں کی شاندار تعلیم ان کا ہمت افزا کلام جو وہ دوسروں کو سناتے تھے اس کو دیکھ کر سب کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہ تمام کام وہ اپنی قوت اور قدرت سے ہرگز انجام نہیں دے سکتے تھے بلکہ یہ مسیح کی قدرت تھی جو اُن میں ہو کر کام کرتی تھی۔ بڑی فروتنی سے وہ منادی کرتے کہ جس کو یہودیوں نے مصلوب کر دیا تھا وہی زندگی کا شہزادہ زندہ خُدا کا بیٹا تھا۔ اور وہ اُسی کے نام میں وہ سب کام انجام دے رہے ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔

نجات دہندہ نے مصلوب ہونے سے ایک رات پہلے جو شاگردوں کو الوداعی خطبہ دیا تھا اُس میں اُس نے اپنے اُن دُکھوں کا کوئی ذکر نہ کیا جو اُس نے برداشت کئے اور نہ ہی اُس نے شاگردوں کو کہا کہ تمہیں بھی اس اس طرح کے دُکھ سہنے ہوں گے۔ اُس نے اُس تضحیک اور تمسخر کا بھی کوئی ذکر نہ کیا جو اُس کے سامنے تھا۔ بلکہ اُس نے اُن کے ساتھ اس طرح کا کلام کیا جس سےاُن کے ایمان کو تقویت ملے۔ اور اُن کی توجہ اُس شادمانی کی طرف دلائی جو ان کا انتظار کر رہی تھی۔

اُسے اس بات کی بھی خوشی تھی کہ جتنا اُس نے وعدہ کیا تھا اس سے بڑھ کر اس نے شاگردوں کی مدد فرمائی ہے۔ اسے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اُس سے محبت اور ہمدردی کے ہمدردی کے چشمے جاری ہوں گے جو روح کو پاک کریں گے اور لوگوں کی سیرت کو مسیح کی سیرت کی طرح مقدس اور پاک کر دیں گے۔ اور جو بنی نوع انسان کو روح کی قوت سے مسلح کریں گے اور فتح پر فتح پاتے جائیں گے۔

"میں نے تُم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاو۔ دُنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دُنیا پر غالب آیا ہوں " یوحنا ۳۳:۱۶ خُدا وند یسوع مسیح نہ ناکام ہوا نہ ہی پست ہمت۔ شاگردوں کو بھی اسی طرح کی فطرت کا مظاہرہ کرنا تھا۔ انہیں بھی اسی طرح کام کرنا تھا جس طرح اُس نے کیا تھا۔ اس ساری خدمت کے لئے انہیں اپنی قوت پر نہیں بلکہ مسیح کی قوت اور قدرت پر بھروسہ رکھنا تھا۔ گو اُن کی راہوں میں جا بجا مُشکلات اور رُکاوٹیں ہوں گی پھر بھی انہیں اس کے فضل سے آگے ہی بڑھتے جانا ہے۔ انہیں کسی بھی چیز سے مایوس نہیں ہونا بلکہ اپنے دلوں میں ہر طرح کی مُبارک اُمید رکھنا ہے۔

خدا وند مسیح نے وہ کام جو اس کے سپرد کیا گیا تھا انجام دے لیا۔ اُس نے ان کو متحد کر لیا جنہیں آدمیوں کے درمیان خدا کی خدمت جاری رکھنا تھی اور اس نے یوں فرمایا۔ "اور اُن سے میرا جلال ظاہر ہُوا میں آگے کو دنیا میں نہ ہوں گا مگر یہ دنیا میں ہیں اور میں تیرے پاس آتا ہوں ۔ اے قُدوس باپ اپنے اُس نا م کے وسیلہ سے

جو تو نے مجھے بخشا ہے ان کی حفاظت کر۔ تاکہ وہ ہماری طرح ایک ہوں۔ میں صرف ان ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے بھی جو ان کے کلام کے وسیلہ سے مُجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ وہ سب ایک ہوں ۔ یعنی جس طرح اے باپ! تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہُوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا۔ میں ان میں اور تو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہر کر ایک ہو جائیں اور دنیا جانے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے اور جس طرح کہ تو نے مجھ سے محبت رکھ ان سے بھی محبت رکھ"۔ یوحنا ۱۷:۱۰-۱۱، ۲۳-۲۰۱۷

باب ۳ - عظیم حُکم

مسیح کی موت کے بعد شاگرد نہایت ہی پست ہمت اور بے دل ہو گئے۔ اُن کے آقا کو ٹھکرا کر اور مُجرم ٹھہرا کر مصلُوب کر دیا گیا۔ کاہنوں اور حاکموں نے ٹھٹھے مارتے ہوئے کہا کہ اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں" متی ۴۲:۲۷ شاگردوں کی اُمیدوں کا سورج غروب ہو چکا تھا اور رات کی تاریکی نے اُن کے دلوں پر ڈیرہ جما لیا۔ وہ اکثر اس طرح کی مایوس گفتگو کرتے "لیکن ہم کو اُمید تھی کہ اسرائیل کو مخلصی یہی دے گا" لوقا ۲۱:۲۴ تنہائی اور مایوسی کے باوجود وہ اُس کے اس کلام پر غور کرتے رہے۔ "کیوں کہ جب ہرے درخت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں تو سوکھے کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا جائے گا؟ " لوقا ۳۱:۲۳

خداوند یسوع مسیح نے شاگردوں کو بار رہا مستقبل کے بارے بتانے کی کوشش کی تھی۔ مگر اُنہوں نے اس کے کلام پر بالکل غور نہ کیا۔ اسی لحاظ سے اُس کی موت اُن کے لئے حیرانی کا باعث بن گئی۔ اس کے بعد جب اُنہوں نے ماضی کا اعادہ کر کے اپنی کم اعتقادی کے نتیجہ کو دیکھا تو وہ غم سے بھر گئے۔ جب مسیح مصلوب ہو گیا تو اُنہیں یقین نہیں تھا کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ جبکہ اُس نے بڑی صفائی سے اُن کو پہلے سے بتا دیا تھا کہ وہ تیسرے دن زندہ ہو جائے گا۔ مگر وہ اُسکی اس بات سے شُشدر رہ گئے کیونکہ نہں جانتے تھے کہ اس اُس کی کیا مراد ہے؟ مسیح کی باتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے وہ اُس کی موت سے نا اُمید ہو گئے۔ اگر وہ خُدا وند مسیح کے کلام کا یقین کر لیتے تو بہت بڑی مایوسی سے بچ سکتے تھے۔ نا اُمیدی، غم اور حسرت و یاس سے چکنا چُور تمام شاگرد بالائی منزل میں جمع ہوئے اور اس خوف سے دروازے بند کر لئے مُبادہ وہ بھی اپنے آقا کی طرح موت کا لقمہ بن جائیں۔ اسی جگہ مسیح خُدا وند مردوں میں سے زندہ ہو کر اُن پر ظاہر ہُوا۔

چالیس دن تک مسیح مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اس دھرتی پر رہا تاکہ شاگردوں کو اُس کام کے لئے تیار کرے جو اُن کے سامنے تھا۔ اور اُن کو اس دوران وہ ساری باتیں جو وہ پہلے نہیں سمجھتے تھے سمجھا دے۔ اُس نے اُن سے وہ پیشنگوئیاں بیان کیں جو اسکی پہلی آمد، یہودیوں کا اسے رد کرنا اور موت کے بارے تھیں۔ اُس نے اُن کو تفصیل سے سمجھا یا کہ کس طرح اُن تمام پیشنگوئیوں کی تکمیل ہو گئی ہے۔ اور تاکید کی کہ وہ اُن پیشنگوئیوں کی تکمیل پر خوش ہوں، کیونکہ اب انہیں وہ قوت ملنے کو ہے جو مستقبل میں اُن کی خدمت میں مددگار ثابت ہو گئی۔

"تب اُس نے اُن کا ذہن کھولا تاکہ کتاب مقدس کو سمجھیں۔ اور اُن سے کہا یوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اٹھائے گا اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ اور یروشیلم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اس کے نام سے کی جائے گی تم ان باتوں کے گواہ ہو" ۔ لوقا ۴۵:۲۴-۴۸

آخری چالیس دن جو مسیح یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ بسر کئے اس دوران شاگردوں نے نئے تجربات حاصل کئے۔ تمام واقعات جو رُونما ہوئے تھے، جب اُنہوں نے اپنے آقا کی زبانی سُنے کہ وہ کتاب مقدس کے عین مطابق ہیں تو اُن کا ایمان بحال ہو گیا۔ اب وہ اُس مقام پر آ گئے جہاں وہ کہ کہہ سکتے تھے" جس کا میں نے یقین کیا ہے اُسے جانتا ہوں"۔ ۲- تیمتھیس ۱۲:۱

وہ اپنے کام کی نوعیت، وسعت اور اہمیت سے واقف ہونے لگے۔ اور انہیں احساس ہونے لگا کہ وہ سچائیاں جو اُنہیں مسیح سے ملی ہیں تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ مسیح یسوع کی سوانح حیات، اس کی موت اور جی اُٹھنا اور وہ پیشنگوئیاں جو ان واقعات سے علاقہ رکھتی تھیں، نجات کے منصولے کا بھید، گناہ کی معافی کے لئے مسیح یسوع کی قدرت ان سب کے وہ گواہ تھے اور انہیں یہ تمام باتیں دنیا کو بتانا تھیں۔ انہیں تو نجات اور امن کی انجیل پیش کرنا تھی جو نجات دہندہ کی موت سے ممکن تھی۔

آسمان پر صعود فرمانے سے قبل خداوند مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ حکم دی کہ تم میری مرضی بجا لانے کا وسیلہ ہو جس کے ذریعہ میں دُنیا کو ابدی زندگی عطا کروں گا۔ تُم میری قربانی کے گواہ ہو جو میں نے دنیا کے لئے دی ہے۔ تم نے یہ بھی دیکھا کہ میں نے کس طرح بنی اسرائیل کے لئے بھی خدمت انجام دی ہے۔ گو میرے لوگ زندگی پانے کے لئے میرے پاس نہیں آئے اور اگرچہ کاہنوں اور حاکموں نے مجھے رد کر دیا پھر بھی اُن کے پاس خُدا کے بیٹے کو قبول کرنے کا ایک اور موقع موجود ہے۔ تم نے یہ دیکھا کہ جو کوئی گناہوں کا اقرار کرنے میرے پاس آیا میں نے اُسے قبول کیا۔ جو میرے پاس آئے گا میں اُسے نکال نہ دوں گا۔ میرے شاگردو! میں رحم کا یہ پیغام تم کو سونپتا ہوں جو یہودیوں اور غیر قوم والوں کے لئے ہے۔ یہ پیغام پہلے بنی اسرائیل کے لئے ہے اور پھر تمام قوموں اور اہل زبان کے لئے ہے اور جتنے ایمان لائیں وہ سب ایک کلیسیا میں شامل ہوں۔

انجیل کی مُنادی کا حکم مسیح کی بادشاہی کے لئے عظیم معاہدہ ہے۔ رُوحوں کو جیتنے کے لئےشاگردوں کو بڑی تندہی اور ایمانداری سے خدمت کرنا تھی۔ انہیں اس بات کا انتظار نہیں کرنا تھا کہ لوگ اُن کے پاس آئیں بلکہ اُنہیں رحم کے پیغام کے ساتھ اُس جگہ خُود پہنچنا تھا جہاں لوگ موجود تھے۔

شاگردوں کے لئے لازم تھا کہ وہ اپنی خدمت کو مسیح یسوع کے نام میں آگے بڑھائیں۔ اُن کا ہر عمل اور لفظ اُسی کے نام کے لئے استعمال ہونا تھا جس کے نام کے وسیلہ گنہگار بچائے جاتے ہیں۔ اُن کے ایمان کا مرکز تو یہی تھا جو رحم اور قدرت کا چشمہ ہے۔ اسی کے نام میں انہیں خدا وند سے دُعا کرنا تھی تاکہ خُدا وند اُن کی دُعا کو سُنے۔ انہیں باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام بپتسمہ دینا تھا۔ یسوع نام ان کا نعرہ، اُن کی پہچان، اُن کے اتحاد کا بندھن اور ان کی کامیابی کا منبع تھا۔ جس پر یسوع نام کی مہر نہ ہو گی وہ خدا کی بادشاہی کے لائق نہ ہو گا۔

جب خُدا وند یسوع مسیح نے شاگردوں کو کہا میرے نام میں جاو اور جو ایمان لائے اُسے کلیسیا میں شامل کرو، اُس وقت اُس نے اپن کے سامنے سادگی کی ضرورت اور اسے برقرار رکھنے پر زور دیا۔ ظاہری نمائش اور دکھاوا جس قدر کم ہو گا نیکی اور بھلائی کے لئے اُن کا اُتنا ہی زیادہ اثر ہو گا۔ شاگردوں کو اسی سادگی سے کلام کرنا تھا جس سادگی سے اُن کے آق نے کیا تھا۔ جو اسباق اُن کے آقا نے انہیں سکھائے تھے انہی کی تاثیر انہیں سامعین پر چھوڑنی تھی۔

مسیح یسوع نے اپنے شاگردوں کو یہ نہیں کہا تھا کہ تمہارا کام قدرے آسان ہو گا۔ اُس نے انہیں بدی کی فوجیں دکھائیں جو انہین گھیرے ہوئے تھیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "حکومت والوں اور اختیار والوں اور اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں جنگ کرنا تھی" افسیوں ۶:۱۲ لیکن اُنہیں یہ جنگ تنہا نہیں لڑنا تھی۔ اُس نے انہیں یقین یقین دلایا کہ وہ اُن کے ساتھ ہو گا۔ اور اگر وہ ایمان سے

آگے بڑھیں گے تو قادر مطلق کا جھنڈا اُن کے سر پر ہو گا۔ اُس نے انہیں حکم دیا کہ مضبوط اور دلیر ہوں کیونکہ اُن کے ساتھ آسمانی جرنیل جو فرشتوں سے بھی طاقتور ہے اُن کے ساتھ ہوگا۔ اُس نے معاملہ کی ہر طرح سے جانچ پڑتال کر لی ہے اور کامیابی کی ساری ذمہ داری اُٹھا رکھی ہے۔ جب تک وہ اُس کا حُکم مانتے اور اس کے ساتھ مل کر کام کرتے رہیں گے، اُنہیں ناکامی کا منہ دیکھنا نہ پڑے گا۔ اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ تمام قوموں کے پاس جاو۔ دُنیا کے کونے کونے تک انجیل کی منادی کرو۔ مگر یاد رکھو کہ میری حضوری تمہارے شامل حال رہے۔ ایمان اور پورے بھروسے سے خدمت کرتے رہیں کیونکہ ایسا وقت کبھی بھی نہیں آئے گا جب میں تمہیں ترک کروں گا۔ میں ہر وقت تمہارے ساتھ رہوں گا تاکہ تم اپنے فرائض منصبی کو بخوبی انجام دے سکو۔ میں تمہاری رہبری کروں گا، میں تمہیں تسلی دُوں گا، تمہیں مقدس اور پاک کروں گا، تمہیں قائم رکھوں گا اور کلام کرتے وقت تمہیں کامیابی سے ہمکنار کروں گا تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کی توجہ آسمانی باپ کی طرف مبذول ہو جائے۔

انسان کے حق میں جو کفارہ مسیح خداوند نے دیا تھا وہ کامل اور بھر پور تھا۔ کفارہ کے لئے جو شرط مقرر تھی اُس کی تکمیل کی گئی۔ اور جس خدمت کو انجام دینے کے لئے مسیح یسوع اس دنیا میں آیا وہ پورا ہو گیا۔ اُس نے بادشاہت جیت لی۔ اور ابلیس کے ساتھ جنگ آزمائی کر کے ہر چیز کا وارث بن گیا۔ اب وہ خدا کے تخت کی طرف صعود فرما رہا تھا تاکہ آسمانی افواج اُس کے لئے گورنش بجا لائیں۔ چنانچہ کل اختیار سے مُلبس ہو کر اپس نے اپنے شاگردوں کو یہ حکم دیا۔ "پس تم جا کر سب قوموں کوشاگرد بناو اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"۔ متی ۲۸:۱۵-۲۰

شاگردوں سے وداع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے خداوند یسوع مسیح نے بڑی وضاحت اور صفائی سے اپنی بادشاہت کے بارے بتایا کہ وہ کس طرح کی ہو گی۔ اپنی بادشاہت کے بارے جو کچھ اس نے انہیں پہلے بتا دیا تھا دوبارہ اُنہیں یاد دلایا۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ یہ اُسکا ہرگز مقصد نہیں کہ وہ اس دنیا میں عارضی اور ناپائیدار بادشاہی قائم کرے۔ وہ زمین کے بادشاہ داود کے تخت پر حکومت کرنے کے لئے مقرر نہیں کیا گیا۔ اور جب شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ اے خداوند! کیا تو اسی وقت اسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کرے گا؟ اُس نے اُن سے کہا اُن وقتوں اور معیادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔ اعمال ۱:۶-۷ اور اُن کے لئے ضروری نہ تھا کہ وہ اُس مکاشفہ سے زیادہ جانتے جو اُس نے انہیں پہلے سے بتا دیا تحا۔ اور نہ ہی مزید مستقبل کے بارے جاننا اُن کے لئے ضروری تھا۔ اُن کا کام تو صرف انجیل کی منادی کرنا تھا۔

یسوع جسمانی اور دیدنی (VISIBLE) طور پر شاگردوں سے علیحدہ ہونے کو تھا لیکن اس کے عوض انہیں ایک نئی قوت نصیب ہونے کو تھی۔ انہیں روح القدس بھر پوری کے ساتھ ملنے کو تھا جس نے اُن کے کام کے لئے اُن پر مہر کرنا تھی۔ چنانچہ یسوع مسیح نے فرمایا۔۔۔ "اور دیکھو جس کا میرے باپ نے وعدہ کیا ہے میں اُس کو تم پر نازل کروں گا۔ لیکن جب تک عالم بالا سے تم کو قوت کا لبادہ نہ ملے۔ اس شہر میں ٹھہرے رہو"۔ لوقا ۲۴:۴۹ ۔ "کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاو گے۔ "اعمال ۱:۵ "لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاو گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے" ۔ اعمال ۱:۸۔

مسیح خدا وند یہ بخوبی جانتا تھا کہ بحث و تکرار خواہ کتنی ہی معقل کیوں نہ ہو دلوں کو موم نہیں کر سکتی اور نہ ہی مادیت اور خود غرضی کو دور کر سکتی ہے۔ لہٰذا وہ جانتا تھا کہ اُس کے شاگردوں کو آسمانی قوت حاصل کرنا ازحد ضروری ہے۔ انجیل تبھی موثر ہو سکتی ہے جب انجیل پھیلانے والے دل روح القدس سے بھر جائیں، اور بیان کرنے والے ہونٹ اُسکی بدولت فصیح ہو جائیں جو راہ، حق اور زندگی ہے۔ جو کام شاگردوں کے سپرد کیا گیا اُس کے لئے اُنہیں بڑی مہارت اور قابلیت کی ضرورت تھی کیونکہ بدی کی لہریں اُن کے خلاف بڑی تُند اور گہری بہہ رہی تھیں۔ تاریکی کی فوجوں کی کمان اُس کے ہاتھ میں ہے جو بڑا چالاک، بیدار اور ہوشیار ہے۔ اور مسیح کے شاگرد سچائی کے لئے اُسی صورت میں جنگ کر سکتے ہیں جب اُن کا مدد گار خدا وند اور روح القدس ہو۔

یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ اپنی خدمت کا آغاز یروشلیم سے کریں۔ وہ شہر بنی نوع انسان کے لئے اُسکی حیرت انگیز قربانی کا منظر رہا تھا۔ مسیح یسوع انسانی شکل میں وہاں انسانوں کے درمیان چلتا پھرتا اور کلام کرتا تھا اور بہت کم لوگوں نے یہ جانا کہ آسمان زمین کے کس قدر قریب آ گیا ہے۔ وہیں اُسے مُجرم ٹھہرایا اور مصلوب کیا گیا۔ یروشلیم میں بہتیرے ایسے تھے جو خفیہ طور پر یسوع ناصری پر ایمان لے آئے اور تسلیم کر لیا تھا کہ یہی آنے والا مسیح ہے۔ یروشلم میں بہتیری ایسی بھی روحیں تھیں جنہیں کاہنوں اور سرداروں نے دھوکے میں رکھا تھا۔ اُن سبھوں میں انجیل کی منادی ہونا لازم تھی اور اُنہیں توبہ کا موقع ملنا چاہیے تھا۔ اُن کے سامنے اس صداقت کو بھی بڑی سادگی کے ساتھ بیان کیا جانا ضروری تھا کہ صرف مسیح کے وسیلہ ہی گناہوں کی منافی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ اُس وقت کی بات ہے جب چند ہفتوں سے یروشلیم میں مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کے واقع سے افراتفری کا عالم تھا۔ اس دوران شاگردوں کی منادی عوام پر بڑا گہرا تاثر چھوڑ سکتی تھی۔

اپنی زمینی خدمت کے دوران مسیح یسوع شاگردوں کو مسلسل جتا تا رہا کہ دنیا کو گناہ کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے اُنہیں اُس کے ساتھ متحد ہونا ہو گا۔ جب اُس نے پہلے بارہ کو اور بعد میں ستّر کو خدا کی بادشاہی کی منادی کے لئے بھیجا تو اُس نے اُنہیں سکھایا کہ کس طرح وہ دوسروں کو سکھائیں جو اُنہوں نے اُس سے سیکھا تھا۔ اپنی تمام خدمت کے دوران وہ انہیں انفرادی طور پر خدمت کرنے کی تربیت دیتا رہا تاکہ وہ بعد میں دنیا کی حدوں تک اُسکے کلام کو لے جائیں۔ آخری سبق جو اُس نے اپنے شاگردوں کو دیا وہ یہ تھا کہ وہ دنیا کو نجات کی خوشخبری پہنچائیں۔

جب خداوند یسوع مسیح کا اپنےباپ کے پاس جانے کا وقت آ گیا تو وہ اپنے شاگردوں کو بیت عنیاہ کو لے گیا۔ وہاں وہ ٹھہرا اور شاگرد اس کے گرد جمع ہوئے۔ برکت دیتے ہوئے کھُلے ہاتھ انہیں یقین دلا رہے تھے کہ میں ہمیشہ تمہیں سنبھالے رہوں گا۔ وہ اُن کے درمیان سے آہستہ آہستہ آسمانی کی طرف صعود فرما گیا۔ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ اُن سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اُٹھایا گیا"۔ لوقا ۲۴:۵۱

جب شاگرد بڑی حیرانی سے آسمان پر اُٹھائے جانے والے اپنے آقا کی آخری جھلک دیکھ رہے تھے تو آسمانی فرشتوں کے گروہ اُسے آملے۔ جب یہ فرشتے اُسے آسمانی بارگاہوں میں لے جارہے تھے تو وہ فتح کا یہ گیت گاتے جارہے تھے۔ "اے زمین کی مملکتو! خدا کے لئے گاو، خدا وند کی مدح سرائی کرو، اُسی کی جو فلک الافلاک پر سوار ہے۔ خُدا ہی کی تعظیم کرو۔ اُسکی حشمت اسرائیل میں ہے اور اُسکی قدرت افلاک پر"۔ زبور ۶۸:۳۴-۳۲

شاگرد ابھی تک آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے جب "دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی مردو یہاں کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے"۔ اعمال ۱:۱۰-۱۱

مسیح یسوع کی آمد ثانی کا وعدہ شاگردون کے ذہنوں میں ہمیشہ تازہ رہا۔ وہی یسوع جسے اُنہوں نے آسمان پر جاتے دیکھا تھا دوبارہ اُن کو لینے کے لئے آئے گا۔ اُن سب کو جنہوں نے خود کو اُسکی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے، وہی آواز جس نے انہیں کہا تھا کہ دیکھو میں دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں وہی آواز انہیں آسمانی بادشاہت میں اپنے حضور خوش آمدید کہے گی۔

جیسے سردار کاہن اپنا چوغہ اُتار دیتا تھا اور عام کاہن کا چوغہ پہن کر خدمت ادا کرتا تھا اُسی طرح مسیح یسوع نے اپنا شاہی لباس اُتار دیا اور بُشریت کا جامہ پہن لیا اور کاہن ہوتے ہوئے اپنی قربانی پیش کی۔ وہ خود ہی برہ اور خود ہی کاہن بنا۔ اور جس طرح سردار کاہن پا کترین مقام سے باہر آتا تھا وہ اپنا لباس زیب تن کر لیتا تھا اُسی طرح جب خدا وند مسیح دوسری بار آئے گا تو سفید ترین لباس میں ملبس ہو گا۔ "اور اُس کی پوشاک ایسی نورانی اور نہایت سفید ہو گی کہ دنیا میں کوئی دھوبی ویسی سفید نہیں کر سکتا"۔ مرقس ۳:۹ ۔ آمد ثانی کے موقع پر یسوع مسیح اپنے جلال میں آئے گا۔ اور اپنے باپ کے جلال میں آئے گا۔ اور اُس کے ساتھ آسمانی فرشتے آئیں گے۔

تب وہ وعدہ جو مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کیا تھا وہ پورا ہوگا۔ "پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا" ۔ یوحنا ۱۴:۳ وہ سب جنہوں نے اُسکا انتظار کیا ہے اور اُسے محبت دکھائی ہے وہ اُنہیں ابدی زندگی دے گا اور جلالی تاج پہنائے گا۔ راستباز مردے اپنی قبروں سے باہر نکل آئیں گے اور زندہ راستباز ہوا میں اُڑ کر اُسکا استقبال کریں گے۔ وہ یسوع مسیح کی آواز سنیں گے۔ ایسی سُریلی آواز اُن کے کانوں میں اس سے پہلے کبھی نہ پڑی تھی اور وہ آواز اُن سے یوں مخاطب ہو گی۔ "آو میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائی عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اسے میراث میں لو" ۔ متی ۳۴:۲۵

باب ۴ - پنتِکسُت

جونہی شاگرد کوہِ زیتوں سے یروشلیم میں آئے تو لوگوں نے اُن کے چہروں پر نظر کی۔ وہ سوچتے تھے کہ اُن کے چہروں پر اُداسی چھائی ہو گی اور وہ پریشان اور شکست خوردہ دکھائی دیں گے۔ لیکن برعکس اس کے اُن کے چہروں سے شادمانی اور فتح نمودار تھی۔ اب شاگرد نااُمیدی پر نوحہ نہیں کر رہے تھے بلکہ بہت خوش تھے۔ کیوں کہ اب تو انہوں نے مرُدوں میں سے زندہ ہونے والے اپنے نجات دہندہ کو دیکھ لیا تھا اور وہ وعدہ اُن کے کانوں میں بار بار گونج رہا تھا جو اُس نے اُن سے جُدا ہوتے وقت کیا تھا۔

مسیح یسوع کے حکم کی تعمیل میں وہ یروشلیم میں ٹھہرے رہے تاکہ خدا وند ےکے وعدے کے مطابق وہ روح القدس پا سکیں اُس کے انتظار میں وہ بیکار بیٹھے نہ رہے بلکہ "ہر وقت ہیکل میں حاضر ہو کر خدا کی حمد کرتے تھے"۔ لوقا ۵۳:۲۴ وہ خدا کے حضور اپنی دُعائیں مسیح کے نام گزارنے کے لئے بھی جمع ہوتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اُن کا نجات دہندہ آسمان میں ہے اور اُن کا حمایتی خدا کے تخت کے پاس۔ وہ اپنی دعاوں میں اس وعدے کو ہمیشہ دہراتے تھے۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو وہ میرے نام سے تم کو دے گا، اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا، مانگو تو پاو گے تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے"۔ یوحنا ۲۳:۱۶-۲۴ ایمان کے ساتھ ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے وہ بڑی دلیری سے اعلانیہ کہتے تھے کہ "مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے"۔ رومیوں ۳۴:۸

جُونہی شاگردون روح القدس کے وعدہ کی تکمیل کے منتظر تھے تو انہوں نے سچی توبہ کر کے اپنے دلوں کو فروتن کیا اور اپنی کم اعتقادی کا اقرار کیا۔ اور جب اُنہوں نے اس کلام کو یاد کیا جو یسوع نے اپنی موت سے پہلے ارشاد فرمایا تھا تو وہ اس کے معنی اچھی طرح سمجھنے لگے۔ وہ صداقتیں جو وہ بھُول چکے تھے دوبارہ اُن کے ذہن میں آنے لگیں اور وہ آپس میں اُن کا ذکر کرنے لگے اور مسیح کی باتوں کو غلط سمجھنے پر وہ خود کو کوسنے لگے۔

اب مسیح کی پوری زندگی اُن کی آنکھوں کے سامنے تھی۔ جب اُنہوں نے مسیح کی پاکیزہ زندگی پر غور کیا تو اُنہوں نے محسوس کیا مسیح کی بے لوث زندگی اور سیرت کی گواہی دینے کے لئے کوئی بھی قربانی دینا مشکل نہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر ہمیں ایک بار پھر مسیح کے ساتھ ساڑھے تین برس زندگی بسر کرنا پڑے تو اُن کا عمل پہلے سے بہت زیادہ متفرق ہو گا" اگر وہ اپنے آقاکو ایک بار پھر دیکھ لیں تو وہ اُس کو بتائیں کہ وہ اس کو کتنا پیار کرتے ہیں۔ اور اُنہیں اس بارے کتنا دُکھ ہے کہ انہوں نے کئی بار اپنی کم اعتقادی سے اُسے رنجیدہ کیا۔ تاہم اُنہیں مُعاف کر دیا گیا ہے یہ سوچ کر انہیں بڑی تسلی ملتی تھی۔ اب انہوں نے ارادہ کیا کہ جہاں تک ممکن ہو سکا وہ اپنی غلطیوں کا اور اپنی کم اعتقادی کا دنیا کے سامنے اقرار کرکے کفارہ دیں گے۔

شاگرد بڑی مستعدی اور نیک نیتی سے خدا وند مسیح سے مسلسل دُعا مانگتے رہے کہ اُنہیں اس لائق کر کہ وہ بنی نوع انسان سے ایسا کلام کریں جو گنہگاروں کو یسوع کے قدموں میں لے آئے۔ اُنہوں نے اپنے تمام تضاد دور کئے ، بڑا بننے کی خواہش کو ترک کیا اور مسیحی رفاقت میں وہ ایک دوسرے کے قریب ترین ہو گئے۔ جُونہی انہوں نے یہ سب کچھ کیا تو انہیں محسوس ہوا کہ مسیح کی قُربت اُن کے لئے کتنی رحمت کا باعث بنی۔

اور اُن کے دل یہ سوچ کر غم سے بھر جاتے کہ وہ اکثر اُس کی باتیں سمجھنے میں بڑے سُست تھے جس سے وہ رنجیدہ ہو جاتا تھا۔ اُنہیں یہ خیال کر کے بھی دُکھ ہوتا کہ وہ اسباق جو وہ اُن کی بھلائی کے لئے سکھاتا رہا سمجھنے میں ناکام رہے۔

تیاری کے یہ دن اپنے اپنے دلوں کو جانچنے کے دن تھے۔ شاگردوں نے روحانی ضرورت کو محسوس کیا اور خداوند سے روح القدس کے مسح کے لئے درخواست کی جو اُنہیں رُوحوں کو بچانے کے قابل کرے۔ اُنہوں نے صرف اپنے ہی لئے برکات نہ مانگیں بلکہ اُن کے دلوں پر رُوحوں کی نجات کا بوجھ تھا۔ اُنہیں یہ احساس ہوا کہ انجیل کو دُنیا کی حدوں تک پہنچانا ہے۔ اس لئے اُنہوں نے مسیح کی قوت اور قدرت کو مانگا جس کا اُس نے اُن سے وعدہ کر رکھا تھا۔

قدیم آبائی بُزرگوں کے زمانہ میں روح القدس کا ظہور خاص خاص موقع پر ہی ہوتا تھا، اور وہ بھی تھوڑا تھوڑا، مگر اس کا اب تک بھرپور مظاہرہ نہ ہوا تھا۔ اب مسیح خدا وند کے کلام کے تابع فرمان شاگردوں نے اس نعمت کے لئے خدا وند کے حضور مناجات گزرانیں اور شاگردوں کے حق میں مسیح خداوند نے آسمان میں اُن کی شفاعت کی اور یہ سب کچھ اُس کے عین وعدہ کے مطابق درخواست تھی۔ ”جب عید پنتِکسُت کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ مجع تھے کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا“۔ اعمال ۱:۲:۲

رُوح القدس منتظر اور دُعا میں مشغول شاگردون پر بڑی بھر پوری کے ساتھ نازل ہوا۔ اور اُن میں سے ہر ایک کے دل تک پہنچ گیا۔ قادر مطلق خداوند نے خود کو اپنی کلیسیا پر بڑی قوت کے ساتھ ظاہر کیا۔ ایسے لگتا ہے کہ خالق خداوند نے روح القدس کی تاثیر کو عرصے سے روکے رکھا تھا اور اب روح القدس کے فضل کو کلیسیا پر نازل کر کے آسمان خوشیاں منا رہا تھا۔ اور روح القدس کے زیر اثر گناہوں کی معافی پر توجہ، اعتراف اور خدا وند کی تعریف کے گیت اور شُکر گزاری کا کلام نبوت ملی ۔ اور تما م کا تمام آسمان اس مبہت کو دیکھنے اور خداوند کی تعریف کرنے کے لئے نیچے اتر آیا۔ چنانچہ شاگردوں نے حیرت میں گُم ہو کر یوں فرمایا ”یہی وہ محبت ہے“ چنانچہ شاگردوں نے نازل ہونے والی اس نعمت کو تھام لیا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ رُوح کی شعلہ زن تلوار جو کم اعتقادی کے بند بند اور جوڑ جوڑ میں سے گزر جاتی ہے۔ سامعین کے ہڈی ہڈی اور گودے گودے میں سے گزر گئی۔ چنانچہ ایک ہی دن میں ہزاروں مسیح یسوع پر ایمان لے آئے۔

”لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیوں کہ اگر میں نہ جاوں تو وہ مدد گار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاوں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دونگا“۔ یوحنا ۷:۱۶ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تُم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ یوحنا ۱۳:۱۶

مسیح یسوع کا آسمان پر جانا شاگردوں کے لئے ایک نشان تھا کہ اب وہ وعدہ کی ہوئی برکات پائیں گے۔ اس لئے اُن کو اپنی خدمت کو شروع کرنے سے پیشتر اس کا انتظار کرنا تھا۔ جب مسیح خداوند آسمانی پھاٹکوں سے گزرا تو فرشتوں نے اُسکی تا جپوشی کی تاکہ باپ کے دہنے ہاتھ تخت پر بیٹھے۔ جُونہی یہ رسم اختتام پذیر ہوئی روح القدس شاگردوں پر بڑے زور سے نازل ہوا۔ اور مسیح کو اس سے جلال ملا۔ بلکہ اُسے وہ جلال ملا جو دنیا کی پیدائش سے پیشتر مسیح اپنے باپ کے ساتھ رکھتا تھا“۔ (یوحنا ۵:۱۷)

پنتِکسُت کے روز روح کا نزول اس بات کی گواہی تھی کہ مسیح کی تاجپوشی کی رسم آسمان کی طرف سے اختتام کو پہنچ چکی ہے۔ اور اپنے وعدہ کے مطابق اُس نے اپنے شاگردوں کے لئے روح القدس کو بھیج دیا ہے۔ اور بادشاہ اور کاہن ہونے کی حیثیت سے آسمان اور زمین کا کل اختیار اُسے سونپ دیا گیا ہے۔ "اور انہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پر آٹھہریں۔ اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی"۔ اعمال ۲:۳-۴ روح القدس آگ کے شُعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبان کی طرح دکھائی دی اور جو جمع تھے اُن پر آ ٹھہری۔ یہ اس نعمت کی نشانی تھی جس کا وعدہ مسیح یسوع نے کر رکھا تھا اور اس نے شاگردوں کو وہ زبانیں بولنے کی توفیق دی جس سے وہ پہلے ہرگز واقف نہ تھے۔ آگ کا ظہور شاگردوں کے اس جوش و خروش کی علامت ہے جس سے انہیں خدمت انجام دینا تھی۔

"اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلیم میں رہتے تھے"۔ اس پراگندگی کے دوران یہودی تقریباً دنیا کے ہر حصہ میں جہاں کہیں دنیا آباد تھی بکھر گئے (چلے گئے)۔ اپنی اس جلا وطنی کے دوران اُنہوں نے کئی زبانیں سیکھ لی تھیں۔ اُن یہودیوں میں سے کئی اس موقع پر یروشیلم میں موجود تھے۔ اور جو جو زبان بولی جاتی تھی اس کے بولنے والے اس مذہبی تہوار میں شامل تھے" مختلف بولی جانے والی زبانوں کا یہ تنوع انجیل کی منادی میں بڑی رکاوٹ کا سبب بن سکتا تھا۔ چنانچہ خدا وند نے معجزانہ طور پر رسولوں کی اس کمی کو پورا کر دیا۔ جو کچھ وہ عمر بھر نہ کر سکے روح القدس نے وہ سب کچھ، ان ان پڑھ، شاگردوں کے لئے انجام دے دیا۔ اب وہ ہر جگہ دُور و نزدیک انجیل کی صداقت کی گواہی دے سکتے تھے۔ اور جن روحوں کے لئے وہ کام کر رہے تھے اُن کی زبان فصاحت اور روانی کے ساتھ بول سکتے تھے۔ یہ مُعجزانہ نعمت دینا کے لئے ایک زبر دست ثبوت تھا کہ اُن کی خدمت آسمان کی طرف سے ہے۔ (انجیل کو پھیلانے کا یہ حکم انہیں خالق خدا وند کی طرف سے ملا ہے) اس وقت سے لے کر شاگردوں کی زبان سادہ پاک اور کامل ہو گئی۔ خواہ وہ اپنی زبان بولتے یا غیر زبان اُن سے زبان کی غلطی سر زد نہ ہوتی۔

"جب یہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور لوگ دنگ ہو گئے۔ کیونکہ ہر ایک کو یہی سنائی دیتا تحا کہ یہ میری ہی بولی بول رہے ہیں۔ اور وہ سب حیران اور متعجب ہر کر کہنے لگے دیکھو! یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں؟ پھر کیوں کر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے؟"۔ اعمال ۲:۶-۷

سردار کاہن اور حاکم اس شاندار ظہور پر بڑے سیخ پا ہوئے۔ لیکن لوگوں کے خوف سے وہ اپنے حسد اور بُغض کو ظاہر نہ کر سکے مُبادہ بلوا ہو جائے۔ انہوں نے یسوع ناصری کو مصلوب کا تھا۔ لکین اب یہاں اس کے خادم ہیں جو گلیل کے ان پڑھ باشندے ہونے کے باوجود ہر ایک کی زبان میں کلام کر کے سب کو مسیح یسوع کی زندگی اور خدمت کے بارے بتارہے تھے۔ چنانچہ کاہنوں نے اس عظیم، مُعجزانہ اور طاقتور واقعہ کو ایک اور رنگ دے کر لوگوں کو ورغلانے کی کوشش کی کہ یسوع کے شاگردوں نے وہ تازہ مے جو اس موقع کے لئے تیار کی تھی زیادہ مقدار میں پی لی ہے۔ چنانچہ یہ سب نشہ کے عالم میں ہیں۔ بعض گنواروں نے اُن کی اس بات کا یقین کر لیا۔ مگر سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگ جانتے تھے کہ کاہن غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ کیونکہ اُن کے نزدیک ایسا ناممکن تھا۔ اور جو پڑھے لکھے اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبانیں بھی جانتے تھے اُنہوں نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ جو جو زبان یہ بول رہے ہیں وہ ہر لحاظ سے دُرست ہیں۔

کاہنوں کے الزام کے جواب میں پطرس نے کہا کہ یہ جو کچھ ہوا ہے یوئیل نبی کی پیشنگوئی کی تکمیل کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ بنی نے پہلے سے جتا دیا تھا کہ یہ قوت خاص کام کی تکمیل کے لئے لوگوں کو تیار کرے گی۔ لیکن پطرس اُن گیارہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور اپنی آواز بلند کر کے لوگوں سے کہا "اے یہودیو اور یروشلیم کے سب رہنے والو! یہ جان لو اور کان لگا کر میری باتیں سُنو کہ جیسا تم سمجھتے ہو یہ نشہ میں نہیں۔ کیونکہ ابھی تو پہر ہی دن چڑھا ہے۔ بلکہ یہ وہ بات ہے جو یوئیل نبی کی معرفت کہی گئی ہے کہ خُدا وند فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہو گا کہ میں اپنے رُوح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گی۔ اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے۔ بلکہ میں اپنے بندوں اور بندیوں پر بھی اُن دنوں میں اپنے روح میں سے ڈالوں اور وہ نبوت کریں گے"۔ اعمال ۲:۱۴-۱۸

بڑی صفائی اور قوت کے ساتھ پطرس نے مسیح یسوع کی موت اور جی اُٹھنے کی گواہی دی۔ "اے اسرائیلیو! یہ باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خُدا کی طرف سے ہونا تم پر اُن معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اس کی معرفت تم میں دکھائے۔ چنانچہ تم آپ ہی جانتے ہو۔ جب وہ خُدا کے مقررہ انتظام اور علم سابق کے موافق پکڑوایا گیا تو تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے اُسے مصلُوب کروا کر مار ڈالا۔ لیکن خُدا نےموت کے بند کھول کر اُسے جلایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اس کے قبضہ میں رہتا"۔ اعمال ۲:۲۲-۲۴

اپنے بیان کو صحیح ثابت کرنے کے لئے پطرس نے مسیح یسوع کی تعلیم کا حوالہ نہ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسکے حاسد سامعین پر مسیح کی تعلیم کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ مسیح یسوع کی بجائے اُس نے اُن سے داود نبی کے بارے کلام کیا جس کو وہ اپنی قوم کا ایک بہت بڑا بزرگ مانتے تھے۔

"داود اُس کے حق میں کہتا ہے کہ میں خداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ وہ میری دہنی طرف ہے تاکہ مجھے جُنبش نہ ہو۔ اسی سبب سے میرا دل خوش ہوا اور میری زبان شاد۔ بلکہ میرا جسم بھی اُمید میں بسا رہے گا۔ اس لئے کہ تُو میری جان کو عالم ارواح میں نہ چھوڑے گا۔ اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہنچنے دے گا"۔ اعمال ۲:۲۵-۲۷

"اے بھائیو! میں قوم کے بزرگ داود کے حق میں تم سے دلیری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ موا اور دفن بھی ہوا اور اُس کی قبر آج تک ہم میں موجود ہے۔ میں نبی ہو کر اور یہ جان کر کہ خدا نے مجھ سے قسم کھائی ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کو تیرے تخت پر بٹھاوں گا۔ اس نے پیشنگوئی کے طور پر جسم کے جی اُٹھنے کا ذکر کیا کہ نہ وہ عالم ارواح میں چھوڑا گیا نہ اس کے جسم کے سڑنے کی نوبت پہنچی۔ یسوع کو خدا نے جلایا جس کے ہم سب گواہ ہیں"۔ اعمال ۲:۲۹-۳۲

منظر دلچسپی سے بھر پور ہے۔ تمام اطراف سے لوگ شاگردوں کی گواہی سننے کے لئے آئے ہیں۔ اور اُنہوں نے اُس سچائی کو سُنا ہے جو مسیح میں پائی جاتی ہے۔ لوگ بڑھتے ہی جاتے ہیں یہاں تک کہ ہیکل لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی۔ کاہن اور حاکم بھی وہاں موجود ہیں اُن کے چہروں سے غیض و غضب ٹپک رہا ہے اور ماتھوں کی تیوڑیاں بتا رہی ہیں کہ وہ حسد اور تعصب کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اُن کے دلوں میں ابھی تک مسیح یسوع کے خلاف نفرت بھر ہوئی ہے۔ دُنیا کے نجات دہندہ کو مصلُوب کرنے اور اُس کا لہو بہانے سے اُن کے ہاتھ ناپاک تھے۔ انہوں نے سوچا تھا کہ شاگردوں پر جو ظلم و ستم ڈھایا گیا ہے اسکے سبب وہ خوفزدہ ہو چکے

ہوں گے۔ مگر وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ شاگرد ہر طرح کے خوف سے بے نیاز اور رُوح القدس سے معمور ہیں۔ اور وہ یسوع ناصری کی الوہیّت کو بڑی قوت اور اختیار کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے شاگردوں کو بڑی دلیری کے ساتھ یہ بیان کرتے سنا کہ جسکی تم نے تذلیل کی اور مصلوب کیا وہی زندگی کا شہزادہ ہے۔ اور اب خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔

سامعین میں بعض ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے مسیح یسوع کے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی اور اُسے مصلُوب کیا تھا۔ بعض نے سازش کر کے کہا تھا کہ اُسے صلیب دو۔ اور جب پیلاطس کے دربار میں مسیح یسوع اور برابا کھڑے تھے اور پیلاطس نے پوچھا تھا کہ میں تمہاری خاطر کس کو چھوڑ دوں تو ان ہی لوگوں نے کہا تھا کہ برابا کو۔ "جب وہ اکٹھے ہوئے تو پیلاطس نے اُن سے کہا

تُم کسے چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر چھوڑ دوں؟ برابا کو یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے۔ اُنہوں نے کہا برابا کو۔ پیلاطس نے اُن سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ سب نے کہا وہ مصلوب ہو" متی ۲۷:۱۷، یوحنا ۱۸:۴۰ جب پیلاطس نے یہ کہتے ہوئے یسوع کو اُن کے حوالہ کر دیا "کہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا" میں اس راستباز آدمی کے خون سے بری ہوں۔ سب لوگوں نے جواب میں کہا اس کا خُون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر"۔ متی ۲۷:۲۴-۲۷، یوحنا ۱۹:۶

اب اُنہوں نے شاگردوں کو اعلانیہ کہتےسُنا کہ جس کو تم نے مصلوب کیا تھا وہ خدا کا بیٹا تھا۔ کاہن اور حاکم کانپ اُٹھے۔ خوف سے اُن کی ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں۔ قائلیت اور غم و اندوہ نے اُنہیں جکڑ لیا۔ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا۔ "جب اُنہوں نے یہ سنا تو انکے دلوں پر چوٹ لگی اور پطرس اور باقی رسولوں سے کہا کہ اے بھائیوں! ہم کیا کریں"۔ اعمال ۲:۳۷ جنہوں نے شاگردوں سے کلام سنا تھا اُن میں سے بعض خدا ترس، پارسا یہودی بھی تھے۔ واعظین کے کلام کے ساتھ جو قدرت کام کر رہی تھی اُس نے اُنہیں قائل کیا کہ یسوع ہی مسیح تھا۔

تب پطرس نے اُن سے کہا "توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے لو تم رُوح القّدس انعام میں پاو گے۔ اس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور اُن سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خداوند ہمارا خدا اپنے پاس بلائے گا"۔ اعمال ۲:۳۸-۳۹

تائب ہونے والے لوگوں کو پطرس نے بتا دیا کہ اُنہوں نے مسیح یسوع کو کاہنوں اور حاکموں کے ورغلانے کےے سبب رد کردیا تھا۔ اور اگر آپ اب بھی اُن کا مشورہ مانتے رہیں گے اور اس بات کے منتظر رہیں گے کہ وہ کب مسیح کو تسلیم کریں تو آپ کو یاد رہے کہ وہ کبھی بھی مسیح کو قبول نہیں کریں گے۔ بے شک وہ خُدا ترس ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر حقیقت میں یہ دنیاوی جاہ و حشمت اور دولت کے دلدادہ ہیں۔ یہ نُور کو حاصل کرنے کے لئے کبھی بھی مسیح یسوع کے قدموں میں نہیں آئیں گے۔

آسمانی مکاشفہ اور نور کے زیر اثر شاگردوں کے ذہن میں وہ صداقتیں راسخ ہو گئی تھیں جن کی مسیح یسوع نے اُن کے ساتھ رہ کر وضاحت کر دی تھی۔ وہ پردہ جو انہیں مستقبل میں جھانکنے میں رکاوٹ بنا ہوا تھا ہٹا دیا گیا۔ اب وہ مسیح کے مشن اور مقصد کو بڑی صفائی سے دیکھ سکتے تھے۔ اب وہ اچھی طرح جان سکتے تھے کہ آسمانی بادشاہت کس طرح کی ہو گی۔ اب وہ بڑی قُدرت اور اختیار کے ساتھ نجات دہندہ کے بارے گواہی دے

سکتے تھے۔ اور جب وہ سامعین کو نجات کی تجویز کے بارے بیان کرتے تو بہتیرے ایمان لے آتے۔ اس سے سامعین کے ذہن سے وہ روایات اور توہم پرستی جو کاہنوں نے پھیلا رکھی تھی ختم ہو گئی اور اُنہوں نے نجات دہندہ کی تعلیم کو صدقِ دل سے قبول کر لیا۔ "پس جن لوگوں نے اس کا کلام قبول کیا انہوں نے بپتسمہ لیا اور اسی روز تین ہزار آدمیوں کے قریب اُن میں مل گئے"۔ اعمال ۴۱:۲

یہودی قیادت نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ مسیح کی موت کے ساتھ ہی مسیح کی خدمت تمام ہو جائے گی مگر اسکے برعکس وہ پنتکُست کے بڑے واقعہ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اُنہوں نے شاگردوں کو سُنا جو قوت اور جوش سے معمور تھے۔ وہ اس بات سے پریشان تھے کہ یہ سادہ اور گنوار لوگ پہلے تو ایسے نہ تھے۔ مسیح یسوع کے بارے جو کچھ وہ کہہ رہے تھے وہ نشانوں اور الہامی صحیفوں سے ثابت ہوتا تھا۔ یروشلیم میں جو یہودیوں کا گڑھ تھا وہاں ہزاروں لوگوں نے اعلانیہ مسیح یسوع کو قبول کرنے کا عہد کیا۔

شاگرد بذات خود رُوحوں کی اسقدر فصل دیکھ کر خوش اور حیران تھے۔ مگر اُنہوں نے یہ ہرگز نہ کہا کہ رُوحوں کی اتنی بڑی فصل ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے بلکہ انہوں نے محسوس کیا کہ یہ کسی دوسرے شخص کی محنت کا پھل ہے۔ آدم کے گناہ میں گرنے کے زمانہ سے ہی اس نے اپنے کلام کا بیج اُن کے حوالہ کیا ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خالق خُداون کے لئے وقف کر دی ہیں تاکہ وہ بنی نوع انسان کے دل میں یہ بیج بوئیں۔ جب یسوع اس دھرتی پر تھا اُس نےاپنی اس زمینی زندگی کے دوران سچائی کا بیج بویا اور اپنے خون سے اُسے سینچا تھا ۔ وہ فصل جو پنتِکُست کے دن کاٹی گئی۔ وہ اُسی بیج کا نتیجہ تھی جو یسوع مسیح نے بویا تھا۔

رسولوں کی خالی تکرار خواہ کتنی ہی واضح اور معقول ہوتی تو ہرگز دلوں سے تعصب کو دور نہ کر سکتی۔ رُوح القدس نے الہٰی قوت کے ساتھ اُن کے دلائل کو موثر بنادیا جو سامعین کے دلوں میں اُتر گئے۔ رسولوں کا کلام قادر مطلق کے تیز تیروں کی مانند تھا جس نے لوگوں کو اُن کے ہو لناک گناہوں کے بارے قائل کر لیا۔ اور وہ محسُوس کرنے لگے کہ اُنہوں نے جلالی خُدا وند کو ترک اور مصلُوب کیا۔

مسیح یسوع کے زیر تربیت شاگردوں نے رُوح القدس کی ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کیا۔ اور روح القدس کے زیر تربیت اُنہوں نے حتمی قابلیت حاصل کی اور اس خدمت کو انجام دینے کے لئے آگے بڑھے جس کے لئے اُنہوں نے خود کو وقف کر رکھا تھا۔ اب سے وہ ان پڑھ، جاہل، جھگڑالو، خود غرض اور گردن کش نہ رہے، دُنیاوی عظمت اور جاہ و حشمت پر لات مار دی اور انفرادی بزرگی حاصل کرنے کی اُمید کو دل سے نکال دیا اور سب بھائی ہر روز یک دل ہو کر ہیکل میں جمع ہوا کرتے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دلی سے کھانا کھایا کرتے تھے"۔ اعمال ۴۶:۲، ۳۲:۴ خُدا یسوع مسیح اُن کے ذہنوں میں سما گیا۔ اب اُن کا کلی مقصد مسیح کی بادشاہی کو فروغ دینا تھا۔ کیونکہ اب اُن کی سیرت مسیح یسوع کی سیرت کی مانند اور اُن کا مزاج مسیح یسوع کی مانند ہو گیا تھا۔ جب اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کی دلیری دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ ان پڑھ اور ناواقف آدمی ہیں تو تعجب کیا۔ پھر انہیں پہچانا کہ یہ یسُوع کے ساتھ رہے ہیں"۔ اعمال ۱۳:۴

پنتِکسُت ان کے لئے آسمانی مکاشفہ لے کر آیا۔ وہ صداقتیں اُن پر آشکارا ہو گئیں جن کو وہ اُس وقت نہ سمجھ پائے جب یسوع مسیح اُن کے ساتھ تھا۔ اُنہوں نے پاک کلام کی اُس تعلیم کو ایمان اور یقین کے ساتھ قبول کیا جسے وہ پہلے نہیں جانتے تھے۔ اُن کے لئے یہ بات صرف ایمان کی ہی نہ رہ گئی تھی کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے

بلکہ اُنہیں اب یقین ہو گیا تھا کہ اُس نے انسانی جامہ پہن رکھا تھا درحقیقت وہ نجات دہندہ تھا۔ اور اُنہوں نے دُنیا کو اپنا تجربہ بڑے وثوق سے بتایا جس سے دنیا جان گئی کہ خدا وند اُن کے ساتھ تھا۔

وہ پُورے اعتماد کے ساتھ یسوع نام بول سکتے تھے۔ کیونکہ وہ ان کا دوست اور بڑا بھائی تھا چونکہ اُنہیں مسیح کی رفاقت حاصل تھی اسلئے وہ اس کے ساتھ آسمانی مقاموں میں نشست رکھتے تھے۔ اُن کے دل مسیح کی گواہی دینے اور نیکی کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ مستعد تھے، اور اُنہیں مجبُور کرتے تھے کہ دُنیا کی حدوں تک اُس کے کلام کو لے جائیں۔ وہ اس کام کو جسے یسوع مسیح نے شروع کیا تھا دور و نزدیک ہر جگہ پہنچانے کے لئے تڑپتے تھے۔ اُنہیں احساس تھا کہ وہ خدا وند کے کتنے مقروض ہیں اور ان کا فرض کس قدر اہم ہے۔ روح القدس کی نعمت حاصل کر کے اور جوش و خروش سے لبریز ہو کر وہ صلیب کی فتح کی منادی کرنے کو چل پڑے۔ روح القدس نے اُن کی مدد کی اور اُن کے ذریعہ کلام کیا۔ مسیح کا اطمینان اُن کے چہروں سے عیاں ہوا۔ اُنہوں نے اپنی زندگیاں مسیح کی خدمت کے لئے مخصوص کر دیں۔ اور اُن کے طور و اطوار سے پتہ چلتا تھا کہ اُنہوں نے خُود کو مسیح کے تابع کر رکھا ہے۔

باب ۵ - روح کی بخشش

جب خدا وند یسوع مسیح نے شاگردوں کو رُوح القدس دینے کا وعدہ کیا اُس وقت وہ اپنی زمینی خدمت سے سبکدوش ہونے کو تھا۔ وہ صلیب کے سایہ تلے کھڑا تھا اور اُسے پُورا پُورا احساس تھا کہ گناہ اُٹھانے والے کی حیثیت سے اُس پر گناہوں کا کتنا بوجھ ہو گا۔ اس سے پہلے کہ وہ دُنیا کا کفارہ بنتا اُس نے اپنے شاگردوں کو ایک نہایت ہی اہم اور کامل بخشش کے بارے ہدایات دیں جو وہ انہیں عنایت کرنے کو تھا۔ وہ بخششیں جو اُنہیں اُسکے فضل کے لامحدود ذرائع مہیا کرنے کو تھیں۔ "اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی ہے اور نہ جانتی ہے۔ تُم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہو گا"۔ یوحنا ۱۴:۱۶-۱۷۔ نجات دہندہ اُس وقت کی طرف اشارہ کر رہا تھا جب رُوح القدس اُس کے نمائیندہ کے طور پر آ کر بہت بڑی خدمت انجام دینے کو تھا۔ بدی جو صدیوں سے بڑھتی رہی تھی رُوح القدس کی الہٰی قوت اُسکی مزاحمت کرنے کو تھی۔

پنتِکسُت کے روز جو رُورح القدس کا نزول ہوا اُسکے کیا نتائج برآمد ہوئے؟ مسیح یسوع کے جی اُٹھنے کی خوشخبری جہاں تک دنیا آباد تھی وہاں تک پہنچ گئی۔ جب شاگردوں نے دُنیا کو نجات بخشنے والے فضل کا پیغام سُنایا اُس نے اس پیغام کو قبول کیا۔ کلیسیا میں ہر طرف سے اور ہر جگہ سے تائب ممبران شامل ہونے لگے۔ کلیسیا سے محرف ہونے والے دوبارہ تائب ہو کر کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ گنہگار قیمتی موتی کی تلاش میں ایمانداروں کے ساتھ متحد ہو گئے۔ وہ جو انجیل کے سخت دُشمن تھے انجیل کی منادی کرنے میں پیش پیش ہو گئے۔ اوریہ پیشنگوئی پوری ہوئی "اُس روز خداوند یروشلیم کے باشندوں کی حمایت کرے گا اور اُن میں سب سے کمزور اس روز داود کی مانند ہو گا اور داود کا گھر انا خدا کی مانند یعنی خداوند کے فرشتہ کی مانند جو اُن کے آگے آگے چلتا ہو"۔ زکریاہ ۱۲:۸

ہر ایک میسحی نے اپنے بھائی میں الہٰی محبت کا مکاشفہ اور بھلائی کو دیکھا۔ ان سبھوں کی ایک ہی خواہش تھی جو باقی سب خواہشات کو مغلوب کر گئی۔ اور وہ خواہش یہ تھی کہ سب ایماندار مسیح یسوع کی سیرت اور مزاح کو ظاہر کریں۔ اور اسکی بادشاہت کو بڑھانے کے لئے انتھک کوشش کریں۔ یہی ان کی کُلی دلچسپی اور خواہش تھی۔

"اور رسول بڑی قدرت سے خدا وند یسوع کی جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور اُن سب پر بڑا فضل تھا"۔ اعمال ۴:۳۳ اُن کی خدمت کے ذریعہ کلیسیا میں بڑے اہم لوگ شامل ہو گئے جنہوں نے سچائی کے کلام کو قبول کیا اور خود کو اُس خدمت کے لئے مخصوص کیا جس کے ذریعہ دوسروں کے دلوں میں اُمید، اطمینان اور خوشی پیدا ہوئی۔ وہ کسی خطرے کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ وہ نہ ڈرتے نہ کسی چیز سے گھبراتے تھے، وہ جگہ بہ جگہ گئے اور خدا وند خدا نے اُن کے ذریعہ کلام کیا۔ غریبوں کو خوشخبری سُنائی گئی۔ اور الہٰی فضل کے مُعجزات وقوع میں آئے۔ جب انسان خود کو روح کے تابع کر دیتا ہے تو خداوند اُن کےذریعہ بڑے بڑے عظیم کارنامے انجام دے سکتا ہے۔ رُوح القدس کا وعدہ کسی خاص زمانہ یا نسل کے لئے ہی نہیں بلکہ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ رُوح القدس کی تاثیر اُسکے پیروکاروں کے ساتھ اخیر تک رہے گی۔ پنتِکسُت سے لے کر آج تک اُن سب کے لئے مددگار بھیجا گیا ہے جنہوں نے خود کو خداوند کے لئے اور اُس کی خدمات کے لئے وقف کر دیا۔ اُن سبھوں کے لئے جنہوں نے مسیح یسوع کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کر لیا ہے روح القدس اُن کےلئے

مشیر، رہبر، پاک کرنے والا اور بطور گواہ آیا ہے۔ ایماندار جتنے قریب ہو کر خدا وند کے ساتھ چلے اتنی ہی قوت اور صفائی سے اُنہوں نے نجات دہندہ کی موت اور نجات بخش فضل کی گواہی دی۔ وہ بہن بھائی جنہوں نے آزمائشوں اور ایذا رسانی کی صعوبتیں برداشت کیں اور اپنی زندگی میں رُوح القدس کی موجودگی کا حظ اُٹھایا آج وہ دُنیا کے سامنے نشانوں اور عجوبوں کی طرح ایستادہ ہیں۔ فرشتوں اور انسانوں کے سامنے اُنہوں نے تبدیل کرنے والی نجات بخش قوت کو آشکارا کیا ہے۔

پنتِکسُت کے روز وہ تمام حضرات جو روح القدس سے معمور ہوئے وہ آنے والی آزمائشوں سے آزاد تو نہیں ہو گئے تھے۔ جُونہی اُنہوں نے راستبازی اور سچائی کی گواہی دی دُشمن نے یلغار کر دی تاکہ اُن کو مسیحی تجربہ سے محرُوم کر دے۔ اُنہیں انتہائی جدوجہد اور جانفشانی کرنا پڑی تاکہ وہ خداوند کی طرف سے دی گئی تمام قوت اور قدرت کو کام میں لا کر اُن مردو خوتین کے قد کے برابر ہو جائیں جو مسیح یسوع میں ہیں۔ روزانہ وہ فضل کی تازہ رسد کے لئے دُعا مانگتے تاکہ وہ کامل کی طرف بڑھتے چلے جائیں۔ روح القدس کے زیر سایہ کمزور ترین شخص بھی خدا وند تعالیٰ میں ایمان رکھتے ہوئے اپنے توڑوں کو ترقی دینا سیکھ جاتا ہے۔ وہ خود کو پاک، شائستہ اور مسیح میں بڑھنا سکیھ لیتا ہے۔ جُونہی شاگردوں نے فروتنی کر کے خود کو روح القدس کو تبدیل کرنے والی تاثیر کے تابع کر دیا، تو اُنہیں خداوند کی معموری اور بھر پوری نصیب ہو گئی۔ نیز وہ خود خدا وند کی مانند بن گئے۔

وقت نے مسیح کے اُس وعدے میں کوئی تبدیلی واقع نہیں کی کہ میں اپنے جانے کے بعد تمہیں روح القدس بھیجوں گا جو میرا نمائیندہ ہو گا۔ اگر خدا کے فضل کی دولت دھرتی پر ہم انسانوں کی طرف نہیں بہہ رہی تو یہ خدا کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں۔ اگر وعدہ کی تکمیل اُس طرح نہیں

ہوئی جیسے ہونی چاہیے تھی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وعدہ کی اُس طرح قدر نہیں کی گئی کہ جس طرح کی جانی چاہیے تھی۔ اگر ہم سب چاہیں تو تمام کے تمام روح القدس سے بھرپُور ہو سکتے ہیں۔ جہاں روح القدس کی ضرورت شاذ و نادر ہی محسوس کی جاتی ہے وہاں روحانی خشک سالی، روحانی تاریکی، روحانی تنزلی اور موت دیکھی جاتی ہے۔ جب معمولی معمولی باتیں ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں تو ہم الہٰی قُدرت اور قوت سے جو کلیسیا کی بڑھتی اور خُوشحالی کے لئے ضروری ہوتی ہے محروم ہو جاتے ہیں۔

جب کہ قوت حاصل کرنے کا ہمارا یہی ذریعہ ہے تو پھر ہم کیوں نہ رُوح القدس کی نعمت کے لئے بھوکے اور پیاسے ہوں؟ کیوں نہ اُس کے بارے میں کلام کریں، اُس کے لئے دُعا کریں اور کیوں نہ اُس کے بارے وعظ کریں؟ جیسے والدین اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دیتے ہیں۔ خدا وند خدا اُن سے زیادہ اپنے بچوں کو رُوح القدس دینے پر رضا مند ہوتا ہے جو اُس کی خدمت کرتےہیں۔ ہرکارگزار کو روزانہ رُوح کے بپتسمہ کے لئے خُداوند خُدا سے منت کرنا چاہیے۔ مسیحی کارگزاروں کی ٹولیوں اور منڈلیوں کو اکٹھے مل کر روح القدس کی خاص مدد کے لئے استدعا کرنا چاہیے۔ خصوصاً آسمانی حکمت کے لئ تاکہ وہ جان سکیں کہ کس طرح اُنہیں عقل مندی سے منصوبہ کو عمل میں لانا ہے۔ اُنہیں دُعا کرنا چاہیے کہ خُدا مشن فیلڈ میں اپنے چنے ہوئے ایلچیوں کو زیادہ سے زیادہ روح القدس عطا فرمائے۔ خدا کے کارگزاروں کے ہمراہ اگر روح القدس کی موجودگی ہو گی تو اُن کی منادی میں ایسی قوت آ جائے گی جو دُنیا کی کوئی طاقت نہیں دے سکتی۔

خداوند کے مخصوص شدہ کارگزار کے ساتھ روح القدس سکونت کرے گا خواہ وہ کہیں بھی کیوں نہ ہوں۔ وہ کلام جو مسیح خداوند نے شاگردوں کے ساتھ کیا تھا وہ کلام آج ہمارے لئے بھی ہے۔ جیسے رُوح القدس شاگردوں کا مدد گار اور تسلی دینے والا تھا ہمارا بھی ہے۔ رُوح ہمیں وہ قوت عطا کرتا ہے جو مُشکل اور کشمکش میں اُلجھی ہوئی روح کو ہرہنگامی صُورت میں ممد ثابت ہوتی ہے۔ یہ اُس روح کو بھی تسلی دیتی ہے جو دُنیا کی نفرت کا شکار ہے نیز جس روح کو یہ احساس ہے کہ اس کی ساری ناکامی کا سبب اُس کی اپنی خطائیں ہیں۔ دُکھ مصیبت اور رنج و الم میں جب بظاہر ہر طرف ظُلمت کا دور دورہ ہو اور مستقبل پریشان کن ہو اور ہم خود کو تنہا اور بے یارومددگار پائیں، یہی وہ وقت ہے جب ایمان سے کی ہوئی دُعا کے جواب میں روح القدس ہمیں تسلی دیتا ہے۔

یہ کوئی ثبوت نہیں کہ فلاں شخص مسیحی ہے کیونکہ وہ غیر معمولی حالات میں رُوحانی کیفیت یا وجد کا مظاہرہ کرتا ہے۔ تقدیس یا پاکیزگی بے حد خُوشی یا وجد کا نام نہیں۔ یہ تو انسان کی اپنی قوت ارادی کع کلی طور پر خدا کے تابع کرنے اور خدا کے منہ سے جو کلام نکلا ہے اُس کے مطابق زندگی گزارنے کا نام ہے۔ یہ خُدا کی مرضی پورا کرنے کا نام ہے۔ مصیبتوں میں خدا پر بھروسہ رکھنے کا نام ہے۔ اور روشنی اور تاریکی دونوں میں، خُدا کے ساتھ ساتھ ، آنکھوں دیکھے نہیں بلکہ ایمان سے چلنے کا نام ہے۔ یہ بغیر سوال کئے خُدا میں بھروسہ اور اُس کی محبت میں یقین کرنے کا نام ہے۔

یہ کوئی ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم رُوح القدّس کی تعریف (Define) بتا سکیں کہ وہ کیسا ہے؟ مسیح یسوع نے ہمیں بتایا ہے کہ روح القدس تسلی دینے والا ہے۔ اور کلام مقدس میں ہم پڑھتے ہیں "لیکن وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی رُوح جو باپ سے صادر ہوتا ہے۔ تو وہ میری گواہی دے گا"۔ یوحنا ۲۶:۱۵

"لیکن جب وہ یعنی سچائی کا رُوح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا"۔ یوحنا ۱۳:۱۶

رُوح کی ہیئت مجموعی (عالم حالت، شکل و صُورت، بناوٹ) کیسی ہے یہ ایک راز ہے۔ انسان اس کا بیان نہیں کر سکتے کیونکہ خُدا وند نے انسان پر یہ راز افشاں نہیں کیا۔ انسان اپنے خیالات اور نظریات کے مطابق کتاب مقدسمیں سے چند حوالہ جات پیش کر کے اُس کی ذات قسم اور شکل و صورت کے بارے میں کچھ بیان کر سکتا ہے۔ لیکن یہ نظریات کلیسیا کو مستحکم اور مضبوط نہیں کر سکتے۔ ان بھیدوں کے بارے میں جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہیں، خاموشی ہی عقلمندی ہے۔

رُوح القدس کی خدمت کو خُدا وند یسوع مسیح نے ان الفاظ میں واضح کر دیا ہے "اور وہ آ کر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا"۔ یوحنا ۸:۱۶ یہ رُوح القدس ہی ہے جو ہمیں گناہ کے بارے میں قائل کرتا ہے اور اگر گنہگار روح القدس کی تاثیر کا مثبت جواب دے تو وہ توبہ کی طرف مائل ہو کر الٰہی احکام کی بجا آوری اور مطالبات ماننے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

تائب گنہگار کو جو راستبازی کا بھُوکا اور پیاسا ہوتا ہے رُوح القدس اُس پر خدا کے بّرے کو ظاہر کرتا ہے کہ جو دُنیا کے گناہ اُٹھالے جاتا ہے۔ "اس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا"۔ یوحنا ۱۴:۱۶۔

"لیکن مددگار یعنی رُوح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا"۔ یوحنا ۲۶:۱۴

رُوح القدس کو بحالی، اصلاح اور نئی زندگی بخشنے کی خدمت دی گئی ہے نیز اُس نجات کو موثر بنانے کی یہ ایک ایجنسی ہے جو ہمارے نجات دہندہ کی موت سے ملی۔ رُوح القدس مسلسل اس تلاش میں سرگرداں رہتا ہے کہ انسانوں کی توجہ اُس بڑی قربانی کی طرف مبذول کرائے جو صلیب پر گزرانی گئی۔ رُوح القدس دُنیا پر خدا کی اور تائب رُوحوں پر اُس کے کلام کی قیمتی باتیں آشکارہ کرنے کا متمنی رہتا ہے۔

رُوح القدس گناہ کی قائلیت بخش کر اور تائب رُوح کے سامنے راستبازی کا معیار رکھ کر اس دُنیا کی چیزوں کی محبت اور خواہش کو انسان کے دل سے نکال دیتا ہے اور اُس کی جگہ انسان کے دل میں پاکیزگی کی خواہش بھر دیتا ہے۔ "لیکن جب وہ رُوح حق آئے گا تو تم تمام سچائی کی راہ دکھائے گا"۔ یوحنا ۱۳:۱۶۔ یہی ہمارے نجات دہندہ نے رُوح القدس کے بارے میں بتایا تھا۔ اگر انسان تبدیلی، سچائی اور نئی پیدائش کے خواہاں ہوں تو وہ سر تاپا پاکیزگی اور تقدس کا مجسمہ بن جائیں گے کیونکہ رُوح القدس خدا کے وصف لے کر انسان کی رُوح پر مہر ثبت کر دے گا۔ اُس کی قدرت سے زندگی کی راہ اسقدر صاف، آسان اور واضح ہو جائے گی کہ بھٹکنے کا احتمال جاتا رہے گا۔

ابتدا سے ہی خُدا وند انسان کو اپنا آلہ ء کار بنا کر اپنی رُوح کے ذریعہ کام کر رہا ہے تاکہ وہ گناہ میں گِری ہوئی نسلِ انسانی کو بحال کرے۔ یہ قدیم بزرگوں کی زندگی سے آشکارہ ہوا۔ موسیٰ کے زمانہ میں بیابان کی کلیسیا کو خُدا نے اپنا رُوح دیا۔ "اور تو نے اپنی نیک روح بھی اُن کی تربیت کے لئے بخشی" ۔ نحمیاہ ۲۰:۹۔ اور رسولوں کے زمانہ میں خداوند نے اپنی رُوح کے ذریعہ بڑے بڑے کارنامے انجام دئیے۔ اُسی قوت اور قدرت نے آبائی بُزرگوں کو قائم رکھا۔ اُسی رُوح نے کالب اور یشوع کو ایمان اور ہمت عطا کی۔ اپسی روح نے رسولوں کی خدمت کو مُوثر بنایا۔ اُسی روح نے ہر زمانے میں خُدا کے وفادار بچوں کو سرفراز کیا۔

تاریک زمانہ میں رُوح القدس کی قوت اور قدرت کے ذریعہ سے ہی ویلڈن سیز نے اصلاح مذہب کی راہ تیار کی۔ یہ وہی قوت تھی جس نے جدید مشن کے بانیوں کی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کیا یہ وہی قوت تھی جس نے ہر قوم، قبیلہ اور زبان میں کتاب مقدس کے ترجمہ کرنے میں کامیابی عطا فرمائی۔

آج بھی خدا وند خُدا اپنی کلیسیا کو استعمال کر رہا ہے تاکہ وہ دُنیا پر خُدا کا مشن واضح کرے۔ آج صلیب کا پیغام شہر شہر، ملک ملک جا رہا ہے تاکہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے رُوحیں تیار ہوں۔ خُدا کی شریعت کا معیار بلند ہُوا ہے۔ خُدا وند کا رُوح انسانوں کے دلوں پر جُنبش کرتا ہے اور وہ اُس کی تاثیر کا جواب دیتے ہیں۔ وہ خُدا اور اُس کی صداقت کے گواہ بن گئے ہیں۔ بہت سی جگہوں پر مخصوص شدہ مردوزن اُس نور اور نجات کو بانٹتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں جو مسیح کے ذریعہ اُن تک پہنچی ہے۔ اور اگر وہ اپنی اس بتی کو اُسی طرح چمکنے دیں گے جس طرح پنتکست کے دن بپتسمہ پانے والوں نے چمکنے دی تو وہ بھی روزانہ رُوح القدس کی قوت پاتے رہیں گے۔ یوں خُدا کے جلال سے دھرتی معمور ہو جائے گی۔

اس ے برعکس کچھ لوگ ایسے ہیں جو موجودہ میسر شُدہ حق اور موقع سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے بے فائدہ کسی خاص موسم میں رُوحانی قوت حاصل کرنے کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں جب اُن کی قابلیتیں

اور توڑے دوسروں کے لئے باعث برکت اور برومند ہوں گے اُس وقت استعمال میں لائیں گے۔ وہ موجودہ فرائض سے غفلت برتتے ہیں اور اپنی بتی کو مدھم سے مدھم جلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اور یہ اُمید کرتے ہیں جب اُنہیں بغیر کسی کوشش کے خاص برکت ملے گی جو اُنہیں تبدیل کر کے خدمت کے قابل کر دے تب وہ کچھ کریں گے۔

یہ تو سچ ہے کہ اخیر زمانہ میں جب خُدا کا کلام اس دھرتی پر اختتام کو پہنچے گا تو مخصوص شدہ ایمانداروں کی کوشش (جو وہ رُوح القدس کی رہنمائی میں کریں گے) کے ساتھ خدا وند کی خاص ہمدردی اور جانبداری شامل ہو گی۔ پہلی اور پچھلی بارش جو مشرقی سر زمین میں ہوتی ہے اُس کے حوالے سے عبرانی نبیوں نے پیشنگوئی کی کہ خُدا کی کلیسیا پر غیر معمولی طور پر رُوحانی فضل نازل ہو گا۔ رسولوں کے زمانہ میں رُوح القدس کا نزول پہلی بارش کی علامت ہے جس کے شاندار نتائج برآمد ہوئے۔ اخیر زمانہ میں رُوح کی موجودگی بقیہ اور سچی کلیسیا کے ساتھ ہو گی۔

لیکن زمین کی فصل کٹائی کے وقت ابن آدم کی آمد ثانی کی تیاری کے لئے خاص روحانی فضل کے نزول کا وعدہ کیا گیا ہے۔ رُوح کا نزول پچھلی بارش کی مانند ہو گا اور یہ اُس فاضل قوت کے لئے ہو گی کہ مسیحی اپنی منا جاتیں فصل کے مالک کے حضور گزرانیں۔ پچھلی برسات کی بارش کے لئے خدا وند سے دُعا کرو اسکے جواب میں "خُدا وند جو بجلی چمکاتا ہے وہ بارش بھیجے گا"۔ زکریاہ ۱۰:۱۔ وہ تم کو پہلی برسات اعتدال سے بخشے گا۔ وہی تمہارے لئے بارش یعنی پہلی اور پچھلی برسات بروقت بھیجے گا"۔ یُو ایل ۲۳:۲۔

لیکن جب تک خُدا کی کلیسیا کے ممبران کا زندہ تعلق ہر طرح کی رُوحانی بڑھوتری کے چشمہ سے نہ ہو گا وہ فصل کٹائی کے وقت کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے۔ اگر وہ اپنی شمعیں جلتی نہ رکھیں گے تو وہ اُس اضافی فضل کو حاصل کرنے میں ناکام رہیں گے جو اُنہیں مشکل وقت میں درکار ہے۔

صرف وہی جو مسلسل فضل کی تازہ رسد حاصل کرتے ہیں اُن کے پاس ہی روز مرہ کی حاجتوں کو پورا کرنے کی قوت ہو گی۔ اور اُنہی کے پاس اس قوت کو استعمال کرنے کی قابلیت ہو گی۔ کسی مستقبل میں اچھے وقت کی طرف تکنے کی بجائے (یعنی جب خاص رُوحانی قوت پائیں گے اور مُعجزانہ طریقہ سے روحوں کو جیتنے کے قابل ہوں گے) وہ روزانہ خود کو خدا کی مرضی کے تابع کرتے ہیں تاکہ وہ اُنہیں اپنے استعمال کے لئے اوزار بنا لے۔ اور خدمت کرنے کے جو مواقع ان کی رسائی میں ہوتے ہیں اُن میں وہ روزانہ اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں روزانہ اپنے آقا کی گواہی دیتے ہیں۔ خواہ وہ معمولی سا کام گھر میں انجام دے رہے ہوں یا پبلک میں وہ اعلٰی عہدے پر فائض ہوں، وہ مسیح کی گواہی دینے سے باز نہیں رہتے۔

وہ کار گزار جنہوں نے خود کو خدا کے لئے وقف کر رکھا ہے ان کو یہ جان کر پر بڑی تشفی ہو گی کہ مسیح یسوع بھی اپنی اس زمینی خدمت کے دوران خُداوند کے فضل کی تازہ رسد کے لئے روزانہ التجا کیا کرتا تھا۔ اور یہی رابطہ جو اُس کا اپنے باپ کے ساتھ ہوتا تھا اسی کی بدولت وہ دوسروں کو برکت دیتا اور پست ہمتی سے بچاتا۔ دیکھو خدا کا بیٹا اپنے باپ کے حضور دعا میں سربسجود ہتا تھا۔ گو وہ خدا کا بیٹا تھا اس کے باوجود وہ دُعا کے ذریعہ اپنے ایمان کو تقویت پہنچاتا تھا۔ آسمان کے ساتھ جو اس کا رابطہ رہتا تھا اُسی کی وجہ سے اس کو بدی اور آزمائش کا مقابلہ کرنے اور آل آدم کی خدمت کرنے کی قوت ملتی تھی۔ بڑا بھائی ہونے کی حیثیت سے مسیح یسوع اُن انسانوں کی ضرورت سے واقف ہے جن کو کمزوریوں نے گھیر رکھا ہے اور وہ گناہ اور

آزمائش کی دُنیا میں رہ رہے ہیں۔ اس کے باوجود اُن کی خواہش ہے وہ مسیح یسوع کی خدمت کریں۔ اُسے معلوم ہے کہ جن پیغام رساں کو وہ قابل جان کر پیغام دے کر بھیجتا ہے وہ بھی کمزور انسان ہیں اور خطا کے پُتلے ہیں۔ لیکن وہ جو کُلی طور پر اپنے آپ کو اُسکی خدمت کے لئے دے دیتے ہیں اُن کے لئے وہ الہٰی مدد کا وعدہ کرتا ہے۔ اس کے اپنے نمونہ سے ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ایمان سے کی گئی دُعا انسانوں کے لئے رُوح القدس کی مدد مہیا کرے گی اور خصوصاً اُس وقت جب اُن کی گناہ کے خلاف جنگ ہو گی۔

ہر ایک کار گزار جو مسیح کا نمونہ اپناتا ہے اس قوت کو حاصل اور استعمال کر سکتا ہے جس کا وعدہ خداوند نے اپنی کلیسیا سے کر رکھا ہے ۔ آے روز جب مُبشر اپنی دُعائیں خداوند کے حضُور گزرانتے ہیں، روز اپنی مخصوصیت کے وعدوں کو دُہراتے ہیں تو وہ اُنہیں اپنی روح القدس کی حضُوری اس قوت کے ساتھ عطا کر دے گا جو نئی زندگی، تازگی اور پاکیزگی عطا کرتی ہے۔ اور جُونہی وہ اپنی روز مرہ کی ضرورت انجام دینے کے لئے نکلتے ہیں تو اُنہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ رواح القدس کی ان دیکھی بخشش اُنہیں اس قابل کرے گی کہ وہ خدا کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔

باب ۶ - ہیکل کے پھاٹک پر

مسیح یسوع کے شاگردوں کو یہ گہرا احساس تھا کہ وہ کمزور اور بے بس انسان ہیں۔ اس لئے بڑی فروتنی اور دُعا کے ذریعہ انہوں نے اپنی کمزوری خالق خدا وند کی قوت کے ساتھ، اپنی جہالت کو اس کی حکمت کے ساتھ، اپنی ناراستی کو اسکی راستبازی کے ساتھ اور اپنی غربت اور افلاس کو اُس کی لا زوال دولت کے ساتھ پیوست کر دیا۔ لہٰذا مسیح کی قوت اور قدرت حاصل کر کے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ اپنے آقا کی خدمت کے لئے نکل پڑے۔

رُوح القدس کے نزول کے تھوڑی دیر بعد اور دُعا مانگنے کے فوراً بعد پطرس اور یوحنا ہیکل میں عبادت کے لئے گئے، وہاں اُنہوں نے اُس پھاٹک پر جسے خوبصورت کہتے ہیں ایک ایک چالیس سالہ مفلوج کو بیٹھے دیکھا جس کی زندگی بچپن سے ہی اُس کے لئے عذاب بنی ہوئی تھی۔ اُس بد نصیب شخص کی دیرینہ خواہش تھی کہ وہ یسوع کو دیکھے شاید وہ اُسے شفا دے سکے۔ مگر وہ بے چارہ تو بالکل بے بس تھا اور اُسے عظیم طبیب سے بہت دُور دھکیل دیا گیا تھا۔ اُس کی منت سماجت کی وجہ سے بعض دوستوں نے اُسے ہیکل کے پھاٹک پر بٹھا دیا تھا۔ مگروہاں پہنچنے پر اُسے معلوم ہوا کہ جو اُس کی اُمید تھی اُسے تو ظالموں نے مصلوب کر دیا ہے۔

اُس کی مایوسی نے بعض ایک ہمدردیاں یہ سوچ کر بھڑ کا دیں کہ یہ شخص کتنی دیر سے یسوع مسیح سے ملنے کا مشتاق تھا۔ مگر اس کی حسرت پوری نہ ہوں ، چنانچہ وہ روزانہ اُسے ہیکل کے پھاٹک پر لایا کرتے تھے تاکہ آنے جانے والے لوگ اُس پر ترس کھا کر اُسکی کچھ مدد کریں۔ جُونہی پطرس اور یوحنا وہاں سے گزرے اُس نے اُن سے خیرات کا سوال کیا۔ "ہماری طرف دیکھ" وہ اُن سے کچھ ملنے کی امید پر ان کی طرف متوجہ ہوا۔ تب پطرس نے کہا "سونا چاندی تو میرے پاس ہے نہِں" جونہی پطرس نے اپنی غُربت کا اظہار کیا مفلوج کا غم سے چہرہ لٹک گیا (پطرس سے اُسے ملنے کی کچھ امید نہ رہی) لیکن اُس کا چہرہ دوبارہ خوشی سے دمکنے لگا جب پطرس نے بات کو جاری رکھتے ہوئے یوں کہا "مگر جو میرے پاس ہے وہ تجھے دیئے دیتا ہوں۔ یسوع مسیح ناصری کے نام سے چل پھر"۔ اعمال ۳:۶-۷

"اور اُسکا دہنا ہاتھ پکڑ کر اُسکو اُٹھایا اور اُسی دم اُسکے پاوں اور ٹخنے مضبوط ہو گئے ۔ اور وہ کود کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا اور چلتا اور کُودتا اور خُدا کی حمد کرتا ہوا اُن کے ساتھ ہیکل میں گیا اور سب لوگوں نے اُسے چلتے پھرت اور خُدا کی حمد کرتے دیکھ کر اُس کو پہچانا کہ یہ وہی ہے جو ہیکل کے خوبصورت دروازہ پر بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا۔ اور اُس ماجرے سے جو اُس پر واقع ہوا تھا بہت دنگ اور حیران ہوئے"۔ اعمال ۳:۸-۱۰

جب وہ پطرس اور یوحنا کو پکڑئے ہوئے تھا تو سب لوگ بہت حیران ہو کر اس برآمدہ کی طرف جو سلیمان کا کہلاتا ہے اُن کے پاس دوڑے آئے"۔ ۳:۱۱ لوگ اس لئے بھی حیران تھے کہ یہ شاگرد بھی اُسی طرح کے مُعجزات کر رہے ہیں جس طرح کے معجزے مسیح یسوع سے صادر ہوتے تھے۔ کیوں کہ اُن کے سامنے چالیس سال سے مفلُوج شخص تھا جو شفا پا کر اچھلتا کُودتا ہوا مسیح یسوع پر ایمان لے آیا تھا۔

جب پطرس نے لوگوں کی حیرانی دیکھی تو کہنے لگا۔ "اے اسرائیلیو! اس پر تم کیوں تعجب کرتے ہو اور کیوں اس طرح دیکھ رہے ہو کہ گویا ہم نے اپنی قدرت اور دینداری سے اس شخص کو چلتا پھرتا کر دیا؟ پطرس نے

اُنہیں یقین دلایا کہ یہ شفا یسوع مسیح کے نام اور اُسکے ذریعہ سے اس شخص کو ملی ہے۔ اُس یسوع ناصری کے نام سے جسے خدا نے مردوں میں سے زندہ کر دیا ہے۔ رسول نے اعلانیہ فرمایا "اُسی کے نام نے اس ایمان کے وسیلہ سے جو اس کے نام پر ہے اس شخص کو مضبوط کیا جیسے تم دیکھتے اور جانتے ہو"۔ ۱۶:۳

رسولوں نے بڑی صفائی سے یہودیوں کو بتا دیا کہ تم نے مسیح یسوع کو جو زندگی کا مالک ہے رد کر کے اور مصلوب کر کے بڑا گناہ کیا ہے۔ تاہم رسول بڑے محتاط انداز میں یہ کلام کرتے تھے مُبادہ اُن کے سامعین کو دُکھ پہنچے ۔ اور اب اے بھائیو!میں یہ جانتا ہوں کہ تم نے یہ کام نادانی سے کیا اور ایسا ہی تمہارے سرداروں نے بھی۔ مگر جن باتوں کی خُدا نے سب نبیوں کی زبانی پیشتر خبردی کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا وہ اُس نے اسی طرح پوری کیں" اُس نے اُنہیں بتایا کہ رُوح القدس اُنہیں توبہ کے لئے بُلاتا ہے اور یہ بھی بتایا کہ اُس کے بغیر نجات نہیں ہے جسے اُنہوں نے مصلوب کر دیا تھا۔ اب اس میں ایمان رکھنے وے ہی گناہ مُعاف ہو سکتے ہیں۔

"پس توبہ کر و اور رجوی لاو تاکہ تمہرارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خدا کے حضور سے تازگی کے دن آئین"۔ اعمال ۱۹:۴ تم نبیوں کی اولاد اور اس عہد کے شریک ہو جو خُدا نے تمہارے باپ دادا سے باندھا جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دُنیا کے سب گھرانے برکت پائیں گے۔ خُدا نے اپنے خادم کو اُٹھا کر پہلے تمہارے پاس بھیجا تاکہ تم میں سے ہر ایک کو اسکی بدیوں سے ہٹا کر برکت دے"۔ اعمال ۲۵:۴-۲۶

یوں شاگردوں نے مسیح کے جی اُٹھنے کی منادی کی۔ سامعین میں بہتیرے ایسے تھے جو اس خوشخبری کو سننے کے لئے آئے۔ اُنہیں یسوع مسیح کی تعلیم یاد آئی اور وہ ان میں شامل ہو گئے۔ جنہوں نے انجیل کو قبول کیا تھا یہ وہ بیج تھا جو مسیح یسوع نے بویا تھا وہ اُگا بڑھا اور پھل لایا۔ اس دوران جبکہ شاگرد لوگوں سے کلام کر رہے تھے تو "کاہن اور ہیکل کا سردار اور صدوقی اُن پر چڑھ آئے۔ کیونکہ سخت رنجیدہ ہوئے کہ وہ لوگوں کو تعلیم دیتے اور یسوع کی نظیر دے کر مردوں کے جی اُٹھنے کی منادی کرتے تھے"۔ ۱:۴-۲

مسیح یسوع کے زندہ ہونے کے بعد کاہنوں نے یہ افواہ دُور و نزدیک ہر جگہ پھیلا دی کہ جب رومی پہرے دار سو رہے تھے تو یسوع کے شاگرد آ کر اُسکی لاش چُرالے گئے۔ اس میں حیرانی کی کئی بات نہیں کہ وہ یہ سُن کر سخت رنجیدہ ہوئے کہ جس کو انہوں نے مصلوب کیا تھا پطرس اور یُوحنا اُس کے جی اُٹھنے کی منادی کر رہے ہیں۔ صدوقی خاص طور پر سیخ پا ہوئے کیونکہ مسیح کے جی اُٹھنے سے اُن کے عقیدہ پر دھبہ آتا تھا (مردے جی نہیں اُٹھتے یہ اُن کا عقیدہ تھا) اور یہ اُن کے لئے بڑی خُفت کا باعث تھا۔

نئے ایمانداروں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو تا گیا۔ فریسیوں اور صدوقیوں دونوں نے خیال کیا کہ اگر ان نئے معلموں کو روکا نہ گیا تو اُن کے اپنے عزت و وقار کو اُس وقت کی نسبت جب یسوع اس دھرتی پر تھا اب ان مُعلموں کے ہاتھوں زیادہ دھچکا لگے گا۔ چنانچہ ہیکل کا سردار بعض صدقیوں کے ہمراہ چڑھ آیا اور پطرس اور یوحنا کو قید کر کے حوالات میں رکھا کیونکہ شام ہو گئی تھی اور قانون کے مطابق تفتیش نہیں ہو سکتی تھی۔

رسولوں کے دُشمن قائل ہوئے بغیر نہ رہ سکے کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ اور مسیح کے جی اُٹھنے کے بارے واقعات اتنے واضح اور ٹھوس تھے کہ شک کی گنجائش نہ تھی۔ اس کے باوجود اُنہوں نے اپنے دلوں

کو سخت کر لیا اور اپنے اس ہولناک فعل سے توبہ کرنے اور خداوند سے معافی مانگنے سے انکار کیا جو مسیح کو مصلوب کرنے کی صورت میں اُن سے سرزد ہوا تھا۔ رسول بے شمار ثبوت یہودی سرداروں کو الہٰی رویا کے تحت پیش کرتے تھے مگر اُنہوں نے بڑی ہٹ دھرمی سے سچائی کے کلام کی مزاحمت کی۔ جس طرح یہودی توقع رکھتے تھے میسح اس طرح اس دھرتی پر نہ آیا۔ گو بعض اوقات وہ قائل ہو جاتے کہ یہی خدا کا بیٹا ہے اس کے باوجود انہوں نے اپنی اس قائلیت کا گلا دبا دیا اور اُسے مصلوب کر دیا۔ خداوند نے اپنے رحم میں اُنہیں مزید ثبوت فراہم کئے اور اب ایک اور موقع فراہم کیا تاکہ وہ اُسکی طرف پلٹیں۔ اس طرح اس نے رسولوں کو بھیجا تاکہ وہ اُنہیں بتائیں کہ تم نے زندگی کے شہزادے کو مصلوب کیا۔ اس گھناونے فعل کے باوجود بھی میں تمہیں توبہ کے لئے بلاہٹ پیش کرتا ہوں۔ مگر وہ اپنی ہی راستبازی میں مگن رہے۔ اس لئے یہودی اُستادوں نے یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ رسول روح القدس کے تحت یہ کہہ رہے ہیں کہ تم نے مسیح کو مصلوب کیا۔

چونکہ اُنہوں نے شروع سے ہی مسیح کے ساتھ دُشمنی کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا اس لئے مزاحمت کا ہر فعل اُنہیں اپنی روش پر چلنے کے لئے باعث تقویت ہوتا۔ اُن کی ضد پختہ سے پختہ تر ہوتی گئی۔ یہ نہیں کہ وہ خود کو مسیح کے تابع نہ کر سکتے تھے، مگر اُنہوں نے نہ چاہا۔ صرف یہی نہیں کہ اُنہوں نے یہ سب کچھ کیا اور وہ قصور وار ٹھہرے جسکی سزا موت ہے یہی نہیں کہ انہوں نے خدا کے بیٹے کو مصلوب کیا اور نجات سے محرُوم ہو گئے بلکہ اُنہوں نے اُن تمام مکروہ حرکتوں کے علاوہ خدا کے خلاف ہتھیار اُٹھا لئے۔ انہوں نے بڑی ثابت قدمی سے نور کو رد کردیا اور قائلیت کی روح کا گلا گھونٹ دیا۔ وہ تاثیر جو نافرمانی کے بچوں کو کنٹرول کرتی ہے ان کے اندر عمل پیرا ہو گئی اور وہ اُن مردوں کو لعن طعن کرنے لگی جن کے ذریعہ خداوند کام کر رہا تھا۔ خدا کے خلاف اُن کی بغاوت کی خباثت مزاحمت کے ہر فعل اور پیغام کے ساتھ مزید گہری ہوتی جاتی جو خداوند اپنے کار گزاروں کے ذریعہ اُن تک پہنچاتا۔ آئے روز توبہ کرنے کے انکار میں یہودی لیڈر اپنی بغاوت کو تازہ کرتے اور اس فصل کو کاٹنے کی تیاری کرتے جو اُنہوں نے بوئی تھی۔

خدا کا غضب غیر تائب شدہ گنہگاروں کے خلاف اس لئے نازل نہیں ہو گا کہ وہ گناہ کے مرتکب ہوئے تھے بلکہ اس لئے نازل ہو گا کہ جب اُنہیں توبہ کرنے کی دعوت دی گئی تو اُنہوں نے مستقل مزاحمت کرنے کا چناو کیا اور بدستور ماضی کے گناہوں سے لُطف اندوز ہوتے رہے اور اس روشنی کو للکارا جو اُنہیں دی گئی تھی۔ اگر یہودی لیڈر رُوح القدس کی قائل کرنے والی تاثیر کے تابع ہو جاتے تو اُن کو ضرُور معافی ملتی۔ مگر انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ خود کو خدا کے سامنے نہیں جھکائیں گاگے۔ بعینہ حال ایک گنہگار کا ہے کہ جب وہ مسلسل مزاحمت کرتا جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایسے مقام پر لے آتا ہے جہاں روح القدس اُسے متاثر نہیں کر سکتا۔

مفلوج کے شفا پانے کے دوسرے دن حنّا اور کائفا ہیکل کے دوسرے افسروں کے ساتھ تفتیش کے لئے جمع ہوئے اور قیدی اُن کے سامنے حاضر کئے گئے۔ اسی کمرہ میں اور بعض انہی لوگوں کے سامنے پطرس نے بڑی بے حیائی سے اپنے آقا کا انکار کیا تھا۔ جب وہ اس کمرے میں اپنی پیشی کے لئے آیا تو یہ خاص شرمناک واقعہ بھی اُسے یاد آیا۔ اب اُس کے پاس بزدلی کو خیر باد کہنے کا بہت اچھا موقع تھا۔

وہ لوگ جو پطرس کی اس حرکت سے واقف تھے (جو مسیح کی پیشی کے وقت پطرس نے کی) تو وہ شیخی بگھار کر کہنے لگے کہ یہ شخص موت اور قید کی دھمکی سن کر پھر بزدلی کا مظاہرہ کرے گا۔ لیکن پطرس جس نے مسیح کا اُس وقت انکار کیا جب اُسے اُس کی اشد ضرورت تھی، وہ پطرس اب جوشیلا، پُر اعتماد بن

چکا تھا۔ اب وہ پہلے والا پطرس نہیں رہا تھا جسے اب سنہیڈرن (نیشنل کونسل) کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اب وہ تبدیل شدہ شخص تھا۔ وہ اب مغرور اور شیخی باز نہیں رہا تھا بلکہ نہایت سنجیدہ اور مسیح پر بھروسہ رکھنے والا پطرس بن چُکا تھا۔ وہ روح القدس سے معمور تھا اور اُسکی قوت سے ہی وہ اس قابل ہوا کہ مسیح سے محرت ہونے کے دھبے کو دُور کر سکے۔ اب اُس نے اس مسیح کو سر بلند کرنا سیکھ لیا تھا جس کا اُس نے کبھی انکار کیا تھا۔

اس کے بعد کاہنوں نے مسیح کی مصلوبیت اور جی اُٹھنے کے بارے کلام کرنے سے گریز کیا۔ لیکن اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے ملزمان سے یہ دریافت کرنے پر مجبور تھے کہ اس بے بس آدمی کی شفا کس طرح وقوع میں آئی۔ اُنہوں نے پُوچھا کہ "تم نے یہ کام کس قدرت اور کس نام سے کیا ہے؟"۔

اس کا جواب پطرس نے رُوح القدس کی قوت سے بڑی دلیری اور بیباکی کے ساتھ یوں دیا۔۔۔ "تم سب اور اسرائیل کی ساری اُمت کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح ناصری جس کو تم نے صلیب دی اور خدا نےمردوں میں سے جلایا اُسی کے نام سے یہ شخص تمہارے سامنے تندرست کھڑا ہے۔ یہ وہی پتھر ہے جسے تم معماروں نے حقیر جانا اور وہ کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا اور کسی دُوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دُوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پاسکیں"۔ اعمال ۴:۱۰-۱۲

اس جرات مندانہ دفاع نے یہودی لیڈروں کو خوفزدہ کر دیا۔ اُن کا خیال تھا کہ جب شاگردوں کو سنہیڈرن کے سامنے پیش کیا جائے گا تو وہ خوف و اضطراب کا شکار ہو جائیں گے۔ لیکن اس کے برعکس ان گوہوں نے اسی طرح کلام کیا جیسے میسح یسوع نے قائل کرنے والا کلام کرکے دُشمنوں کے مند بند کر دئیے تھے۔ جب پطرس نے مسیح کے بارے کلام کیا اُسکی آواز میں خوف کا شائبہ تک نہ تھا۔ "یہ وہی پتھر ہے جسے تم معماروں نے حقیر جانا اور وہ کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا"۔

رسول نے جو اصطلاح استعمال کی اس سے کاہن اچھی طرح واقف تھے۔ نبیوں نے بھی رد کئےہوئے پتھر کے بارے کلام کیا تھا۔ یسوع نے خود بھی ایک موقع پر کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کو یوں فرمایا تھا۔ "یسوع نے اُن سے کہا کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خدا وند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ لیکن جس پر وہ گرے گا اُسے پیس ڈالے گا"۔ متی ۲۱:۴۲-۴۴

جُونہی کاہنوں نے رسولوں کی دلیری دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ ان پڑھ اور ناواقف آدمی ہیں تو تعجب کیا پھر اُنہیں پہچانا کہ یہ یسوع کے ساتھ رہے ہیں"۔ پہاڑ پر یسوع کی صورت بدلنے کے بعد شاگردوں کے بارے لکھا ہے کہ جبیہ منظر اختتام پذیر ہوا "یسوع کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا"۔ متی ۱۷:۸ " صرف یسوع" ان الفاظ میں زندگی کا بھید اور قدرت پنہاں ہے جس نے ابتدائی کلیسیا کی تاریخ کو شاندار اور نمایاں کیا۔ جب پہلی بار شاگردوں نے مسیح کا کلام سُنا، انہوں نے محسوس کیا کہ اُنہیں مسیح یسوع کی ضرورت ہے، انہوں نے اُسکی چاہت کی، اُسے ڈھونڈا اور اُسکی پیروی کی ، وہ ہیکل میں کھانے کی میز پر، دامن کوہ اور کھیتوں میں اُس کے ساتھ تھے، وہ طالبعلموں کی طرح اُستاد کے ساتھ رہے تھے۔ اور روزانہ اس سے ابدی صداقت کا سبق لیتے تھے۔

نجات دہندہ کے آسمان پر جانے کے بعد بھی الہٰی حضوری کا احساس جو نُور اور محبت سے بھرپور تھی ان کے ساتھ تھی، یہ ذاتی موجودگی تھی، یسوع نجات دہندہ، جو ان کے ساتھ چلتا پھرتا اور ان کے ساتھ مل کر دُعا کرتا تھا، جس نے ان کے ساتھ اُمید اور اطمینان بخش کلام کیا تھا اور جب اُس کے لبوں پر ابھی امن کا پیغام تھا، انکے پاس سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ جونہی فرشتوں کے رتھ نے اُسے لیا، تو اس کا یہ کلام ان تک پہنچا۔۔۔۔ "دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"۔ متی ۲۸:۲۰ وہ انسانی جامہ میں آسمان پر اٹھایا گیا۔ وہ جانتے تھے کہ وہ خدا کے تخت کے سامنے ہے۔ وہ جانتے تھے کہ وہ ابھی تک اُن کا دوست اور نجات دہندہ ہے۔ وہ جانتے تھے کہ اُسکی ہمدردیاں لا تبدیل ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ وہ انسانی دُکھوں سے ہر وقت واقف رہے گا۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ خدا وند کے تخت کے سامنے اپنا خون پیش کرے گا۔ اور اپنے زخمی ہاتھوں اور پاون (یاد دلانے کے لیے) دکھائے گا کہ اس نے نجات یافتگان کے لئے قیمت چُکا دی ہے۔ یہ خیال اُنہیں مسیح کی خاطر لعنت ملامت سہنے کے لئے تقویت دیتا تھا۔ اُن کا اتحاد اب اس کے ساتھ اس وقت کی نسبت جب وہ شخصی طور پر اُن کے ساتھ تھا کہیں بڑھ کر تھا۔ نور، محبت اور قوت جو اُن کے اندر مسیح کے بسنے کی وجہ سے تھی وہ اُن کے بدنوں سے روشن ہوئی جسے دیکھ کر انسان حیران رہ گئے۔

مسیح یسوع نے پطرس کے اس کلام پر مہر کردی جو اُس نے مسیح کا دفاع کیا تھا۔ شاگردوں کے قریب ہی وہ شخص کھڑا تھا جو معجزانہ طریقہ سے شفا پا گیا تھا۔ یہ جسب سے زیادہ قائل کرنے والی گواہی تھی۔ یہ شخص چند گھنٹے پہلے بے بس، اور مفلوج تھا۔ لیکن اب اُسے مکمل تندرستی نصیب ہو گئی ہے۔ اور اس سے پطرس کی گواہی کو چار چاند لگ گئے۔ کاہنوں اور سرداروں کا منہ بند ہو گیا۔ وہ پطرس کے کلام کو جُھٹلا نہیں سکتے تھے۔ تاہم انہوں نے شاگردوں کو تعلیم دینے سے باز رکھنے کے لئے پُختہ ارادہ کر لیا۔

لعزر کو زندہ کرنے کے شہکار مُعجزہ کی وجہ سے کاہنوں نے مُصمم ارادہ کر لیا کہ وہ مسیح اور اس کے شاندار کاموں کو مٹا کر رہیں گے۔ کیونکہ مسیح کے کارناموں کی وجہ سے اُن کی عزت خاک میں مل گئی تھی۔ اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا تھا لیکن اُنہیں قائل کرنے کے وافر ثبوت موجود تھے کہ وہ اُسکے نام پر وقوع میں آنے والے مُعجزات کو ختم نہ کر پائے اور نہ اس صداقت کی تشہیر کو بند کر سکے جو مسیح نے سکھائی تھی۔ پیشتر ہی مفلوج کی تندرستی اور رسولوں کی منادی نے یروشلیم میں ہل چل مچا رکھی تھی۔

اپنی پریشانی کو چُھپانے کے لئے کاہنوں اور سرداروں نے حُکم دیا کہ رسولوں کو صدر عدالت سے باہر لے جائیں تاکہ وہ آپس میں مشورہ کر سکیں۔ وہ سب اس بات پر متفق ہوئے کہ اس مُعجزے کا انکار کرنا بے کار ہے (کہ ایک مفلوج تندرست ہو گیا ہے۔) وہ مُعجزے کو جھوت سے چُھپانا چاہتے بھی تو نہ چُھپا سکتے کیونکہ یہ واقعہ بھیڑ کی موجودگی میں دن دیہاڑے رُونما ہوا تھا۔ اور اس کا چرچا ہزاروں میں ہو چکا تھا۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ شاگردوں کو کام کرنے سے منع کرنا چاہیے ورنہ مسیح یسوع کے بے شمار شاگرد بن جائیں گے۔ نیز اس کے بعد انکی اپنی بے عزتی ہونے کو تھی کیونکہ انہوں نے ہی مسیح کو مصلوب کیا تھا اور وہ اس جُرم کے سزاوار تھے۔

اس ے علاوہ وہ شاگردوں کو بھی ختم کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ کاہن اس سے زیادہ کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے کہ اُن کو سخت سزا کی دھمکی دے کربھیج دیا جائے کہ وہ دوبارہ یسوع نام لے کر منادی نہ کریں۔ چنانچہ اُنہیں دوبارہ صدرِ عدالت میں پیش کیا گیا۔ اُنہیں حکم دیا گیا کہ مسیح کا نام لینا اور نہ ہی یسوع نام کی منادی کرنا۔

مگر پطرس نے جواب میں ان سے کہا۔ مگر پطرس اور یوحنا نے جواب میں ان سے کہا کہ تم ہی انصاف کرو۔ آیا خدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خُدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سنیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے وہ نہ کہیں"۔ اعمال ۱۹:۶-۲۰۔ کاہن اور سردار شاگردوں کو ضرور سزا دیتے لیکن وہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔ "اُنہوں نے اُن کو اور دھمکا کر چھوڑ دیا کیونکہ لوگوں کے سبب سے اُن کو سزا دینے کا کوئی موقع نہ ملا"۔

جب پطرس اور یوحنا قید خانہ میں تھے تو دوسرے شاگرد یہودیوں کی خباثت کو سمجھتے ہوئے اپنے بھائیوں کے لئے بلا ناغہ دُعا مانگتے تھے تاکہ اُن کے ساتھ بھی وہ ظلم دہرایا نہ جائے جو مسیح یسوع کے ساتھ ہوا تھا۔ جب پطرس اوریوحنا کو رہائی مل گئی تو سب سے پہلے اُنہوں نے بھائیوں کی تلاش اور اُنہیں ساری کاروائی کے نتائج بتائے اس سے ایماندار خُوشی سے بھر گئے۔ "جب انہوں نے یہ سُنا تو ایک دل ہو کر بلند آواز سے خدا سے کہا کہ اے مالک! تو وہ جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔ تو نے روح القدس کے وسیلہ سے ہمارے باپ اپنے خادم داود کی زبانی فرمایا کہ قوموں نے کیوں دھوم مچائی ہے۔ اور اُمتوں نے کیوں باطل خیال کئے۔ خدا وند اور اُسکے مسیح کی مخالفت کو زمین کے بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور سردار جمع ہو گئے کیوں کہ واقعی تیرے پاک خادم یسوع کے برخلاف جسے تو نے مسح کیا ہیر و دیس اور پنطُس غیر قوموں اور اسرائیلیوں کے ساتھ اسی شہر میں جمع ہوئے۔ تاکہ جو کچھ پہلے سے تیری قدرت اور تیری مصلحت سے ٹھہر گیا وہی عمل میں لائیں"۔ اعمال ۲۴:۴-۲۸"اب اے خداوندا اُن کی دھمکیوں کو دیکھ اور اپنے بندوں کو یہ توفیق دے کہ وہ تیرا کمال دلیری کے ساتھ سُنائیں۔ اور تو اپنا ہاتھ شفا دینے کو بڑھا اور تیرے پاک خادم یسوع کے نام سے معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں"۔ اعمال ۲۹:۴-۳۰

شاگردوں کی دُعا تھی کہ اُنہیں خدمت کے کام کے لئے اس سے بھی بڑھ کر قوت دی جائے کیونکہ اُن کو احساس ہو گیا تھا کہ اُنہیں بھی اس مخالفت کا سامنا کرنا ہو گا جس کا سامنا مسیح یسوع کو کرنا پڑا جب وہ یہاں تھا۔ جُونہی اُن کی دُعائیں ایمان کے ساتھ اکٹھی آسمان پر پہنچیں، اُنہیں ان کی دُعاوں کا جواب مل گیا۔ جس گھر میں وہ جمع تھے وہ ہل گیا اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔ اُن کے دلوں میں بڑی دلیری آگئی۔ وہ یروشیلم میں دوبارہ منادی کرنے کے لئے چلے گئے۔ اور بڑی قوت کے ساتھ شاگردوں نے یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی گواہی دی"۔ اور رسول بڑی قدرت سے خُداون یسوع کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور ان سب پر بڑا فضل تھا"۔ ۳۳:۴

اس حکم کے جواب میں کہ "یسوع کا نام لے کر ہرگز بات نہ کرنا اور نہ تعلیم دینا"۔ رسولوں نے بے خوف و خطریہ کہا۔" آیا یہ خداکے نزدیک واجب ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہارے بات زیادہ سنیں تم ہی انصاف کرو"۔

یہ انجیل کے وفاداروں کے لئے اُس وقت بھی سچ تھا جب وہ اصلاح مذہب کے زمانہ میں جدوجہد کر رہے تھے۔ ۱۵۲۹ء میں جرمن شہزادے ڈائٹ آف سپائرز میں جمع ہوئے جہاں بادشاہ نے مذہبی آزادی کے خلاف حکم جاری کیا تھا اور باقی تمام اصلاح مذہب کی بدعتوں پر مکمل پابندی عائد کر دی۔ ایسے دکھائی دیتا تھا جیسے دُنیا کی اُمیدوں کا خون ہونے والا ہے۔ کیا جرمن شہزادے بادشاہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کر لیں گے؟ کیا انجیل کی روشنی اُن تک نہ پہنچائی جائے گی جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں؟ وہ تمام لوگ جنہوں نے اصلاح شدہ ایمان قبول کر لیا تھا اکٹھے ہوئے۔ اُن سب کا متفقہ فیصلہ تھا کہ " اس حُکم کورد کریں" جب ضمیر کی بات ہو تو اکثریت کی کوئی قوت نہیں ہوتی۔

اس زمانہ میں ہمیں بھی اس اصُول کو بڑی ثابت قدمی سے برقرار رکھنا چاہیے، سچائی کا جھنڈ اور مذہبی آزادی کا، گاسپل چرچ کے بانیوں اور خُدا کے گواہوں کے سبب سر بلند ہوا۔ اس بات کو صدیاں ہو گئیں ہیں اور اب اس آخری کشمکش میں یہ خدمت ہمیں سونپی گئی ہے۔ اس نعمت کو بڑی ذمہ داری سے اُن کے کندھوں پر آتی ہے جو خداوند کے کلام کا علم رکھتے ہیں۔ ہم یہ کلام عظیم اختیار کے ساتھ حاصل کرنے کو ہیں۔ ہمیں یہ نہ بھُولنا چاہیے کہ دُنیا کی حکومتیں خدا کی طرف سے ہیں اور ہمیں اُن کے تابع رہنا ہے۔ لیکن خدا کے احکام اورکلام کو ہر بات پر فضیلت اور ترجیح دینا ہمارا فرض ہو۔

"خدا وند یوں فرماتا ہے" اس کلام کو کلیسیا اور حکومتی فرمانوں پر فضیلت حاصل ہونا چاہیے۔

ہمیں حکومت والوں اور اختیار والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ ہمارا کلام تحریری ہو یا زبانی اچھی طرح دیکھ بھال کر کیا جائے مبادہ ہمیں قانوں کے دُشمن سمجھ لیا جائے۔ ہمیں نہ تو کچھ ایسا کہنا ہے نہ کرنا ہے جو غیر ضروری طور پر ہماری راہیں مسدُود کر دے۔ ہمیں یسوع کے نام میں آگے بڑھنا ہے اور اور جو سچائی ہم تک پہنچی ہے اس کا دفاع کرنا ہے۔ اگر لوگ ہمیں اس کام سے روکیں تو ہم رسولوں کے ساتھ مل کر یہ کہہ سکتے ہیں آیا "خُدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خُدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سُنیں۔ تم ہی انصاف کرو کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سُنا ہے وہ نہ کہیں"۔

باب ۷ - ریاکاری کے خلاف تنبیہ

جیسے کہ شاگردوں نے یروشیلم میں انجیل کی مُنادی کی خُدا وند نے اُن کے کلام کی گواہی دی اور بھیڑ ایمان لے آئی۔ بہت سے ابتدائی ایماندار متعصب یہودیوں کی وجہ سے فوراً اپنے خاندانوں اور دوستوں سے کٹ کر رہ گئے۔ اس لئے یہ ضروری ہو گیا کہ ان نئے ایمانداروں کو روٹی کپڑے کے علاوہ پناہ دی جائے۔

کلام مقدس یوں فرماتا ہے۔ "اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ اُن کی سب چیزیں مشترک تھیں۔ اور رسول بڑی قدرت سے خداوند یسوع کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور اُن سب پر بڑا فضل تھا۔ کیونکہ اُن میں سے کوئی بھی محتاج نہ تھا اس لئے جو لوگ زمینوں یا گھروں کے مالک تھے اُن کو بیچ بیچ کر بکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے۔ اور رسُولوں کے پاوں میں رکھ دیتے۔ پھر ہر ایک کو اُن کی ضرورت کے موافق بانٹ دیا جاتا تھا"۔ اعمال ۳۲:۴-۳۵

ایمانداروں کی اس فراخ دلی کا ہی نتیجہ رُوح القدس کا نزول تھا۔ ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی"سب کی ایک ہی مشترک دلچسپی تھی جو سب کو کنٹرول کرتی تھی۔ اور مشن کی کامیابی ہی سب کا ایمان تھا۔ اس لئے اُن کی زندگیو ں ، میں خود غرضی نام کو بھی نہ تھی۔ ان کی محبت اپنے بھائیوں اور خدا کے کام کے لئے، اپنی جائیداد اور روپے پیسے سے کہیں زیادہ تھی۔ اُن کے کام اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ ان کے نزدیک دنیاوی مالی و دولت کی نسبت انسانی قدر و منزلت زیادہ اہم ہے۔

جب خدا وند کا رُوح زندگیوں پر قابض ہو گا تو ایسے ہی نتائج برآمد ہوں گے۔ جن کے دل مسیح کی محبت سے بھرپور ہیں وہ اسی کا نمونہ اپنائیں گے جو ہماری خاطر غریب بنا۔ تاکہ اسکی غُربت کے سبب ہم دولت مند بن جائیں۔ لوہ سمجھتے ہیں کہ روپیہ پیسہ وقت اور عزت ووقار سب کچھ انہوں نے خدا سے حاصل کئے ہیں۔ اور ان سب کی قدرو منزلت اُسی صُورت میں ہے جب اُن سے انجیل کی خوشخبری کا کام برومند ہوتا ہے۔ یہی ابتدائی کلیسیا کا حال تھا۔ اور جب موجودہ دور میں کلیسیا کے اندر روح کی قدرت سے ممبران دُنیاوی چیزوں سے اپنی نظریں ہٹا لیتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں کے لئے قربانی دینے پر رضا مند ہو جاتے ہیں تاکہ وہ انجیل کی منادی سُنیں تو سامعین پر سچائی کی منادی کا بڑا ہی گہرا اثر ہو گا۔

ابتدائی کلیسیا کے ایمانداروں نے نیکی اور بھلائی کا جو نمونہ چھوڑا، حننیاہ اور سفیرہ کا نمونہ اُن سے بالکل اُلٹ ہے۔ اُن کے نمونہ نے ابتدائی کلیسیا کی تاریخ پر کلنک کا ٹیکہ لگا دیا۔ دُوسروں کے ساتھ ہی ان شاگردوں نے رسولوں سے انجیل کی منادی سُنی۔ وہ بھی دوسرے ایمانداروں کے ساتھ حاضر تھے۔ "جب رسول دُعا کر چکے تو جس مکان میں جمع تھے ہل گیا ور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سناتے رہے"۔ اعمال ۳۱:۴ جتنے بھی وہاں حاضر تھے وہ ایمان لے آئے اور خُدا کی روح کی براہ راست تاثیر سے حنیناہ اور سفیرہ نے عہد کیا کہ وہ اپنی فلاں فلاں جائداد بیچ کر خُدا کو دے دیں گے۔

ازاں بعد حننیاہ اور سفیرہ نے لالچ کے تابع ہو کر روح القدس کو رنجیدہ کیا۔ وہ اپنے وعدے پر پچھتانے لگے۔ یوں برکت اور رحمت کی اُس شیریں تاثیر سے محروم ہو گئے جس نے اُن کے دل کو اس خواہش سے گرمایا تھا کہ وہ مسیح کی خدمت کے لئے بڑے بڑے کام کریں گے۔ اُن دونوں میاں بیوی نے سوچا کہ وعدہ کرنے میں اُنہوں نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ اور اب اُنہیں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے

عہد کو پُورا نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم اُنہوں نے دیکھا کہ جنہوں نے اپنی جائیداد بیچ بیچ کر اپنے نادار بھائیوں کی مدد کی ہے ایمانداروں میں اُن کی بڑی عزت افزائی ہوئی ہے۔ چنانچہ سوچا کہ یہ شرم کی بات اگر بھائیوں کو پتہ چل گیا کہ ہم نے جو خدد کے لئے وقف کیا تھا، خود غرضی کے تحت غریب بھائیوں کو نہیں دیا اور ہم نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے جائیداد کو بیچنے کا فیصلہ کر کے اُس کا کچھ حصہ بھائیوں کے پاس جمع کروایا اور زیادہ رقم گھر میں رکھ لی، مگر ظاہر یہ کیا کہ ساری کی ساری رقم کلیسیا کو دے دی ہے۔ اُنہوں نے دل میں کہا کہ اب سے ہم مشترکہ سٹور سے کھایا پیا کریں گے اور بھائیوں میں بھی ہم عزت دار سمجھے جائیں گے۔

لیکن خُداوند ریاکاری اور جُھوٹ سے سخت نفرت رکھتا ہے۔ حننیاۃ اور سفیرہ نے خُدا کے ساتھ دھوکا کیا۔ اُنہوں نے رُوح القدس سے جھوٹ بولا اور اُن کے گناہ کی سزا اُنہیں بہت جلد اور بہت ہولناک ملی۔ جب حننیاہ اپنے ہدیہ کے ساتھ آیا تو پطرس نے کہا "اے حننیاہ! کیوں شیطان نے تیرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تُو روح القدس سے جھوٹ بولے اور زمین کی قیمت سے کچھ رکھ چھوڑے؟ کیا جب تک وہ تیرے پاس تھی تیری نہ تھی۔ اور جب بیچی گئی تو تیرے اختیار میں نہ رہی۔ تُو نے کیوں اپنے دل میں اس بات کا خیال باندھا؟ تو نے دمیوں سے نہیں بلکہ خُدا سے جھوٹ بولا" اعمال ۵:۳-۴

یہ باتیں سنتے ہی حننیاہ گر پڑا اور اُس کا دم نکل گیا اور سب سننے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔ "

"جب تک وہ تیرے پاس تھی تیری نہ تھی" پطرس نے حننیاہ پر کوئی دباو نہ ڈالا کہ وہ اپنی جائیداد بیچ کر بھائیوں کو دے۔ جو کچھ اُس نے کیا وہ اُس کا اپنا ذاتی فیصلہ تھا مگر رسولوں کو دھوکہ دینے کی وجہ سے اُس نے خدا سے جھوٹ بولا۔

"اور قریباً تین گھنٹے گزر جانے کے بعد اُسکی بیوی اس ماجرے سے بے خبر اندر آئی۔ پطرس نے اُس سے کہا مجھے بتا تو کیا تُم نے اتنے ہی کو زمین بیچی تھی؟ اُس نے کہا ہاں اتنے ہی کو۔ پطرس نے اُس سے کہا تُم نے کیوں خداوند کے رُوح کو آزمانے کے لئے ایکا کیا؟ دیکھ تیرے شوہر کے دفن کرنے والے دروازہ پر کھڑے ہیں اور تجھے بھی باہر لے جائیں گے۔ وہ اُسی دم اُس کے قدموں میں گر پڑی اور اُس کا دم نکل گیا اور جوانوں نے اندر آ کر اُسے مردہ پایا اور باہر لے جا کر اُس کے شوہر کے پاس دفن کر دیا۔ اور ساری کلیسیا بلکہ ان باتوں کے سب سننے والوں پر بڑا خوف چھا گیا" ۵:۷-۱۱

لا محدود حکمت کے مالک نے دیکھا کہ غضب کا یہ مظاہرہ ابتدائی کلیسیا کو اخلاقی انحطاط سے بچانے کے لئے ازحد ضرُوری تھا۔ ابتدائی کلیسیا کے ممبران کی تعداد بڑی سُرعت سے بڑھ رہی تھی۔ اگر یہ تیزی سے بڑھنے والے نئے ایماندار مردو خواتین خدا کی خدمت کرنے کا اقرار کر کے دولت کی پرستش کرتے رہتے تو کلیسیا بہت بڑے خطرے کا شکار ہو جاتی۔ اس عدالت نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ انسان خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ کیوں کہ خدا دل میں چُھپے ہوئے گناہوں کو بھی تلاش کر لیتا ہے اور یہ کہ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا۔ یہ کلیسیا کے لئے تنبیہ تھی کہ وہ ریا کاری سے باز رہیں اور خُدا کو نہ ٹھگیں۔

صرف یہ ابتدائی کلیسیا کے لئے ہی نہیں بلکہ لالچ، فراڈ اور ریا کاری کے خلاف خُدا کی نفرت کا یہ نمونہ آنے والی پُشتوں کے لئے بھی سنگین اشارہ ہے۔ یہ لالچ ہی تھا جو اولاً حننیاہ اور سفیرہ کے دل میں سمایا اور جو

حصہ اُنہوں نے خدا کو دینے کا عہد کیا تھا اُسے اپنے لئے رکھ چھوڑا۔ یوں وہ فراڈ اور ریا کاری کے مرتکب ہوئے۔

یہ سچ ہے کہ انجیل کی منادی کا انحصار خدا وند خُدا نے اپنے لوگوں کی محنت مشقت اور اُن کے ہدیوں پر رکھی۔ رضا کارانہ ہدیہ جات اور دہ یکیاں خدا کے کام کے لئَ تھیں۔ جو کچھ خداوند نے انسان کو دیا ہے اس میں سے وہ اپنے کام کے لئے اُن سے دسویں حصے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس سے زیادہ دینے کا انحصار خُدا کے لوگوں کی آزاد مرضی پر ہے۔ چاہیں تو دسویں حصہ کے علاوہ بھی دیں۔ نہ چاہیں تو نہ دیں۔ مگر خداوند دہ یکی کا ضرور مطالبہ کرتا ہے۔ ہاں جب دل روح القدس سے اُبھارے جاتے ہیں اور خدا وند کے کام کے لئے خاص رقم دینے کا عہد کیا جاتا ہے تو منت ماننے والے کا اس حصہ پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔ اس طرح کا وعدہ اگر انسانوں کے ساتھ کیا جائے تو اسکی بھی پاسداری کرنا ہم پر فرض ہو جاتا ہے۔ تو اگر انسان خدا کے ساتھ کوئی عہد کرے تو وہ اُس کو پورا کرنے کا کتنا زیادہ پابند نہ ہو گا؟

جب الہٰی نور دلوں میں پوری قوت اور آب و تاب سے چمکتا ہے تو خود غرضی کی گرفت بھی ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور خُدا کی خدمت کے لئے انسان زیادہ سے زیادہ دینے کی خوہش کرنے لگتا ہے۔ اس کے باوجود کسی کو بھی یہ نہ سوچ لینا چاہیے کہ جو کچھ دینے کا اُنہوں نے عہد کیا ہے اُسے آسانی سے نبھا لیں گے۔ نہیں، بلکہ ابلیس پورا پورا احتجاج کرے گا (وہ ضرور وعدہ ایفا کرنے میں رکاوٹ بنے گا) وہ نہیں چاہتا کہ نجات دہندہ کی بادشاہت اس دُنیا پر قائم ہو۔ بعض دفعہ وہ مشورہ دے کہ جو عہد باندھا گیا ہے یہ بہت زیادہ ہے۔ آپ اس طرح نہ تو اپنی جائیدادیں بنا سکیں گے اور نہ ہی اپنے خاندان کی ضروریات کو پُورا کر سکیں گے۔

یہ خداوند ہی ہے جو انسان کو جائیداد کی نعمت عطا کرتا ہے۔ اور وہ یہ نعمت اس لئے انسان کو دیتا ہے تاکہ وہ اُس کےکام کی بڑھتی کے لئے کچھ دینے کے قابل ہو سکے۔ وہ سُورج اور بارش بھیجتا ہے۔ وہ سبزیوں کو اُگاتا اور اُن میں پھول پھل لگاتا ہے۔ وہ ہمیں صحت اور قابلیت عطا فرماتا ہے تاکہ ہم جائیدادیں بنا سکیں۔ ہماری یہ تمام نعمتیں اور برکتیں اُس کے فیاض ہاتھ سے ہی آتی ہیں۔ ان نعمتوں کے عوض وہ چاہتا ہے کہ تمام خواتین و حضرات شکرانے کے طور پر اُسے دہ یکیاں اور ہدیہ جات، شکر گزاری کے نذرانے، رضا کی قربانیاں، خطا کے ہدیئے دیں۔ وفاداری سے خدا کے منصوبے کے مطابق تمام مال کی دہ یکی اور دیگر ہدیہ جات ذخیرہ خزانے میں لائے جائیں تو خدا کے منصوبے کے مطابق تما مال کی دہ یکی اور دیگر ہدیہ جات ذخیرہ خزانے میں لائے جائیں تو خُدا کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے بُہتات کے ساتھ ہو گا۔

لیکن حننیاہ اور سفیرہ کی طرح انسانوں کے دل خود غرضی کے باعث سخت ہو گئے ہیں اور وہ کچھ رقم گھر میں رکھ لیتے ہیں اور بڑی مکاری اور چالاکی سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اُنہوں نے خُدا کے مطالبہ کو پُورا کر دیا ہے۔ بہت سے ایسے بہن بھائی ہیں جو پیسے کو اپنی عیش و نشاط کے لئے اندھا دُھند خرچ کرتے ہیں۔ مردوزن اپنی عیش عشرت اور خوشیوں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خُدا کے لئے لاچاری سے اور کم سے کم ہدیہ دیتے ہیں اور بھُول جاتے ہیں کہ خداوند ایک روز اُن سے پُوچھے گا کہ اُنہوں نے اپس کے مال کو کس طرح استعمال کیا نیز وہ حقیر ہدیہ جو اُنہوں نے خزانے میں جمع کروایا اُس کو وہ حننیاہ اور سفیرہ کے ہدیہ سے زیادہ فوقیت نہ دے گا۔

جھوٹ بولنے والے لوگوں کو جو خدا نے سخت ترین سزادی اُس سے وہ چاہتا ہے کہ ہم یہ سبق سیکھیں کہ خدا وند ریاکاری اور دھوکے کی کتنی مُذمت کرتا ہے۔ چالاکی اور عیاری سے یہ کہہ کر کہ ہم نے "سارا دے دیا ہے" حننیاہ اور سفیرہ نے روح القدس سے جُھوٹ بولا۔ اُس کے نتیجہ میں وہ اس عارضی اور آنے والی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ وہ خدا وند جس نے اُنہیں سزا دی ہر طرح کے جھوٹ کی مذمت کرتا ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ مقدس شہر میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھناونے کام کرتا یا جُھوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہوگا"۔ مکاشفہ ۲۷:۲۱ صداقت بیان کرنے میں آپ کی گرفت ڈھیلی نہ ہو اور نہ ہی اُسے بے یقینی کے ساتھ پکڑیں۔ اور یہ آپ کی زندگی کا حصہ بن جانا چاہیے۔ سچائی کو ڈھیلی گرفت کے ساتھ پکڑنا اور اُسے اپنی خود غرضانہ تجاویز کے لئے توڑ مروڑ کر استعمال کرنا ایمان کے جہاز کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ "پس سچائی سے اپنی کمر کس کر "۔ افسیوں ۱۴:۶

وہ جو جھوٹ بولتا ہے وہ اپنی روح کو سستی منڈی میں فروخت کرتا ہے۔ شاید اُس کے جھوٹ ہنگامی حالات میں اُسکی کچھ مدد کر سکیں اور شاید اس کا کاروبار یوں ترقی کرےاور اگر وہ جائز ذرائع استعمال کرتا تو شاید اس کا کاروباریوں کامیابی کی منزلیں طے نہ کرتا۔ مگر ایسا شخص ایک وقت ایسے مقام پر آ جاتا ہے جہاں وہ کسی کا بھروسہ نہیں کر سکتا۔ وہ خُود جھوٹا ہے، اس لئے اُسے دوسروں کے کلام اور قول میں بھی سچائی نظر نہیں آتی۔

حننیاہ اور سفیرہ کے معاملہ میں خُدا کے خلاف فراڈ کے گناہ کی سزا اُنہیں بہت جلد مل گئی۔ وہی گناہ بعد میں کلیسیا کی تاریخ میں دُہرایا گیا۔ اور آج بھی کئی لوگ ہماری کلیسیاوں میں اُسی گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خُدا کی نظر میں یہ گناہ آج بھی اتنا ہی گھناونا ہے جتنا رسولوں کے زمانہ میں تھا۔ لیکن آج ہم خدا کی ناخوشی کا اظہار اس طرح نہیں دیکھتے جیسے رسولوں کے زمانہ میں دیکھا گیا۔ ہاں البتہ ہمیں انتباہ کر دیا گیا کہ خدا وند ریا کاری سے کس قدر نفرت کرتا ہے۔ اور وہ سب جو ریا کاری اور لالچ کواپناتے ہیں اُنہیں یہ یقین ہونا چاہیے کہ وہ خود اپنے ہاتھوں اپنی روح کو برباد کر رہے ہیں۔

باب ۸ - سنہیڈرن کے رُو برُو

یہ صلیب ہی تھی جو شرم اور عقوبت (جسمانی اذیت ، تشدد) آلہ ہونے کے باوجود دُنیا کے لئے اُمید اور نجات لے کر آئی۔ شاگرد تو حلیم، فروتن اور مفلوک الحال لوگ تھے۔ اُن کے پاس نہ دولت تھی نہ اسلحہ۔ اگر اُن کے پاس کچھ تھا تو وہ خدا کا کلام تھا۔ وہ مسیح یسوع کی قوت میں دنیا کو چرنی اور صلیب کی شاندار کہانی سُنانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اسی قوت کے ذریعہ اُنہوں نے ہر مخالفت کو مغلوب کر لیا۔ دُنیوی عزت و وقار اور اثر و رسوخ نہ ہونے کے باوجود وہ ایمان کے ہیروز تھے، اُن کے منہ سے الہٰی کلام ایسی وضاحت اور فصاحت کے ساتھ نکلا جس نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔

یروشلیم میں، جہاں تعصب کی جڑیں بڑی گہری تھیں، اور جہاں مسیح کے بارے مختلف قیاس آرائیاں تھیں۔ اور جہاں اُسے مجرم کی طرح مصلوب کیا گیا تھا، وہیں شاگرد بڑی دلیری کے ساتھ زندگی کے کلام کی منادی کرتے رہے اور یہودیوں کے سامنے مسیح یسوع کے کام ، مشن، اُسکی مصلُوبیت، جی اُٹھنے اور آسمان پر صعود فرمانے کے بارے بلا جھجھک گواہی دیتے رہے۔ کاہنوں اور سرداروں نے پریشان ہو کر شاگردوں کی واضح گواہی سُنی جو وہ بڑی دلیری سے دیتے تھے۔ بے شک مسیح کے جی اُٹھنے کی قوت شاگردوں پر نازل ہوئی اور جو مُعجزات اور نشانات اُن کے کاموں میں ظاہر ہوتے تھے اُن کو دیکھ کر روزانہ ایمانداروں کی جماعت میں اضافہ ہوتا گیا۔ جن راہوں سے شاگرد گزرتے لوگ اُن راہوں کے کناروں پر اپنے بیمار رکھ دیتے "یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں پر لا لا کر چارپائیوں اور کھٹولوں پر لٹا دیتے تھے تاکہ جب پطرس آئے تو اس کا سایہ ہی اُن میں سے کسی پر پڑ جائے"۔ اعمال ۱۵:۵ اُن کے پاس ایسے مریضوں کو بھی لایا گیا جن میں بد رُوحیں تھیں۔ بھیڑ اُن کے گرد جمع ہوجاتی اور ان میں جتنے شفا پا جاتے وہ چلا چلا کر خدا کی حمد کرتے اور نجات دہندہ کے نام کو جلال دیتے۔

کاہنوں اور سرداروں نے دیکھا کہ اُن کے مقابلہ میں لوگ مسیح کی تعریف کے پُل باندھ رہے ہیں۔ اور صدُوقی جو قیامت میں ایمان نہیں رکھتے اُنہوں نے شاگردوں کی زبانی سُنا کہ مسیح مردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے جسکی وجہ سے وہ آگ بگولا ہو گئے۔ اُنہیں یہ احساس ہوا کہ اگر شاگردوں کو زندہ ہونے والے مسیح کے بارے منادی کرنے اور اُسکے نام پر معجزات کرنے سے نہ روکا گیا تو تمام لوگ اُن کا عقیدہ (کوئی قیامت نہیں) رد کر دیں گے اور صدوقی فرقہ ختم ہو جائے گا۔ اور فریسی اس لئے ناراض تھے کیونکہ اُن کے خیال میں شاگرد یہودیوں کی رسوم کے خلاف مُنادی کرتے اور یہ کہتے تھے کہ قربانیاں اب سے بے اثر ہیں۔

اس نئی تعلیم کو دبانے کے لئے جو جو کوششیں ہوئیں وہ رائیگاں گئیں۔ لیکن اب صدوقیوں اور فریسیوں دونوں نے شاگردوں کے کام کو ختم کرنے کا تہیہ کر لیا۔ (گو یہ دونوں فرقے ایک دُوسرے کے حریف تھے) کیونکہ شاگردوں کی منادی ثابت کرتی تھی کہ تم ہی مسیح کو مصلُوب کرنے کے ذمہ دار ہو۔ غضب سے بھر پور ہو کر کاہنوں نے پطرس اور یوحنا کو پکڑ کر عام حوالات میں رکھ دیا۔

یہودی لیڈر خدا کے مقصد کو جو وہ اپنے لوگوں کے لئے رکھتا تھا ملیا میٹ کرنے میں بُری طرح ناکام رہے۔ یہودی رہنما جن کو خُدا نے صداقت کے امین مقرر کیا تھا وفادار نہ نکلے۔ بدیں وجہ خُدا وند نے اُن کو چھوڑ کر دوسروں کو چُن لیا تاکہ اُسکی خدمت کریں۔ اپنی کم عقلی کے باعث ان لیڈروں نے اُن شاگردوں کے خلاف محاذ کھول لیا جو اُن کے مرغوب عقیدوں کو ردّ کرتے تھے۔ وہ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہی نہیں تھے کہ اُنہیں

کلام مقدس کی سمجھ نہیں یا اُنہوں نے صحیفوں کی تفسیر کو صحیح طرح سے نہیں سمجھا۔ وہ اُن لوگوں کی طرح حرکتیں کرنے لگے جن سے معقولیت جاتی رہی ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ان معلمین کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اُس تعلیم کے خلاف کوئی دوسری تعلیم دیں جو ہم نے لوگوں کو سکھا رکھی ہے۔ ان شاگردوں میں تو زیادہ تر ماہی گیر ہیں۔ شاگردوں کی منادی کو ختم کرنے کے لئے اُنہوں نے اُنہیں جیل میں ٹھونس دیا۔

اس سلوک سے نہ تو شاگرد گھبرائے اور نہ ہی پست ہمت ہوئے۔ روح القدس نے اُنہیں خداوند یسوع مسیح کا یہ کلام یاد دلایا۔ "نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اُنہوں نے مجھے ستایا تو تمہیں بھی ستائیں گے۔ اگر اُنہوں نے میری بات پر عمل کیا تو تُمہاری بات پر بھی عمل کریں گے۔ لیکن یہ سب کچھ وہ میرے نام کے سبب تمہارے ساتھ کریں گے کیوں کہ وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں جانتے"۔ یوحنا ۱۵:۲۰-۲۱ "لوگ تمکو عبادت خانوں سے خارج کر دیں گے۔ بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تم کو قتل کرے گا وہ گُمان کرے گا کہ میں خدا کی خدمت کرتا ہوں۔ لیکن میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہیں کہ جب ان کا وقت آئے تو تم کو یاد آجائے کہ میں نے تم سے کہہ دیا تھا" یوحنا ۱۶:۲، ۴

آسمان کے خُداوند، کل کائنات کے شہنشاہ نے رسولوں کی قید کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ رات کے وقت خُدا کے فرشتہ نے قید خانہ کا دروازہ کھول دیا اور شاگردوں کو حُکم دیا "جاو ہیکل میں کھڑے ہو کر اس زندگی کی سب باتیں لوگوں کو سناو" ۵:۲۰---- یہ حکم یہودی لیڈروں کے حُکم کے بالکل متضاد تھا۔ کیا شاگردوں نے فرشتہ کو یہ کہا کہ ہم اُس وقت تک ایسا نہیں کر سکتے جب تک ہم مسیح سے اجازت نہ لے لیں؟ نہیں۔ خُدا نے کہا تھا کہ "جاو" اور اُنہوں نے اُس کے حُکم کی تعمیل کی۔ "وہ یہ سُن کر صبح ہوتے ہی ہیکل میں گئے اور تعلیم دینے لگے"

جب پطرس اور یوحنا ایمانداروں میں پہنچے اور اُن کو بتا یا کہ کس طرح فرشتہ نے اُنہیں سپاہیوں اور پہرے داروں کی موجودگی میں قید خانہ کا دروازہ کھول کر آزاد کیا اور حُکم دی کہ اُس کام کو جاری رکھو جس کی راہ میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ یہ سُن کر ایمانداروں کی جماعت خوشی اور تعجب سے بھر گئی۔

اُسی دوران سردار کاہن اور جو اُسکے ساتھ تھے نے آکر "صدرِ عدالت والوں اور بنی اسرائیل کے سب بزرگوں کو جمع کیا" کاہنوں اور سرداروں نے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ شاگردوں کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کرائیں۔ نیز اُنہیں حننیاہ اور سفیرہ کی موت کا ذمہ دار ٹھہرائیں اور اُن پر کوہنوں کو اختیار سے محرُوم کرنے کی سازس کا الزام بھی لگائیں۔ ان تمام جھوٹے الزامات کی وجہ سے وہ سوچتے تھے کہ بھیڑ کو اشتعال دلا سکیں گے اور معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر شاگردوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کریں گے جو یسوع کے ساتھ کیا تھا۔ اُنہیں اچھی طرح علم تھا کہ جنہوں نے مسیح یسوع کی تعلیم کو قبول نہیں کیا تھا وہ محض یہودی اختیار کے ہاتھوں مجبور تھے۔ مگر تبدیلی چاہتے تھے۔ چنانچہ کاہن ڈرتے تھے کہ اگر ان غیر تسلی پذیر لوگوں نے شاگردوں کی تعلیم قبول کر لی۔ اور اگر اُنہوں نے یسوع کو آنے والا نجات دہندہ بھی تسلیم کر لیا تو عوام کا غیض و غضب یہودی مذہبی قیادت کے خلاف بھڑک اُٹھے گا۔ اور اُنہیں یسوع کے قتل کا جواب دینا پڑے گا۔ لہٰذا اُنہوں نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے بڑے پیمانہ پر کاروائی کرنے کا تہیہ کر لیا۔

جب سردار کاہنوں نے قید خانہ میں کہلوا بھیجا کہ قیدیوں کو لائیں تو یہ سُن کر اُن کی حیرانی اور پریشانی کی کوئی حد نہ رہی "ہم نے قید خانہ کو تو بڑی حفاظت سے بند کیا ہوا اور پہرے والوں کو دروازوں پر کھڑے پایا۔

مگر جب کھولا تو اندر کوئی نہ تھا"۔ جلد ہی اُنہیں یہ حیران کن خبر ملی کہ "جنہیں تم نے قید کیا تھا ہیکل میں کھڑے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں"۔ ۲۵:۵ تب سردار پیادوں کے ساتھ جا کر اُنہیں لے آیا لیکن زبردستی نہیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے کہ ہم کو سنگسار نہ کریں"۔ ۲۶:۵

بیشک شاگردوں کو قید خانہ سے مُعجزانہ رہائی تو ملی مگر وہ تفتیش اور سزا سے محفوظ نہ تھے۔ اس کے بارے مسیح نے خود اُنہیں پہلے سے جتا دیا تھا "لیکن تم خبردار رہو کیونکہ لوگ تم کو عدالتوں کے حوالہ کریں گے۔ اور بادشاہوں کے سامنے میری خاطر حاضر کئے جاو گے تاکہ ان کے لئے گواہی ہو"۔ مرقس ۹:۱۳ فرشتہ کو بھیج کر خدا وند خدا نے شاگردوں کو اپنی محبت اور موجودگی کا ثبوت فراہم کیا۔ اور اب یہ اُن کا حصہ تھا کہ اُسکی خاطر دُکھ برداشت کریں جسکی وہ انجیل سنا رہے تھے۔

نبیوں اور رسُولوں کی تاریخ میں وفاداری کی بے شمارہ مثالیں ملتی ہیں۔ مسیح کے گواہوں نے خُدا کی حُکم عدولی کرنے کی بجائے قید وبند جسمانی اذیتیں اور موت تک برداشت کی۔ پطرس اور یوحنا نے اپنے پیچھے جو ریکارڈ چھوڑا ہے وہ اتنا بہادرانہ ہے کہ اُس کا موازنہ انجیل کے زمانہ کے کسی بھی ہیرہ سے کیا جاسکتا ہے۔ وہ دوسری بار اُن آدمیوں کے سامنے کھڑے تھے جو اُنکی بربادی کے خواہاں تھے۔ بیشک موت اُن کے سامنے کھڑی تھی مگر اُن کے رویہ یا اُن کے کلام سے نہ خوف نمایاں ہوا اور نہ ہی وہ گواہی دینے سے ذرا بھر جھجکے۔ اور جب سردار کاہن نے کہا "کہ ہم نے تو تمہیں سخت تاکید کی تھی کہ یہ نام لے کر تعلیم نہ دینا۔ مگر دیکھو تم نے تمام یروشلیم میں اپنی تعلیم پھیلا دی اور اُس شخص کا خُون ہماری گردن پر رکھنا چاہتے ہو۔ پطرس اور رسولوں نے جواب میں کہا کہ آدمیوں کے حُکم کی نسبت خدا کا حُکم ماننا زیادہ فرض ہے"۔ ۲۸:۵۔ ۲۹ یہ آسمانی فرشتہ تھا جس نے اُنہیں قید خانہ سے رہائی دلائی تھی اور یہ حُکم دیا تھا کہ ہیکل میں جا کر منادی کرو۔ اسکی ہدایات کی پیروی کرنے میں وہ الہٰی حُکم کو بجا لا رہے تھے اور یہ اُنہیں کرتے رہنا چاہیے تھا خواہ انہیں اس کے لئے کتنی ہی قیمت چُکانا کیوں نہ پڑتی۔

پھر روح شاگردوں پر نازل ہوئی۔ اور ملزم الزام لگانے والا بن گیا اور اس کونسل پر مسیح کو مصلوب کرنے کا فتویٰ دیا۔ "ہمارے باپ دادا کے خُدا نے یسوع کو جلایا جسے تم نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔ اُسی کو خُدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سر بلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے۔ اور ہم ان باتوں کے گواہ ہیں اور رُوح القدس بھی جسے خُدا نے اُنہیں بخشا ہے جو اُس کا حُکم مانتے ہیں"۔ اعمال ۵:۳۰۔۳۲

اس کلام سے یہودی غضب ناک ہو گئے اور فیصلہ کیا کہ مزید تفتیش کئے بغیر قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر رومی افسروں سے اجازت لئے بغیر ان قیدیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔ وہ پہلے بھی یہ مسیح کا خون بہانےکے مُجرم تھے۔ اب وہ شاگردوں کے خون سے بھی اپنے ہاتھ رنگنا چاہتے تھے۔

لیکن اپس کونسل میں ایک شخص تھا جس نے شاگردون کے کلام میں خُداوند کی آواز کو پہچان لیا۔ یہ گملی ایل تھا جو شرع کا مُعلم اور سب لوگوں میں عزت دار تھا۔ اُسنے بھانپ لیا تھا کہ کاہنوں کا یہ ظُلم ہو لناک نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اُس نے حاضرین سے مخاطب ہونےسے پہلے کہا کہ "ان آدمیوں کو تھڑی دیر کے لئے باہر کر دو" کیونکہ اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اُسے کن سے اور کیا کیا بات کرنی ہے۔ اوروہ یہ بھی جانتا تھا کہ مسیح یسوع کے قاتل اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

پھر اُس نے بڑے تحمل اور سوچ و بچار اور غورو فکر کے بعد فرمایا۔ "اے اسرائیلیو! ان آدمیوں کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہتے ہو ہوشیاری سے کرنا۔ کیونکہ ان دنوں سے پہلے تھیوداس نے اُٹھ کر دعویٰ کیا تھا کہ میں بھی کچھ ہوں اور تخمینا چار سو آدمی اس کے ساتھ ہو گئے مگر وہ مارا گیا۔ اور جتنے اُس کے ماننے والے تھے سب پراگندہ ہوئے اور مٹ گئے۔ اس شخص کے بعد یہودہ گلیلی اس نویسی کے دنوں میں اُٹھا اور اُس نے کچھ لوگ اپنی طرف کر لئے۔ وہ بھی ہلاک ہوا اور جتنے اُسکے ماننے والے تھے سب پراگندہ ہو گئے۔ پس اب میں تُم سے کہتا ہوں کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو اور ان سے کچھ کام نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خُدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو کیونکہ یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہے تو آپ برباد ہو جائے گا۔ لیکن اگر خُدا کی طرف سے ہے تو تُم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے۔

کاہنوں نے گملی ایل کے نظریات میں دانائی دیکھی اور اُسکی بات مان لی۔ تاہم وہ اپنی نفرت اور تعصب پر قابو نہ پا سکے۔ لہٰذا اُنہیں پٹوا کر اور یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ یسوع کا نام لے کر بات نہ کرنا۔ "پس وہ عدالت سے اس بات پر خوشی ہو کر چلے گئے کہ ہم اس نام کی خاطر بےعزت ہونے کے لائق ٹھہرے۔ اور وہ ہیکل میں اور گھروں میں ہر روز تعلیم دینے اور اُس بات کی خوشخبری سنانے سے کہ یسوع ہی مسیح ہے باز نہ آئے"۔ اعمال ۵:۴۱-۴۲

مصلُوب ہونے سے پہلے مسیح یسوع نے اپنے شاگردوں کے لئے یہ وصیت چھوڑی۔

"میں تمہیں اطمینان دیئے جاتا ہوں۔ اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہوں ۔ جس طرح دُنیا دیتی ہے میں تمہیں اُس طرح نہیں دیتا۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور ڈرے"۔ یوحنا ۱۴:۲۷ یہ اطمینان وہ اطمینان نہیں جو دُنیا کے میل جول یا مطابقت رکھنے سے ملتا ہے۔ مسیح یسوع نے بدی کے ساتھ سمجھوتہ کر کے کبھی بھی اطمینان کا سودا نہ کیا۔ وہ اطمینان جو مسیح یسوع نے شاگردوں کے ساتھ چھوڑا وہ ظاہری نہیں بلکہ باطنی امن تھا جسے کشمکش اور تکلیف کے ایام میں بھی شاگردوں کے ساتھ رہنا تھا۔

خدا وند یسوع مسیح نے خود فرمایا۔ "یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صُلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں" متی ۱۰:۳۴ وہ امن شہزادہ تھا مگر پھر بھی وہ تفرقہ ڈالنے آیا۔ وہ جو انجیل کی منادی کرنے آیا اور آل آدم کے دل میں اُمید اور خُوشی بھرنے آیا، اُس نے کشمکش کو جاری کیا جس کی وجہ سے انسانی دل میں مخالفت کے جذبات بھڑک اُٹھے۔ اسی لئے وہ اپنے شاگردوں کو آگاہ کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے۔ "میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاو۔ دُنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دُنیا پر غالب آیا ہوں"۔ یوحنا ۱۶:۳۳ " لیکن ان سب باتوں سے پہلے وہ میرے نام سے سبب سے تمہیں پکڑیں گے اور ستائیں گے اور عبادت خانوں کی عدالت کے حوالہ کریں گے اور قید خانہ میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے حاضر کریں گے"۔ لوقا ۲۱:۱۲ "اور تمہیں ماں باپ اور بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی پکڑوائیں گے بلکہ وہ تم میں سے بعض کو مروا ڈالیں گے۔ لوقا ۲۱:۱۶

یہ پیشنگوئی نمایاں طور پر پُوری ہو چکی ہے۔ ہر طرح کی لعنت ملامت، بد زبانی اور ظُلم جو ابلیس ایجاد کر سکتا تھا مسیح کے پیروکاروں پر آ چکا ہے۔ اور یہ سب کچھ ایک بار پھر پُورا ہو گا۔ کیونکہ جسمانی دل کی، شریعت کے ساتھ ابھی تک دشمنی ہے۔ جسمانی دل کبھی بھی خدا کے تابع نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہو گا۔ دنیا

مسیح کے اصُولوں کے ساتھ، رسُولی کلیسیا کے زمانہ کی نسبت کچھ زیادہ ہم آہنگ نہیں۔ وہ نفرت جو چیخ چیخ کر کہتی تھی کہ اُسے صلیب دو، صلیب دو، وہی نفرت جس کے زیرِ اثر شاگردوں کو اذیتیں دی گئیں، وہ نفرت آج بھی نافرمان بچوں میں بستی ہے۔ وہی روح جو تاریک زمانہ میں مردوزن کو قید اور جلا وطن کرتی اور موت کے گھاٹ اُتارتی، جو سزا دینے کے لئے نئے طریقہ ایجاد کرتی۔ جس نے سینٹ میتھیو کے قتل کی تجویز بنائی اور جس نے سمتھ فیلڈ کی آگ کو بھڑکایا وہ آج بھی بھی بڑی خباثت کے ساتھ اُن دلوں میں کام کر رہی ہے جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے۔ ابتدا سے ہی نیکی اور بدی کی کشمکش صداقت کی تاریخ کا ریکارڈ رہی ہے۔ اور انجیل کی تشہیر اس دُنیا مین ہمیشہ مخالفت، خطرات، جانی نقصان اور مصیبتوں کے دوران آگے ہی آگے بڑھتی رہی ہے۔

ماضی میں جنہوں نے مسیح کی خاطر دُکھ سہے اُن کی قوت کا راز کیا تھا؟ خدا کے ساتھ اتحاد، مسیح یسوع کے ساتھ اتحاد، رُوح القدس کے ساتھ اتحاد ۔ ایذا رسانی اور لعنت ملامت کے باعث بعض لوگ اپنے زمینی دوستوں سے علیحدہ ہو گئے مگر وہ مسیح کی محبت سے کبھی بھی جُدا نہ ہوئے۔ مسیح یسوع اُس روح کو زیادہ محبت دکھاتا ہے جو سچائی کی خاطر دُکھ اٹھاتی ہے۔ ‘‘میں اُس سے محبت رکھوں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا’’۔ یوحنا ۲۱:۱۶ جب سچائی کی کاطر ایک ایماندار کو عدالت کا سامنا ہوتا ہے تو خُدا وند یسوع مسیح اُس کے پہلو میں آ کھڑا ہوتا ہے۔ جب اُسے قید خانہ میں ڈال دیا جاتا ہے وہاں یسوع اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرتا اور اپنی محبت سے اُسے شادمان کرتا ہے۔ اور جب اُسے مسیح کی خاطر اپنی جان دینی پڑتی ہے تو نجات دہندہ اُسے فرماتا ہے ‘‘وہ بدن کو تو ہلاک کرسکتے ہیں مگر روح کو نہیں’’۔ ‘‘خاطر جمع رکھو میں دُنیا پر غالب آیا ہوں’’۔ یوحنا ۳۳:۱۶ ‘‘تُو مت ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہراساں نہ ہو کیونکہ میں تیرا خُدا ہوں۔ میں تجھے زور بخشوں گا۔ میں یقیناً تیری مدد کروں گا اور میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا’’۔ یسعیاہ ۱۰:۴۱ح۔

جو خُدا وند پر توکل کرتے ہیں وہ کوہ صیّون کی مانند ہیں جو اٹل بلکہ ہمیشہ قائم ہے۔ جیسے یروشیلم پہاڑوں سے گھرا ہے ویسے ہی اب سے ابد تک خدا وند اپنے لوگوں کو گھیرے رہے گا’’۔ زبور ۱۲۵:۱-۲۔ وہ فدیہ دے کر اُن کی جان کو ظُلم اور جبر سے چُھڑائے گا اور اُن کا خون اپس کی نظر میں بیش قیمت ہو گا’’۔ زبور ۱۴:۷۲ ‘‘اور رب الافواج اُن کی حمایت کرے گا۔ اور خداوند اُن کا خُدا اپس روز اُن کو اپنی بھیڑوں کی طرح بچالے گا کیوں کہ وہ تاج کے جواہر کی مانند ہوں گے جو اُس کے ملک میں سرفراز ہوں گے’’۔ زکریاہ

باب ۹ - سات نیک نام شخص

اُن دنوں میں جب شاگرد بہت ہوتے جاتے تھے تو یونانی مائل یہودی عبرانیوں کی شکایت کرنے لگے۔ اس لئے روزانہ خبر گیری میں اُن کی بیواوں کے بارے غفلت ہوتی تھی" ۔ اعمال ۶:۱۔ ابتدائی کلیسیا کئی طبقات کے لوگوں پر مشتمل تھی۔ اور اُس میں کئی قومیت کے لوگ شامل تھے۔ پنتکِسُت کے وقت جب رُوح القدس کا نزول ہوا "ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خُدا ترس یہودی یروشلیم میں رہتے تھے"۔ اعمال ۲:۵۔ عبرانی ایمان رکھنے والوں کے درمیان جو یروشلیم میں رہتے تھے کچھ ایسے بھی لوگ تھے جنہیں یونانی کہتے تھے اُن میں اور فلسطین کے یہودیوں میں کافی دیر سے دُشمنی چلی آتی تھی۔ وہ ایک دُوسرے کا اعتبار نہیں کرتے تھے۔

رسولوں کی خدمت کی بدولت جو توبہ کرنے پر مائل ہو گئے اُن بھائیوں کے دل بھی نرم ملائم ہو گئے چنانچہ وہ مسیحی بندھن میں بندھ گئے۔ اور پہلی دُشمنی اور تعصب کے باوجود وہ سب ایک دُوسرے کے ساتھ متحد ہو گئے۔ ابلیس جانتا تھا کہ اگر یہ اتحاد جاری رہا تو وہ انجیل کی خوشخبری کو روکنے میں ناکام رہے گا۔ اُس نے سوچا کہ ان میں پہلی پرانی عادات کو بیدار کر کے فائدہ اُٹھایا جائے۔ ورنہ وہ کلیسیا میں نا اتفاقی کو متعارف نہیں کرا سکے گا۔

ہُوا یوں کہ شاگردوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ اور ابلیس بعض کے دل میں شک پیدا کرنے میں کامیا ب ہو گیا یعنی اُن لوگوں کے دلونمیں جو پہلے ہی اپنے بھائیوں سے حسد کرتے تھے ۔ اُن کے دلوں جو رُوحانی رہنماوں میں غلطیاں پکڑنے کے عادی تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "یونانی مائل یہودی، عبرانیوں کی شکایت کرنے لگے"۔ اعمال ۶:۱۱ اور شکایت کی وجہ یہ تھی کہ روزانہ خبر گیری میں ان کی بیواوں کے بارے میں غفلت ہو رہی ہے۔ غیر مساوات کسی طرح کی بھی کیوں نہ ہو ، کہیں بھی ہو، یہ انجیل کی رُوح کے منافی ہے۔ تاہم ابلیس شکوک پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ فوراً ہر طرح کی غیر یقینی اور غیر تسلی بخش حالت کا ازالہ کرنے کے بارے سوچا گیا، مبادہ ابلیس اپنے عزائم میں کامیاب ہو کر بھائیوں میں جُدائی پیدا کرے۔

یسوع مسیح کے شاگردوں کو بحران کا سامنا تو تھا مگر رسولوں کی دانا و بینا قیادت کے زیر سایہ، جنہوں نے رُوح القدس کی قیادت سے متحد ہو کر خدمت کی انجیل کا پیغام بڑی سُرعت سے پھیلنے لگا۔ کلیسیا مسلسل بڑھنے پھیلنے اور برومند ہونے لگی۔ اور ممبران میں یہ اضافہ، انتظامیہ کے لئے خاصہ بوجھ بن گیا۔ کوئی بھی اکیلا شخص یا تھوڑے سے لوگ اس بوجھ کو، کلیسیا کو نُقصان پہنچائے بغیر نہ اُٹھا سکتے تھے اور نہ ہی جاری رکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ لازم تھا کہ مزید لوگوں کو اُن ذمہ داریاں نبھانے کے لئے شامل کیا جائے جن کو تھوڑے سے لوگ شروع سے بڑی جانفشانی اور وفا داری سے انجام دیتے آئے تھے۔ اس لئے رسُولوں کے لئے لازم ہو گیا کہ وہ اب ایسا قدم لیں تاکہ وہ ذُمہ داریاں اور بوجھ جو وہ خُود شُروع سے نبھاتے آئے تھے دوسروں کے کندھوں پر رکھیں تاکہ انجیل کے پھیلانے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

چنانچہ رسُولوں نے ایمانداروں کی میٹنگ بُلائی اور اُنہوں نے رُوح القدس کی زیر قیادت کلیسیا کے تمام کارگزاروں کے لئے بہتر منصوبہ مرتب کیا۔ رسُولوں نے فرمایا کہ اب وقت آ گیا ہے جب رُوحانی رہنماوں کو غریبوں کی خدمت کرنے اور اس طرح کی دُوسری ذمہ داریوں سے معاف رکھا جائے تاکہ وہ آزادی کے ساتھ انجیل کی منادی کر سکیں۔ "پس اے بھائیو! اپنے میں سے سات نیک نام شخصوں کو چُن لو جو رُوح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں کہ ہم اُن کو اس کام پر مقرر کریں۔ لیکن ہم تو دُعا میں اور کلام کی خدمت میں مشغول

رہیں گے"۔ اعمال ۶:۳-۱۴ اس مشورے پر عمل کیا گیا۔ چنانچہ سات اشخاص کا انتخاب ہوا۔ اور اُنہیں رسُولوں کے آگے کھڑا کیا جنہوں نے دُعا کر کے اُن پر ہاتھ رکھے۔ چنانچہ سات بھائیوں کو ڈیکنیز کی خدمت کے لئے چُن لیا گیا ۔

سات بھائیوں کی تعیناتی جو ایک خاص کام کے لئے کی گئی کلیسیا کے لئے باعث برکت ثابت ہوئی۔ اُن بھائیوں نے انفرادی ضرُورتوں پر توجہ مرکوز کی اور اُس کے ساتھ ساتھ وہ کلیسیا کی اقتصادی دلچسپیوں سے بھی بے بہرہ نہ تھے ۔ چنانچہ وہ اپنے مخلصانہ بندوبست اور خدا ترس نمونہ کی بدولت کلیسیا کے دوسرے افسروں کے لئے باعثِ رحمت تھے۔ اور یہ قدم جو بھائیوں نے اُٹھایا عین خدا کی مرضی کے مطابق تھا۔ کیوں کہ اُس کے فوراً بعد اچھے نتائج دیکھنے میں آئے۔ "اور خدا کا کلام پھیلتا رہا اور یروشلیم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھتا اور کاہنوں کی بڑی گروہ اس دین کے تحت میں ہو گئی"۔ اعمال ۶:۷ رُوحوں کی یہ فصل رسولوں کو انجیل پھیلانے کی پوری آزادی (کوئی دوسری ذمہ داری نہ رہی) اور سات نیک نام شخصوں کی محنت شاقہ کا نتیجہ تھی۔ یہ تو دُرست ہے کہ ان سات بھائیوں کو ایک خاص کام یعنی غریبوں کی مدد کے لئے مقرر کیا گیا تھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنے ایمان کی گواہی نہیں دے سکتے تھے۔ چونکہ وہ اس قابل تھے کہ دوسروں کو سچائی کی ہدایت دے سکیں لہٰذا اُنہوں نے یہ کام بڑی تندہی، ایمانداری اور کامیابی سے انجام دیا۔

ابتدائی کلیسیا کو مسلسل کام کو ترقی دینے کی ذمہ داری دی گئی۔ اُنہیں روشنی کے مراکز قائم کرنا تھے جہاں کہیں وفادار رُوحیں اپنے آپ کو مسیح کی خدمت کے لئے رضا کارانہ وقف کرتیں ان کو برکت دینا تھی۔ چونکہ انجیل کی منادی دُنیا بھر میں کرنا تھا لہٰذا صلیب کے علمبردار اپنے اس مشن کو مسیح میں متحد ہوئے بغیر انجام نہیں دے سکتے تھے۔ یوں وہ دُنیا کو بھی بتا سکتے تھے کہ وہ مسیح کے ساتھ خُدا میں ایک ہیں۔ کیا اُن کے رُوحانی ہادی نے باپ سے یوں دعا نہ کی تھی کہ "اپنے نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے ان کی حفاظت کرنا کہ وہ ہماری طرح ایک ہوں" اور کیا اُس نے اپنے شاگردوں کے بارے یہ نہیں فرمایا تھا کہ "جس طرح میں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں" اور کیا اُن کے لئے یسوع نے اپنے باپ سے یُوں درخواست نہ کی تھی "کہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا"۔ یوحنا ۱۷:۱۱-۱۴، ۲۳ اُن کی رُوحانی زندگی اور قوت کا انحصار اس کے ساتھ مربوط ہونے میں ہی تھا جس نے اُنہیں انجیل کی خُوشخبری سُنانے کا حُکم دیا تھا۔

مسیح یسُوع کے ساتھ ایک ہونے کے بعد ہی وہ آسمانی فرشتوں کا تعاون اور رُوح القدس کی قوت حاصل کرنے کی اُمید کر سکتے تھے۔ ان روحانی وسائل کی بدولت ہی وہ متحد محاذ قائم کر کے تاریکی کی قوتوں پر فتح پا سکتے تھے جو اُن سے ہر وقت جنگ آزما ہیں۔ جب وہ متحد ہو کر خدمت جاری رکھتے ہیں تو آسمانی پیامبر اُن کے آگے آگےچلتے ہیں اُن کے لئے راستہ تیار کرتے ہیں۔ یوں سچائی کو قبول کرنے کے لئے بہت سے دل تیار پائے جاتے ہیں اور بہتیرے مسیح یسوع کے لئے جیتے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب تک مسیح کے کارگزار متحد ہیں آگے ہی آگے بڑھتے رہیں گے۔ "یہ کون ہے جس کا ظہور صبح کی مانند ہے۔ جو حُسن میں ماہتاب اور نُور میں آفتاب اور علمدار لشکر کی مانند مُہیب ہے؟ غزل الغزلات ۶:۱۰ کلیسیا کے آگے بڑھنے میں کوئی چیز باعث رکاوٹ نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اپنے الہٰی مشن کی تکمیل میں کلیسیا دُنیا کے سامنے انجیل کی منادی کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتی اور فتح پر فتح پاتی جائے گی۔

یروشلیم میں کلیسیا کی تنظیم دُوسری جگہوں پر منظم ہونے والی کلیسیاوں کے لئے بطور نمونہ تھی جہاں سچائی کے پیامبر مسیح کے لئے رُوحیں جیت سکیں۔ وہ جنہیں کلیسیاں نظام چلانے کی ذُمہ داری سونپی گئی تھی اُنہیں خُدا کی میراث پر اپنی حُکمرانی نہیں جتانا تھا۔ بلکہ دانا چروا ہے کی طرح خُدا کے گلے کو چرانا تھا۔ "خُدا کے اس گلہ کی گلہ بانی کرو جو تم میں ہے۔ اور جو لوگ تمہارے سپرد ہیں اپں پر حکومت نہ جتاو بلکہ گلہ کے لئے نمونہ بنو"۔ ۱۔ پطرس ۵:۲-۳ اور ڈیکنیز کو "نیک اور رُوح اور دانائی سے معمور ہونا تھا۔ ان لوگوں نے سچائی کا ہی ساتھ دینا تھا اور سچائی کو بڑی مستقل مزاجی اور غیر متبدل فیصلوں سے سنبھالا دینا تھا۔ تاکہ پورے گلے پر اُن کی متحد رکھنے والی روحانی اور اخلاقی تاثیر ہو سکے۔

ابتدائی کلیسا کی بعد کی تاریخ میں جب دُنیا کے مختلف حصوں میں ایمانداروں کے گرُوپ کلیسیاوں کی صورت میں نمودار ہوئے، کلیسیا کی تنظیم کو مزید بہتر اور کامل بنایا گیا تاکہ بڑے پیمانے پر نظم و ضبط اور ہم آہنگ ایکشن قائم رکھے جاسکیں۔ اور ہر ممبر کو نصیحت کی گئی کہ وہ اپنا فرج اچھی طرح نبھائے اور جو جو توڑے خدا کی طرف سے ملے ہیں اُن کو بڑی عقلمندی سے استعمال میں لائے۔ بعض کو رُوح کی طرف سے خاص توڑے اور نعمتیں ملی تھیں۔ "پہلے رسول دُوسرے نبی تیسرے اُستاد۔ پحر مُعجزہ دکھانے والے، پحر شفا دینے والے، مدد گار، منتظم یا طرح طرح کی زبانیں بولنے اُستاد۔ پحر معجزہ دکھانے والے، پھر شفا دینے والے، مددگار، مُنتظم یا طرح طرح کی زبانیں بولنے والے"۔ ۱-کرنتھیوں ۲۸:۱۲ اس کے باوجود ان سب کو آپس میں مل کر کام کرنا تھا۔

"نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر رُوح ایک ہی ہے۔ اور خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خُدا وند ایک ہی ہے۔ اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خُدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے۔ لیکن ہر شخص میں رُوح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ کیوں کہ ایک کو رُوح کے وسیلہ سے حکمت کا کلام عنایت ہوتا ہے اور دوسرے کو اُسی روح کی مرضی کے موافق علمیتّ کا کلام۔ کسی کو اسی رُوح سے ایمان اور کسی کو اسی رُوح سے شفا دینے کی توفیق۔ کسی کو مُعجزوں کی قُدرتیں۔ کسی کو نبوت، کسی کو زبانوں کا ترجمہ۔ لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک رُوح کرتا ہے اور جس کو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔ کیوں کہ جس طرح بدن ایک ہے اور اُس کے اعضا بہت سےہیں اور بدن کے سب اعضا گوبہت سے ہیں مگر باہم ملکر ایک ہی بدن ہیں اسی طرح مسیح بھی ہے"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۴:۱۲-۱۲

اس دھرتی پر خُدا کی کلیسیا کی قیادت کرنے کے لئے جنہیں بُلاہٹ دی جاتی ہے اُنہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اُن کی یہ ذمہ داریاں بڑی ہی سنجیدہ اور شاندار ہیں۔ دینی حُکومت (THEOCRACY)کے زمانہ میں جب موسیٰ اکیلا بیابان کی کلیسیا کا بوجھ اُٹھائے ہوئے تھا تو اُس کے خُسر یترو نے اُسے مشورہ دیا کہ اپنی ذمہ داریاں دُوسرے لوگوں میں بھی تقسیم کرو اور یہ بڑا ہی عقلمندانہ مشورہ تھا۔ "میں تجھے صلاح دیتا ہوں اور خدا تیرے ساتھ رہے۔ تُو ان لوگوں کے لئے خدا کے سامنے جایا کر اور اُن کے سب معاملے خُدا کے پاس پہنچا دیا کر۔ اور تُو رسوُم اور شریعت کی باتیں ان کو سکھایا کر اور جس راستہ ان کو چلنا اور جو کام اُن کو کرنا ہو وہ اُن کو بتایا کر"۔ یترونے اُسے مزید مشورہ دیا کہ کچھ لوگوں کو "ہزار ہزار اور سو سو اور پچاس پچاس اور دس دس آدمیوں پر حاکم بنادے۔ " اُس نے موسیٰ کو کہا کہ ان لوگوں کو چننا جو خُدا ترس اور سچے اور رشوت کے دُشمن ہوں، کیونکہ ان لوگوں کو ہر وقت لوگوں کا انصاف کرنا ہے---- یوں تیرا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ اور وہ بھی اس کے اُٹھانے میں تیرے شریک ہوں گے"۔ خروج ۱۹:۱۸-۲۱

وہ بہن بھائی جنکو خُدا کی کلیسیا کی قیادت بخشی گئی ہے اُن کا وقت اور قوت اُن چھوٹے چھوٹے کاموں میں صرف نہ ہونا چاہیے جن کو دوسرے بہن بھائی بھی آسانی سے کرنے کے اہل ہیں۔ "ایسا ہو کہ بڑے بڑے مقدمے تو وہ تیرے پاس لائیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کا فیصلہ خود ہی کر دیا کریں یوں تیرا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ اور وہ بھی اس کے اُٹھانےمیں تیرے شریک ہوں گے ۔اگر تُو یہ کام کرے اور خُدا بھی تجھے ایسا ہی حُکم دے تو تُو سب کچھ جھیل سکے گا اور یہ لوگ بھی اپنی جگہ اطمینان سے جائیں گے"۔ خروج ۱۸:۲۲-۲۳ اس تجویز اور مشورہ کے تحت موسیٰ نے "سب اسرائیلیوں میں سے لائق اشخاص چُنے اور انکو ہزار ہزار اور سو سو اور پچاس پچاس اور دس دس آدمیوں کے اُوپر حاکم مقرر کیا۔ سو یہی ہر وقت لوگوں کا انصاف کرنے لگے۔ مشکل مقدمات تو وہ موسی کے پاس لے آتے تھے پر چھوٹی چھوٹی باتوں کا فیصلہ خود ہی کر دیتے تھے"۔ خروج ۱۸:۲۵-۲۷

بعد میں جب موسیٰ نے ستر ایلڈروں کو چُناتا کہ اس کے ساتھ لیڈر شپ کی ذمہ داریاں اُٹھائیں تو موسیٰ اُن کے انتخاب کرنے میں بڑا محتاط تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اُس کے معاونین ایماندار، مُنصف اور تجربہ کار ہوں۔ اُن کی مخصوصیت کے وقت جو خوبیاں اُس نے اپنے خطبہ میں بیان کیں وہ ایک شخص کو کلیسیا کا اچھا لیڈر بننے میں مدد گار ثابت ہوتی ہیں۔ "اور اُسی موقع پر میں نے تمہارے قاضیوں کو تاکیداً یہ کہا کہ تُم اپنے بھائیوں کے مقدموں کو سُننا پر خواہ بھائی بھائی کا معاملہ ہو یا پردیسی کا تم اُن کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کرنا۔ تمہارے فیصلہ میں کسی کی رُو رعایت نہ ہو۔ جیسے بڑے آدمی کی بات سُنو گے ویسے ہی چھوٹے کی سُننا اور کسی آدمی کا منہ دیکھ کر ڈر نہ جانا کیوں کہ یہ عدالت خدا کی ہے"۔ استثنا ۱:۱۶-۱۷

داود بادشاہ نے حکومت چھوڑنے کے وقت اُن کے لئے بڑا ہی سنجیدہ خطاب کیا جو اُس کے زمانہ میں خُدا کے کام کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے۔ چنانچہ اُس نے اُن کو یروشلیم میں بُلوا کر فرمایا۔۔ "اور داود نے اسرائیل کے سب اُمرا کو جو قبیلوں کے سردار تھے اور اُن فریقوں کے سرداروں کو جو باری باری بادشاہ کی خدمت کرتے تھے اور ہزاروں کے سرداروں اور سیکڑوں کے سرداروں اور بادشاہ کے اور اُس کے بیٹوں کے سب مال اور مویشی کے سرداروں اور خواجہ سراوں اور بہادرُوں بلکہ سب زبردست سُورماوں کو یروشلیم میں اکٹھا کیا" اور اُن سے یوں خطاب کیا۔

"پس اب سارے اسرائیل یعنی خُداوند کی جماعت کے رُو برو اور ہمارے خدا کےحضور تم خدا وند اپنے خُداکے سب حکموں کو مانو اور اُن کے طالب رہو تاکہ تم اس اچھے ملک کے وارث ہو اور اُسے اپنے بعد اپنی اولاد کے واسطے ہمیشہ کے لئے میراث چھوڑ جاو" ۔ تواریخ ۲۸:۱-۸

سُلیمان بادشاہ کو جسے حادی بننے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اُسے داود بادشاہ نے یہ خاص نصیحت کی۔ "اور تُو اے میرے بیٹے سلیمان اپنے باپ کے خُدا کو پہچان اور پُورے دل اور رُوح کی مستعدی سے اُسکی عبادت کر کیو نکہ خُد اوند سب دلوں کو جانچتا ہے اور جو کچھ خیال میں آتا ہے اُسے پہچانتا ہے۔ اگر تُو اُسے ڈھونڈ ے تو وہ تجھ کو مل جائے گا اور اگر تو اُسے چھوڑے تو وہ ہمیشہ کے لئے تجھے رد کردے گا۔ وہ ہوشیار ہو کیوں کہ خُدا وند نے تجھ کو مقدس کے لئے ایک گھر بنانے کو چُنا ہے۔ سو ہمت باندھ کر کام کر"۔ ۱-تواریخ ۲۸:۹-۱۰

بزرگ موسیٰ اور داود بادشاہ کے وقتوں میں راستبازی، جانثاری اور انصاف پر مبنی جو اُصول خدا کے لوگوں کی رہنمائی کرنے کے سلسلہ میں تھے وہی اصول ان رہنماوں کے لئے تھے جو خُدا کی نئی کلیسیا کی رہبری فضل کے دور میں کرتے تھے۔ تمام کلیسیاں میں کام میں چیزوں کو ترتیب دینا اور مناست لوگوں کو مخصوص کرنا تاکہ وہ کلیسیا میں قیادت کی ذمہ داری سنبھالیں۔ اس سلسلہ میں رسول عہدِ عتیق میں دئیے گئے، لیڈر شپ کے معیار کو اپنے سامنے رکھتے۔ کلیسیا میں جو رہبری کرنے کی ذمہ داری کے لئے بُلائے جاتے ان کے لئے لازم تھا کہ وہ بے الزام اور ایک ایک بیوی کے شوہر ہوں۔ اور اُن کے بچے ایماندار اور بد چلنی اور سرکشی کے الزام سے پاک ہوں ۔ کیونکہ نگہبان کو خُدا کا مختار ہونے کی وجہ سے بے الزام ہون چاہیے۔ نہ خُودداری ہو، نہ غصہ ور، نہ نشے میں غل مچانے والا، نہ مار پیٹ کرنے والا اور نہ ناجائز نفع کا لالچی، بلکی مسافر پرور، خیر دوست، مُتّقی، منصف مزاج، پاک اور ضبط کرنے والا ہو۔ اور ایمان کے کلام پر جو اس تعلیم کے موافق ہے قائم ہوتا کہ صحیح تعلیم کے ساتھ نصیحت بھی کر سکے اور مکالفوں کو قائل بھی کر سکے"۔ ططس ۱:۶-۹

ابتدائی مسیحی کلیسیا نے جس معیار کو قائم رکھا اُسکی وجہ سے ہی اُن کے لئے یہ ممکن ہوا کہ وہ منظم آرمی کی طرح خدا کے ہتھیار باندھ کر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ ایمانداروں کی منڈلیاں بیشک دُور دراز علاقے پر پھیلی ہوئی تھیں، تاہم وہ ایک ہی بدن کے اعضا تھے اور سب کے ساتھ متفق اور ہم آہنگ ہو کر آگے بڑھتے تھے۔ جب کسی مقامی کلیسیا میں کسی مسلہ پر بھائی ایک دوسرے کے ساتھ متفق نہ ہوتے جیسے کہ بعد میں انطاکیہ کی کلیسیا میں ایسا ہُوا اور ایمانداروں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق کرنے میں مشکل پیش آئی تو ایسے مسائل کلیسیا کو منقسم نہ کر سکے۔ کیونکہ ایسے مسائل کو تُمام ایمانداروں کی جرنل کونسل میں پیش کئے جاتے جس میں دُوسری کئی مقامی کلیسیاوں سے نمائندہ موجود ہوتے تھے جن میں رسول اور ایلڈرز خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو مختلف کلیسیاوں کی قیادت کرتے تھے۔ یوں کلیسیا کو پھاڑنے کی ابلیسی کوشش ناکام بنا دی جاتی۔

"کیونکہ خُدا ابتری کا خُدا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔ جیسا سب مقدسوں کی سب کلیسیاوں میں ہے"۔ ۱- کرنتھیوں ۱۴:۳۳ خداوند آج بھی کلیسیائی امور میں اسی معیار کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہمارا معیار قدیم کلیسیا کے معیار سے کسی طرح بھی کم نہیں ہونا چاہیے۔ اُس کی دلی خواہش ہے کہ اُس کا کام کامل اور پُوری محبت کے ساتھ آگے بڑھے تاکہ وہ اُس پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کر سکے۔ مسیحیوں کو مسیحیوں کے ساتھ، کلیسیا کو کلیسیا کے ساتھ تمام انسانی کل پرزوں کو ذاتِ الہٰی کے ساتھ تعاون کرنا ہے اور ہر متحرک ذریعہ (ایجنسی) کو رُوح القدس کے تابع ہو کر اور اکٹھے مل کر دُنیا کو خُدا کے فضل کی خوشخبری دینا ہے۔

باب ۱۰ - پہلا مسیحی شہید

ستفنس جو ساتوں ڈیکنیز میں سر فہرست تھا راستباز، متّقی اور بڑا ایماندار شخص تھا۔ گو وہ پیدائشی یہودی تھا مگر وہ یونانی زبان بولتا اور یونانی رسم و رواج اور طور و اطوار سے بھی بخوبی واقف تھا۔ چنانچہ اپس نے موقع نکالا تاکہ وہ ہیکل میں یونانی مائل یہودیوں کو انجیل کی خُوشخبری دے۔ وہ مسیح کی خدمت کرنے میں بڑا ہی سرگرم تھا۔ اور اپنے ایمان کا اظہار بڑی دلیری کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ مذہبی راہنما ربی اور شریعت کے مُعلم، ستفنس کے ساتھ پبلک میں مباحثہ کرنے لگے۔ وہ اُمید کرتے تھے کہ وہ ستفنس کو آسانی سے زیر کر لیں گے۔ مگر "وہ اس دانائی اور رُوح کا جس سے وہ کلام کرتا تھا مقابلہ نہ کرسکے "۔ اعمال ۶:۱۰ نہ وہ صرف رُوح القدس کی قُدرت سے کلام کرتا تھا بلکہ یہ واضع ہو گیا کہ وہ پیشنگوئیوں سےبھی اچھی طرح واقف ہے اور اس سے شریعت کی کوئی بات پوشیدہ نہیں جس کو وہ نہ جانتا ہو۔ اُس نے بڑی مہارت اور قابلیت سے سچائی کا دفاع کرکے مُخالفوں کو مغلوب کیا۔ چنانچہ اُس کے لئے یہ وعدہ پورا ہوا۔ "پاس اپنے دل میں ٹھان رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں گے کہ کیا جواب دیں، کیوں کہ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دوں گا کہ تمہارے کسی مخالف کو سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدُور نہ ہو گا"۔ لوقا ۱۴:۲۱-۱۵

جب کاہنوں اور سرداروں نے اُس قوت کو دیکھا جو ستفنس کی منادی میں تاثیر پیدا کرتی تھی تو وہ نفرت سے بھر گئے۔ بجائے اس کے کہ وہ سچائی کے حق میں دئیے گئے ثبوت مانکر ایمان لے آتے اس کے برعکس اُنہوں نے اُسے موت کے گھاٹ اُتار کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُس کی آواز کو بند کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اس سے پہلے بھی کئی بار اُنہوں نے رومی حاکموں کو رشوت دی تھی جہاں یہودیوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے دستور کے مطابق قیدیوں کو مجرم ٹھہرایا تھا۔ ستفنس کے دُشمنوں کو بالکل شک نہیں تھا کہ بغیر کسی خطرے کے وہ رومی حاکموں کو رشوت دے کر اپنا مقصد پالیں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے نتائج سے بے نیاز ہو کر ستفنس کو پکڑا اور تفتیش کے لئے یہودی قومی کونسل (سنہیڈرن) کے سامنے پیش کر دیا۔

شریعت کے عالم فاضل یہودیوں کو دُور و نزدیک سے بُلایا گیا تاکہ قیدی کی بحث کو جُھٹلایا جاسکے۔ ترسیس کا رہنے والا ساول اس موقع پر حاضر تھا اور اس نے ستفنس کے خلاف بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اُس نے ربیوں کے دلائل کو اپنے فلسفہ اور مطق کے زریعہ وزنی اور قابل قبول بنادیا اور لوگوں کو قائل کر لیا کہ ستفنس خطرناک اور جُھوٹی تعلیم پھیلاتا ہے۔ تاہم اُس نے ستفنس میں ایسے شخص کو پایا جس میں خُدا کے مقصد کو سمجھنے اور دوسری قوموں میں انجیل کی منادی سنانے کے لئے پوری پوری سمجھ پائی جاتی ہے۔

کیونکہ کاہن اور سردار ستفنس کی واضح اور صُلح جُو دانائی پر غالب نہ آسکے ۔ اس لئے انہوں نے ارادہ کر لیا کہ اُسے دُوسروں کے لئے عبرت بنائیں (اس سے جہاں اُن کی نفرت اور تعصب کی تسکین ہو گی) تاکہ اُسے دُوسروں کے لئے عبرت بنائیں (اس سے جہاں اُن کی نفرت اور تعصب کی تسکین ہو گی) تاکہ دُوسرے لوگ خوف کے مارے ستفنس کے ایمان کو اپنانے سے گریز کریں۔ چُنانچہ اُس کے خلاف گواہی دینے کے لئے جُھوٹے گواہ لا کھڑے کئے۔ اور اُن کو سکھا کر کہلوا دیا کہ ہم نے اس کی موسیٰ اور خُدا کے برخلاف کُفر کی باتیں کرتے سُنا ہے۔

"اور جھوٹے گواہ کھڑے کئے جنہوں نے کہا کہ یہ شخص اس پاک مقام (ہیکل) اور شریعت کے برخلاف بولنے سے باز نہیں آتا۔ کیوں کہ ہم نے اُسے یہ کہتے سُنا ہے کہ وہی یسوع ناصری اس مقام کو برباد کر دے گا اور اُن رسموں کو بدل ڈالے گا جو موسیٰ نے ہم کو سونپی ہیں"۔ اعمال ۶:۱۳-۱۵

جیسے کہ ستفنس جج کے سامنے کُفر بولنے کے الزام کا جواب دینے کے لئے کھڑا تھا تو آسمانی نُور سے اُسکا چہرہ چمکنے لگا۔ "اور اُن سب نے جو عدالت میں بیٹھے تھے اُس پر غور سے نظر کی تو دیکھا کہ اس کا چہرہ فرشتہ کا سا ہے"۔ ۶:۱۵ بہتیرے جنہوں نے یہ روشنی دیکھی کانپ اُٹھے اور بعض نے اپنے چہرے چُھپا لئے۔ مگر ضدی اور متعصب اور بے ایمان سرداروں پر ذرا بھر اثر نہ ہوا۔

جب ستفنس سے پوچھا جارہا تھا کہ جو الزامات تمہارے خلاف لگائے گئے ہیں کیا وہ اسی طرح ہیں۔ تو اُس نے اپنا دفاع صاف اور پُر جوش آواز میں کیا جس سے کونسل ہال گونج اُٹھا۔ سحر انگیز زبان میں اُس نے خُدا کے چُنیدہ لوگوں کی تاریخ بیان کرنا شُروع کی۔ اُس نے یہودی رسم و رواج کے بارے بھر پُور معلومات کا مظاہرہ کیا۔ بلکہ اُس نے یہ بھی بتایا کہ ان رسوم کی روحانی تفسیر یسوع مسیح کے ذریعہ سے معرض وجود میں آئی ہے۔ اپس نے موسیٰ کے کلام کا اعادہ کیا جس میں اُس نے مسیح کے بارے پیشنگوئی کر رکھی تھی۔ "خُدا وند تیرا خُدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تُم اُس کی سُنتا"۔ استثنا ۱۵:۱۸۔ اس نے اپنی وفاداری واضح طور پر خُدا اور یہودی ایمان کے ساتھ ظاہر کی۔ تاہم اس نے یہ بھی واضح کیا کہ جو شریعت یہودیوں کو نجات کے لئے دی گئی وہ بنی اسرائیل کو بُت پرستی سے محفوظ نہ رکھ سکی۔ اپس نے یہودی تاریخ کا سارا سلسلہ یسوع مسیح کے ساتھ منسلک کیا۔ اس نے ہیکل کا بھی حوالہ دیا جو سُلیمان نے بنائی تھی۔ نیز اُس نے یسعیاہ کا یہ کلام بھی پیش کیا۔ "باری تعالیٰ ہاتھ کے بنائے ہوئے گھروں میں نہیں رہتا۔ خُدا وند فرماتا ہے۔ آسمان میرا تخت اور زمین میرے پاوں تلے کی چوکی ہے۔ تُم میرے لئے کیسا گھر بناو گے یا میری آرام گاہ کیسی ہو گی؟ کیا یہ سب چیزیں میرے ہاتھ سے نہیں بنیں؟"۔ اعمال ۷:۴۸-۵۰

جب ستفنس اس نقطہ پر پہنچا تو لوگوں کے جی جل گئے۔ اور جب اُس نے مسیح یسوع کا ناطہ پیشنگوئیوں کے ساتھ منسلک کیا تو کاہن نے خوفزدہ ہو کر اپنا چوغہ پھاڑ دیا۔ کاہن کا یہ فعل ستفنس کے لئے اشارہ تھاکہ اب اُس کی آواز ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جلد خاموش کر دی جائے گی۔ اس نے اپنے کلام کے خلاف مزاحمت کو بھی دیکھا اور سمجھ گیا کہ یہ اُس کی آخری گواہی ہو گی۔ گو اُس نے اپنے واعظ کے درمیان میں اچانک یہ نتیجہ اخذ کیا تھا۔

اچانک تاریخ کی ریل کو چھڑ کر جسکی وہ پیروی کر رہا تھا غیض و غضب سے بھرے ہوئے جج کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ "اے گردن کشو اور دل اور کان کے نا مختونو! تم ہر وقت رُوح القدس کی مخالفت کرتے ہو جیسے تُمہارے باپ دادا کرتے تھے ویسے ہی تم بھی کرتے ہو۔ نبیوں میں سے کس کو تمہارے باپ دادا نے نہیں ستایا؟ اُنہوں نے تو اس راستباز کے آنے کی پیش خبری دینے والوں کو قتل کیا اور اب تُم اُس کے پکڑوانے والے اور قاتل ہوئے۔ تُم نے فرشتوں کی معرفت سے شریعت تو پائی پر عمل نہ کیا"۔ اعمال ۷:۵۱-۵۳

اس پر کاہن اور سردار غصے سے آگ بگولا ہو گئے۔ انسانوں کی سطح سے گر کر وہ جنگلی درندوں اور حیوانوں کی سطح پر آگئے ۔ اور جیسے جنگلی درندے اپنے شکار پر جھپٹتے ہیں وہ ستفنس پر دانت پیستے

ہوئے جھپٹ پڑے۔ اُن کے دُرشت چہروں سے اُسے اپنی موت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ مگر وہ ثابت قدم رہا غضبناک کاہنوں اور بھیڑ کا اُسے ذرا بھر خوف نہیں تھا۔ اُس کی رویا کے سامنے یہ سارا منظر معدوم ہو گیا۔ اُس کے لئے آسمان کھل گیا اور اُس نے وہاں مسیح خدا کے تخت کا جلال دیکھا۔ اُس نے دیکھا جیسے مسیح خُدا وند اپنے تخت سے اُٹھ کر اپنے خادم کو اپنے بازووں میں لینے لگا ہے۔ چنانچہ ستفنس نے چلا کر کہا "دیکھو میں آسمان کو کھلا اور ابنِ آدم کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہوں" ۵۶:۷

جیسے کہ اس نے جلالی منظر کا بیان کیا جس پر اُس کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں، اُس کو مجرم ٹھہرانے والوں کی برداشت سے یہ سب کچھ باہر تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنے کان بند کر لئے تاکہ اُس کی باتیں نہ سُنیں۔ اور وہ چیختے ہوئے یکدل ہو کر اُس پر جھپٹے اور شہر سے باہر نکال کر اُس کو سنگسار کرنے لگے"۔ اعمال ۵۸:۷ " پس یہ ستفنس کو سنگسار کرتے رہے اور وہ یہ کہہ کر دُعا کرتا رہا کہ اے خدا وند یسوع ! میری روح کو قبول کر ۔ پھر اُس نے گھٹنے ٹیک کر بڑی آواز سے پکارا کہ اے خُداوند! یہ گناہ ان کے ذمہ نہ لگا اور یہ کہہ کر سو گیا"۔ ۵۹:۷

ستفنس پر عدالت کی طرف سے کوئی جُرم عائد نہیں کیا گیا بلکہ رومی حکومت کو بہت بڑی شوت دے کر ستفنس کے مقدہ می تفتیش بھی نہ ہونے دی۔ ستفنس کی شہادت نے حاضرین پر بڑا گہرا اثر چھوڑا، اُس کے چہرے پر خُدا کے جلال کی مہر اُن کی یادوں میں سما گئی۔ اُس کے کلام نے سامعین کے دلوں کو بے حد متاثر کیا اور جو گواہی اُس نے دی حاضرین کے ذہنوں میں نقش ہو گئی۔ اُس کی شہادت کلیسیا کے لئے تو بڑے صدمے کا باعث ہوئی مگر اُس کے نتیجہ میں بہت سی رُوحیں قائل ہو کر مسیح یسوع پر ایمان لے آئیں۔ اُس کے غیر متزلزل ایمان ، اطمینان اور مستقل مزاجی اور وہ جلال جو شہید کے چہرے پر آ ٹھہرا تھا اس کو وہ اپنے ذہنی دریچوں سے کبھی بھی کھرچ نہ سکے۔

ستفنس کی پیشی، تفتیش اور موت کے دوران ساول نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا ، بعد میں ساول اپنی اس باطنی قائلیت کے سبب سخت ناراض تھا کہ خُداوند نے ستفنس کو اتنی عزت دی ہے جبکہ انسانوں نے اُسے رد کر دیا ہے۔ ساول بدستور خُدا کی کلیسیا کو اس طرح ایذا پہنچاتا اور تباہ کرتا رہا کہ گھر گھر گھُس کر مردوں اور عورتوں کو گھسیٹ کر قید کراتا تھا۔ ساول کے اس ظلم کی وجہ سے یروشلیم میں بڑا ظُلم ہُوا رومی حکومت نے اس ظلم کو روکنے کے لئے کوئی خاص کوشش نہ کی۔ بلکہ در پردہ یہودیوں کی مدد کی۔

ستفنس کی موت کے بعد، ساول کو سنہیڈرن کونسل کا ممبر منتخب کر لیا گیا کیوں کہ ستفنس کے معاملہ میں اُس نے بڑی سرگرمی کا مظاہرہ کیا تھا۔ خُدا کے بیٹے کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے ساول کچھ دیر تک ابلیس کے ہاتھ میں ایک نہایت ہی طاقنور آلہ بنا رہا۔ لیکن جلد ہی یہ بے رحم دُکھ دینے والا اُس کلیسیا کو تعمیر کرنے کے لئے آنے کو تھا جس کو اب برباد کر رہا تھا۔ کیوں کہ جو ابلیس سے طاقت میں کہیں بڑھ چڑھ کر ہے اُس نے ساول کو ستفنس کی جگہ لینے کے لئے چُن لیا تھا تاکہ منادی بھی کرے اور مسیح کے نام سے دُکھ بھی اُٹھائے۔ اور اُس کے خون کے وسیلہ دور و نزدیک نجات کی خُوشخبری دے۔

باب ۱۱ - سامریہ میں انجیل کی منادی

ستفنس کی موت کے بعد ایمانداروں کے خلاف اس قدر ظُلم ہُوا کہ "سب لوگ یہودیہ اور سامریہ میں پراگندہ ہو گئے۔ اور ساول کلیسیا کو اس طرح تباہ کرتا رہا کہ گھر گھر گھُس کر اور مردوں اور عورتوں کو گھسیٹ کر قید کراتا تھا..... اس ظلم کے بارے ساول نے خود یوں اقرار کیا..... "میں نےبھی سمجھا تھا کہ یسوع ناصری کے نام کی طر ح طرح سے مخالفت کرنا مُجھ پر فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یروشلیم میں ایس ہی کیا۔ اور سردار کاہنوں کی طرف سے اختیار پا کر بہت سے مُقدسوں کو قید میں ڈالا اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے تو میں بھی یہی رائے دیتا تھا۔ اور ہر عبادت خانہ میں اُنہیں سزا دلا دلا کر زبردستی اُن سے کُفر کہلواتا تھا۔ بلکہ اُن کی مخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کہ غیر شہروں میں بھی جا کر اُنہیں ستاتا تھا"۔ اعمال ۲۶:۹-۱۱

ظلم اور مصیبت کے اُس وقت نیکدُیُمس بڑی دلیری کے ساتھ نجات دہندہ مسیح مصلُوب کی گواہی کے لئے آگے بڑھا۔ نیکدُیُمس یسوع کو قبول کرنے سے ہچکچارہا تھا۔ تین برس تک اُس نے صداقت کو اپنے سینے میں چھپائے رکھا۔ جس کا کوئی پھل نظر نہ آیا۔ جب تک نیکدُیُمس نے مسیح یسوع کا اعلانیہ اقرار نہیں کیا تھا اُس وقت تک وہ سنہیڈرن کونسل میں رہ کر کاہنوں کی مسیح کو مصلُوب کرنے کی سکیموں کو ناکام بناتا رہا۔ لیکن جب آخر کار اُسے صلیب پر لٹکا دیا گیا تو نیکدُیُمس کو وہ باتیں یاد آئیں جو کوہِ زیتوں پر رات کے وقت ایک ملاقات میں مسیح یسوع نے اُسے بتائی تھیں۔ "اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرُور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے"۔ یوحنا ۳:۱۴ نیکدُیُمس نے "مسیح میں" نجات دہندہ کو دیکھا۔

یوسف ارمتیاہ کے ساتھ مل کر نیکدُیُمس نے مسیح یسوع کے کفن دفن کے تمام اخراجات برداشت کئے۔ شاگرد کھل کر دُنیا کو بتانے سے ڈرتے تھے کہ وہ مسیح یسوع کے پیروکار ہیں۔ مگر نیکدُیُمس اور یوسف بڑی دلیری کے ساتھ ان کی مدد کو آئے۔ تاریکی کی گھڑیوں میں ان دو معتبر، بارُسوخ اور صاحب ثروت حضرات کی اشد ضرورت تھی۔ یہ دونوں حضرات اپنے مرحُوم آقا کے لئے وہ سب کچھ کر سکتے تھے جو ان نادار شاگردوں کے لئے ناممکن تھا۔ لہٰذا ان کی دولت اور عزت و وقار نے شاگردوں کو کاہنوں اور سرداروں کی نفرت اور تکرار سے بڑی حد تک محفوظ کر لیا۔

اور اب جب کہ یہودی ابتدائی کلیسیا کو برباد کرنے کی کوشش کر رہے تھے تو نیکدُیُمس ہی اُس کے دفاع کے لئے آیا۔ شاگردوں سے پُوچھ گچھ اور (اختیار والوں کی طرف سے) تنبیہ کا سلسلہ زیادہ دیر تک نہ رہا۔ اُس نے شاگردوں کے ایمان کو حوصلہ بخشا اور اپنے روپے پیسے کو بے دریغ خرچ کیا تاکہ یروشلیم میں انجیل کی منادی پھیل جائے۔ وہ صاحب اختیار جو پہلے نیکدُیُمس کی عزت کرتے تھے اب اُسے حقارت سے دیکھنے اور ستانےلگے۔ نیکدُیُمس دنیاوی مال و دولت کے لحاظ سے وہ غریب ہو گیا۔ اس کے باوجود اُس کے ایمان میں سر مو فرق نہ آیا۔ اور اُس نے ہر طرح اپنے ایمان کا دفاع کیا۔

وہ ظُلم جو یروشلیم میں برپا ہوا اُس نے انجیل کے کام کو آگے بڑھنے کے لئے اچانک متحرک کر دیا۔ یروشلیم میں کلام کی منادی بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور اب خطرہ تھا کہ کہیں شاگرد یروشلیم میں ہی بہت زیادہ عرصہ تک ٹکے نہ رہیں اور تمام دُنیا میں جانے کے حکم سے غافل نہ ہو جائیں جو نجات دہندہ نے اُنہیں دیا تھا۔ اس قوت کو بھولتے ہوئے جو تندہی سے خدمت کرتے ہوئے بدی کی مزاحمت کرنے کے لئے اچھی طرح حاصل ہوتی ہے۔ وہ یہ سوچنے لگے کہ یروشلیم میں کلیسیا کو دُشمن کے حملہ سے محفوظ و مامون کرنے کے مقابلہ

میں کوئی اور کام اتنا اہم نہیں۔ نئے ایمانداروں کو یہ تعلیم دینے کی بنائے کہ وہ انجیل کی خُوشخبری اُن تک پہنچائیں جنہوں نے ابھی تک نہیں سُنی، شاگرد اس خطرے میں تھے کہ وہ اُسی کامیابی پر مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں جو وہ حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ خداوند نے اپنے نمائندوں کو دُور و نزدیک بھیجنے کےلئے جہاں وہ دوسروں کی خدمت کر سکیں، اُن پر ایذا اور ظُلم کو برپا ہونے دیا۔ یروشلیم سے نکالے جانے کے بعد ایماندار ہر جگہ "کلام کی خوشخبری دیتے پھرے" ۔ اعمال ۴:۸

جن کو مسیح یسوع نے یہ حکم دیا تھا "تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناو" (متی ۱۹:۲۸) اُن میں معمولی مردوزن شامل تھے جنہوں نے اپنے آقا کو پیار کرنا سیکھ لیا تھا اور اُنہوں نے اس کی بے لوث خدمت کا نمونہ اپنانے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ ان سادہ لوگوں اور شاگردوں کو جو نجات دہندہ کے ساتھ زمینی خدمت کے دوران رہے تھے نہایت ہی قیمتی اعتماد حاصل ہوا تھا وہ مسیح کے ذریعہ دُنیا تک نجات کی خوشخبری پہنچانے کو تھے۔ جب وہ ایذا اور ظلم کے سبب پراگندہ ہوئے تو وہ مشنری جوش و جذبہ سے معمور ہو کر آگے بڑھے۔ اُنہوں نے اپنے مشن کی ذمہ داری کو محسُوس کیا۔ وہ جانتے تھے کہ اُن کے ہاتھ میں فاقہ زدہ دُنیا کے لئے زندگی کی روٹی ہے اور وہ مسیح کی محبت کے تحت مجبُور کو شفا ملی اور غریبوں کو انجیل کی خوشخبری سنائی گئی۔

فلپس جو سات ڈیکنیز میں سے ایک تھا وہ بھی اُن بھائیوں میں شامل تھا جنہیں یروشلیم چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ اور وہ شہر سامری میں جا کر لوگوں میں مسیح کی منادی کرنے لگا اور جو معجزے فلپس دکھاتا تھا لوگوں نے اُنہیں سُن کر اور دیکھ کر بالاتفق اُس کی باتوں پر جی لگایا۔ کیوں کہ بہتیرے لوگوں میں سے ناپاک رُوحیں بڑی آواز سے چلا چلا کر نکل گئیں اور بہت سے مفلوج اور لنگڑے اچھے کئے گئے اور اُس شہر میں بڑی خوشی ہوئی"۔ اعمال ۴:۸-۸

یعقوب کے کنویں پر سامری عورت کے ساتھ یسوع مسیح کا پیغام پھل لایا یسوع مسیح کی باتیں سن کر سامری عورت شہر کے لوگوں کے پاس جا کر یُوں کہنے لگی۔ --- "آو ایک آدمی کو دیکھو جس نے میرے سب کام مجھے بتا دئیے کیا ممکن ہے کہ مسیح یہی ہے" اور اُس شہر کے بہت سے سامری اس عورت کے کہنے سے اس پر ایمان لے آئے۔ اور اس سے درخواست کرنے لگے کہ ہمارے پاس رہ۔ وہ دو روز وہاں رہا۔ "اور اس کے کلام کے سبب سے اور بھی بہتیرے ایمان لائے"۔ یوحنا ۲۹:۴، ۳۹:۴-۴

اور جب اُس کے شاگردوں کو یروشلیم سے نکالا گیا تو اُن میں سے بُہتوں نے سامریہ میں پناہ لی۔ سامریوں نے انجیل کے پیغام کا دل سے خیر مقدم کیا۔ اور یہودی ایمانداروں نے اُن میں سے بہتات سے فصل جمع کی جن کے وہ پہلے جانی دُشمن تھے۔

سامریہ میں فلپس کی خدمت نہائت ہی کامیاب ثابت ہوئی۔ چنانچہ اُس کی حوصلہ افزائی کے لئے خدا وند خدا نے اُسے یروشلیم مدد کے لئے بھیجا۔ تب وہ مسیح یسوع کے اس کلام کو مزید وضاحت کے ساتھ سمجھا کہ "لیکن رُوح القدس تم پر نازل ہو گا تو تُم قوت پاو گے اور یروشلیم اور تما یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے"۔ اعمال ۸:۱ فلپس ابھی تک سارمریہ میں ہی تھا جب اُسے آسمانی پیامبر نے پیغام دیا کہ "اُٹھ کر دکن کی طرف اُس راہ تک جاجو یروشلیم سے غزہ کو جاتی ہے--- وہ اُٹھ کر روانہ ہوا" ۔ اعمال ۲۶:۸-

۲۷۔۔۔ اُس نے اپنی بُلاہٹ کے لئے نہ سوال کیا اور نہ ہی حکم ماننے میں چوں چراں کی۔ کیونکہ اپس نے خدا کی مرضی کے برعکس چلنے کے بارے عبرت حاصل کر لی تھی۔

"اور دیکھو ایک حبشی خوجہ آرہا تھا۔ وہ حبشیوں کی ملکہ کندا کا ایک وزیر اور اُس کے سارے خزانے کا مختار تھا۔ اور یروشلیم میں عبادت کےلئے آیا تھا۔ وہ ایک رتھ پر بیٹھا ہواور یسعیاہ بنی کے صحیفہ کو پڑھتا ہوا واپس جا رہا تھا"۔ اعمال ۸:۲۷۔۲۸ یہ حبشی اچھی پوزیشن پر فائض تھا اور بڑے اثر و رسوخ کا مالک تھا۔ خدا وند خدا نے دیکھا کہ جب یہ شخص ایمان لے آئے گا تو اُس روشنی کو جو یہ خود حاصل کرے گا دوسروں تک بھی پہنچائے گا۔ اور انجیل کے حق میں اپنا زیادہ سے زیادہ اثر و رسوخ کو کام میں لائے گا۔ خُدا کے فرشتے نور کے اس متلاشی کو دیکھ رہے تھے اور وہ نجات دہندہ کے پاس لایا گیا۔ رُوح القدس کی خدمت کے ذریعہ خُدا وند اُسے ایسے شخص کے پاس لایا جو نور تک اس کی رہنمائی کر سکتا تھا۔

فلپس کو ہدایت کی گئی کہ وہ حبشی خوجہ کے پاس جائے اور اُ س پیشنگوئی کی وضاحت کرے جو وہ پڑھ رہا تھا۔ "رُوح نے فلپس سے کہا کہ نزدیک جا کر اُس رتھ کے ساتھ ہولے" اعمال ۸:۲۹ جُونہی فلپس اُس کے قریب گیا تو اُس سے پوچھا "جو تُو پڑھتا ہے اُسے سمجھتا بھی ہے؟ اُس نے کہا یہ مجھ سے کیوں کر ہو سکتا ہے جب تک کوئی مجھے ہدایت نہ کرے؟ اور اُس نے فلپس سے درخواست کی کہ میرے پاس آ بیٹھ۔ کتاب مقدس کی جو عبارت وہ پڑھ رہا تھا یہ تھی کہ "لوگ اُسے بھیڑ کی طر ذبح کرنے کو لے گئے اور جس طرح برّہ اپنے بال کترنے والے کے سامنے بے زبان ہوتا ہے اُسی طرح وہ اپنا منہ نہیں کھولتا اُس کی پست حالی میں اُس کا انصاف نہ ہوا۔ اور کون اُس کی نسل کا حال بیان کرے گا؟ کیونکہ زمین پر سے اُس کی زندگی مٹائی جاتی ہے۔ خوجہ نے فلپس سے کہا میں تیری منت کر کے پُوچھتا ہوں کہ نبی یہ کس کے حق میں کہتا ہے؟ اپنے یا کسی دوسرے کے؟ پھر فلپس نے نجات کے بارے عظیم سچائی کا بیان کیا۔ "فلپس نے اپنی زبان کھول کر اسی نوشتہ سے شُروع کیا اور اُسے یسوع کی خوشخبری دی"۔ اعمال ۸:۳۰۔۳۵ جب کتاب مقدس کی عبادت کا مفہوم سمجھایا گیا تو حبشی خوجہ کا دل خوشی سے لبریز ہو گیا۔ اور جب شاگرد بتانے سے فارغ ہوا خوجہ دی گئی روشنی کو قبول کرنے کو تیار پایا گیا کیوں کہ انجیل کو قبول کرنے کی راہ میں اس کا دنیاوی اعلیٰ رتبہ باعثِ رکاوٹ نہ ہوا۔

"اور راہ چلتے چلتے کسی پانی کی جگہ پہنچے۔ خوجہ نے کہا دیکھ پانی موجود ہے اب مجھے بپتسمہ لینے سے کونسی چیز روکتی ہے؟ پس فلپس نے کہا کہ اگر تُو دل و جان سے ایمان لائے تو بپتسمہ لے سکتا ہے۔ اُس نے جواب میں کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔ پس اُس نے رتھ کو کھڑا کرنے کا حُکم دیا اور فلپس اور خوجہ دونوں پانی میں اُتر پڑے اور اُس نے اُس کو بپتسمہ دیا۔ جب وہ پانی میں سے نکل کر اُوپر آئے تو خُدا وند کا رُوح فلپس کو اُٹھا لےگیا۔ اور خوجہ نے اُسے پھر نہ دیکھا کیونکہ وہ خوشی کرتا ہوا اپنی راہ چلا گیا۔ اور فلپس اشدُود میں آ نکلا اور قیصریہ میں پہنچنے تک سب شہروں میں خوشخبری سُناتا گیا"۔ اعمال ۸:۳۶۔ ۴۰

یہ حبشی اُس بڑی جماعت کو نمائندگی کرتا ہے جسے فلپس جیسے مشنریوں سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ایسے مشنری جو خُدا کی آواز کو سُنیں اور جہاں وہ اُنہیں بھیجے جائیں۔ بہتیرے ہیں جو کلام مقدس کا مطالعہ تو کرتے ہیں مگر اُس کے صحیح مفہوم کو نہیں سمجھتے۔ تمام دُنیا میں مردوزن بڑی تمنا کے ساتھ آسمان ی طرف دیکھ رہے ہیں۔ فضل، رُوح القدس اور روشنی کے لئے دعائیں اور آنسو، درخواستیں ، خواہشمند رُوحوں کی

جانب سے آسمان کی طرف جاتی ہیں۔ بہتیرے ایسے ہیں جو بادشاہی کے کنارے کھڑے ہیں اور اُن کی خواہش ہے کہ کوئی آ کر اُنہیں بادشاہت کے دُوسرے فرزندوں کے ساتھ ملا دے۔

فرشتہ نے فلپس کی اُس شخص تک پہنچنے میں رہنمائی کی جو نور کا متلاشی تھا اوع جو انجیل کو قبول کرنے کے لئے تیار تھا۔ آج فرشتے اپن کارگزاروں کے قدموں کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں جو رُوح القدس کو اپنی زبانیں پاک اور دلوں کو راست بنانے کی اجازت دینے ہیں۔ وہ فرشتہ جو فلپس کے پاس بھیجا گیا وہ خود بھی حبشی خوجہ کے لئے خدمت انجام دے سکتا تھا، مگر خُدا اس طرح کام نہیں کرتا یہ اُس کی تجویز ہے کہ آدمی اپنے بھائی بندوں کے لئے خود کام کریں۔

وہ صداقت، قوت اور قابلیت جو پہلے شاگردوں کو دی گئی ہر زمانے کے ایمانداروں کو دی گئی۔ ہر شخص جس نے انجیل کو قبول کیا ہے اُس کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ اس صداقت کو دُنیا تک پہنچائے۔ خُدا کے ایماندار لوگ ہمیشہ جو شیلے مشنری رہے ہیں۔ اُنہوں نے اسکی عزت و جلال کے لئے اپنے ذرائع مخصوص کر دئیے اور اپنے توڑوں کو اُس کی خدمت کے لئے بڑی حکمت اور دانائی سے صرف کیا۔

ماضی میں مسیحیوں کی بے لوث خدمت ہمارے لئے مشعل راہ ہونی چاہیے۔ خدا کی کلیسیا کے لوگوں کو بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ اُنہیں چاہیے کہ وہ دُنیا کی خواہشات سے الگ ہو کر اُس کے نقش قدم پر چلیں جو بھلائی کرتا رہا۔ جو حاجتمند ہیں اُن کے لئے دلوں میں ہمدردی اور رحم پیدا کرکے اُن کی مدد کرنا چاہیے۔ اور گنہگاروں کو نجات دہندہ کی محبت کے بارے سکھانا چاہیے۔ ایسے کام بہت محنت طلب ہیں مگر ان کا صلہ بڑا ہی عظیم ہے۔ جو اس خدمت کو خلوص نیتی اور دل کی پاکیزگی سے کرتے ہیں وہ نجات دہندہ کے لئے رُوحوں کو ضرُور جیتیں گے۔ کیونکہ عملی طور پر الہٰی مشن کو پُورا کرنے کے لئے جو تاثیر نگرانی کرتی ہے اسکی مزاحمت ممکن ہی نہیں۔

اس مشن کی تکمیل کی ذمہ داری صرف مخصوص شدہ پاسبان پر ہی نہیں۔ ہر ایک شخص جس نے مسیح کو قبول کر لیا ہے اُسے یسوع مسیح کی طرف سے بُلاہٹ ہے کہ وہ اپنے بھائی بندوں کے لئے نجات کی خدمت انجام دے۔ ‘‘رُوح اور دُلہن کہتی ہیں آ اور سُننے والا بھی کہے آ’’۔ مکاشفہ ۲۲:۱۷ یہ حُکم کلیسیا کے تمام افراد کے لئے ہے۔ ہر ایک جس نے اس دعوت کی آواز کو سن لیا ہے اُسے اس پیغام کو پربت پربت اور وادی وادی یہ کہتے ہوئے سنانا ہے کہ ‘‘آ’’۔

یہ سوچنا سخت حماقت ہو گی کہ رُوحوں کو جیتنے کا کام صرف خادموں کا ہی ہے۔ حلیم فروتن اور مخصوص شدہ ایماندار جس کے شانوں پر تاکستان کے مالک نے رُوحوں کا بوجھ رکھتا ہے وہ اُن آدمیوں سے حوصلہ پاتا ہے جن کے کندھوں پر مسیح یسوع نے اس سے کہیں زیادہ بھاری ذمہ داریاں رکھی ہوئی ہیں۔ جو خُدا کی کلیسیا میں بطور لیڈر ہیں اُنہیں یہ محسوس کرنا چاہیے کہ مسیح یسوع کا حُکم اُن سبھوں کے لئے ہے جو اُس کے نام میں ایمان رکھتے ہیں۔ خُدا وند اپنے تاکستان میں بہت سی ایسی رُوحوں کو بھی بھیجے گا جو ہاتھ رکھنے سے خدمت کے لئے مخصوص نہیں ہوئیں۔

سینکڑوں بلکہ ہزاروں جنہوں نے نجات کا پیغام سُنا تھا وہ ابھی تک بازار میں بیکار کھڑے ہیں۔ جب کہ اُنہیں کسی بھی کار آمد خدمت کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ ایسوں کے لئے خُدا وند یسوع مسیح فرماتا ہے۔ ‘‘تُم

کیوں یہاں تمام دن بیکار کھڑے رہے؟ وہ اس کے ساتھ اس بات کا اضافہ کرتے ہوئے فرماتا ہے "تُم بھی تاکستان میں چلے جاو"۔ متی ۲۰:۶۔۷ ایسا کیوں ہے کہ بہت سے اس بُلا ہٹ کا جواب نہیں دیتے؟ کیا اُن کو یہ بہانا مل جاتا ہے کہ وہ منبر (Pul Pit) پر کھڑے نہیں ہوئے؟ اُن کو معلوم ہونا چاہیے کہ پلیٹ (منبر) کے باہر بہت بڑا کام ہونے والا باقی ہے جو ہزاروں وقف شُدہ خُود پرور ممبران کو انجام دُنیا ہے۔

کافی عرصہ تک خُدا وند خُدا نے خدمت کی رُوح کا انتظار کیا ہے کہ وہ تمام کلیسیا کو اپنے قبضہ میں لے لے تاکہ ہر ایک اپنی قابلیت کے مطابق خُدا وند کے لئے خدمت انجام دے۔ جب خُدا کی کلیسیا کے لوگ اپنے وطن یا باہر (جہاں بھی ضرورت ہو) انجیل کے حُکم کی تکمیل میں اپنی اپنی ذمہ داریاں پُوری کریں گے تو تمام دُنیا کو جلد آگاہی مل جائے گی اور یسوع مسیح اس دھرتی پر بڑی قُدرت اور جلال کے ساتھ آجائے گا "اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دُنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہو گا"۔ متی ۲۴:۱۴

باب ۱۲ - ستم ظریف سے شاگرد تک

یہودی لیڈروں میں بہت ہی نمایاں لیڈر جو انجیل کی تشہیر کی کامیابی سے سیخ پا ہو گیا وہ ساول ترسی تھا۔ پیدائش کے لحاظ سے وہ رومی تھا اس کے آباو اجداد یہودی تھے اور تعلیم و تربیت یروشلیم میں نامی گرامی ربیوں سے حاصل کی۔ وہ خُود فرماتا ہے "آٹھویں دن میرا ختنہ ہوا۔ اسرائیل کی قوم اور بنیمین کے قبیلہ کاہوں۔ عبرانیوں کا عبرانی، شریعت کے اعتبار سے فریسی ہوں۔ جوش کے اعتبار سے کلیسیا ک ستانے والا، شریعت کی راستبازی کے اعتبار سے بے عیب تھا"۔ فلپیوں ۳:۵-۶ ربیوں نے اس نوجوان سے بڑی توقعات وابستہ کر رکھی تھیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ نوجوان قدیم عقیدے کا بڑی شدومد کے ساتھ دفاع کرے گا۔ سنہیڈرن کونسل میں اس کو جو مرتبہ حاصل تھا اُس میں بڑا ہی اختیار پایا جاتا تھا۔

ساول نے ستفنس کی تفتیش اور اُس پر فتویٰ صادر کرانے میں بڑا ہی سرگرم اور نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ تاہم شہید کے ساتھ جو خُدا کی موجودگی کے واضح ثبُوت تھے اُن کے سبب ساول بڑا ہی پریشان تھا اور سوچتا تھا کہ مسیح کے پیروکاروں کے ساتھ ہمارا سلوک راستی پر مبنی نہیں۔ چنانچہ اُس کا ذہن انتشار کا شکار ہو گیا۔ اپنی اس پریشان کن حالت میں اُس نے اُن کی طرف رجوع کیا (یہودی عالموں) جن کی حکمت اور رائے میں اُسے کامل بھروسہ تھا۔ بالآ خر فقیہوں اور سرداروں کے دلائل نے اُسے قائل کر لیا کہ ستفنس کُفر بکنے والا تھا اور یسوع مسیح جس کے بارے شہید پر چار کرتا تھا دھوکے باز تھا۔ مگر ہم جو مقدس خدمت انجام دیتے ہیں راستی پر ہیں۔

سخت آزمائش اور اذیت کے بغیر ساول اس مندرجہ بالا نتیجہ پر نہیں پہنچا تھا۔ مگر اختتام پر اسکی تعلیم، تعصب، اپنے قدیم اساتذہ کا احترام اور ہر دلعزیزی کے غرُور نے اس کے ضمیر کی آواز اور خُدا کے فضل کے خلاف بغاوت کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اور کُلی طور پر فیصلہ کر لیا کہ کاہن اور ربی درُست تھے۔ چنانچہ ساول اس تعلیم کی سخت مخالفت کرنے لگا جو مسیح کے شاگردوں نے سکھائی تھی۔ ساول کا مقدس بہنوں اور بھائیوں کو پیشی کے لئے محض اس لئے گھسیٹ گھسیٹ کر لانا اور اس لئے قید اور قتل کروانا کیونکہ ان کا ایمان مسیح میں ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض نئی منظّم شدہ کلیسیاوں کے دل میں خوف اور غم بھر گیا بلکہ بعض نے بھاگ جانے میں ہی سلامتی سمجھی۔

پس جو یروشلیم سے پراگندہ ہوئے وہ کلام کی خوشخبری دیتے پھرے۔ اعمال ۸:۴ جن شہروں میں وہ بھاگ کر گئے اُن شہروں میں ایک شہر دمشق بھی تھا جہاں بہت سے لوگ اس نئے ایمان میں آ گئے۔ کاہنوں اور سرداروں کا خیال تھا کہ ہماری انتھک کوشش اور سخت سزائیں اس بدعت کو کُچل سکتی ہیں۔ اب اُنہوں نے سوچا کہ وہی اقدام جو نئی تعلیم کے خلاف یروشلیم میں اُٹھائے تھے وہی اقدام دُوسری جگہوں کے لئے بھی عمل میں لائے جائیں۔ اور وہ خاص کام جو وہ دمشق میں کرنا چاہتے تھے اُسے انجام دینے کے لئے ساول نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ "اور ساول جو ابھی تک خُداوند کے شاگردوں کے دھمکانے اور قتل کرنے کی دُھن میں تھا سردار کاہن کے پاس گیا۔ اور اُس سے دمشق کے عبادتخانوں کے لئے اس مضمون کے خط مانگے کہ جن کو وہ اس طریق پر پائے خواہ مرد خواہ عورت ان کو باندھ کر یروشلیم میں لائے"۔ اعمال ۹:۱-۲ "اسی حال میں سردار کاہنوں سے اختیار اور پروانے لے کر دمشق کو جاتا تھا"۔ اعمال ۲۶:۱۲ ترسُس کا ساول جوانی کے عالم ش**باب** اور قوت سے سرشار، غلظ جوش و خروش سے برانگیختہ ہو کر وہ ایک یاد گار سفر پر روانہ ہو گیا ۔ مگر راستے میں اُسے ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے اُس کی پُوری زندگی کو نہ و بالا کر کے رکھ دیا۔

سفر کے آخری دن "دوپہر کے وقت" تھکے ماندے مسافر جیسے ہی دمشق کے قریب پہنچے تو اُن کے سامنے بڑی ذرخیز زمین، سرسبز و شاداب باغات اور میوے دار درخت تھے جن کو پہاڑوں سے جاری ہونے والی میٹھے پانی کی ندیوں نے گھیر رکھا تھا۔ لق و دق ویرانوں میں سفر کرنے کے بعد یقیناً یہ منظر آنکھوں کو طراوت پہنچا رہا ہو گا۔ جب ساول اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سر سبز میدانوں اور خُوبصورت شہر کو دیکھ کر باغ باغ ہو رہا تھا "اچانک" (جیسے ساول نے بعد میں بتایا) "دوسرے کے وقت راہ میں یہ دیکھا کہ سُورج کے نور سے کہیں زیادہ ایک نُور آسمان سے میرے اور میرے ہمسفروں کے گردا گرد آ چمکا" اعمال ۱۳:۲۶ یہ نور اتنا جلالی تھا کہ انسانی آنکھ اُس تاب نہیں لاسکتی تھی۔ ساول بینائی سے محروم حیران پریشان زمین پر اوندھے منہ گر پڑا۔ جب روشنی مسلسل اُن کے گرد چمک رہی تھی تو ساول نے عبرانی زبان میں یہ آواز سنی "اے ساول اے ساول! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ اُس نے کہا اے خُدا وند تُو کون ہے جسے میں ستاتا ہوں؟ خُداوند نے فرمایا میں یسوع ہوں جسے تُو ستاتا ہے۔ پینے کی آڑ پر لات مارنا تیرے لئے مُشکل ہے"۔ اعمال ۱۴:۲۶

نظارہ کی تاب نہ لاتے ہوئے سراسیمہ اور چکا چوندھ نُور سے تقریباً اندھا ہو گیا۔ ساول کے ہمسفروں نے آواز سُنی مگر کسی کو نہ دیکھا، مگر ساول نے اُس کلام کو بخوبی سمجھ لیا اور اُسےبھی جس نے اس سے کلام کیا تھا کیوں کہ اُس نے خود کو ساول پر اچھی طرح آشکارہ کر دیا۔ اب وہ جانتا تھا کہ جس کو وہ ستاتا ہے وہ خُدا کا بیٹا ہے۔ کیونکہ جو جلالی بدن میں اُس کے سامنے کھڑا تھا وہ مسیح مصلُوب تھا۔ پژمردہ وہ یہودی کی رُوح پر نجات دہندہ کا چہرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نقش ہو گیا۔ جو کلام اُس سے کیا گیا وہ اس کے دل میں اُتر گیا۔ اُس کے تاریک ذہن میں روشنی کا سیلاب آ گیا جو اُس کی ماضی کی جہالت اور غلطیوں کو ظاہر کرنے لگا۔ ساول پر یہ بھی ظاہر ہوا کہ اب اُس کی موجودہ زندگی کے لئے رُوح القدس کے نُور کی کس قدر ضرورت ہے۔

اب ساول نے دیکھا کہ مسیح کے پیرو کاروں کو ستانے سے اُس نے در حقیقت ابلیس کی خدمت کی ہے۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کی قائلیت اور اس کا فرض زیادہ تر کاہنوں اور سرداروں کے اندیکھے اعتماد پر مبنی تھا۔ اُس نے اُن کا اُس وقت بھی یقین کر لیا جب اُنہوں نے بتایا کہ مسیح کے جی اُٹھنے کی کہانی اُس کے شاگردوں کی من گھڑت کہانی ہے۔ چونکہ اب خُدا وند یسوع مسیح خُود اُس پر ظاہر ہو گیا تھا اس لئے وہ اُن سچے دعووں کا بھی قائل ہو گیا تھا جو شاگردوں نے کئے تھے۔

آسمانی روشنی کی وجہ سے ساول کا ذہن بڑی سُرعت سے کام کرنے لگا۔ الہٰی صحیفوں کے نبیانہ ریکارڈ کو وہ اب بہت اچھی طرح سے سمجھنے لگا۔ اُس نے دیکھا کہ یہودیوں کا مسیح یسوع کو رد کرنا، اُس کی مصلوبیت، مردوں میں سے جی اُٹھنا اور آسمان پر چڑھنا یہ سب کچھ یہ نبیوں نے پہلے سے بتا دیا تھا۔ اور یہ سب کچھ ثابت کرتا تھا کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ وہ کلام جو ستفنس نے اپنی شہادت کے وقت کیا تھا وہ زبردستی اپس کے ذہن میں داخل ہو گیا تھا۔ اور ساول نے محسُوس کیا کہ شہید نے واقعی خُدا کے جلال کو دیکھا تھا جب اُس نے یوں فرمایا "دیکھو! میں آسمان کو کھلا اورابن آدم کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہوں" اعمال ۵۵:۷ کاہنوں نے تو اُس وقت اُس کے کلام کو سن کر کہا تھا کہ یہ کفر بولتا ہے۔ مگر اب ساول نے جان لیا کہ وہ سچ بولتا تھا۔

ستانے والے کے لئے یہ مکاشفہ کتنا شاندار تھا! اب ساول یقینی طور پر جانتا تھا کہ موجودہ مسیح اس دھرتی پر بطور یسوع ناصری آیا تھا۔ اور اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہی رد کیا گیا اور ان لوگوں کے ذریعہ صلیب پر چڑھایا گیا جنکو وہ بچانے آیا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ نجات دہندہ قبر پر فتح پا کر زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ

گیا ہے۔ الٰہی مکاشفہ کے ان لمحات میں ڈرا اور گھبراہٹ کے ساتھ ساول کو یاد آیا کہ ستفنس جس نے مسیح کی مصلوبیت اور اُس کے جی اُٹھنے کی گواہی دی تھی اُسے میری ہی رضا سے سنگسار کیا گیا اور بعد میں مُجھے ہی آلہ کار بنا کر مسیح یسوع کے کئی اور لائق فائق شاگردوں کو سخت اذیتیں دے کر موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔

مسیح یسوع نے ستفنس کے ذریعہ ساول سے گُفتگو کی تھی جس کے دلائل کو جُھٹلایا نہیں جا سکتا تھا۔ اس یہودی عالم نے شہید کا چہرہ دیکھا تھا جس پر مسیح کا جلال منعکس ہو رہا تھا۔ اُسکا چہرہ فرشتہ کا سا تھا۔ ‘‘اور اُن سب نے جو عدالت میں بیٹھے تھے اُس پر غور سے نظر کی تو دیکھا کہ اُسکا چہرہ فرشتہ کا سا ہے’’۔ اعمال ۶:۱۵ اپنے دشمنوں کے بارے اُس نے اُس کی رحم دلی اور صبر کو بھی دیکھا تھا۔ اتنی بڑی اذّیت کے دوران بھی اُس نے باپ سے درخواست کی تھی کہ یہ گناہ ان کے ذمہ نہ لگا۔ وہ اُن کی بہادری سے بھی واقف تھا جن کو اُس نے ستایا اور قید کروایا تھا۔ ساول نے دیکھا تھا کہ اُن میں سے بعض ایک نے ہنستے اور خوشی مناتے ہوئے اپنے ایمان کی خاطر موت کو گلے لگا لیا۔

ان تمام واقعات نے ساول کو قائل کر لیا کہ یسوع ہی موعودہ مسیح تھا۔ اس سے پیشتر کئی بار اُس نے ساری ساری رات اپنے آپ کو قائل کرنے کی بے سود اور بے حد تگ و دو کی تھی کہ یسوع ہی مسیح موعود ہے مگر ہر بار اپنے عقیدے کی تسکین میں یہی کہتا رہا کہ یسوع ناصری، مسیح موعود نہیں اور اس کے سارے حواری جنونی اور دھوکے باز ہیں۔

اب خُدا وند یسوع مسیح نے خُود اس سے کلام کر کے کہا تھا ‘‘اے ساول اے ساول! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟’’ اور ساول نے پُوچھا ‘‘اے خُداوند تُو کون ہے؟’’ اور جواب ملا ‘‘میں یسُوع ہوں جسے تو ستاتا ہے’’۔ خُداوند یسوع مسیح نے خود کو اپنے لوگوں کے ساتھ شناخت کرایا۔ خُداوند یسوع مسیح کے حواریوں کو ستانے کے ذریعہ ساول نے براہ راست آسمان کے خالق کو دُکھ دیا تھا۔ اُن پر جھوٹے الزامات عائد کرنے اور جھوٹی گواہی دینے سے اُس نے دُنیا کے نجات دہندہ کے خلاف یہ سب کُچھ کیا تھا۔

بے شک ساول کے ذہن میں آیا ہو گا کہ جو اُس سے کلام کر رہا ہے وہ یسوع ناصری ہی ہے جس کا عرصہ سے انتظار تھا اور جو اسرائیل کی تسلی اور نجا ت ہے’’ ڈرتے اور کانپتے ہوئے ساول نے پُوچھا اے خُداوند تُو کیا چاہتا ہے کہ میں تیرے لئے کروں؟ تب خُداوند نے جواب میں اس سے کہا ‘‘اُٹھ شہر میں جا اور جو تُجھے کر نا چاہیے وہ تجھ سے کہا جائے گا’’۔

جب مسیح کا جلال جاتا رہا اور ساول زمین سے اُٹھ گیا تو اُسے معلوم ہوا کہ اُس کی بینائی مکمل طور پر جا چُکی ہے۔ خُداوند کے جلال کی آب و تاب اُس کی آنکھوں کی برداشت سے باہر تھی اور جب اُس کو اُٹھایا گیا تو اُس کی رویا پر رات کی تاریکی چھا گئی۔ اُسے یقین ہو گیا کہ نابینا پن کی سزا اُسے خُدا کی طرف سے اس لئے ملی ہے کیونکہ اُس نے مسیح کے پیروکاروں پر بڑا ظُلم ڈھایا تھا۔ اس ہولناک تاریکی میں وہ اِدھر اُدھر ٹٹولنے لگا۔ اُس کے ہمراہی خوف اور حیرت میں غلطاں اس کا ہاتھ پکڑ کر دمشق میں لے گئے۔

جس صبح یہ واقعہ پیش آیا ساول اپنے آپ میں انتہائی مطمئن ہو کر دمشق کے قریب پہنچ چُکا تھا۔ کیونکہ جو اعتماد اور بھروسہ کاہنوں نے اُس پر کیا تھا اُس پر اُسے بڑا ہی فخر اور اطمینان تھا۔ ساول کو بڑی ہی سنجیدہ ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں۔ اُسے یہودی مذہب کی ترقی اور برومندی اور دمشق میں نئے ایمان کو ختم کرنے

کی پُوری پُوری اجازت دی گئی تھی۔ لہٰذا اُس نے اپنے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا مُصمم ارادہ کر لیا۔ اور وہ اُن تجربات کو جن سے اُسے دو چار ہونا تھا اُن کی کامیابی کی توقع لئے بیٹھا تھا۔

لیکن اب شہر میں اُس کا داخلہ اُس کی توقعات کے بالکل برخلاف تھا۔ بینائی سے محرُوم، بے بس، پچھتاوے کی اذّیت، اور اس بات سے ناواقف کہ اُسے مزید کس سزا کا سامنا ہو گا۔ بہر کیف اُس نے شاگرد یہودہ کے گھر کی تلاش کی جہاں تنہائی میں اپس کے پاس دُعا اور غورو خوض کرنے کا کافی وقت تھا۔

تین دن تک ساول نہ دیکھ سکا اور نہ ہی اُس نے کچھ کھایا پیا۔ جانکنی کے یہ تین دن ساول کو کئی برسوں کے برابر معلوم ہوئے۔ اسے بار بار بڑے دُکھ کے ساتھ یاد پڑتا تھا کہ کس طرح اُس نے ستفنس کی شہادت میں کردار ادا کیا تھا۔ بڑے کرب اور خوف کے ساتھ وہ اپنے اِس جُرم کو یاد کرتا جو اُس نے خُود کو کاہنوں اور سرداروں کی خباثت اور تعصب کے حوالے کر دیا تھا۔ اور اس نے خود کو ان کے چنگل سے اس وقت بھی آزاد نہ کیا جب ستفنس کا چہرہ آسمانی نُور سے دمک اٹھا تھا۔ بڑی ہی اُداسی اور غمگینی اور شکستہ رُوح کے ساتھ اُس نے کئی واقعات کو دُہرایا جب اُس نے واضح شہادتوں کی طرف سے اپنی آنکھیں اور کان بند کر لئے تھے اور بڑی بے رحمی سے یسوع ناصری پر ایمان رکھنے والوں کے خلاف لوگوں کو اُکسایا تھا۔

دِل کی فروتنی اور قریب سے اپنا امتحان کرنے کے یہ دن تنہائی میں گزرے۔ چونکہ ایمانداروں کو پہلے سے آگاہ کر دیا گیا تھا کہ ساول کس مقصد کے لئے دمشق آرہا ہے چنانچہ وہ ڈرے کہ کہیں ہمیں اپنے جال میں پھنسانے کے لئے اُس نے ڈرامہ نہ رچایا ہو۔ بدیں وجہ وہ اُس سے کنارہ کشی کرتے اور اس سے ہمدردی جتانے سے صاف صاف انکار کرتے رہے۔ ساول غیر تائب یہودیوں سے اپیل نہیں کرنا چاہتا تھا جن کے ساتھ اُس نے مل کر ایمانداروں کو ستانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ وہ اُس کی کہانی بھی نہیں سُنیں گے۔ اس طرح وہ تمام انسانوں کی ہمدردی سے محرُوم ہو گیا۔ اُس کی واحد اُمید رحیم خُداوند خُدا ہی تھا۔ اسی سے اس نے دل کی شکستگی میں التجا کی۔

ان طویل گھڑیوں کے دوران جب ساول خُدا کے ساتھ تنہائی میں تھا اُسے بہت سے الہامی نسخوں میں کئی حوالہ جات جو یسُوع مسیح کی پہلی آمد کے بارے تھے یاد آئے۔ بڑی احتیاط سے اُس نے پیشنگوئیوں کو ڈھونڈا۔ اور جب اُس نے اُن پیشنگوئیوں کے معنوں پر غور کیا تو وہ اپنے پہلے نابینا پن اور بے سمجھی پر بڑا حیران ہوا۔ بلکہ یہودیوں کے نابینا پن اور بے سمجھی پر بھی حیران رہ گیا جنہوں نے موعودہ مسیح کو رد کرنے میں لوگوں کی رہنمائی کی تھی۔ اب کُھل کر سامنے آنے والی رویا کے ذریعہ اُس پر سب کچھ صاف اور واضح ہوگیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پہلے تعصب اور کم اعتقادی نے اُس کے ذہن کو گھمبیر کر دیا تھا تاکہ وہ پیشنگوئی کے یسوع ناصری کو جو مسیح موعود تھا نہ پہچانے۔

جب ساول کُلی طور پر رُوح القدس کی قائل کرنے والی قُوت پر ایمان لے آیا تو اُس نے اپنی زندگی کی خطاوں کو پہچانا اور خُدا کی شریعت کے دُور رس دعووں کو تسلیم کیا۔ ساول جو فریسی ہونے پر فخر کرتا تھا اور جس کا یہ ایمان تھا کہ اعمال حسنہ سے انسان راستباز ٹھہرتا ہے اب وہ خُدا کے سامنے فروتنی اور سادگی میں چھوٹے بچے کی مانند سجدے میں پڑا ہُوا اپنے نکمے پن کا اقرار کر رہا تھا۔ اور مردوں میں سے زندہ ہونے والے اور مسیح مصلوب کی خُوبیوں کا واسطہ دے کر معافی مانگ رہا تھا۔ اب ساول کی خواہش تھی کہ وہ پُور

طرح خُدا باپ اور اُس کے بیٹے کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے۔ چنانچہ مُعافی کی خواہش کی شدت کے زیر سایہ اُس نے فضل کے تخت کے سامنے اپنی مناجات گزرانیں۔

تائب دل فریسی (ساول) کی دعائیں رائیگاں نہ گئیں۔ اس کے دل کے خیالات و جذبات الہٰی فضل سے تبدیل ہو گئے اور اس کی نیک قواء (بدنی اور ذہنی) خُدا وند کے ابدی مقصد کے ساتھ ہم آہنگ ہو گئیں۔ اب ساول کے قریب مسیح اور اس کی راستبازی کا حصول تمام دُنیا کو حاصل کرنے سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھا۔

گنہگاروں کو قائل کرنے کے لئے ساول کا تبدیل ہونا رُوح القدس کی مُعجزانہ قوت کا حیران کن اور شاندار ثبوت ہے۔ تائب ہونے سے پہلے ساول یقین کر چکا تھا کہ یسوع ناصری نے خُدا کی شریعت کی بے حُرمتی کی ہے اور اپنے شاگردوں کو بتایا ہے کہ اب یہ غیر موثر ہے۔ مگر تبدیل ہونے کے بعد ساول نے کہا کہ مسیح یسوع دُنیا میں اس لئے آیا تاکہ اپنے باپ کے قانوں اور نعمتوں کو دُنیا پر آشکارہ کرے۔ وہ قائل ہو گیا تھا کہ مسیح یسوع ہی یہودہ قُربانیوں کے نظامکا بانی ہے۔ اُس نے دیکھا کہ صلیب پر جان دے کر خُدا وند یسوع مسیح نے علامتی قربانیوں کو موقوف کر دیا۔ نیز عہد عتیق کی پیشنگوئیوں کو جو بنی اسرائیل کے نجا ت دہندہ سے علاقہ رکھتی تھیں اُن کو پورا کر دیا۔

ساول کی تبدیلی کے ریکارڈ میں بڑے ہی اہم اصُول پیش کئے گئے ہیں جو ہمیں تا ابد اپنے ذہن میں محفوظ کر لینے چاہئیں۔ ساول براہ راست یسوع کی حضوری میں لایا گیا۔ یہ وہی تھا جسے یسوع مسیح کوئی اہم ذمہ داری دینے کا خواہاں تھا اور جو اپس کا چنا ہوا وسیلہ تھا۔ تاہم خُدا نے اُسے فوراً یہ نہ بتایا کہ اُسے کیا کرنا ہے۔ خُداوند نے اُسے اسیر کیا اور گناہ کے بارے قائل کیا۔ لیکن جب ساول نے پوچھا کہ اے خُداوند تُو کیا چاہتا ہے کہ میں تیرے لئے کروں؟ تو خُدا نے اُس پوچھنے والے یہودی کو کلیسیا کے ساتھ ملا دیا۔ تاکہ وہاں سے وہ اپنے لئے خُدا کی مرضی معلوم کرے۔

وہ عجیب و غریب روشنی جس نے ساول کی تاریکی کو روشن کر دیا یہ خُدا کا کام تھا۔ مگر اس کے علاوہ اور بھی کام تھا جو ساول کے لئے شاگردوں کو کرنا تھا۔ یسوع مسیح نے قائلیت اور مکاشفہ مہیا کیا اور اب تائب دل ساول اس حالت میں تھا کہ اُن سے یہ سب کچھ سیکھنے جن کو خُدا نے اپنی سچائی سکھانے کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔

جس وقت ساول تنہائی میں یہودہ کے گھر دُعا اور مناجات کی کیفیت میں تھا تو خداوند رویا میں ایک شاگرد حننیاہ پر ظاہر ہوا۔ اور کہا حننیاہ اُٹھ اُس کوچہ میں جا جو سیدھا کہلاتا ہے اور یہودہ کے گھر میں ساول نام کو پُوچھ لے کیونکہ دیکھ وہ دُعا کر رہا ہے اور اُس نے حننیاہ نام ایک آدمی کو اندر آتے اور اپنے اُوپر ہاتھ رکھتے دیکھا ہے تاکہ پھر بینا ہو۔

حننیاہ کو فرشتہ کی باتوں کا بمشکل یقین آیا کیونکہ یروشلیم میں ساول کے ظُلم کی داستانیں دُور و نزدیک پہنچ چُکی تھیں۔ چنانچہ حننیاہ نے جواب دیا "اے خُداوند میں نے بہت سے لوگوں سے اس شخص کو ذکر سُنا ہے کہ اُس نے یروشلیم میں تیرے مقدسوں کے ساتھ کئی برائیاں کی ہیں اور اُس کو سردار کاہنوں کی طرف سے اختیار ملا ہے کہ جو لوگ تیرا نام لیتے ہیں ان سب کو باندھ لے" مگر اُس کے لئے خداوند کا ایک ہی حُکم تھا "تُو جا" کیونکہ یہ قوموں بادشاہوں اور بنی اسرائیل کے میرا نام ظاہر کرنے کا میرا چنا ہوا وسیلہ ہے"۔

فرشتے کی ہدایت کی پیروی کرتے ہوئے حننیاہ ساول کی تلاش میں نکل پڑا جس نے حال ہی میں مسیح کے نام لیوا لوگوں کی زندگی اجیرن کر دی تھی۔ چنانچہ اُسے پا کر تائب دل ساول کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ ”اے بھائی ساول! خُداوند یعنی یسُوع جو تجھ پر اُس راہ میں جس سے تُو آیا ظاہر ہُوا تھا اُسی نے مجھے بھیجا کہ تُو بینائی پائے اور رُوح القدس سے بھر جائے۔ اور فوراًاس کی آنکھوں سے چھلکے سے گرے اور وہ بینا ہو گیا اور اُٹھ کر بپتسمہ لیا“۔

یوں یسوع نے کلیسیا کے اختیار کی توثیق کی اور ساول کو زمین پر اپنی قائم کر دہ ایجنسی (کلیسیا) کے ساتھ منسلک کیا۔ اب کلیسیا زمین پر مسیح کی نمائندہ ہے اُسے خُدا وند نے تائب گنہگاروں کو زندگی کی راہ دکھانے کی ذمہ داری دے رکھی ہے۔

بہت سے بہن بھائی یہ سوچتے ہیں کہ جو روشنی اور تجربہ اُن کے پاس ہے اس کے لئے وہ صرف مسیح یسوع کو جواب دہ ہیں۔ مسیح یسوع گنہگاروں کا دوست ہے اُن کی تکلیفوں سے اس کا جی بھر آتا ہے۔ زمین اور آسمان کا کل اختیار اس کے پاس ہے۔ اس کے باوجود وہ اُن وسائل کی قدر کرتا ہے جو اُس نے آدمیوں کو تعلیم دینے اور نجات بخشنے کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں۔ وہ گنہگاروں کو کلیسیا کی جانب جانے کی ہدایت کرتا ہے جو دُنیا کے لئے روشنی کا منبع ہے۔

جب ساول اپنی غلطی اور تعصب میں غلطاں تھا اُسے یسوع کا مکاشفہ حاصل ہوا جسے وہ ستاتا تھا۔ اُسے براہ راست کلیسیا کی رفاقت میں رکھا گیا جو دنیا کا نُور ہے۔ اس طرح حننیاہ، یسوع مسیح اور اُس کے خادموں کی اس زمین پر نمائندگی کرتا ہے جو یسوع کی جگہ خدمت کرنے کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔ یسوع کی جگہ حننیا نے ساول کی آنکھوں کو چھوتا ہے تاکہ وہ پھر بینا ہو جائے۔ یسوع کی جگہ اُس نے ساول پر ہاتھ رکھے اور جُونہی یسوع کے نام میں دُعا کرتا ہے ساول رُوح القدس پاتا ہے۔

یہ سب کچھ یسوع کے نام اور اختیار سے کیا گیا۔ مسیح یسوع چشمہ ہے، جبکہ کلیسیا اُس چشمہ تک پہنچنے کا وسیلہ۔

باب ۱۳ - تیاری کے دن

بپتسمہ پانے کے بعد پولس نے روزہ کھولا "اور وہ کئی دن اُن شاگردوں کے ساتھ رہا جو دمشق میں تھے۔ اور فوراً عبادت خانوں میں یسوع کی منادی کرنے لگا کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے"۔ اعمال ۹:۱۹-۲۰ بڑی دلیری کے ساتھ اُس نے بیان کیا کہ یسوع ناصری ہی مسیح تھا جسے عرصہ سے ہم سب دیکھ رہے تھے۔ وہ ہمارے گناہوں کے لئے موا ور دفن ہوا اور تیسرے دن کتاب مقدس کے مطابق جی اُٹھا ۔ اور جی اُٹھنے کے بعد اُسے بارہ شاگردوں اور کئی دوسرے لوگوں نےبھی دیکھا اور سب سے پیچھے مُجھ کو جو گیا ادھورے دنوں کی پیدائش ہوں دکھائی دیا" ۱-کرنتھیوں ۱۵:۳-۴ اُس کے دلائل جو وہ کتابِ مقدس کی پیشنگوئیوں سے دیتا وہ کس قدر کامل اور مدلل تھے اور اسکی کوشش میں رُوح القدس کی قوت اس طرح نمایاں تھی کہ یہودی شُشدر رہ گئے اور اس کی کسی دلیل کا جواب نہ دے سکے۔

پولس کی تبدیلی کی خبر یہودیوں کے نزدیک بڑی حیرت کا باعث تھی وہ جس نے دمشق کا سفر کیا تھا (سردار کاہنوں سے اختیار اور پروانے لے کر) تاکہ ایمان داروں کو ستائے وہ اب مسیح مصلوب کی جو مردوں میں سے جی اُٹھا تھا منادی کر رہا تھا۔ اس امر سے اُن کے ہاتھ مضبوط ہوئے جو پیشتر ہی مسیح کے شاگرد تھے اور پولُس مسلسل نئے ایمانداروں کو کلیسیا میں لاتا رہا جن کا وہ پہلے جانی دُشمن تھا۔

پولس کو پہلے یہودی مذہب کا دفاع کرنے والا جوشیلا نوجوان مانا جاتا تھا کیونکہ وہ مسیح کے پیروکاروں کو ستانے اور اُن پر ظُلم کرنے میں انتھک کوشش کرتا تھا۔ وہ کسی بھی شعبہ میں بڑی مہارت سے کام کر سکتا تھا۔ بحث مباحثہ کے دوران اُس کے دلائل بڑے واضح، جامع اور ایسے مکمل ہوتے کہ مخالف زیر ہو جاتا۔ اب یہودیوں نے دیکھا کہ یہ ہونہار نوجوان اُن کے ساتھ جا ملا ہے جنہیں یہ پہلے ستایا کرتا تھا۔ یہی نہیں بلکہ بڑی بے باکی سے یسوع نام کی منادی کرتا ہے۔

جنگ میں مارا گیا سپہ سالار اپنی فوج میں سے جاتا رہتا ہے مگر اُس کی موت دُشمن کو کوئی اضافی قوت مہیا نہیں کرتی۔ لیکن جب کوئی نامی گرامی ہستی مخالفوں میں جا ملتی ہے تو نہ صرف اُس کی پارٹی اُس کی خدمات سے محروم ہو جاتی ہے بلکہ جن کے ساتھ وہ ہستی جا ملتی ہے وہ بھر پور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ خُدا وند خُدا ساول کو دمشق کی راہ پر بہ آسانی ہلاک کر سکتا تھا، اور ستانے والوں کی قوت میں خاصی کمی آ سکتی تھی۔ لیکن خالق خُداوند نے نہ صرف اسکی زندگی بچائی بلکہ اپسے نیا انسان بنادیا، یوں دشمن کی فوج سے زبردست مبلغ، نکتہ چین، غیر معمولی قوت کا مالک پولُس، خُدا کی فوج میں شامل ہو گیا جس کی ابتدائی کلیسیا کو اشد ضرورت تھی۔

جیسے ہی پولُس نے دمشق میں منادی کی وہ سب حیران ہو کر کہنے لگے" کیا یہ وہ شخص نہیں ہے جو یروشلیم میں اس نام کے لینے والوں کو تباہ کرتا تھا اور یہاں بھی اسی لئے آیا تھا کہ ان کو باندھ کر سردار کاہنوں کے پاس لے جائے؟ تاہم نے سب بتایا کہ ایمان کی یہ تبدیلی نہ جذبات کے تحت عمل میں آئی ہے نہ جنونی کیفیت کا نتیجہ ہے بلکہ اُن شہادتوں کی وضاحت اور سراحت کی جو مسیح کی پہلی آمد سے متعلق تھیں۔ اُس نے دو ٹوک الفاظ میں آشکارہ کیا بالآخر یسوع ناصری میں وہ پیشنگوئیاں حقیقی طور پر پُوری ہو گئی ہیں۔ اور اس کے ایمان کا سرچشمہ پیشنگوئیوں کا سچا اور یقینی کلام ہے۔

پولُس جب حیرت میں ڈوبے ہوئے اپنے سامعین سے اپیل کر رہا تھا کہ "توبہ کریں اور خُدا کی طرف رجُوع لا کر توبہ کے موافق کام کریں" (اعمال ۲۶:۲۰) ساول کو اور بھی قوت حاصل ہوتی گئی اور وہ اس بات کو ثابت کر کے کہ مسیح یہی ہے دمشق کے رہنے والے یہودیوں کو حیرت دلاتا رہا"۔ اعمال ۲۲:۹ مگر وہاں بہتیرے تھے جنہوں نے اپنے دل سخت کر لئے اور اس کے پیغام کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ جلد ہی اُن کی حیرت نفرت میں بدل گئی۔ بالکل اسی طرح جس طرح اُنہوں نے اپنی نفرت مسیح یسوع کے برخلاف دکھائی تھی۔

دمشق میں پولُس کے خلاف مخالفت اس قدر بڑھ گئی کہ پولُس کو وہاں مزید خدمت کرنے کی اجازت نہ ملی۔ آسمانی پیامبر نے آ کر اُسے فرمایا کہ یہاں اسے وقتی طور پر چل دے۔ چنانچہ وہ وہاں سے عرب کو چلا گیا۔ (گلتیوں ۱:۱۷) جہاں اُس نے دُشمن سے آرام پایا۔

یہاں صحرا ی تنہائی میں پولُس کے پاس پُر سکون مطالعہ اور غوروخوض کے لئے کافی وقت تھا۔ اُس نے بڑی خاموشی اور تحمل سے اپنے ماضی کے تجربہ کا اعادہ کیا اور توبہ کے عمل کو یقینی بنایا۔ اُس نے پورے دل سے خُداوند کی تلاش کی اور اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھا جب تک اُسے یقین نہ ہوگیا کہ اُس کی توبہ قبول اور اس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ وہ اس بات کا متمنی تھا کہ آنے والی خدمت میں مسیح یسوع اس کے ہمراہ ہو۔ اُس نے اپنے دل سے ہر طرح کا تعصب اور روایات کو نکال دیا جنہوں نے اُس کی زندگی کو غلط رنگ میں رنگ دیا تھا اور سچائی کے منبع سے ہدایات پائیں۔ مسیح یسوع نے اُسے اپنی رفاقت عطاکی اور اُس کے ایمان کو قائم کیا، اور اُسےبڑے پیمانے پر حکمت اورفضل عطا کیا۔

جب انسان کا مزاج خُدا کے مزاج کی مانند بن جاتا ہے اور جب محدود لا محدود کے ساتھ مل جاتا ہے تو جو انسانی بدن ، رُوح اور ذہن پر اثر ہوتا ہے اُس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے اور اس طرح کی رفاقت و شراکت میں اعلیٰ ترین علم حاصل ہوتا ہے۔ ترقی اور سربلندی کے لئے یہ خُدا کا اپنا ہی طریقہ کار ہے۔ چنانچہ تمام بنی نوع انسان کے لئے اُس کا یہ پیغام ہے کہ "اُس سے ملا رہ"۔ ایوب ۲۲:۲۱

حننیاہ کے ساتھ مُلاقات کے وقت پولُس کو جو سنجیدہ نصیحت کی گئی اُس کے دل پر اُس کا بڑا اثر پڑا۔ "ساول پھر بینا ہو" پولُس نے پہلی بار اس مقدس اور جان نثار شخص کے چہرہ پر نگاہ کی تھی۔ حننیاہ نے پولس کو رُوح القدس کی ہدایت سے فرمایا " ہمارے باپ دادا کے خُدا نے تُجھ کو اُس لئے مقرر کیا ہے کہ تُو اُس کی مرضی کو جانے اور اُس راستباز کو دیکھے اور اُس کے منہ کی آواز سُنے۔ کیونکہ تُو اُس کی طرف سے سب آدمیوں کے سامنے ان باتوں کا گواہ ہو گا جو تو نے دیکھی اور سُنی ہیں۔ اب کیوں دیر کرتا ہے؟ اُٹھ بپتسمہ لے اور اُس کا نام لے کر اپنے گناہوں کو دھو ڈال۔ اعمال ۲۲:۱۳-۱۶

حننیاہ کا کلام مسیح یسوع کے کلام کے ہم آہنگ تھا جس نے جب ساول کو دمشق کی راہ پر پکڑا تھا فرمایا "کیونکہ میں اس لئے تُجھ پر ظاہر ہوا ہوں کہ تُجھے ان چیزوں کا بھی خادم اور گواہ مقرر کروں جن کی گواہی کے لئے تُو نے مجھے دیکھا ہے۔ اور ان کا بھی جن کی گواہی کے لئے میں تُجھ پر ظاہر ہوا کروں گا۔ اور میں تجھے اُس اُمت اور غیر قوموں سے بچاتا رہوں گا جن کے پاس تُجھے اس لئے بھیجتا ہوں کہ تُو اُن کی آنکھیں کھول تاکہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مُقدسوں میں شریک ہو کر میراث پائیں"۔ اعمال ۲۶:۱۶-۱۸

جُونہی پولُس ان باتوں پر غور کرتا رہا اس پر اپنی بُلاہٹ کے معنی واضح سے واضح تر ہوتے گئے" خدا کی مرضی سے یسوع مسیح کا رسول ہونے کے لئے بُلایا گیا"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱:۱ اُس کی بُلاہٹ آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے تھی۔ "پولس جو نہ انسانوں کی جانب سے نہ انسان کے سبب سے بلکہ یسوع مسیح اور خُدا باپ کے سبب سے جس نے اس کو مردوں میں سے جلایا رسول ہے"۔ گلتیوں ۱:۱ کام کی عظمت کے مطابق جو اُس کے سامنے تھا، پولُس کلام مقدس کا گہرا مطالعہ کرنے کی طرف راغب ہوا تاکہ وہ انجیل کی منادی کر سکے۔ "مسیح نے مجھے خُوشخبری سنانے کو بھیجا ہے اور وہ بھی کلام کی حکمت سے نہیں تاکہ مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو۔ میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لُبھانے والی باتیں نہ تھیں۔ بلکہ وہ رُوح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔ تاکہ تمہارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خُدا کی قُدرت پر موقوف ہو" ۱۔ کرنتھیوں ۱۷:۱، ۴:۲۔۵

جیسے کہ پولُس نے صحیفوں کا مطالعہ کیا تو اُسے معلوم ہوا کہ ہر زمانہ میں ---- "بہت سے حکیم، بہت سے اختیار والے، بہت سے اشراف نہیں بُلائے گئے۔ بلکہ خُدا نے دُنیا کے بیوقوفوں کو چُن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے۔ اور خُدا نے دُنیا کے کمزوروں کو چُن لیا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔ اور خُدا نے دُنیا کے کمینوں اور حقیروں کو بلکہ دُنیا کے بے وجودوں کو چُن لیا تاکہ موجودوں کو نیست کرے۔ تاکہ کوئی بشر خُدا کے سامنے فخر نہ کرے"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۲۶:۱۔۲۹ پس صلیب کی روشنی میں دُنیا کی حکمت کا جائزہ لیتے ہوئے پولُس نے تہیّہ کر لیا تھا کہ "یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلُوب کے سوا اور کُچھ نہ جانوں گا"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۲:۲

ازاں بعد پولُس نے زندگی بھر اپنی خدمت کے دوران اپنی قوت کے چشمہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل نہ ہونے دیا۔ اس نے اپنی خدمت کے کئی برس بعد میں فرمایا۔۔ "کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے" فلپیوں ۲۱:۱ "بلکہ میں اپنے خُدا وند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں کو نقصان ہوں جس کی خاطر میں نے سب چیزوں کا نُقصان اُٹھایا اور اُن کو کوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں۔ اور اس میں پایا جاوں۔ نہ اپنی اس راستبازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف سے ہے بلکہ اس راستبازی کے ساتھ جومسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خُدا کی طرف سے ایمان پر ملتی ہے۔ اور میں اُس کو اور اُس کے جی اُٹھنے کی قُدرت کو اور اُس کے ساتھ دُکھوں میں شریک ہونے کو معلوم کروں اور اس کی موت سے مشابہت پیدا کروں"۔ فلپیوں ۸:۳۔۱۰

عرب کی طرف سے پولُس دوبارہ دمشق کو لوٹا۔ (گلتیوں ۱۷:۱) اور بڑی دلیری سے یسوع نام کی منادی کی۔ اور دمشق کے یہودیوں کو حیرت دلاتا رہا۔ چونکہ وہ اُس کا مقابلہ نہ کر سکے لہٰذا اُنہوں نے اُسے مار ڈالنے کا مشورہ کیا۔ "وہ اُسے مانر ڈالنے کے لئے رات دن دروازوں پر لگے رہے ۔ لیکن رات کو اُس کے شاگردوں نے اُسے لے کر ٹوکرے میں بٹھایا اور دیوار پر سے لٹکا کر اُتار دیا"۔ اعمال ۲۵:۹ شاگردوں کے لئے یہ جاننا مشکل تھا کہ ایک متعصب فریسی جس نے کلیسیا کو اتنا نقصان پہنچایا ہو مسیح کا مُخلص اور وفادار شاگرد بن چکا ہے۔ "مگر برنباس نے اُسے اپنے ساتھ رسولوں کے پاس لے جا کر اُن سے بیان کیا کہ اُس نے اس اس طرح راہ میں خدا وند کو دیکھا اور اُس نے اپس سے باتیں کیں اور اپس نے دمشق میں کیسی دلیری کے ساتھ یسوع کے نام کی منادی کی "اعمال ۲۷:۹

یہ سنتے ہی شاگردوں نے اُسے اپنے بھائیوں کی طرح قبول کیا۔ جلد ہی اُنہیں اُس کے حقیقی مسیحی ہونے کے بے شمار ثبوت مل گئے۔ غیر قوموں کا مستقبل میں بننے والا رسول اب اس

شہر میں تھا جہاں اُس کے بہت سے پہلے سنگی ساتھی رہتے تھے۔ اور ان یہودی رہنماون کو مسیح کی اُن پیشنگوئیوں کے بارے صفائی اور وضاحت سے سمجھانے کا خواہاں تھا جو نجات دہندہ کی پہلی آمد پر پُوری ہو چکی تھیں۔ پولُس سمجھتا تھا کہ بنی اسرائیل کے اُستاد جن کو وہ اچھی طرح جانتا تھا وہ بھی اسی طرح مخلص اور ایماندار ہیں جیسے وہ خود مُخلص اور ایماندار ہے مگر اُس نے اپنے یہودی بھائیوں کا غلط اندازہ کیا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ وہ جلد تبدیل ہو جائیں گے مگر ایسا نہ ہوا جس کے لئے اُسے سخت مایوسی ہوئی۔ اگرچہ وہ دلیری کے ساتھ خُدا وند کے نام کی منادی کرتا تھا اور یونانی مائل یہودیوں کے ساتھ گفتگو اور بحث بھی کرتا تھا مگر یہودی رہنماوں نے اُس کا یقین کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ اُلٹا اسے مار ڈالنے کے در پہ ہوئے۔ اس سے اپس کا دل غم سے چھلنی چھلنی ہو گیا۔ وہ اپنی جان بھی دینے کے لئے راضی تھا اگر وہ یوں کسی کو سچائی کی پہچان کراسکتا۔ ستفنس کی شہادت میں جو اُس نے سرگرم کردار ادا کیا تھا وہ اُسے بڑے دُکھ اور شرم کے ساتھ کے ساتھ یاد آتا اور ستاتا رہا۔ اور اب وہ اُس جھوٹے الزام کا جو دھبہ ستفنس پر لگا تھا اُسی سچائی کی منادی کرکے دھونا چاہتا تھا جس کے لئے ستفنس نے اپنی جان دی۔

جنہوں نے اُس کا یقین کرنے سے انکار کر دیا اُن کا بوجھ سینے میں لے کر پولُس اُن کے لئےہیکل میں دُعا کر رہا تھا جیسے اُس نے بعد میں خُود گواہی دی جب وہ رویا کی حالت میں تھا اور فرشتہ نے اُس پر ظاہر ہر کر کہا۔

"جب میں پھر یروشلیم میں آ کر ہیکل میں دُعا کر رہا تھا تو ایسا ہُوا کہ میں بے خود ہو گیا اور اُس کو دیکھا کہ مُجھ سے کہتا ہے جلدی کر اور فوراً یروشلیم سے نکل جا کیونکہ وہ میرے حق میں تیری گواہی قبول نہ کریں گے"۔ اعمال ۲۲:۱۷۔۱۸

پولُس تو یروشلیم میں ہی رہ کر مخالفت کا مقابلہ کرنا چاہتا تھا۔ وہاں سے بھاگ جانا اُس کے نزدیک بُزدلی کے مترادف تھا اُس کی دلی خواہش تھی کہ خواہ اُسے جان ہی نہ دینی پڑے وہ یروشلیم میں رہ کر ضدی یہودیوں کو انجیل کی سچائیوں کے بارے ضرور قائل کرے گا۔ پس اُس نے جواب میں کہا "اے خُدا وند وہ خُود جانتے ہیں کہ جو تُجھ پر ایمان لائے میں اُن کو قید کراتا اور جابجا عبادت خانوں میں پٹواتا تھا۔ اور جب تیرے شہید ستفنس کا خُون بہایا جاتا تھا۔ تو میں بھی وہاں کھڑا تھا اور اُس کے قتل پر راضی تھا اور اُس کے قاتلوں کے کپڑوں کی حفاظت کرتا تھا"۔ مگر یہ خُداوند کے مقصد کے ساتھ ہرگز مطابقت نہیں کھاتا کہ خُدا کا بندہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈالے، چنانچہ پولُس کے سوال پر آسمانی پیغامبر نے فرمایا۔ "جا میں تجھے غیر قوموں کے پاس دُور بھیجوں گا"۔ اعمال ۲۲:۱۹۔۲۱

اس رویا کو سُن کر بھائیوں نے پولُس کو یروشلیم سے فوراً بھیج دیا مُبادہ اُسے قتل کر دیا جائے۔ "اور بھائیوں کو جب یہ معلوم ہوا تو اُسے قیصر یہ میں لے گئے اور ترسُس کو روانہ کر دیا"۔ اعمال ۹:۳۰ پولُس کے چلے جانے کے بعد یہودیوں کے ظلم و ستم اور مخالفت میں تھوڑی دیر کے لئے کمی واقع ہوئی۔ اور کلیسیا کو چین ملا۔ اور اُس کی ترقی ہوتی گئی۔

باب ۱۴ - سچائی کا متلاشی

اپنی خدمت کے دوران پطرس نے لُدہ کے ایمانداروں سے مُلاقات کی۔ وہاں اینیاس نام مفلوج کو شفا دی جو آٹھ برس سے چارپائی پر پڑا تھا۔ "اے اینیاس یسوع مسیح تُجھے شفا دیتا ہے" رسُول نے کہا۔۔۔ "اُٹھ آپ اپنا بستر بچھا" وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہؤا تب لُدہ اور شارون کے سب رہنے والے اُسے دیکھ کر خُداون کی طرف رجوع لائے" اعمال ۹:۳۲-۳۵

یا فاجولدُہ کے قریب تھا وہاں ایک نیک خاتوں بنام تبیتا رہتی تھی۔ وہ بہت ہی نیک کام اور خیرات کیا کرتی تھی۔ وہ مسیح یسوع کی بہت ہی قابلِ ستائش شاگرد تھی اور اس کی زندگی نیکی اور بھلائی کے کاموں سے معمور تھی۔ اُسے بخوبی علم تھا کہ کس کو آرام دہ کپڑے اور کس کو ہمدردی اور دلجوئی کی ضرورت ہے۔ وہ غریبوں محتاجوں اور دُکھیوں کی دل کھول کر مدد کرتی۔ اس کی ہُنر مند انگلیاں اپس کی زبان کی نسبت زیادہ سر گرم تھیں۔ "انہی دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ بیمار ہر کر مر گئی" یافا کی کلیسیا نے یہ محسوس کیا کہ اُنکا یہ نُقصان ناقابل تلافی ہے۔ اور چُونکہ لدہ یافا کے نزدیک تھا شاگردوں نے یہ سُن کر کہ پطرس وہاں ہے آدمی بھیجے اور اُس سے درخواست کی" ہمارے پاس آنے میں دیر نہ کر "پطرس اُٹھ کر اُن کے ساتھ ہو لیا۔ جب پُہنچا تو اُسے بالا خانہ میں لے گئے اور سب بیوائیں روتی ہوئی اُس کے پاس آ کھڑی ہوئیں اور جو کُرتے اور کپڑے ہرنی نے ان کے ساتھ رہ کر بنائے تھے دکھانے لگیں۔ تبیتا نے جس طرح کی خدمت گزار زندگی بسر کی تھی اس پر انسان نوح کناں تھے۔ اور ان کے گرم گرم آنسو اُس جگہ ابھی تازہ تھے۔

جب رسول نے اُن کا غم اور ہمدردیاں دیکھیں تو اُس کا دل بھر آیا۔ رسول نے اُنہیں کمرے سے نکل جانے کے لئے کہا جو اُس پر نوحہ کر رہے تھے۔ پھر اُس نے گھٹنے ٹیک کر خُدا وند سے التجا کی کہ تبیتا کو کامل صحت عطا کر پھر اُس کی طرف متوجہ ہر کر کہا "اے تبیتا اُٹھ" پس اُس نے آنکھیں کھول دیں اور پطرس کو دیکھ کر اُٹھ بیٹھی۔ تبیتا کلیسیا کے لئے بڑی مدد کا باعث تھی۔ چنانچہ خُداوند نے مناست جانا کہ اُسے دشمن کی سر زمین سے واپس لے آئے تاکہ اُس کے ہنر اور قوت سے دُوسرے مستفید ہوں۔ اور خُدا ک اس قدرت سے کلیسیا کو تقویت ملے۔

ابھی پطرس یافا میں ہی تھا جب اُسے خُدا کی طرف سے حُکم ملا کہ قیصر یہ میں جا کر کُرنیلیس کو انجیل سُنا۔ کُر نیلیس رومی صوبہ دار تھا۔ وہ دولت مند اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اُس کا مرتبہ بڑا اہم اور عزت و ناموس کا حامل تھا۔ وہ غیر قوم سے تعلق رکھتا تھا مگر یہودیوں کے ساتھ تعلق رکھنے کے سبب اُس کی تعلیم و تربیت یہودی طریق پر ہوئی اور اُس نے حقیقی خُدا وند کے بارے جان لیا تھا۔ اور وہ سچے دل سے خُدا وند کی پرستش کرتا تھا۔ اور اپنے ایمان کی سچائی کے ثبوت میں وہ غریبوں کو خیرات دیتا اور اُن پر رحم کرتا تھا۔ وہ اپنے نیک کاموں کے باعث دُور و نزدیک مشہور جانا جاتا تھا۔ اور راست زندگی گذارنے کے باعث یہودی اور غیر قوم والوں کے نزدیک بڑا ہی عزت دار تھا۔ اور جن کے ساتھ اُس کا اُٹھنا بیٹھنا تھا اُن سب کے لئے وہ باعث برکت تھا۔ کتاب مقدس اس کے بارے یوں گویا ہے " وہ خُدا سے ڈرتا تھا اور یہودیوں کو بہت خیرات دیتا اور ہر وقت خُدا سے دُعا کرتا تھا"۔ اعمال ۱۰:۲

خُدا وند کو زمین و آسمان کا خالق و مالک مانتے ہوئے کُر نیلیس اُس کی تعظیم کرتا اور اس کے اختیار کو تسلیم کرتا تھا اور اپنے زندگی کے تمام امور میں اُس سے مشورہ لیتا تھا۔ وہ اپنی گھریلو زندگی اور دفتری امور دونوں

میں خُداوند کے ساتھ وفادار تھا۔ اُس نے اپنے گھر میں خُدا کا مذبح بنا رکھا تھا کیونکہ وہ اپنی تجاویز اور کاروبار اور ذمہ داریوں کو خُدا کی مدد کے بغیر پُورا کرنے کی جرات بھی نہ کرتا تھا۔

بے شک کُرنیلیس پیشنگوئیوں میں ایمان رکھتا تھا اور مسیح موعود کے آنے کا منتظر تھا۔ مگر وہ اس انجیل سے بے بہرہ تھا جو مسیح یسوع کی زندگی اور موت کی صُورت میں ظاہر ہوئی۔ چونکہ وہ یہودی کلیسیا کا ممبر نہ تھا لہٰذا ربی اُسے بُت پرست اور ناپاک خیال کرتے مگر وہی مُقدس نگہبان جس نے ابرہام کو کہا" میں اس کو جانتا ہوں" وہی نگہبان کرنیلیس کو بھی جانتا تھا اور اُس نے آسمان سے براہ راست اُس کے لئے پیغام بھیجا۔

فرشتہ کُرنیلیس پر اُس وقت ظاہر ہُوا جب وہ دُعا کر رہا تھا۔ جب صوبیدار نے سُنا کہ وہ پیامبر اُس کا نام لے کر اُس سے مخاطب ہے تو وہ بہت ڈر گیا۔ تاہم وہ اتنا جانتا تھا کہ یہ ایلچی خُدا کی طرف سے آیا ہے"خداوند کیا ہے؟" فرشتے نے جواب میں کہا "تیری دُعائیں اور تیری خیرات یاد گاری کے لئے خُدا کے حضُور پہنچیں اب یافا میں آدمی بھیج کر شمعوں کو جو پطرس کہلاتا ہے بُلوالے۔ وہ شمعوں و باغ کے ہاں مہمان ہے جس کا گھر سمندر کے کنارے ہے"۔ اعمال ۱۰:۴-۶

اتنا کامل اتہ پتہ ، دُرست نام اور اس کا پیشہ جس شخص کے ہاں پطرس ٹھہرا ہوا تھا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے شخص کا نام، محلے وقوع، پیشہ وغیرہ سے بخوبی واقف ہے۔ بلکہ وہ ہر شخص کی تاریخ (سوانح عمری) سے بھی واقف ہے۔ خُدا وند ایک معمولی مزدور کے کام اور تجربہ سے اُسی طرح واقف ہے جیسے بادشاہ کے جو تخت نشین ہے۔ "یافا میں آدمی بھیج کر شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے بُلولے"۔ یہ کہہ کر خُداوند نے یہ ثبوت فراہم کیا کہ وہ انجیل کی خدمت اور اپنی کلیسیا کی کتنی قدر کرتا ہے۔ فرشتہ کو یہ اجازت نہ تھی کہ وہ کُرنیلیس کو صلیب کی کہانی سنائے بلکہ کمزور انسان کو ہی مسیح مصلُوب اور مردوں میں سے جی اُٹھنے والے نجات دہندہ کی کہانی سُنانا تھی۔

آدمیوں میں اپنے نمائندوں کے طور پر اُس نے فرشتگان کا انتخاب نہ کیا جو گناہ میں نہیں گرے بلکہ اُس نے انسانوں کو ڈھونڈنے اور اُن کو بچانے کے لئے انسانوں کا ہی انتخاب کیا جن کے اپنے جذبات اور رُجحانات بھی دوسرے انسانوں جیسے ہیں۔ مسیح یسُوع نے انسانوں تک رسائی کرنے کے لئے انسانی جامہ پہنا۔ انسانوں کو ایک الہٰی انسان کی ضرورت تھی جو دُنیا کو نجات بخشا۔ یہ مقدس فریضہ مردو خواتین کو عطا کیا گیا ہے کہ وہ "مسیح کی بے قیاس دولت کی خُوشخبری دیں"۔ افسیوں ۳:۸

اپنی حکمت میں خُداوند کریم اُن لوگوں کو جو سچائی کی تلاش میں ہیں، اُن حضرات کے پاس لے آتا ہے جو سچائی سے واقف ہیں۔ آسمانی منصوبہ یہی ہے کہ جن کو روشنی ملی ہے وہ اُس روشنی کو اُن تک پہنچائیں جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں۔ بشریت حکمت کے عظیم سوتے سے تاثیر حاصل کرتی ہے جو کام کرنے کا واسطہ (ذریعہ) بن جاتی ہے۔ اُس کے ذریعہ انجیل ذہن و دماغ اور دل پر تبدیل کرنے والی قوت کو استعمال میں لاتی ہے۔

کرنیلیس نے بڑی خُوشی سے رویا کی فرمانبرداری کی۔ جب فرشتہ چلا گیا تو صوبیدار نے "دو نوکروں کو اور اُن میں سے جو اُس کے پاس حاضر رہا کرتے تھے ایک دیندار سپاہی کو بُلایا۔ اور سب باتیں اُن سے بیان کر کے اُنہیں یافا میں بھیجا"۔ اعمال ۱۰:۷-۸

فرشتہ کرُنیلیس سے ملنے کے بعد یافا میں پطرس کے پاس گیا۔ اُس وقت پطرس گھر کی چھت پر دُعا کر رہا تھا۔ اور ہم پڑھتے ہیں کہ اُسے بھُوک لگی اور کچھ کھانا چاہتا تھا۔ لیکن جب لوگ تیار کر رہے تھے تو اُس پر بے خودی سی چھا گئی"۔ اعمال ۱۰:۱۰ یہ صرف جسمانی کھانا ہی نہ تھا جس کے لئے پطرس کو بھُوک لگی بلکہ جب اُس نے چھت پر سے یافا شہر اور اُس کے گرد و نواح میں پائی جانے والی بستیوں کو دیکھا تو اُسے اُن لوگوں کی نجات کے لئے بُھوک لگی۔ اُس کی بڑی خواہش تھی کہ وہ اُنہیں صحیفوں سے وہ پیشنگوئیاں بتائے جو مسیح کے دُکھوں اور موت سے علاقہ رکھتی ہیں۔

پطرس نے رویا میں دیکھا کہ "آسمان کھل گیا اور ایک چیز بڑی چادر کی مانند چاروں کونوں سے لٹکتی ہوئی زمین کی طرف اُتر رہی تھی جس میں زمین کے سب قسم کے چوپائے اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے ہیں اور اپسے ایک آواز آئی کہ اے پطرس اُٹھ ! ذبح کر اور کھا مگر پطرس نے کہا اے خداوند!ہرگز نہیں کیونکہ میں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی۔ پھر دوسری بار اُسے آواز آئی کہ جن کو خُدا نے پاک ٹھہرایا ہے تُو اُنہیں حرام نہ کہہ۔ تین بار ایسا ہی ہوا اور فی الفور وہ چیز آسمان پر اُٹھالی گئی"۔ اعمال ۱۰:۱۱-۱۶

اس رویا میں پطرس کے لئے ہدایت اور تنبیہ دونوں شامل تھیں۔ اس رویا نے خدا کا یہ مقصد ظاہر کیا کہ غیر قوم والے بھی یہودیوں کے ساتھ نجات کی برکت کے وارث بنائے جائیں۔ کسی بھی شاگرد نے ابھی تک غیر قوموں میں منادی نہیں کی تھی۔ اُن کے خیال میں جُدائی کی درمیانی دیوار جو مسیح یسوع کی موت کے ذریعہ ٹوٹ گئی تھی، ابھی تک قائم ہے اور اُنہیں صرف یہودیوں کی خدمت کرنا ہے۔ کیوں کہ وہ سوچتے تھے کہ غیر قوم والے انجیل کی برکات سے خارج ہیں۔ اب خالق خُداوند پطرس کو اپنے کو اپنے عالمگیر الہٰی منصوبہ سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔

بے شمار غیر قوم والے پطرس اور دوسرے رسولوں کی منادی میں خاص دلچسپی لیتے تھے اور بہت سے یونانی مائل یہودی مسیح یسوع کے پیروکار بن چکے تھے۔ مگر کُر نیلیس کی تبدیلی غیر قوم میں پہلی بار بڑی ہی اہم ثابت ہونے کو تھی۔

اب وقت آگیا تھا جب مسیح کی کلیسیا کو ایک بالکل ہی نئے مرحلہ میں داخل ہونا تھا۔ وہ دروازہ جو بہت سے نئے یہودی ایمانداروں نے بند کر دیا تھا اُس کے کواڑ پُوری طرح کھُلنے کو تھے۔ اور وہ غیر قوم والے جنہوں نے انجیل کو قبول کر لیا تھا اُنہیں ختنہ کی رسم مانے بغیر ہی یہودی شاگردوں کے برابر تسلیم کیا جانے کو تھا۔

یہودی تربیت کی بدولت جو تعصب پطرس کے دل میں غیر قوم والوں کے خلاف بیٹھ چکا تھا اُس پر قابو پانے کے لئے خُداوند نے کس قدرر احتیاط سے کام لیا۔ چادر کی رویا اور جو کچھ اُس میں تھا اُس کے وسیلہ خُداوند نے چاہا کہ اُس کی توجہ تعصب سے ہٹائے اور اُسے آسمان کی اہم سچائی سکھائے کہ خُدا کی نظر میں سب انسان برابر ہیں۔ یہودی اور غیر یہودی خُدا کی نظر میں دونوں ہی بڑے قیمتی ہیں۔ مسیح کے ذریعے بُت پرست بھی خُدا کی برکات کے وارث ہو سکتے ہیں۔

اب جبکہ پطرس اُس رویا کے معنی پر غور کر رہا تھا تو وہ آدمی جو کُرنیلیس نے بھیجنے تھے یافا میں پہنچ گئے اور اُس گھر کے دروازہ پر آ کھڑے ہوئے جہاں پطرس ٹھہرا ہوا تھا۔ تب روح نے اُس سے کہا "کہ دیکھ

تین آدمی تجھے پوچھ رہے ہیں پس اُٹھ کر نیچے جا اور بے کھٹکے اُن کے ساتھ ہو لے کیوں کہ میں نے ہی اُن کو بھیجا ہے" اعمال ۱۰:۱۹-۲۰

پطرس کو قدم بہ قدم بتدریج یہ حُکم اس لئے دیا گیا مُبادہ اپنے فرض سے پہلو تہی کرے۔ مگر اس نے حکم عدولی کرنے کی جرات نہ کی۔ "پطرس نے اُتر کر اُن آدمیوں سے کہا دیکھو جس کو تم پوچھتے ہو وہ میں ہی ہوں تُم کس سبب سے آئے ہو؟ اُنہوں نے کہا کرنیلیس صوبہ دار جو راستباز اور خُدا ترس آدمی ہے اور یہودیوں کی ساری قوم میں نیک نام ہے اُس نے پاک فرشتہ سے ہدایت پائی کہ تجھے اپنے گھر بُلا کر تجھ سے کلام سُنے۔ ۱۰:۲۱-۲۳

اُن ہدایا کی بجا آوری کے لئے جو رسُول نے ابھی ابھی خُداوند سے پائی تھیں، اُس نے ان کے ساتھ جانے کا وعدہ کر لیا۔ اگلی صبح چھ بھائیوں کے ہمراہ پطرس قیصریہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ تاکہ جو کچھ وہ کہے یا کرے اُس کی تصدیق کریں۔ کیوں کہ پطرس جانتا تھا کہ اُسے یہودی تعلیم کی مخالفت کرنے کی پاداش میں پُوچھا جائے گا۔

جونہی پطرس کُرنیلیس کے گھر داخل ہُوا اُس کے لئے وہ عام مہمانوں کی طرح آداب بجا نہ لایا۔ بلکہ اُس کی مانند جسے خُدا نے بھیجا ہوا ور جس کی آسمان کی نظر میں بڑی قدرو منزلت ہو۔ مشرقی دستور کے مطابق بادشاہوں یا اعلٰی اقتدار والوں کے سامنے سجدہ بجا لایا جاتا ہے۔ بچے اپنے والدین کے سامنے جُھکتے اور سجدہ کرتے ہیں مگر یہاں کُرنیلیس کے دل میں پطرس کے لئے اتنا احترام پیدا ہوا کہ وہ اُس کے پاوں مین گر کر اُس کی پرستش کرنے لگا۔ اس منظر سے پطرس بڑا پریشان ہو گیا اور اُسے اُٹھا کر کہا کھڑا ہو میں بھی انسان ہوں"۔ اعمال ۱۰:۲۶

جب کُرنیلیس نے "اپنے رشتہ داروں اور دلی دوستوں کو جمع کیا" تاکہ وہ سب بھی اُس کے ساتھ انجیل کی خوشخبری سُنیں۔ اور جب پطرس پُہنچا تو اُس نے بہت سے لوگوں کو اکٹھا پایا جو بڑی چاہت سے کلام سننے کے لئے اُس کا انتظار کر رہے تھے۔

وہ جو اکٹھے ہوئے تھے پطرس نے اُن سے سب سے پہلے یہودیوں کے دستور کی بات کی۔ اُس نے کہا کہ غیر قوم والوں کے ساتھ یہودیوں کا ملنا جلنا ناجائز ہے۔ "تُم تو جانتے ہو کہ یہودی کو غیر قوم والے سے صُحبت رکھنا یا اُس کے ہاں جانا ناجائز ہے۔ مگر خُدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میں کسی آدمی کو نجس یا ناپاک نہ کہوں۔ اسی لئے جب بُلایا گیا تو بے عُذر چلا آیا۔ پس اب میں پُوچھتا ہوں کہ مجھے کس بات کے لئے بُلایا ہے"۔ ۱۰:۲۸-۲۹

پھر کُرنیلیس نےاپنا تجربہ اور فرشتے کی باتیں پطرس کو بتائیں۔ پس اُسی دم میں نے تیرے پاس آدمی بھیجے اور تُو نے خُوب کیا جو آگیا۔ اب ہم سب خُدا کے حضُور حاضر ہیں تاکہ جو کچھ خُداوند نے تجھ سے فرمایا ہے اُسے سنیں۔ پطرس نے زبان کھول کر کہا "اب مجھے یقین ہو گیا کہ خُدا کسی کا طرفدار نہیں بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا ہے اور راستبازی کرتا ہے وہ اُس کو پسند آتا ہے"۔

اس کے بعد پطرس نے ان لوگوں سے جو حاضر تھے مسیح یسوع، اسکی زندگی، اس کے مُعجزات، اس کادھوکے سے پکڑوایا جانا، مصلُوبیت ، مردوں میں سے زندہ ہو کر آسمان پر چڑھنا اور آسمان پر اُس کی خدمت بطور وکیل کے کلام سُنایا۔ جیسے ہی پطرس نے سامعین کی توجہ اس طرف مبذُول کی کہ مسیح یسوع ہی گنہگاروں کی واحد اُمید ہے تو وہ خُود بھی اس رویا کے معانی زیادہ وجاحت سے سمجھنے لگا جو اُس نے دیکھی تھی۔ اور سچائی کی رُوح سے اُ سکا اپنا دل بھی روشن ہو گیا جو وہ پیش کر رہا تھا۔

رُوح القدس کے نزول کی وجہ سے اُس تقریر میں جو وہ کر رہا تھا اُس میں اچانک رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ "پطرس یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ رُوح القدس اُس سب پر نازل ہُوا جو کلام سُن رہے تھے۔ اور پطرس کے ساتھ جتنے مختوں ایماندار آئے تھے وہ سب حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھی رُوح القدس کی بخشش جاری ہوئی۔ کیونکہ اُنہیں طرح طرح کی زبانیں بولتے اور خُدا کی تمجید کرتے سُنا۔ پطرس نے جواب دیا کیا کوئی پانی سے روک سکتا ہے کہ یہ بپتسمہ نہ پائیں جنہوں نے ہماری طرح رُوح القدس پایا؟"۔ (۱۰:۴۴-۴۷) اور اُس نے حُکم دیا کہ اُنہیں یسوع مسیح کے نام بپتسمہ دیا جائے۔

یوں انجیل کی منادی اجنبیوں اور بدیشیوں تک پہنچی اور اُنہیں مقدسین کے ہموطن اور خُدا کے گھرانے کے ممبر بنایا گیا۔ کُرنیلیس اور اُس کے گھرانے کا مسیح پر ایمان لانا پہلی فصل تھی جو اکٹھی کی گئی۔ اس بُت پرست شہر میں اس گھرانے کی بدولت کا کام دُورو نزدیک پھیل گیا۔

آج بھی خُدا وند اعلیٰ و ادنٰی دونوں طبقوں میں سے رُوحوں کی تلاش میں ہے۔ کُرنیلیس کی طرح کے بہت سے صاحب اختیار اور صاحب ثروت حضرات موجُود ہیں جن کو خُدا وند اس دُنیا میں اپنے کام کے ساتھ منسلک کرنا چاہتا ہے۔ ایسوں کی ہمدردیاں خُدا کے لوگوں کے ساتھ ہیں مگر دُنیا نے اُنہیں بہت بُری طرح سے جکڑ رکھا ہے۔ مسیح کو اپنانے کے لئے اُنہیں اخلاقی جرات کی ضرورت ہے۔ ایسی رُوحوں کے لئے خاص کوشش کی جائے جو اپنی ذمہ داریوں اور ناطہ داریوں کے سبب عظیم خطرے میں ہیں۔

خُدا وند مخلص اور فروتن کار گزارونکو بُلاتا ہے جو انجیل کو اعلٰی طبقے تک پہنچائیں۔ حقیقی تبدیلی میں مُعجزات وقوع میں آئیں گے۔ ایسے مُعجزات جن کی ابھی شناخت نہیں ہوئی۔ اس دُنیا کے عظیم ترین لوگ خُداوند کی عجیب کام دکھانے والے قوت اور قُدرت سے بعید نہیں ہیں۔ وہ سب لوگ جو خُدا کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اگر موقع کا فائدہ اٹھائیں، اپنے فرائض ایمانداری، وفاداری اور دلیری سے نبھائیں تو خدا وند اُن کو بھی جو بڑی ذمہ داریاں اُٹھائے ہوئے ہیں، جو بڑے ہی عالم فاضل ہیں اور جو بڑے ہی بارسوخ ہیں تبدیل کر دے گا۔ رُوح القدس کی قُدرت سے بہتیرے الہٰی اصولوں اور سچائی کو قبول کر کے خُداوند کے ہاتھ میں روشنی پھیلانے کا ذریعہ بن جائیں گے۔ ان کے دل پر اپنے طبقہ کی دوسری رُوحوں کے لئے خاص بوجھ ہو گا۔ جنہیں نظر انداز کر دیا گیا۔ وقت اور پیسہ خُدا کے کام کے لئے وقف کر دیا جائے گا اور کلیسیا میں نئی تاثیر اور قُوت آ جائے گی۔

چونکہ وہ تمام ہدایات جو کُر نیلیس کو ملی تھیں اُس کے مطابق اپس نے زندگی بسر کی اس لئے کہ خُدا وند نےبھی ایسے واقعات ترتیب دئیے جن سے اُسے مزید صداقت میسر آئی۔ آسمانی بارگاہوں سے پہلے رومی آفیسر اور پھر پطرس کو پیامبر بھیجا گیا تاکہ کرنیلس کو اس شخص سے ملایا جائے جو اُسے عظیم نُور تک پہنچا سکے۔

ہماری دُنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ہمارے گمان سے کہیں زیادہ خُدا کی بادشاہت کے قریب ہیں۔ گناہ کی اس تاریک دُنیا میں خُد ا کے اپس بہت سے قیمتی ہیرے ہیں جن کے پاس وہ اپنے پیامبروں کو بھیجے گا۔ ہر جگہ ایسے لوگ موجود ہیں جو مسیح کے لئے کھڑے ہوں گے۔ بہتیرے خُدا کی حکمت کو دُنیا کے ہر فائدے پر ترجیح دیں گے اور وفا دار شمع بردار بن جائیں گے۔ مسیح کی محبت سے مجبور ہو کر وہ دوسروں کو مسیح کے پاس آنے کے لئے مجبُور کر دیں گے۔

جب اُن بھائیوں نے سُنا جو یہودیہ میں تھے کہ پطرس غیر قوم کے گھر گیا ہے اور اُن میں منادی کی ہے تو وہ بڑے حیران ہوئے اور اُن کے دل پر ٹھیس لگی۔ اُنہیں خوف تھا کہ اُس نے بے باکی اور خودسری کی جو یہ راہ اختیار کی ہے، اس کا اثر اس کی اپنی تعلیم (عقیدے) پر پڑا ہو گا۔ اور جب وہ پطرس کو ملے تو اُس پر سخت الزام لگا کر کہنے لگے کہ تُو نا مختونوں کے ہاں گیا تھا اور تُو نے اُن کے ساتھ کھایا پیا بھی"۔

پطرس نے سارا قصہ اُن کے سامنے کھول کر رکھ دیا اور رویا کا ذکر کرتے ہوئے بھائیوں کو بتایا کہ خُدا نے مجھے نصیحت کی کہ مختون اور نا مختون کی رسموں کو نہ مانو اور نیز غیر قوم والوں کو نجس خیال نہ کرو۔ اُس نے اُنہیں مزید بتایا کہ مُجھے حُکم ملا کہ میں غیر قوم والوں کے پاس جاوں۔ چنانچہ مجھے قیصریہ میں کُر نیلس کے ہاں جانے کا حُکم دیا گیا۔ اور صوبیدار کے ساتھ جو بات چیت ہوئی وہ بھی اُس نے تفصیل سے اُنہیں بتا دی اور یہ بھی کہ آسمانی پیامبرنے ہی اُسے بھیجا تاکہ وہ مجھے اپنے ہاں بُلالے۔ اُس نے مزید فرمایا کہ

"جُونہی میں کلام کرنے لگا" رُوح القدس اُن پر نازل ہُوا جیسے شروع شروع میں ہم پر نازل ہوا تھا۔ پھر مجھے اپنے خُدا وند کا کلام یا د آیا جب اُس نے فرمایا تُم رُوح القدس سے بپتسمہ پاو گے اور جیسے خُداوند نے ہمیں نعمت بخشی اُنہیں بھی خُدا نے رُوح القدس کی نعمت عطا کی کیونکہ وہ مسیح یسوع پر ایمان لائے۔ پھر میں کون تھا جو خُدا کا مقابلہ کرتا؟

یہ ساری گفتگو سننے کے بعد بھائیوں کے منہ بند ہو گئے اور وہ قائل ہو گئے کہ پطرس کا کام براہ راست خُدا کی تجویز کی تکمیل ہے۔ اور ہمارا تعصب اور مخالفت کُلی طور پر انجیل کی رُوح کے منافی ہے۔ لہٰذا وہ یہ کہتے ہوئے خُدا کی تمجید کرنے لگے" خُدا نے غیر قوموں کو بھی ابدی زندگی کے لئے توبہ کی توفیق دی ہے۔ "

چنانچہ ساری کشمکش کسی تصادم کے بغیر دم توڑ گئی اور وہ رسوم جو صدیوں سے چلی آرہی تھیں ختم کر دی گئیں اور غیر قوم والوں کو انجیل سُنانے کی راہیں کھل گئیں۔

باب ۱۵ - قید خانہ سے رہائی

قریباً اُسی وقت ہیرو دیس بادشاہ نے ستانے کے لئے کلیسیا میں سے بعض پر ہاتھ ڈالا"۔ اعمال ۱۲:۱

یہودیہ کی حکومت اس وقت ہیرو دیس کی تھی جو رومی کی عملداری میں تھی۔ ہیرودیس گلیل کے صوبہ کے چوتھائی حصہ کا بھی حاکم تھا وہ کسی دوسرے مذہب سے یہودی ایمان میں آیا تھا اور یہودی رسم رواج کو فروغ دینے میں بڑا جوشیلا تھا۔ یہودیوں کی اس طرح طرف داری حاصل کرنے کے لئے وہ سمجھتا تھا کہ اُس کی عزت اور مرتبہ محفُوظ رہے گا۔ چنانچہ مسیح کی کلیسیا کو مسلسل ستانے سے یہودیوں کی خواہش کا احترام کرتا۔ اُس نے ایمانداروں کے گھر اور جائیدادیں برباد کر دیں اور کلیسیا کے چیدہ چیدہ رہنماوں کو قید میں ڈلوادیا۔ اُس نے یوحنا کے بھائی یعقوب کو قید کروایا اور جلاد کو حکم دیا کہ تلوار سے اس کا سر قلم کر دے، جیسے دوسرے ہیرو دیس نے یوحنا نبی کا سر کٹوایا تھا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ اسکی اس حرکت سے یہودی بہت خوش ہوئے ہیں اس نے پطرس کو بھی قید خانہ میں ڈلوایا۔

یہ عید فسح کا وقت تھا جب یہ ظلم ڈھائے جا رہے تھے۔ عید فسح مصر سے رہائی کی عید تھی اور یہودعی خُدا کی شریعت کا احترام کرنے کا ڈھونگ رچا رہے تھے۔ جب کہ اُسی وقت وہ شریعت کے ہر ایک اصُول کو مسیح کےماننے والوں کو ستا ستا کر پامال کر رہے تھے۔

یعقوب کی موت ایمانداروں میں غم، مایوسی اور انتشار کا سبب بنی۔ اور جب پطرس کو بھی قید کر لیا تو پوری کلیسیا نے دُعا اور روزے رکھے۔ یعقوب کو قتل کروانے کے فعل کو یہودیوں نے بہت سراہا۔ مگر بعض نے اس ماورائے عدالت قتل کی شکایت کی۔ اُن کے خیال میں عوام کی طرف سے دی گئی سزا سے ایماندار اور جو مسیحیوں کے ساتھ ہمدردیاں جتاتے ہیں مکمل طور سے خوف زدہ ہو جائیں گے۔ اس لئے ہیرودیس نے پطرس کو جیل میں بند رکھا تاکہ یہودیوں کو مزید خُوش کر سکے اور عوام پطرس کی موت کا نظارہ کریں۔ تاہم یہ مشورہ دیا گیا کہ چونکہ اس وقت یروشلیم میں بے شمار لوگ جمع ہیں اس لئے عوام کے سامنے اس بُزرگ رسُول کو لانا خطرے سے خالی نہ ہو گا۔ اُنہیں اس کا بھی ڈر تھا کہ اس کی موت سے عوام کے دل میں اس کے لئے رحم پیدا نہ ہو جائے اور وہ برانگیختہ ہو کر بغاوت پر آمادہ نہ ہو جائیں۔

کاہن اور ایلڈرز بھی ڈرتے تھے کہ کہیں پطرس پہلی اپیلوں جیسی اب بھی لوگوں کے سامنے کوئی اپیل پیش نہ کر دے جس کا اُن سے کوئی جواب نہ بن پڑا تھا۔ کیوں کہ بہت سے لوگ پطرس کی اپیلوں پر مسیح کی زندگی اور سیرت کا مطالعہ کرنے کی طرف راغب ہو گئے تھے۔ مسیح کے مشن کی وکالت میں پطرس کے جوش و جذبے نے بے شمار لوگوں کو حوصلہ دیا کہ وہ انجیل کے حق میں اُٹھ کھڑے ہوں۔ حاکم اور سردار ڈرتے تھے کہ اگر پطرس کو بھیڑ کے سامنے جو یروشلیم میں عبادت کے لئے آئی ہے اپنے ایمان کا دفاع کرنے کا موقع مل گیا تو وہ بادشاہ سے اُس کی رہائی کا مطالبہ کر دیں گے۔

اس کے علاوہ کئی اور وجوہات کی بنا پر عید فسح کے ختم ہونے تک پطرس کی سزا ملتوی کر دی گئی۔ اس دوران کلیسیا کے ممبران کے پاس دُعا مانگنے اور اپنے دلوں کو جانچنے کا کافی وقت تھا۔ وہ پطرس کے لئے بلا ناغہ دُعا مانگتے رہے۔ اُنہوں نے محسُوس کیا کہ وہ اب اس مقام پر آگئے ہیں کہ اگر اس وقت اُنہیں خُدا کی خصوصی مدد میسر نہ آئی تو مسیح کی کلیسیا برباد ہو جائے گی۔

یہی وہ وقت تھا جب تمام قوموں کے باشندے ہیکل میں پہنچے جو خُدا وند کی عبادت و پرستش کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ سونے اور قیمتی پتھروں سے جگمگاتی ہوئی یہ ہیکل کوبصورتی کا نادر نمونہ بنی بیٹھی تھی۔ مگر اس خوبصورت مقام سے یہواہ جاتا رہا تھا۔ بطور قوم کے بنی اسرائیل نے خود خُداوند سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اپنی زمینی خدمت کے خاتمہ کے قریب جب مسیح خُداوند نے ہیکل کے اندرونی حصہ پر آخری بارنگاہ کی تو اُس نے فرمایا "دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے"۔ متی ۳۸:۲۳ اُس نے اس وقت اس ہیکل کو اپنے باپ کا گھر کہا تھا۔ لیکن جب مسیح خُداوند اس میں سے نکل آیا تو خُدا کی حضُوری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس گھر سے جاتی رہی جو اُس کے جلال کے لئے بنایا گیا تھا۔

بالآخر پطرس کو موت کی سزا دینے کا دن مقرر ہو گیا مگر ایمانداروں کی دعائیں آسمان کی طرف جاتی رہیں اور جب اُن کی تمام ہمدردیاں اور قوت خُداوند سے مدد کی التماس پر صرف ہو رہی تھیں، اُس وقت خُداوند کے فرشتوں کی آنکھیں رسُول پر لگی تھیں جو قید خانہ میں تھا۔

یہ یاد کرتے ہوئے کہ پچھلی بار رسُول قیدخانہ سے بچ نکلے تھے ہیر و دیس نے اس موقع پر پہلے کی نسبت پطرس کی دُگنی نگرانی کرنے کا حکم دیا۔ بچ نکلنے کے تمام راستوں کو بند کرنے کے لئے پطرس کو سولہ سپاہیوں کی نگرانی میں دے دیا جو اپنی اپنی باری پر دن اور رات پہرہ دیتے تھے۔ جیل کی کوٹھڑی میں اُسے دور زنجیروں سے جکڑ کر دو سپاہیوں کے درمیان رکھا گیا۔ اور ہر ایک زنجیر ایک ایک سپاہی کی کمر سے بندھی تھی۔ اُن کو معلوم ہوئے بغیر پطرس کروٹ بھی نہیں بدل سکتا تھا۔ قید خانہ کے دروازے بڑی مضبوطی سے بند کر کے اُن کے سامنے پہرے دار کھڑے کئے گئے۔ قصہِ مختصر قید خانہ سے بچ نکلنے کے تمام انسانی راستے مسدُود کر دیئے گئے۔ مگر انسان کے سخت اقدام ہی خُدا کے کام کی ترقی کے لئے بہترین مواقع فراہم کرتے ہیں۔

پطرس ایسے کمرے میں بند تھا جسے چٹان کاٹ کر تیار کیا گیا تھا۔ اور جس کے دروازوں کو اچھی طرح بند کر کے اُنہیں مزید سلاخیں لگا کر مضبوط کیا گیا تھا۔ قیدی کے بچ نکلنے کی صُورت میں پہرے دار جواب دہ تھے۔ مگر دروازے، سلاخیں اور رومی پہرے دار جنہوں نے ہر قوت کو غیر موثر کر دیا تھا، اُنہوں نے پطرس کی رہائی میں خُد کی فتح کو کامل کر دیا۔ ہیرودیس قادر مطلق خُداوند کے خلاف اپنا ہاتھ اُٹھا رہا تھا، اس لئے اُسے کامل شکست ہونے کو تھی۔ اپنی قُوت اور قُدرت کو اس بند کمرے میں لانے سے خُدا وند ایک قیمتی جان بچانا چاہتا تھا جسے یہودی برباد کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔

یہ آخری رات تھی اور اگلی صبح یہودی پطرس کو موت کی نیند سُلانے کو تھے جب خُدا وند خُدا نے آسمان سے اپنا ایک زبردست فرشتہ پطرس کی رہائی کے لئے بھیج دیا۔ وہ پھاٹک جو خُدا کے مُقدس بندے پر بند کر دیئے گئے تھے، وہ انسانی ہاتھ لگائے بغیر ہی کھل گئے۔ چنانچہ خُدا وند خُدا کا فرشتہ دروازوں میں سے گزرتا گیا اور بغیر شور کے اپنے پیچھے دروازے بند بھی کرتا گیا۔ پھر وہ پطرس کے کمرے میں داخل ہو گیا جہاں وہ بڑے اطمینان سے گہری نیند سو رہا تھا۔

وہ نُور جس نے فرشتے کو مُلبّس کر رکھا تھا اس سے کمرہ نُور نُور ہو گیا، مگر رسُول اس وقت تک بیدار نہ ہُوا جب تک اُس فرشتے نے پطرس کو چھو کر یہ نہ کہا کہ "جلد اُٹھ" اور اُس نے اُٹھ کر دیکھا کہ ایک فرشتہ

کھڑا ہے اور اُس کو ٹھڑی میں نُور چمک رہا ہے۔ اُس نے فرشتے کا حکم مانا اور ہاتھ اٹھائے اور محسُوس کیا کہ زنجیریں اُس کی ہتھیلیوں سے کھل کر گر پڑی ہیں۔

دوبارہ آسمانی پیامبر نے فرمایا "کمر باندھ اور اپنی جُوتی پہن" پطرس نے اس بار بھی حُکم کی تعمیل کی۔ مگر اُسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ حقیقت ہے، بلکہ وہ اُسے ایک رویا، یا ایک سہانے خواب سے تعبیر کر رہا تھا۔۔۔ ایک بار اور فرشتے نے اُسے حُکم دیا" اپنا چوغہ پہن کر میرے پیچھے ہو لے" پطرس نکل کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔ پطرس جو بڑا ہی باتُونی تھا، اُس نے حیرانی سے چُپ سادھ لی اور کوئی سوال نہ کیا۔ پس وہ پہلے اور دوسرے حلقے سے نکل کر اُس لوہے کے پھاٹک پر پہنچے جو شہر کی طرف ہے۔ سب دروازے اُن کے لئے خُود بخود کھلتے اور بند ہوتے رہے جبکہ پہرے دار اندر اور باہر بے حس و حرکت اپنی اپنی جگہ پر ایستادہ رہے۔

جیسے کہ بتایا جا چُکا ہے کہ دوسرا دروازہ بھی اندر اور باہر سے پہرے داروں نے محفوظ کر رکھا تھا وہاں تک پطرس اور فرشتہ پہنچ گئے یہ بھی اسی طرح کھل پڑا جیسے پہلا دروازہ کھل پڑا تھا۔ دروازوں کے کھلنے یا بند ہونے سے شور ہوا اور نہ ہی لوہے کے کنڈوں سے کسی طرح کی آواز پیدا ہوئی۔ وہ اُن میں سے گزرتے رہے اور دروازے بغیر شور کے بند ہوتے رہے۔ اسی طرح وہ تیسرے دروازے سے بھی نکل گئے اور کُوچہ میں آگئے۔ کوئی گُفتگو نہیں ہوئی۔ فرشتہ نُور میں ملبّس آگے آگے بڑھتا گیا اور پطرس ابھی تک حیران تھا اور سمجھتا تھا کہ یہ ایک خواب ہے۔ تاہم وہ اپنے رہائی دینے والے کے پیچھے چلتا رہا۔ جب وہ ایک کُوچہ میں پہنچ گئے تو فرشتہ اچانک غائب ہو گیا کیونکہ اُس کا مشن پُورا ہو چُکا تھا۔

آسمانی روشنی ماند پڑ گئی اور پطرس نے خود کو گہری تاریکی میں پایا۔ لیکن جب آہستہ آہستہ اُس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہوئیں تو اندھیرا کم ہوتا گیا۔ چنانچہ اُس نے گلی میں خُود کو تنہا پایا اور ٹھنڈی ہوا نے اُس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اب اُسے یقین آیا کہ وہ شہر کے اُس حصہ میں آزاد کھڑا ہے جس سے وہ اچھی طرح واقف تھا۔ اور جس راہ سے اُسے صبح ہونے پر آخری بار گزرنا تھا۔

اُس نے چند لمحے پہلے پیش آنے والے واقعہ کو یاد کرنے کی کوشش کی۔ اُسے یاد پڑتا تھا کہ وہ دو سپاہیوں کے درمیان گہری نیند سو رہا تھا۔ اور اُس نے اپنا جُوتا اور چوغہ دونوں اُتار رکھے تھے۔ اب اُس نے اپنے آپ کا جائزہ لیا کہ اُس کی کمر بندھی ہے اور پاوں میں جوتے پہنے ہوئے ہیں۔ اس کی کلائیوں میں زنجیروں کی تکلیف کے سبب سوجن تو ہے مگر اب وہ زنجیروں سے آزاد ہو چکی ہیں۔ اُس نے یہ بھی محسوس کیا کہ اُس کی رہائی محض فریب نہیں اور نہ کوئی خواب یا رویا ہے بلکہ مُبارک حقیقت ہے۔ اگلی صبح اُسے موت کے گھاٹ اُتارا جانا تھا۔ لیکن دیکھو ایک فرشتہ نے اُسے قید اور موت دونوں کے چنگل سے چُھڑا لیا۔ "اور پطرس نے ہوش میں آ کر کہا کہ اب میں نے سچ جان لیا کہ خُداوند نے اپنا فرشتہ بھیج کر مجھے ہیرو دیس کے ہاتھ سے چُھڑا لیا اور یہودی قوم کی ساری امید توڑ دی"۔ اعمال ۱۲:۱۱

اس کے فوراً بعد پطرس نے اُس گھر کا راستہ لیا جہاں تمام بھائی جمع ہو کر اُس کے لئے دُعا مانگ رہے تھے۔ "جب اُس نے پھاٹک کی کھڑکی کھٹکھٹائی تو رُدی نام ایک لونڈی آواز سننے آئی اور پطرس کی آواز پہچان کر خُوشی کے مارے پھاٹک نہ کھولا بلکہ دوڑ کر اندر خبر کی کہ پطرس پھاٹک پر کھڑا ہے۔ اُنہوں نے اُس سے کہا تُو دیوانی ہے لیکن وہ یقین سے کہتی رہی کہ یُونہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اُس کا فرشتہ ہو گا۔ مگر پطرس

کھٹکھٹاتا رہا۔ پس اُنہوں نے کھڑکی کھولی اور اُس کو دیکھ کر حیران ہو گئے۔ اُس نے اُنہیں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ چُپ رہیں اور اُن سے بیان کیا کہ خُدا وند نے مجھے اس اس طرح قید خانہ سے نکالا۔ اور روانہ ہو کر دوسری جگہ چلا گیا"۔ اعمال ۱۲:۱۲-۱۷ خُوشی و مُسرت اور خُداوند کی حمدوثنا سے ایمانداروں کے دل لبریز ہو گئے کیونکہ خُداوند نے اُن کی دُعاوں کو سُن کر جواب دیا اور پطرس کو ہیر ودیس کے ہاتھ سے چُھڑایا۔

صُبح ہوتے ہی لوگوں کا بہت بڑا اجتماع رسُول کو موت کی سزا پاتے ہوئے دیکھنے کے لئے جمع ہو گیا۔ ہیرو دیس بادشاہ نے اپنے افسروں کو پطرس کو لانے کے لئے قید خانہ بھیجا۔ اُسے بڑے جلوس کی شکل میں مسلح پہرے داروں کی نگرانی میں لانے کا اہتمام نہ صرف اس لئے کرنا تھا کہ وہ بچ نہ نکلے بلکہ اس لئے بھی کرنا تھا تاکہ اس کے ساتھ ہمدردی جتانے والوں کا دل بیٹھ جائے اور لوگ جان جائیں کہ بادشاہ کس قدر طاقتور ہے۔

جب دربانوں نے دیکھا کہ پطرس بچ نکلا تو خوف سے اُن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اُنہیں بڑی صفائی سے بتا دیا گیا تھا کہ اگر یہ قیدی بھاگ گیا تو اُس کے عوض تمہیں مرنا ہو گا۔ چنانچہ اس ڈر سے سنتری پہرے دینے میں چوکس رہے۔ جب آفیسر پطرس کو لینے آئے تو سپاہی ابھی تک دروازہ پر کھڑے تھے۔ اور دروازے مضبوطی سے بند تھے اور دونوں سپاہیوں کی کمر سے ایک ایک زنجیر بندھی تھی جو پطرس کی کلائیوں میں پہنائی گئی تھیں مگر قیدی جا چُکا تھا۔

جب پطرس کے بچ نکلنے کی خبر ہیر و دیس کو پہنچی تو وہ غُصے سے آگ بگولا ہو گیا۔ اُس نے پہرے داروں پر نا فرض شناسی اور بے وفائی کا فتویٰ لگا کر تہ تیغ کرنے کا حُکم دے دیا۔ بیشک ہیرو دیس جانتا تھا کہ کوئی انسانی قوت پطرس کو میرے ہاتھ سے چھڑا نہیں سکتی تھی، مگر وہ اس بات کو بھی ماننے کے لئے بھی تیار نہیں تھا کہ الٰہی قُوت اور قُدرت نے اُس کے ناپاک ارادوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ چنانچہ وہ خُدا وند کے مقابلہ پر اُتر آیا۔

پطرس کی رہائی کے تھوڑی ہی دیر بعد ہیرودیس یہودیہ کو چھوڑ کر قیصر یہ میں جا رہا۔ وہاں جا کر اُس نے بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا تاکہ لوگ اُس کی ستائش کریں۔ اُس ضیافت میں چاروں کونوں سے لوگ کھانے پینے اور جشن منانے کے لئے آئے۔ اس ضیافت میں لوگوں نے کھانے پینے کے علاوہ جی بھر کر شراب نوشی کی۔ پھر ایک دن بڑے جاہ و جلال کے ساتھ ہیرو دیس شاہانہ پوشاک پہن کر تخت عدالت پر بیٹھا۔ اُس کی پوشاک سونے اور چاندی سے چمک رہی تھی، جو سُورج کی شعاعوں سے منعکس ہو کر دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کرتی جاتی تھی۔ اُس کی شان و شوکت کا کوئی بیان نہ تھا۔ اُس کی شکل و صُورت، اُس کی آن بان اور بارُعب آواز نے ہر کس و ناکس کو بڑی قوت کے ساتھ اپنی طرف مائل کر لیا۔ کھانے پینے اور شراب نوشی کرنے سے اُن کا شعور اور قوا پہلے ہی مضمحل اور پریشان ہو چکی تھیں۔ اس لئے کہ وہ حیوانی جوش و جذبے کا مظاہرہ کر کے کہنے لگے کہ جو کچھ تُو نے کیا ہے اور جس طرح تُو کلام کرتا ہے کوئی انسان نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ پہلے تو وہ بطور حاکم کے اُس کی عزت توقیر کرتے تھے، مگر اب سے وہ دیوتا کی طرح اُس کی پوجا کیا کریں گے۔

اُن میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے جو اب اس گنہگار اور بدکار شخص کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہے تھے، یہی لوگ چند سال پہلے مسیح یسوع کے بارے شور مچا مچا کر کہتے تھے کہ "اسے لے جاو، اے مصلوب کرو" یہودیوں نے مسیح یسوع کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا جس کا لباس سادہ اور سفر

کے سبب اکثر میلا ہوتا تھا مگر وہ اُس دل کو ڈھانپتے ہوئے تھا جس میں الہٰی محبت جاگزیں تھی۔ اُن کی آنکھیں یہ پہچاننے سے قاصر رہیں کہ اس معمولی لباس میں زندگی اور جلال کا ما لک ہے۔ حالانکہ مسیح کی قُدرت اُن کےسامنے ان کاموں کے ذریعہ ظاہر ہو جو کوئی انسان نہیں کر سکتا۔ مگر اب وہ ایک مغرور بادشاہ کی پرستش کرنے کو تیار ہو گئے جس کے سونے اور چاندی سے مڑھے ہوئے شاندار لباس کے نیچے حرامکار اور ظالم دل چُھپا ہوا تھا۔

ہیرودیس جانتا تھا کہ وہ اس عزت وا حترام اور ستائش کا حق دار نہیں۔ اس کے باوجود اُس نے لوگوں کی اس بُت پرستی کو اپنا حق سمجھ کر قبول کیا اور اس کا دل اس شاد کامی پر بلیوں اُچھلنے لگے۔ اور جب اُس نے یہ سُنا کہ "یہ تو خُدا کی آواز ہے نہ انسان کی" تو اس کا چہرہ غُرور سے تمتمانے لگا۔

مگر اچانک اُس پر ہولناک تبدیلی واقع ہوئی۔ اُس کا چہرہ پر مردنی چھا گئی اور وہ سخت اذیت میں مبتلا ہو گیا۔ پسینے کی بڑی بڑی بوندیں اس کے مساموں سے ٹپکنے لگیں۔ وہ لمحہ بھر ایسے کھڑا رہا جیسے خوف اور درد نے اُسے چھید ڈالا ہو۔ خوف اور غم سے اُس کا چہرہ فق ہو گیا اور وہ سراسیمہ ہو کر اپنے دوستوں کی طرف مڑ کر دھیمی اور مایوس کُن آواز میں رو دیا۔ گویا کہہ رہا ہو کہ جسے تم خُدا کی سی عزت دے رہے تھے موت نے اُسے آناً فاناً دبوچ لیا ہے۔

شدید درد اور سخت اذیت سے دو چار ہونے والا باغی، خودسر اور ظاہری نمودو نمائش کا دلدادہ صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ لمحہ بھر پہلے وہ بہت بڑی ہجوم سے تعریف اور پر ستش کا ہدیہ وصول کر رہا تھا۔ لیکن اس جانکنی کی حالت کے دوران اُس نے محسُوس کیا کہ اب وہ اس کے ہاتھ میں ہے جو اُس سے کہیں طاقتور ہے۔ مسیح کے پیروکاروں کو جس بے رحمی سے ستایا تھا اُس پر اُسے صدمہ ہوا۔ اُسے یاد پڑا کہ اُس نے معصوم یعقوب کو قتل کروایا۔ اُسے یہ بھی یاد آیا کہ اُس نے بے گناہ پطرس کو مروانا چاہا۔ اس دوران ہیرودیس کو یہ بھی یاد آیا کہ اُس نے اپنی ندامت کو چھپانے کے لئے خواہ مخواہ غضب آلود ہو کر پہرے داروں پر ناروا ظلم کیا۔ اس نے تسلیم کیا کہ اب مجھ ظالم کے ساتھ خُدا آہنی ہاتھوں سے نپٹ رہا ہے۔ مگر اُسے اس پچھتاوے سے کوئی افاقہ نہ ہوا اور نہ ہی اُسے ذہنی اذیت سے چُھٹکارا ملا، بلکہ وہ اسکی توقع بھی نہیں کرتا تھا۔

ہیرو دیس خُدا کے اس حکم کو اچھی طرح جانتا تھا "میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا" خروج ۲۰:۳...
اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ لوگوں سے پرستش کروانے سے اُس نے اپنی بدی کے پیالے کو لبریز کر لیا ہے اور خُدا کے غضب کو اپنے اُوپر آنے کی دعوت دی ہے۔

وہی فرشتہ جو آسمانی بارگاہ سے پطرس کی رہائی کے لئے آیا، وہی ہیرودیس کے لئے غضب اور عدالت کا پیامبر تھا۔ فرشتہ نے پطرس کو جگانے کے لئے مارا، مگر یہ دوسری طرح کا مارنا تھا جو بددار ہیرودیس کو مارا گیا۔ ہیرودیس ذہنی اور بدنی اذیت میں مبتلا ہو کر مر گیا اور خُدا کی طرف سے اُسے اُس کے غُرور کی سزا ملی۔

الہٰی انصاف کے اس مظاہرے کا لوگوں پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ یہ خوشخبری کہ پطرس کو مُعجزانہ طریقہ سے رہائی اور اُس کے ستانے والے پر خُدا کا غضب نازل ہوا ہے ملک ملک پہنچ گئی جس سے بہتیرے مسیح یسوع پر ایمان لے لائے۔

فلپس کا تجربہ جس کو فرشتے نے آسمان سے آ کر ہدایت کی کہ سچائی کے متلاشی سے ملاقات کرے، اور پھر کرنیلیس جس کے پاس فرشتہ خُدا کا پیغام لے کر آیا، پطرس کی فرشتہ کے ذریعہ رہائی جسے موت کی سزا سنائی گئی، ان تمام تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ آسمان زمین کے کس قدر قریب ہے۔

ان فرشتوں کی ملاقات کے ریکارڈ سے خُدا کے کار گزاروں کو ہمت اور حوصلہ پانا چاہئے۔ جیسا کہ رسولوں کے زمانہ میں تھا آج بھی آسمانی پیامبر زمین کی (لمبائی، چوڑائی) وسعتوں کو چھوتے ہوئے گُزرتے ہیں اور اس تلاش میں رہتے ہیں کہ دُکھیوں کو دلا سا دیں، غیر تائب شدہ کو پناہ دیں، اور مسیح کے لئے رُوحوں کو جیتیں۔ ہم ان کو نفس نفیس تو نہیں دیکھ سکتے تاہم وہ ہماری رہنمائی کرتے، ہدایت فرماتے اور پناہ دینے کے لئے ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں۔

اس عارفانہ سیڑھی کے ذریعہ آسمان زمین کے قریب لایا جاتا ہے، جسکی بنیاد زمین پر بڑی مستحکم ہے، جبکہ اس کی چوٹی لا محدود و خُدا کے تخت تک جا پہنچتی ہے۔ فرشتے مسلسل اس چمکیلی سیڑھی پر چڑھتے اور اُترتے رہتے ہیں، اور دُکھیوں اور حاجتمندوں کی دعائیں باپ کے حضُور پہنچاتے ہیں اور ہم انسانوں کے لئے خُدا کے ہاں سے برکت، اُمید، حوصلہاور مد دلاتے ہیں۔ نُور کے یہ فرشتے رُوح میں آسمانی ماحول پیدا کرتے اور اُسے ابدی اور اندیکھے خُدا کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ ہم اپنی جسمانی آنکھوں سے اُن کی شباہت کو نہیں دیکھ سکتے، صرف رُوحانی رویا سے ہی ہم آسمانی چیزوں کی پہچان کر سکتے ہیں۔ صرف روحانی کان ہی ان آسمانی آوازوں کے سُریلے نغمے سُن سکتے ہیں۔

"خُدا وند سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اُس کا فرشتہ خیمہ زن ہوتا ہے"۔ زبور ۳۴:۷ خُداوند اپنے فرشتوں کو حُکم کرتا ہے کہ اُس کے چُنیدہ لوگوں کو آفات سے بچائیں اور اُن کو اُس وبا سے محفوظ رکھیں "جو اندھیرے میں چلتی ہے۔ اس ہلاکت سے جو دوپہر کو ویران کرتی ہے"۔ زبور ۹۱:۶ بار بار فرشتے انسانوں کے ساتھ اس طرح کلام کرتے ہیں جیسے ایک دوست اپنے دوست سے کلام کرتا ہے اور اُنہیں محفوظ مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔۔۔ بارہا ایماندار پڑ مردہ رُوحوں کے لئے، فرشتوں کا حوصلہ بخش کلام تازگی بخشتا ہے اور اُن کے ذہن کو زمینی چیزوں کی طرف سے ہٹا کر آسمانی چیزونکی طرف سے مبذول کرتا ہے نیز فرشتے اُنہیں ہدایت کرتے ہیں کہ ایمان سے سفید لباس، تاج اور فتح کی کھجور کی ٹہنیوں کو دیکھیں اور ایمان رکھیں کہ جو غالب آئیں گے وہ ان سب چیزوں کو اُس وقت حاصل کریں گے جب وہ بڑے سفید تخت کے چوگرد ہوں گے۔

یہ فرشتوں کا کام ہے کہ وہ ان کے قریب آئیں جو صبر آزما مصائب میں سے گُزر رہے ہیں اور جنکی آزمائش ہو رہی ہے۔ وہ اُن کے لئے انتھک خدمت انجام دے رہے ہیں جن کے لئے مسیح یسُوع نے جان دی۔ جب گنہگاروں کو یسُوع مسیح کے پاس لایا جاتا ہے تو خوشی کی یہ خبر فرشتے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور پھر آسمان پر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ "میں تُم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث آسمان پر زیادہ خوشی ہو گی"۔ لوقا ۱۵:۷ تاریکی کو دُور کرنے اور دور و نزدیک مسیح یسُوع کی منادی کرنے کی ہماری کامیاب کی رپورٹ جب آسمان پر پہنچتی ہے تو آسمان پر بڑی خُوشی ہوتی ہے۔

آسمانی حکومت اور اختیار والے جنگ کو دیکھ رہے ہیں جسے مایوسی کن حالات میں خُداوند کے خادم لڑرہے ہیں۔ اور جیسے ہم مسیحی نجات دہندہ کے جھنڈے تلے جمع ہیں نئے علاقے فتح ہو رہے ہیں اور بڑی ہی عزت افزائی ہو رہی ہے۔ ایمان کی اچھی لڑائی لڑنے کے لئے آگے بڑھو۔ تمام آسمانی فرشتے خُداوند کے فروتن خادموں کے ساتھ ہیں اور جُو نہی زمین پر خُداوند کی فوج خُداوند کی تعریف میں نعرہ بُلند کرتی ہے تو اُن کے ساتھ خُدا باپ اور اُس کے بیٹے کی تعریف میں پاک فرشتے اپنی سُریلی آوازیں ملا دیتے ہیں۔

فرشتوں کے مشن کے بارے جتنا ہم سمجھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہمیشہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے خُدا کے ہر نیک اور سچے بچے کو آسمانی مخلوق کا تعاون حاصل ہے۔ غیر مرئی (نادیدنی) روشنی اور قُوت کی فوجیں ان حلیم اور کمزور لوگوں کی مدد کرتی ہیں جو خُدا اور اُس کے وعدوں میں یقین رکھتے ہیں۔ کروبی اور سرافیم اور فرشتے اور زور میں بڑھ کر ہیں خُداوند کی دہنی طرف ایستادہ رہتے ہیں۔ "کیا وہ سب خدمت گذار رُوحیں نہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں؟" ۔ عبرانیوں ۱۴:۱۔

باب ۱۶ - انطاکیہ میں انجیل کا پیغام

ظُلم کے سبب جب شاگرد یروشلیم سے پراگندہ ہو گئے تو انجیل کا پیغام بڑی سُرعت سے فلسطین کی سرحدوں سے باہر پھیل گیا اور ایمان داروں کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں کئی اہم مراکز میں قائم ہو گئیں۔ بعض شاگرد پھرتے پھرتے فنیکے، اور کپرس اور انطاکیہ جا پہنچے، اور وہاں کلام کی مُنادی کی" ان ی مُنادی زیادہ تر یہودیوں اور یونانی مائل یہودیوں تک ہی محدود تھی جہاں اُن کی بڑی بڑی بستیاں آباد تھیں۔ اور تقریباً تمام بڑے شہروں میں ان کی بستیاں پائی جاتی تھیں۔

جن جگہوں کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے اُن میں انطاکیہ ایسا شہر تھا جہاں انجیل کو بڑی خوشی سے قبول کیا گیا۔ انطاکیہ اُس وقت شام کا دارالخلافہ تھا اور بہت سی قوموں کے لئے بہت بڑا تجارتی مرکز بن چُکا تھا۔ اس کے علاوہ آرام پسند اورعیش پرست عناصر کے لئے یہ بہت ہی معقُول جگہ تھی۔ کیونکہ اس کا گردوپیش خوبصورت اور محل وقوع صحت افزا تھا۔ یہ دولت مند ، تہذیب و تمدن کے لحاظ سے ترقی یافتہ تھا اور اس کی ہر چیز دوسری جگہوں کی نسبت خوبصُورت، پائیدار اور کامل تھی۔ رسولوں کے زمانہ میں یہ شہر عیش و نشاط اور بدی کا اڈا بن چُکا تھا۔

انطاکیہ میں عوامی منادی بعض اُن شاگردوں نے کی جو کپرسی اور کرینی تھے" خُدا وند یسوع کی خوشخبری کی باتیں سنانے لگے" خُدا وند کا ہاتھ اُن پر تھا۔ اور انکی محنت پھلدار ثابت ہوئی۔ چنانچہ بہت سے لوگ ایمان لا کر خُدا وند کی طرف رجوع ہوئے۔

"یہ خوشخبری یروشلیم کی کلیسیا کے کانوں تک پہنچی اور اُنہوں نے برنباس کو انطاکیہ تک بھیجا۔ وہ پہنچ کر اور خُدا کا فضل دیکھ کر خُوش ہوا اور اُن سب کو نصیحت کی کہ دلی ارادہ سے خُدا وند سے لپٹے رہو"۔ ۱۱:۲۱-۲۳

انطاکیہ میں برنباس کی خدمت بابرکت ثابت ہوئی اور اُس کی خدمت سے بہت سے نئے ایماندار خُدا کی جماعت میں آ ملے۔ چونکہ کام بڑھتا اور ترقی کرتا گیا چنانچہ برنباس نے کسی اور کی مدد حاصل کرنے کا بھی سوچا تاکہ خُدا کا کلام یہاں مزید آگے بڑھے۔ پس وہ تراوس میں پولُس کو ڈھونڈ نے کو گیا جو یروشلیم سے نکلنے کے بعد شام اور کلکیہ میں اُس ایمان میں کی منادی کر رہا تھا جسے اُس نے ایک بار برباد کر دیا گیا تھا۔ گلتیوں ۱:۲۱-۲۳ برنباس پولُس کو ڈھونڈنے اور اس کو انطاکیہ میں لانے میں کامیاب ہو گیا نیز اُسے اپنے ساتھ مل کر خدمت کرنے کے لئے بھی راضی کر لیا۔

پولُس نے انطاکیہ کو جو آبادی کے لحاظ سے بہت بڑا شہر تھا، مسیح کی خدمت کے لئے نہایت ہی اعلیٰ کھیت پایا۔ اس کی تعلیم، حکمت اور جوش و جذبے نے وہاں کے باشندوں اور اجنبیوں پر بڑا اثر ڈالا، اور برنباس جس قسم کی مدد کا خواہاں تھا وہ پولُس نے مہیا کر دی۔ دو سال تک دونوں شاگرد متحد ہو کر خدمت کرتے رہے اور بہت سی روحوں کو یسُوع ناصری کے چرنوں میں لے آئے جو دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔

یہ انطاکیہ ہی تھا جہاں شاگرد پہلے مسیحی کہلائے۔ یہ نام اُنہیں اس لئے دیا گیا کیوں کہ ان کی منادی اور گفتگو کا مرکز مسیح تھا۔ وہ مسلسل مسیح یسُوع کے اُن واقعات کو دُہراتے جو اس کی خدمت کے دوران وقوع میں آئے

اور جب وہ اُس کی ذاتی موجودگی سےفیض یاب ہوئے تھے۔ وہ اُس کی تعلیم اور مُعجزات پیش کرتے ہوئے نہ تھکتے اور نہ اُکتاتے تھے۔ غم سے کپکپاتے لبوں، آنسوؤں سے تر آنکھوں کے ساتھ وہ گنسمنی باغ کی جان کنی کا واقعہ بیان کرتے۔ دھوکے سے پکڑوائے جانے اور تفتیش اور موت کا فتویٰ، اس کا صبرو تحمل، فروتنی اور اُن دُشمنوں کے لئے دُعا جو اُسے ستاتے تھے بڑے دُکھ کے ساتھ بیان کرتے، مردوں میں سے جی اُٹھنا، آسمان پر چڑھنا اور گنہگار انسان کے لئے درمیانی کے طور پر آسمان پر اُس کا کام اُن کے دلپسند موضوع ہوتے تھے۔ بت پرستوں نے اُنہیں ٹھیک ہی مسیحی نام دیا تھا کیونکہ وہ مسیح نام کا پرچار کرتے تھے اور اپنی دعائیں اور منا جاتیں مسیح کے نام سے خُدا کے حضور گزرانتے تھے۔

یہ خُدا تھا جس نے اُنہیں "مسیحی" نام دیا۔ یہ شاہی نام ہے جو اُن سبھوں کو دیا جاتا ہے جو مسیح یسُوع میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس نام کے بارے بعقوب نے بعد میں لکھا "کیا دولتمند تُم پر ظلم نہیں کرتے اور وہی تُمہیں عدالتوں میں گھسیٹ کر نہیں لے جاتے؟ کیا وہ اس بُزرگ نام پر کُفر نہیں بکتے جس تُم نامزد ہو"۔ یعقوب ۲:۶-۷ پطرس نے یوں فرمایا " لیکن اگر مسیحی ہونے کے باعث کوئی شخص دُکھ پائے تو شرمائے نہیں بلکہ اس نام کے سبب سے خُدا کی تمجید کرے، اگر مسیح کے نام کے سبب سے تمہیں ملامت کی جاتی ہے تو تُم مُبارک ہو کیوں کہ جلال کا رُوح یعنی خُدا کا رُوح تُم پر سایہ کرتا ہے"۔ ۱۔ پطرس ۴:۱۶-۱۴

انطاکیہ کے ایمانداروں نے محسُوس کیا کہ خُدا اُن کی زندگیوں میں کام کرنا چاہتا تھا ۔ "کیوں کہ جو تُم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خُدا ہے"۔ فلپیوں ۲:۱۳ وہ ایسے لوگوں میں بُو دوباش رکھتے تھے جن کے نزدیک ابدی چیزوں کی چنداں قدرو منزلت نہ تھی۔ اس کے باوجود اُنہوں نے اُن کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کیا اور اس خُداوند کی مثبت گواہی دی جس کو وہ پیار کرتے اور جس کی وہ دل و جان سے خدمت کرتے تھے۔ اپنی اس حلیمی اور فروتنی سے بھر پور خدمت میں اُنہوں نے رُوح القدس پر بھروسہ کرنا سیکھ لیا تھا جو زندگی کے کلام کو موثر بناتا ہے۔ پس اُنہوں نے ہر طبقہ اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں تک رہنمائی کر کے مسیح یسوع میں اپنے ایمان کی گواہی دی۔

انطاکیہ کے مسیحیوں کا نمونہ اُن تمام ایمانداروں کے لئے مشعل راہ ہونا چاہئے جو موجودہ زمانہ میں بڑے بڑے شہروں میں مقیم ہیں۔ یہ خُدا وند کی مرضی کے عین مطابق ہے کہ مخصوص شُدہ اور چنیدہ کار گزار جو مختلف توڑے بھی رکھتے ہیں وہ گنجان آبادی والی اہم جگہوں اور شہروں میں رہ کر عوام تک رسائی کریں۔تاہم اُس کا یہ بھی منشور ہے کہ ان شہروں میں بسنے والے ایماندار بھی روحوں کوجیتنے کے لئے ان توڑوں کو کام میں لائیں جو مسیح یسُوع نے اُنہیں دے رکھے ہیں۔ جو کلی طور پر خُود کو خُدا وند کی بلاہٹ کے تابع کر دیتے ہیں اُن کے لئے خُداوند کے خزانہ میں غیر معمولی برکات موجود ہیں۔ جب ایسے کارگزار مسیح کے لئے رُوحوں کو جیتنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اُنہیں بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ جن لوگوں تک کسی اور ذریعہ سے رسائی ممکن نہ تھی وہ شخصی کوششوں کا جواب دینے کےلئے تیار ہیں۔

اس دھرتی پر خُداوند کے کام کو قائم و دائم رکھنے کے لئے آج بائبل کی سچائی کےزندہ نمائندگان کی ضرورت ہے۔ تنہا مخصوص شُدہ پاسبان بڑے بڑے شہروں کو آگاہی دینے کی خدمت کے لئے ناکافی ہیں۔ خُدا وند صرف پاسبانوں کو ہی بلاہٹ نہیں دیتا بلکہ طبیبوں، نرسوں، کالپورٹوں، بائبل کے ورکروں اور مختلف توڑے رکھنے والے دوسرے مخصوص شُدہ لے مین (Lay Men) کو بھی بلاتا ہے جو خُداوند کے کلام اور اس کے فضل کی قُوت سے بھی واقف ہیں۔ اُنہیں ان شہروں کی ضُرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے جہاں آگاہی کا کلام نہیں پہنچا،

گواہی دینا چاہئیے۔ وقت بڑی تیزی سے گزُر رہا ہے اور کابہت زیادہ ہے جسے ہم نے انجام دینا ہے۔ ہر ایک ذرائع کو کام میں لایا جائے تاکہ موجودہ مواقع جات سے بھر پُور فائدہ اُٹھایا جا سکے۔

برنباس کے ساتھ انطاکیہ میں پولُس رسول کی خدمت نے پولس کی اس قائلیت کو مزید تقویت پہنچائی کہ خُدا نے اُسے غیر قوموں کے لئے خاص کام کی بُلاہٹ دی ہے۔ پولس کی تبدیل کے وقت ہی خُدا وند نے اُسے جتا دیا تھا کہ تو غیر قوموں کے لئے میرا رسُول ہو گا۔" کہ تُو اُن کی آنکھیں لائیں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مُقدسوں میں شریک ہو کر میراث پائیں"۔ اعمال ۱۸:۲۶ --- وہ فرشتہ جو حننیاہ پر ظاہر ہُوا اپس نے فرمایا "مگر خُداوند نے اُس سے کہا کہ تُو جا کیوں کہ یہ قوموں بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا میرا چُنا ہُوا وسیلہ ہے"۔ اعمال ۱۵:۹ "اور بعد میں پولُس خُود جب وہ یروشلیم کی ہیکل میں دُعا کر رہا تھا آسمانی فرشتہ سے ملا، جس نے اُسے حُکم دیا "جا میں تجھے غیر قوموں کے پاس دُور دُور بھیجوں گا"۔ اعمال ۲۱:۲۲

یوں خُدا وند نے پولُس کو غیر قوموں کے پاس بطور مشنری بن کر جانے کا حُکم دے رکھا تھا۔ لہٰذا خُدا وند نے اُسے اس مشکل اور بھاری خدمت کو نبھانے کے لئے اپنی قُربت اور نزدیکی بخش دی۔ اور اُسے اپنے ساتھ مربوط کر کے آسمانی جلال اور خوبصورتی اور حشمت کا مکاشفہ عطا کیا۔ چنانچہ اُسے بھیدوں کو آشکارہ کرنے کی خدمت سونپی گئی۔ " اب خُدا جو تُم کو میری خُوشخبری یعنی یسوع مسیح کی منادی کے موافق مضبوط کر سکتا ہے اس بھید کے مکاشفہ کے مطابق جو ازل سے پوشیدہ رہا"۔ رومیوں ۲۵:۱۶ " چنانچہ اُس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اُس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا جسے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا"۔ افسیوں ۹:۱ " جو اور زمانوں میں بنی آدم کو اس طرح معلوم نہ ہُوا تھا جس طرح اُس کے مقدس رسولوں اور نبیوں پر رُوح میں اب ظاہر ہو گیا ہے۔ یعنی یہ کہ مسیح یسوع میں غیر قومیں خُوشخبری کے وسیلہ سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور وعدہ میں داخل ہیں۔ اور خُدا کے اپس فضل کی بخشش سے جو اُس کی قُدرت کی تاثیر سے مجھ پر ہُوا میں اس خوشخبری کا خادم بنا۔ مجھ پر جو سب مقدسوں میں چھوٹے سے چھوٹا ہوں یہ فضل ہوا کہ میں غیر قوموں کو مسیح کی بے قیاس دولت کی خوشخبری دوں۔ اور سب پر یہ بات روشن کروں کہ جو بھید ازل سے سب چیزوں کے پیدا کرنے والے خُدا میں پوشیدہ رہا اُس کا کیا انتظام ہے۔ تاکہ اب کلیسیا کے وسیلہ سے خُدا کی طرح طرح کی حکمت اُن حکومت والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے۔ اس ازلی ارادہ کے مطابق جو اُس نے پیارے خُداوند یسوع مسیح میں کیا تھا"۔ افسیوں ۵:۳-۱۱

خُداوند نے پولُس اور برنباس کو اُس برس بڑی برکت دی جب اُنہوں نے انطاکیہ میں ایمانداروں کے ساتھ قیام کیا ۔ ابھی تک ان دونوں کو رسمی طور پر انجیل کی منادی کے لئے مخصوص نہیں کیا گیا تھا۔ مگر اب وہ دونوں مسیحی تجربہ میں اس مقام پر پہنچ چکے تھے، جہاں خُدا وند مشکل اور بھاری ذمہ داری ان کے سپرد کرنے کو تھا۔

"انطاکیہ میں اُس کلیسیا کے متعلق جو وہاں تھی کئی نبی اور معلم تھے یعنی برنباس اور شمعون جو کالا کہلاتا ہے اور لو کیس کُرینی اور مناہیم جو چوتھائی ملک کے حاکم پر ہیر و دیس کے ساتھ پلا تھا اور ساول۔ جب وہ خُداوند کی عبادت کر رہے اور روزے رکھ رہے تھے تو رُوح القدس نے کہا میرے لئے برنباس اور ساول کو اس کام کے واسطے مخصوص کر دو جس کے واسطے میں نے اُن کو بلایا ہے"۔ اعمال ۱:۱۳-۲

رسولوں کو بُت پرست دُنیا میں بطور مشنری بھیجنے سے پہلے دُعا روزے اور ان پر ہاتھ رکھ کر خُدا کے لئے مخصوص کیا گیا۔ یوں اُنہیں کلیسیا کی طرف سے نہ صرف حق کی تعلیم دینے کا اختیار ملا بلکہ اُنہیں اب بپتسمہ دینے اور کلیسیا کو منظّم کرنے کا بھی اختیار مل گیا۔

مسیحی کلیسیا اُس وقت ایک نہایت ہی اہم دور میں داخل ہو رہی تھی۔ غیر قوموں میں انجیل کی خوشخبری کا کام بڑی سرگرمی سے زور پکڑنے کو تھا اور اس کے نتیجہ میں کلیسیا کو رُوحوں کی فصل جمع کرنے سے بہت زیادہ تقویت ملنے کو تھی اور جن رسُولوں کی اس کام میں رہنمائی کرنے کے لئے تقرری ہونے والی تھی وہ شک و شبہات حسد اور تعصب کا شکار ہونے کو تھے۔ جُدائی کی دیوار کو توڑنے کی جو وہ تعلیم دینے کو تھے (افسیوں ۲:۱۴) جس نے یہودیوں اور کے غیر قوم والوں کے درمیان مدتوں سے جدائی حائل کر رکھی تھی اُسے سُن کر فطری طور پر اُنہیں بدعتی قرار دیا جانے کو تھا۔ اور مذہبی غیرت سے معمور یہودی اُنہیں پوچھنے کو تھے کہ اُنہیں یہ منادی کرنے کا اختیار کہاں سے ملا ہے۔ خُداوند خُدا نے اِن مشکلات کو پہلے سے دیکھ تھا جو اُس کے خادموں کو پیش آ سکتی تھیں۔ اور اُنہیں ان تمام الزامات سے محفوظ رکھنے کے لئے اُس نے کلیسیا کو مکاشفہ کے ذریعہ فرمایا کہ ان بھائیوں کو پبلک کی خدمت کے لئے علیحدہ کر دیا جائے۔ اُن کی مخصوصیت بھی اعلانیہ تھی کہ اُنہیں خُدا کی طرف سے مخصوص کر دیا گیا ہے تاکہ غیر قوموں میں انجیل کی خُوشخبری سُنائیں۔

پولُس اور برنباس دونوں نے پیشتر ہی خُدا وند سے انجیل کا حُکم حاصل کر لیا تھا۔ اُن پر ہاتھ رکھنے کی رسم سے نہ تو اُنہیں کوئی نیا فضل ملا اور نہ ہی اُن میں کوئی نئی خوبی پیدا ہوئی۔ یہ تو صرف اُن کی تعیناتی کی پہچان اور اُس اختیار کا اعلان تحا جو اُنہیں کلیسیا کی طرف سے ملا تھا۔ یوں کلیسیا کی مہر خُدا کے کام پر ثبت کی گئی۔

یہودیوں کے نزدیک یہ رسم اور طریقہ کار بڑا اہم اور معنی خیز تھا۔ جب یہودی باپ اپنے بچوں کو برکت دیتا تو وہ بڑے تقدس و تعظیم کے ساتھ اپنے ہاتھ اُن کے سروں پر رکھتا۔ جب کوئی جانور قُربانی کے لئے پیش کیا جاتا تو جسے کہانت کا اختیار ہوتا وہ قُربانی کے جانور کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتا اور جب انطاکیہ میں کلیسیا کے خادموں نے اپنے ہاتھ پولُس اور برنباس پر رکھے تو اس عمل کے ذریعہ خُدا وند سے درخواست تھی کہ ان منتخب رسولوں پر اپنی رحمت نچھاور کر۔ اور اس کام پر اپنی برکت نازل کر جس کے لئے اُنہیں وقف کیا گیا ہے۔

بعد میں مخصوصیت کے لئے ہاتھ رکھنے کی رسم کا ناجائز فائدہ اُٹھایا گیا۔ کیوں کہ اس پاک عمل کے ساتھ بہت سی غیر مصدقہ اور غیر اہم باتیں منسلک کر لی گئیں۔ مثال کے طور پر ہاتھ رکھتے ہی فوراً رُوح کی قُوت آ گئی جس نے مخصوص ہونے والے شخص کو خدمت کے تمام کاموں کے قابل بنا دیا۔ مگر ان دو بھائیوں کو خُدا کی خدمت کے لئے علیحدہ کرنے سے کوئی ایسا ریکارڈ نہیں ملتا جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ ہاتھ رکھنے کے ساتھ ہی اُنہیں کوئی مزید خوبی مل گئی ہو۔ اُن کی خصوصیت کا بڑا سادہ احوال مندرج ہے اور یہ اُن کے مستقبل کے کام پر ہی دلالت کر تا ہے۔

رُوح القدس کے ذریعہ وہ حالات جو پولُس اور برنباس کی مخصوصیت کے ساتھ مربوط ہوئے وہ ایک خاص کام کے لئے تھے اور یہ ظاہر کرتے تھے کہ خُدا وند خُدا اپنی کلیسیا میں منتخب ایجنسیوں کے ذریعہ ہی کام کرتا

ہے۔ کئی برس پہلے جب پولُس رسُول پر خُود مسیح یسُوع کے ذریعہ اعلیٰ ارادے کا ظہور ہوا تو پولُس کو فوراً کلیسیا کے ممبران کے پاس پہنچا دیا گیا جو دمشق میں ابھی نئی نئی منظم ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں پولُس کے تبدیل ہونے کے شخصی تجربہ کے بارے وہاں کی کلیسیا کو اندھیرے میں نہ رکھا گیا اور جبکہ الہٰی حُکم اُن کو مل گیا کہ پُوری تندہی سے انجیل کی خُوشخبری کو غیر قوموں میں پھیلایا جائے تو رُوح القدس نے ایک بار پھر بتایا کہ "یہ میرا چُنا ہُوا وسیلہ ہے" تاکہ غیر قوموں کا رسُول ہو۔ چنانچہ یہ رُوح القدس ہی تھا جس نے فرمایا۔ "میرے لئے برنباس اور ساول اس کام کے واسطے مخصوص کر دو جس کے واسطے میں نے اُن کو بُلایا ہے"۔

خُداوند نے اس دھرتی پر اپنی کلیسیا کو روشنی کا سر چشمہ بنا رکھا ہے۔ اسی کے ذریعہ وہ اپنے مقاصد اور مرضی کو دُنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ وہ اپنے کسی بھی خادم کو ایسا کوئی تجربہ نہیں بخشتا جو اس نے اپنی کلیسیا کو نہ دیا ہو۔ اور نہ ہی وہ ساری کلیسیا کو اندھیرے میں چھوڑ کر جو اُس کا بدن ہے کسی فرد واحد کو اپنی مرضی کا علم عطا کرتا ہے۔ وہ اپنے خادموں کو کلیسیا کے ساتھ ہی مربوُط رکھتا ہے تاکہ اُنہیں اپنے آپ پر کم اور اُن پر زیادہ اعتماد ہو جن کی خُدا اپنے کام کی بڑھتی کے لئے رہنمائی کر رہا ہے۔

کلیسیا میں شُروع سے ہی ایسے لوگ موجود رہے ہیں جن کا میلان انفرادی خود مختاری میں رہا ہے۔ وہ یہ دیکھنے میں قاصر رہے ہیں کہ انسان کی خودسری ہی اس بات کی ذمہ دار ہے کہ وہ انسان کو اپنے آپ میں بہت زیادہ اعتماد رکھنے کی طرف مائل کرتی ہے۔ یوں انسان اپنے فیصلوں کو ہی دُرست سمجھتا ہے اور اپنے بھائیوں کی مشورت اور فیصلوں کا احترام نہیں کرتا۔ اور خاص طور پر یہ بات اُن لوگوں پر زیادہ صادق آتی ہے جنہیں خُدا نے اپنے لوگون کی قیادت کرنے کے لئے منتخب کر رکھا ہے۔ خدا وند نے اپنی کلیسیا میں خاص اختیار اور قُوت رکھی ہے اس کی حقارت کرنے میں کوئی بھی حق بجانب نہ ہو گا۔ کیونکہ جو شخص ایسا کرے گا وہ کلیسیا کی نہیں خُدا کی آواز کی حقارت کرے گا۔

وہ جو اپنے ہی فیصلوں کو دوسروں کے فیصلوں سے افضل گردانتے ہیں بہت بڑے خطرے میں ہیں۔ یہ شیطان کا آزمودہ حربہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو اُن سے جُدا کر دے جو روشنی کا ذریعہ ہیں اور جن کے ذریعہ سے خُدا وند نےاپنے کام کو تعمیر کیا اور دور دراز پھیلایا ہے۔ جن کو خُدا نے سچائی کی ترویج کے لئے لیڈر شپ کی ذمہ داریاں دیکر تعینات کیا ہے، اُن کو نظر انداز کرنا یا اُن کی حقارت کرنے کا مطلب یہ ہُوا کہ ہم خُدا کے اُن وسائل کو رد کرتے ہیں جو خُدا نے اپنے لوگوں کی مدد، حوصلہ افزائی اور قُوت کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں۔ خُدا کی خدمت میں کوئی بھی کار گزار اُن ذرائع کو نظر انداز کر کے یہ سوچنا شروع کر دے کہ اس کا نُور براہ راست خُدا سے آنا چاہئے، ایسا کرنے سے وہ اپنے آپ کو ایسے مقام پر رکھ دیتا ہے جہاں سے دشمن بہ آسانی اُسے دھوکا دے کر باہر پھینک دے گا۔

خُدا وند نے اپنی حکمت میں ایک دوسرے کی قُربت کے ذریعہ کلیسیا کا انتظام کر رکھا ہے اور تمام ایمانداروں کو اُسے برقرار رکھنا چاہئے۔ یوں مسیحی، مسیحی کے ساتھ اور کلیسیا کلیسیا کے ساتھ متحد ہو گی۔ یوں بنی نوع انسان ذات الہٰی کے ساتھ تعاون کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ ہر ایک ذریعہ روح القدس کا معاون اور تمام ایماندار ایک اچھی منظم کوشش میں متحد ہو جائیں گے تاکہ دُنیا کو خُدا کے فضل کی خُوشخبری دے سکیں۔

پولُس نے اپنی رسمی مخصوصیت کو اپنی خدمت کا نیا اور اہم موڑ سمجھ کر اُسی وقت سے ہی اپنی رسُولی خدمت کی شروعات کو مسیح کلیسیا کے ساتھ منسلک کیا۔

جب انجیل کی روشنی بڑی تیزی سے انطاکیہ میں چمک رہی تھی اس وقت یروشلیم میں بھی اُن رسُولوں کے سبب جو یروشلیم میں رہ گئے تھے خُوشخبری کا اہم کام جاری تھا۔ ہر سال فسح کے وقت تمام دُنیا کے بہت سے یہودی یروشلیم کی ہیکل میں عبادت کے لئے آتے۔ ان میں سے بعض حضرات (جو یہاں زیارت کے لئے آتے) بُہت ایماندار اور پیشنگوئیوں کے سچے اور مخلص طالب علم ہوتے اور مسیح موعود کی آمد کے بڑے ذوق شوق سے منتظر تھے جو اسرائیل کی اُمید تھی۔ جب یروشلیم ان اجنبیوں سے بھر جاتا تو رسول بڑی دلیری سے مسیح کی مُنادی کرتے، گو وہ جانتے تھے کہ ایسا کرنے سے اُن کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ خُدا کے رُوح نے اُن کی خدمت پر اپنی مہر ثبت کر دی۔ بہت سے لوگ ایمان لے آئے اور جب یہ اجنبی واپس دُنیا کے مختلف حصوں میں اپنے اپنے علاقہ گئے تو سچائی کا بیج تمام طبقوں اور قوموں میں بکھیر دیا۔

رسُولوں کی اس خدمت میں نمایاں نام پرس، یعقوب اور یُوحنا کا ہے جن کا یہ ایمان تھا کہ خُداوند نے اُنہیں اپنے ہی ہموطنوں میں یسوع کی منادی کرنے کے لئے چنا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے بڑی وفادار، ایمانداری اور حکمت سے خدمت کی، اور اُن باتوں کی گواہی دی جو اُنہوں نے سُنی اور دیکھی تھیں، اور خُدا کے معتبر کلام اور خصوصاً پیشنگوئیوں کی طرف توجہ کرنے کی اپیل کرتے۔ "پس اسرائیل کا سارا گھر نہ یقین جان لے کہ خُدا نے اُس یسُوع کو جسے تُم نے مصلُوب کیا خُداوند بھی کیا اور مسیح بھی"۔ اعمال ۳۶:۲

باب ۱۷ - انجیل کے مُبشر

"پس وہ رُوح القدس کے بھیجے ہوئے سلوکیہ کو گئے اور وہاں سے جہاز پر کپرس کو چلے۔ سلمیس میں پہنچ کر یہودیوں کے عبادتخانوں میں خُدا کا کلام سُنانے لگے" یوں رسُولوں نے اپنا پہلا مشنری سفر شروع کیا۔ کپرس اُن جگہوں میں سے ایک جگہ تھی جس میں ستفنس کی شہادت کے بعد مسیح ستائے جانے کے باعث یروشلیم سے بھاگ کر آگئے تھے۔ یہ کپرس ہی تھا جہاں سے چند ایماندار سفر کر کے انطاکیہ میں پہنچے اور یسوع مسیح کی منادی کی اعمال ۲۰:۱۱ برنباس خود بھی کپرس کا باشندہ تھا اعمال ۳۰:۴ "اب وہ اور پولس، یوحنا مرقس کو ساتھ لے کر جو برنباس کا رشتہ دار تھا اس جزیرے میں آئے۔

مرقس کی والدہ نے غیر مذہب کو ترک کر کے مسیح مذہب اختیار کیا تھا اور اس کا گھر شاگردوں کے لئے جائے پناہ تھا۔ شاگردوں کو یقین تھا کہ اُنہیں ہمیشہ اس گھر میں خوش آمدید جائے گا اور وہ تھوڑی دیر آرام کر سکیں گے۔ ایک دفعہ پولُس رسُول اسی گھر میں تھا جب مرقس نے مشنری دورے پر اس کے ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی۔ اُس نے اپنے دل میں خُدا کی محبت کو محسُوس کر کے انجیل کی منادی کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح دینے کا تہیہ کیا۔"

"اور سلمیس میں پہنچ کر یہودیوں کے عبادتخانوں میں خُدا کا کلام سُنانے لگے۔ یوحنا اُن کا خادم تھا، اور اس تمام ٹاپو میں ہوتے ہوئے پافس تک پہنچے۔ وہاں اُنہیں ایک یہودی جادوگر اور جھوٹا نبی بر یسوع نام ملا۔ وہ سر گیُس پولُس صوبیدار کے ساتھ تھا جو صاحب تمیز تھا۔ اُس نے برنباس اور ساول کو بُلا کر خُدا کا کلام سننا چاہا۔ مگر الماس جادوگر نے (یہی اس کے نام کا ترجمہ ہے) اُن کی مُخالفت کی اور صوبہ دار کو ایمان لانے سے روکنا چاہا"۔

جدوجہد کئے بغیر ابلیس اس دھرتی پر خُدا کی بادشاہی قائم کرنے نہیں دی۔ بدی کی طاقتیں مسلسل خُدا کے اُن لوگوں کے خلاف بدستُور جنگ میں مصرُوف جو انجیل کی منادی کرتے۔ اور تاریکی کی یہ قوتیں اُس وقت خصوصاً سرگرم ہو جاتی جب با رسُوخ اور ایمان داراشخاص کو سچائی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ چنانچہ کپرس کے صوبیدار سرگیس پولُس کے ساتھ بھی جب وہ انجیل سُن رہاتھا یہی کچھ ہوا۔ صوبیدار نے رسولوں کو بُلا بھیجا تاکہ جو ان کے پاس پیغام ہے اُسے سنے، مگر جادُو گر الماس کے ذریعہ بدی کی طاقت نے صوبیدار کو ایمان لانے سے باز رکھنا چاہا تاکہ خُدا کا مقصد ناکام رہے۔

لہٰذا یہ بدکار دُشمن ہر وقت اس دُھن میں رہے کہ با اعتبار اور سوسائٹی میں اثرو رسُوخ رکھنے والے حضرات اُس کے حلقہ میں ہی رہے، مبادہ وہ تبدیل ہو کر خُدا وند کے کام کے لئے مُوثر خدمت انجام دیں۔ مگر انجیل کے وفادار خادم کو دُشمن سے نہیں ڈرنا چاہیے، کیونکہ ابلیسی قوتوں کے خلاف لڑنے کے لئے اُسے آسمان سے قُوت مہیا ہو گی۔

بے شک پولُس پرابلیس کا زبردست حملہ تھا اس کے باوجود پولُس نے اُس کو جھڑکا جس کے ذریعہ ابلیس کام کر رہا تھا۔ "اور ساول نے جس کا نام پولُس بھی ہے روح القدس سے بھر کر اس پر غور سے نظر کی۔ اور یہ کہ اے ابلیس کے فرزند! تُو جو تمام حرامکاری اور شرارت سے بھرا اور ہر طرح کی نیکی کا دُشمن ہے کیا خُدا وند کی سیدھی راہوں کو بگاڑنے سے باز نہیں آئے گا؟"۔ اعمال ۱۰-۹:۱۳ " اور اب دیکھ تجھ پر خُدا وند کا

غضب ہے اور تُو اندھا ہو کر کچھ کچھ مُدت تک سُورج کو نہ دیکھے گا۔ اُسی دم کہر اور اندھیرا اُس پر چھا گیا اور وہ ڈھونڈتا پھرا کہ کوئی اُس کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے۔ تب صوبیدار یہ ماجرہ دیکھ کر اور خُدا وند کی تعلیم سے حیران ہو کر ایمان لے آیا"۔ اعمال ۱۳:۱۱-۱۲

جادُوگر انجیل کی سچائی کی طرف سے اپنی باطنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور خُداوند نے اُس کی فطری اور جسمانی بینائی کو بند کر دیا تاکہ وہ دن کی روشنی کو بھی نہ دیکھ سکے۔ یہ نابینا پن ہمیشہ کے لئے نہ تھا بلکہ عارضی تھا تاکہ وہ آگاہی پا کر توبہ کرے اور خُدا سے معافی کا خواستگار ہو جس کو اُس نے سخت آزُردہ کیا تھا۔ مسیح خُدا وند کی تعلیم کے سامنے اُس کی جادوگری بے تاثیر رہی۔ اب جو اُسے نابینا پن کے سبب کچھ دیر تک اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنا تھا گویا سب دیکھنے والوں کے لئے ثبوت تھا کہ جو معجزہ رسُول نے دکھایا ہے وہ اُس خُدا کی قوت اور قدرت کا مظہر ہے جس کی الماس جادُو گر نے تحقیر کی تھی۔ صوبیدار اس تعلیم کا قائل ہو گیا جو رسُول نے دی تھی، اور انجیل کو صدقِ دل سے قبول کر لیا۔

گو الماس پڑھنا لکھنا نہ تھا تاہم وہ ابلیس کے کام کے لئے بے حد موزوں تھا۔ وہ جو خُدا کی سچائی کا پرچار کرتے ہیں بدکار دشمن اُن کو کئی روپ میں ملے گے۔ بعض دفعہ تو یہ دشمن اُنہیں پڑھے لکھے شخص کی صُورت میں ملے گا، مگر زیادہ تر وہ اُنہیں جاہل انسان کے رُوپ میں ملے گا جس کو اُس نے تربیت دے رکھی ہے تاکہ کامیابی کے ساتھ رُوحوں کو بھٹکا سکے۔ یہ خُدا کے خادم کا فرض ہے کہ وہ خُدا کی قُوت اور قُدرت میں اُس دُشمن سے بے خوف خطر اپنی جگہ پر قائم رہے۔ یوں وہ ابلیس کی فوجوں میں انتشار پیدا کر کے خُدا وند کے نام میں فتح پائے گا۔

پولُس اور اس کے ساتھیوں نے پافس اور پمفلیہ کی طرف جانے کے لئے اپنا سفر جاری رکھا۔ اُن کا سفر بڑا تکلیف دہ اور خطرات سے بھر پُور تھا۔ جن شہروں، قصبوں اور ویرانوں میں سے اُن کا گزر ہوا رسول اُن کے دیکھے اور اندیکھے خطروں میں محصور تھے مگر پولُس اور برنباس نے خُداوند کی قُدرت پر بھروسہ کرنا سیکھ لیا تھا جو رہائی بخشنے پر قادر ہے۔ چونکہ اُن کے دل برباد ہونے والی رُوحوں کے لئے محبت سے لبریز تھے۔ اس لئے چروا ہے کی طر کھوئی ہوئی بھیڑ کی تلاش میں اُنہوں نے اپنے آرام یا سہولت کو مدِ نظر نہ رکھا۔ اور جب وہ بھوکے پیاسے اور تھکے ماندے ہوتے تھے تو گلہ شکوہ نہیں کرتے تھے بلکہ جو گلے سے بچھڑ کر اِدھر اُدھر بھٹک رہے تھے اُن کی نجات بنی ان کا واحد مقصد تھا۔

پولُس اور برنباس کے ساتھ مرقس بھی تھا جو خوف اور پست ہمتی کا شکار ہوگیا۔ اور خُداوند کے کام کے لئے خود کو وقف کرنے والا کچھ دیر کے لئے لرزاں ہو گیا۔ چونکہ وہ مشکلات کا عادی نہ تھا اس لئے راستے کی صعوبتوں اور ناکافی سہولتوں کی وجہ سے بے دل ہو گیا۔ موافق حالات میں اُس نے بڑی کامیابی سے خدمت انجام دی تھی۔ مگر اب مخالفت اور مصیبت کے دوران جیسے کہ سب مُبتدی دل برداشتہ ہو جاتے ہیں وہ بھی دل چھوڑ گیا اور صلیب کے اچھے سپاہی کی طرح مصائب کا بُردباری سے مقابلہ نہ کر سکا۔ اُسے ابھی خطرات اور مصیبتوں کا بہادری سے مقابلہ کرنے کے لئے سبق سیکھنے اور تربیت پانے کی ضرُورت تھی۔ جیسے رسُول آگے بڑھے مزید خطرات پیش آئے جن سے یوحنا بہت گبھرایا۔ اسکی ہمت جواب دے گئی۔ چنانچہ اُس نے آگے مارچ کرنے سے انکار کر دیا اور واپس یروشلیم کو لوٹ گیا۔

یوحنا کے اس عمل سے پولُس کی رائے اس کے حق میں اچھی نہ رہی۔ یوحنا کی رو گردانی اور بے وفائی سے پولُس سخت رنجیدہ ہُوا اور اُس کے اس رویّے سے اس کے ساتھ سختی سے پیش آیا۔ مگر برنباس اُسے اپس کی ناتجربہ کاری کے پیشِ نظر معاف کرنے کے حق میں تھا۔ کیونکہ اُس نے مرقس میں مسیح کا کار آمد کار گزار بننے کے لئے بہت سی خوبیاں دیکھی تھیں۔ اس لئے اُس کی خواہش تھی کہ وہ خدمت کو ترک نہ کرے۔ چند سالوں کے بعد برنباس کی ہمدردی جو اُس نے نوجوان مبتدی میں دکھائی باعثِ برکت ثابت ہوئی۔ کیونکہ اُس نوجوان نے اپنے آپ کو کُلی طور پر مشکل جگہوں پر انجیل کی منادی کرنے کے لئے خُدا وند کے حوالے کر دیا۔ برنباس کی تربیت اور خُداوند کی مہربانی سے یوحنا بہت ہی مفید اور کامیاب کارگزار ثابت ہُوا۔

بعد میں پولُس نے یوحنا کے ساتھ دوستی کر لی اور اُس کے ساتھ مل کر خدمت انجام دی بلکہ کلسیوں کو اس کے بارے اچھی رپورٹ دینے ہوئے کہا کہ وہ میرا ہمخدمت ہے۔ ‘‘میرے ہمخدمت اور تسلی کا باعث رہے ہیں’’ ۔ کلیسیوں ۴:۱۰-۱۱ اپنی موت سے تھوڑی دیر پہلے پھر اس نے مرقس کے بارے یوں کہا۔ ‘‘مرقس کو ساتھ لے کر آ جا کیونکہ خدمت کے لئے وہ میرے کام کا ہے’’۔ ۲- تیمتھیس ۴:۱۱ مرقس کے چلے جانے کے بعد، پولُس کابرنباس سبت کے دن پسدیہ کے انطاکیہ میں پہنچے اور عبادتخانہ میں جا بیٹھے--- ‘‘پھر توریت اور نبیوں کی کتاب کے پڑھنے کے بعد عبادت خانہ کے سرداروں نے اُنہیں کہلا بھیجا کہ اے بھائیوں! اگر لوگوں کی نصیحت کے واسطے تُمہارے دل میں کوئی بات ہو تو بیان کرو۔ پس پولُسد نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا ‘‘اے اسرائیلیو! اور اے خُدا ترسو! سنو ۔ اس کے بعد پولُس نے بڑا شاندار خطبہ دیا۔ اُس نے یہودیوں کی تاریخ بیان کرنا شُروع کی کہ کس طرح مصر سے رہائی کے بعد خُداوند نے یہودیوں کے ساتھ نیک برتاو کیا ۔ اور کس طرح داود کی نسل سے مسیح موعود کےآنے کا وعدہ کیا۔ اُس نے یہ بھی دلیری سے بیان کیا کہ ‘‘اس کی نسل میں سے خُدا نے اپنے وعدہ کے موافق اسرائیل کے پاس ایک منجی یعنی یسوع کو بھیج دیا۔ جس کے آنے سے پہلے یوحنا نے اسرائیل کی تمام اُمت کے سامنے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کی۔ اور جب یوحنا اپنا دور پورا کرنے کو تھا تو اُس نے کہا کہ تُم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ میں وہ نہیں بلکہ دیکھو میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جس کے پاوں کی جوتیوں کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں’’۔ یوں بڑے اختیار کے ساتھ اُس نے مسیح یسوع کا پیشنگوئیوں کے مطابق بنی نوع انسان کا نجات دہندہ ہونا ثابت کیا۔

یہ اعلان کرتے ہوئے پولُس نے فرمایا ‘‘اے بھائیو! ابراہام کے فرزندو اور اے خُدا ترسو! اس نجات کا کلام ہمارے پاس بھیجا گیا کیونکہ یروشلیم کے رہنے والوں اور اُن کے سرداروں نے نہ اُسے پہچانا اور نہ نبیوں کی باتیں سمجھیں جو ہر سبت کو سنائی جاتی ہیں۔ اس لئے اُس پر فتویٰ دے کر اُن کو پُورا کیا۔ ’’ یہودی رہنماوں نے نجات دہندہ کو رد کر دیا پولُس نے یہ صاف و صریح صداقت کو بیان کرنے میں ذرا بھر ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہ کیا۔ ‘‘اور اگرچہ اُس کے قتل کی کوئی وجہ نہ ملی تو اپس کو تمام کر چکے تو اُسے صلیب پر سے اُتار کر قبر میں رکھا۔ لیکن خُدا نے اُسے مردوں میں جلایا۔ اور وہ بہت دنوں تک اُن کو دکھائی دیا جو اُس کے ساتھ گلیل سے یروشلیم میں آئے۔ اُمت کے سامنے اب وہی اُس کے گواہ ہیں’’۔

اور ہم تُم کو اُس وعدہ کے بارے میں جو باپ دادا سے کیا گیا تھا یہ خُوشخبری دیتے ہیں۔ رسول نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ‘‘خُدا نے یسوع کو جِلا کر ہماری اولاد کے لئے اُسی وعدہ کو پورا کیا۔ چنانچہ دوسرے مزمور میں لکھا ہے تُو میرا بیٹا ہے۔ آج تُو مجھ سے پیدا ہوا اور اُس کے اس طرح مردوں میں سے جلانے کی بابت کہ پھر کبھی نہ مرے اُس نے یوں کہا کہ میں داود کی پاک اور سچی نعمتیں دُوں گا۔ چنانچہ وہ ایک اور مزمور میں

بھی کہتا ہے کہ تُو اپنے وقت میں خُدا کی مرضی کا بابعدار رہ کر سو گیا اور اپنے باپ دادا سے جا ملا اور اُس کے سڑے کی نوبت پہنچی مگر جسکو خُدا نے جلایا اُس کے سڑنے کی نوبت نہیں پہنچی"۔

اور اب بڑی صفائی سے مسیح یسوع سے متعلقہ پیشنگوئیوں کے بارے بیان کرنے کے بعد پولُس اُنہیں توبہ اور مسیح یسوع کے وسیلہ سے گناہوں کی معافی کے لئے تلقین کرتے ہوئے فرمایا "پس اے بھائیو! تمہیں معلوم ہو کہ اُسی کے وسیلہ سے تُم کو گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے اور موسیٰ کی شریعت کے باعث جن باتوں سے تُم بری نہیں ہو سکتے تھے اُن سب سے ہر ایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بری ہوتا ہے"۔

جو کلام کیا گیا خُدا وند کا رُوح اُس کے ساتھ تھا۔ اس لئے دلوں پر چوٹ لگی۔ عہد عتیق کی پیشنگوئیوں کا حوالہ دیتے ہوئے پولُس نے دعوےٰ سے کہا کہ یسوع ناصری میں پُوری ہو چکی ہیں، اس سبب سے بہت سی روحیں جو مسیح موعود کی منتظر تھیں تائب ہو گئیں اور پولُس کی یقین دہانی کہ "انجیل کی خوشخبری" یہودیوں اور غیر قوم والوں دونوں کے لئے ہے۔ اُن کے لئے خُوشی اور اُمید کا پیغام لائی جو جسم کے لحاظ سے ابرہام کی نسل سے تعلق نہ رکھتے تھے۔

جب یہودی ہیکل میں سے باہر چلے گئے، توغیر قوم والے رسُول کی منت کر کے کہنے لگے کہ اگلے سبت کو بھی یہ باتیں ہمیں سنائی جائیں۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو بہت سے یہودی اور خُدا پرست نو مرید یہودی پولُس اور برنباس کے پیچھے ہو لئے۔ اُنہوں نے اُن سے کلام کیا اور ترغیب دی کہ خُدا کے فضل پر قائم رہو۔

پولُس رسُول کی تقریر کے سبب پسدیہ کے انطاکیہ میں لوگوں کی دلچسپی اور خُوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ چنانچہ وہ اگلے سبت جوق در جوق ہیکل میں جمع ہو گئے۔ "دوسرے سبت کو تقریباً سارا شہر خُدا کا کلام سننے کو اکٹھا ہوا۔ مگر یہودی اتنی بھیڑ دیکھ کر حسد سے بھر گئے اور پولُس کی باتوں کی مخالفت کرنے اور کُفر بکنے لگے۔

تب پولُس اور برنباس دلیر ہو کر کہنے لگے کہ ضرُور تھا کہ خُدا کا کلام پہلے تمہیں سُنایا جائے لیکن چونکہ تُم اُس کو رد کرتے ہو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے ناقابل ٹھہراتے ہو تو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ خُداوند نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ میں نے تجھ کو غیر قوموں کے لئے نور مقرر کیا تاکہ تو زمین کی انتہا تک نجات کا باعث ہو"۔

"غیر قوم یہ سُن کر خوش ہوئے اور خُدا کے کلام کی بڑائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کر لئے گئے تھے ایمان لے آئے۔ اور اُنہوں نے بڑی خوشی منائی کہ خُداوند نے اُنہیں اپنے بچے اور بچیاں تسلیم کیا ہے۔ اسی لئے بڑی خُوشی سے اُنہوں نے رسولوں سے کلام سُنا۔ وہ جتنے ایمان لائے وہ دوسروں تک یہ پیغام پہنچانے کے لئے بڑے سرگرم تھے۔ یوں" اُس تمام علاقے میں خُداکاکلام پھیل گیا"۔

صدیوں پہلے الہام کے ذریعہ غیر قوموں کی اس فصل کے بارے بتایا جا چُکا تھا۔ ہو سیع نے کہا تھا" تو بھی بنی اسرائیل دریا کی ریت کی مانند بے شمار اور بے قیاس ہوں گے اور جہاں اُن سے یہ کہا جاتا ہے کہ تُم میرے لوگ نہیں ہو زندہ خُدا کے فرزند کہلائیں گے۔ اور میں اُس کو اُس سرزمین میں اپنے لئے بووں گا اور میں اُن پر رحم کروں گا اور کہوں گا تُم مریے لوگ ہوا ور وہ کہیں گے اے ہمارے خُدا!۔ (ہوسیع ۱:۱۰، ۲:۲۳)

اپنی زمینی خدمت کے دوران مسیح یسوع نے خود فرمایا تھا کہ غیر قوموں میں انجیل کی منادی پھیلائی جائے گی۔ تاکستان کی تمثیل میں اُس نے توبہ نہ کرنے والے یہودیوں سے کہا تھا"خُدا کی بادشاہی تُم سے لے لی جائے گی اور اُس قوم کو جو اُس کے پھل لائے دے دی جائے گی"۔ (متی ۲۱:۴۳) اور مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ حکم دیا تھا۔ "پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناو اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ (متی ۲۸:۱۹، مرقس ۱۶:۱۵) اُنہیں سب کے پاس جانا اور انجیل سنانا تھا اور کسی بھی شخص کو آگاہ کئے بغیر نہیں چھوڑنا تھا۔ پسدیہ کے انطاکیہ میں پولُس اور برنباس بیشک غیر قوم والوں کی طرف متوجہ ہوئے مگر اُنہوں نے یہودیوں میں منادی کرنا ترک نہ کیا۔ جہاں بھی موقع ملتا اور حالات اجازت دیتے وہ یہودیوں کو ضرور کلام سناتے۔ بعد میں تھسلنیکے، کرنتھس، افسس اور دوسرے اہم مراکز میں پولُس اور اُس کے ساتھیوں نے یہودیوں اور غیر قوم والوں کو منادی سنائی۔ مگر اب اُن کی زیادہ تر توانائی بُت پرستوں کے علاقوں میں خُدا کی بادشاہی قائم کرنے میں صرف ہوئی۔ یعنی اُن لوگوں میں جن کو خُداوند اور اُس کے بیٹے کے بارے بہت ہی کم یا بالکل علم نہ تھا۔

پولُس رسُول اور اُس کے معاونین کے دل ان لوگو ں کے لئے تڑپتے تھے جو "مسیح" کے بغیر اسرائیل کی دولت مشترکہ سے کٹے ہوئے تھے اور جو اُن وعدوں کے عہد سے اجنبی تھے جو خُدا نے بنی اسرائیل کے ساتھ باندھے تھے، چنانچہ غیر قوموں کے لئے رسُولوں کی انتھک کوشش سے "اگلے زمانہ میں مسیح سے جُدا اور اسرائیل کی سلطنت سے خارج اور وعدہ کے عہدوں سے ناواقف اور نا اُمید اور دُنیا میں خُدا سے جُدا تھے۔ مگر تُم جو پہلے دُور تھے اب مسیح یسُوع میں مسیح کے خُون کے سبب سے نزدیک ہو گئے ہو۔ پس اب تُم پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہموطن اور خُدا کے گھرانے کے ہو گئے"۔ افسیوں ۲:۱۲-۱۳، ۱۹

ایمان میں بڑھتے ہوئے پولُس نے خُدا کی بادشاہت کو اُن لوگوں کے درمیان تعمیر کرنے میں انتھک کوشش جاری رکھی جن کو بنی اسرائیل کے معلمین نے نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ یسُوع کو "بادشاہوں کے بادشاہ" کے طور پر سر بلند کرتا رہا (۱- تیمتھیس ۶:۱۵) اور ایمانداروں کی دلجوئی اور ہمت افزائی کرتا رہا کہ "اس میں جڑ پکڑتے اور تعمیر ہوتے جاو اور جس طرح تُم نے تعلیم پائی اسی طرح ایمان میں مضبوط رہو اور خُو ب شکر گزاری کیا کرو" کلسیوں ۲:۷

وہ جو ایمان رکھتے ہیں مسیح یسُوع اُن کے لئے معتبر بنیاد ہے۔ اس زندہ پتھر پر یہودی اور غیر قوم والے سب ہی تعمیر کر سکتے ہیں۔ یہ سب کے لئے بہت ہی وسیع اور بہت ہی مضبوط ہے اور تمام دُنیا کا بوجھ اُٹھانے کی قوت اور قُدرت رکھتی ہے۔ اپنی خدمت کے آخری ایام میں اُن غیر قوم والوں سے خطاب کر رہا تھا جو انجیل کی سچائی کو قبول کرنے میں قائم رہے رسُول نے یوں لکھا۔ "پس اب تُم پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہموطن اور خُدا کے گھرانے کے ہو گئے؟ اور رسُولوں اور نبیوں کی نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خُود مسیح یسوع ہے تعمیر کئے گئے ہو"۔ افسیوں ۲:۱۹-۲۰ جب پسدیہ میں انجیل کا پیغام پھیل گیا تو انطاکیہ کے بے ایمان یہودیوں نے تعصب سے اندھے ہو کر ---- "خُدا پرست اور عزت دار عورتوں اور شہر کے رئیسوں کواُبھارا اور پولُس اور برنباس کو ستانے پر آمادہ کرکے اُنہیں اپنی سرحدوں سے نکال دیا"۔ رسُول اس ناروا سلوک کی وجہ سے بے دل نہ ہوئے۔ اُنہیں اپنے آقا کی باتیں یاد آئیں۔ "جب میرے سبب سے لوگ تُم کو لعن طعن کریں گے اور ستا ئینگے اور ہر طرح کی بُری باتیں تُمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تُم مُبارک ہو گے۔ خُوشی

کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تُم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا"۔ متی ۵:۱۱-۱۲

انجیل کا پیغام برومندی کی منزلیں طے کرتا جا رہا تھا جِس سے رسُولوں کی بڑی ہمت افزائی اور دلجوئی ہوئی۔ اُن کی خدمت پر پسدیہ کے انطاکیہ میں خُدا نے بڑا کرم کیا، اور ان ایمانداروں کو جنہیں تھوڑی دیر کے لئے وہاں تنہا خدمت کرنے کے لئے چھوڑا گیا تھا "خُوشی اور رُوح القدس سے معمور ہوتے رہے"۔ اعمال ۱۳:۵۲۔

باب ۱۸ - بُت پرستوں میں منادی

پسدیہ کے انطاکیہ سے پولُس اور برنباس اکنیم چلے گئے۔ اس جگہ بھی انطاکیہ کی طرح اپنے لوگوں کے عبادت خانہ میں خدمت شُروع کی۔ وہاں اُنہیں بڑی کامیابی ہوئی۔ ‘‘یہودیوں اور یونانیوں دونوں کی ایک بڑی جماعت ایمان لے آئی’’ لیکن اکنیم میں اور دوسری جگہوں میں جہاں رسُولوں نے خدمت کی ‘‘نافرمان یہودیوں نے غیر قوموں کے دلوں میں جوش پیدا کر کے اُن کو بھائیوں کی طرف سے بد گمان کر دیا’’۔

مگر رسُولوں نے اپنے مشن سے ذرا بھی انحراف نہ کیا کیونکہ بہتیرے مسیح کی انجیل کو قبول کر رہے تھے۔ مخالفت، حسد اور تعصب کے باوجود وہ اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ اور ‘‘خُداوند کے بھروسے پر بڑی دلیری سے کلام کرتے تھے’’ اور وہ اُن کے ہاتھوں سے نشان اور عجیب کام کرا کر اپنے فضل کے کلام کی گواہی دیتا تھا’’ الہٰی منظوری اور پسندیدگی کے یہ ثبوت اُن لوگوں پر گہرا اثر رکھتے تھے جن کے دل قائلیت کے لئے واکئے گئے تھے۔ یوں انجیل کی خُوشخبری کو ماننے والوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔

رسُول جو منادی کرتے تھےاس کی ہر دلعزیزی کے پیش نظر بے ایمان یہودی غصے اور حسد سے بھر گئے۔ اور اُنہوں نے پولُس اور برنباس کی خدمت کو فوراً ختم کرنے کا تہیہ کر لیا۔ جھوٹی اور مبالغہ آمیز خبریں گھڑ کر اختیار والوں کو بدگمان کر کے کہا کہ تمام شہر خطرے کی زد میں ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ بہت بڑی تعداد رسولوں کے ساتھ مل گئی ہے خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ یہ کسی خفیہ خطرے کےلئے منصوبہ ہے۔

ان الزامات کے نتیجہ میں رسُولوں کو کئی بار اختیار والوں کے سامنے حاضر ہونا پڑا۔ مگر ان کا دفاع اتنا واضح اور ان کی تعلیم امن کے اتنے حق میں تھی کہ اختیار والے بھی ان کی حمایت کرنے لگے۔ گو پہلے مجسٹریٹ بھی جھوٹی خبروں کے سبب جو اُنہوں نے سُنی تھی ان کے خلاف تھے۔ اس کے باوجود ان کی مذمت کرنے کی جرات نہ کی۔ بلکہ اُنہوں نے تسلیم کیا کہ یہ شہریوں کو قانون ماننے اور نیک زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اُنہوں نے مزید اقرار کیا کہ اگر عوام اُس صداقت کو قبول کر لیں تو اُن کا اخلاقی معیار بلند ہو جائے گا۔

وہ مخالفت جس سے شاگرد دو چار ہوئے، اس کی بدولت سچائی کے کلام نے بڑی مشہوری پائی۔ بلکہ یہودیوں نے خُود دیکھا کہ ان نئے معلموں کے کام کو نقصان پہنچانے کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ لوگ دھڑا دھڑ نئے ایمان کو قبُول کر رہے ہیں۔ ‘‘لیکن شہر کے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ بعض یہودیوں کی طرف ہو گئے اور بعض رسُولوں کی طرف’’۔

جب یہودی رہنماوں نے دیکھا کہ جھوٹی خبروں سے کام نہیں بن پڑا تو وہ غُصّے سے تلملانے لگے اور سوچا کہ اس کام کا خاتمہ تشدد کے ذریعہ کیا جائے۔ چنانچہ ہلڑ مچانے والے جاہلوں کے جذبات کو بھڑکانے میں وہ کامیاب ہو گئے۔ اور اس سارے ہنگامے کی ذمہ داری رسُولوں کی تعلیم پر ڈال دی۔ اُنہیں اُمید تھی کہ ان جھوٹے الزامات کے باعث شہر کی انتظامیہ کی خوشنودی حاصل کر لیں گے۔ اُنہوں نے ارادہ کیا کہ وہ پولُس اور برنباس کو اپنی برّیت کے لئے کچھ کہنے کی اجازت نہیں دیں گے بلکہ بھیڑ کو اُکسائیں گے تاکہ وہ مداخلت کر کے اُنہیں سنگسار کر دے۔ یوں رسولوں کا کام اپنی موت آپ مر جائے گا۔

رسُولوں کے دوست و احباب، گو وہ ابھی مسیح پر ایمان نہیں لائے تھے اُنہوں نے یہودیوں کی سازش سے اُنہیں خبر دار کر دیا اور مشورہ دیا کہ غیر ضروری بھیڑ کے سامنے نہ جائیں بلکہ اپنی جانیں بچا کر یہاں سے چلے جائیں۔ چنانچہ پولُس اور برنباس خفیہ اکنیم سے نکل گئے اور ایمانداروں کو کچھ دیر کے لئے اکیلے ہی خدمت انجام دینے کے لئے چھوڑ گئے۔ اور اُن کا ارادہ تھا کہ جب ذرا امن ہو جائے گا تو واپس آ کر اس کام کو پایہءتکمیل تک پہنچا دیں گے جسے یہاں شُروع کیا تھا۔

ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں خُدا کے ایلچیوں کو ان لوگوں کی مخالفت سے دو چار ہونا پڑا ہے جو آسمانی نُور کو رد کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ اکثر غلط نمائندگی، فریب اور ناراستی جو کلیسیا میں پائی جاتی ہے اُس کی وجہ سے انجیل کے دُشمنوں کی فتح دکھائی دیتی ہے۔ اس طرح کے کام اُن دروازوں کو بند کر دیتے ہیں جن کے ذریعہ ہو سکتا ہے خُدا کے پیامبر لوگوں تک پہنچ سکیں، مگر یاد رہے کہ یہ دروازے تا ابد بند نہیں رہ سکتے، اور جب خُدا کے خادم دوبارہ کام شُروع کرنے کے لئے پلٹتے ہیں تو خُداوند ان کے لئے بڑی قدرت دکھاتا ہے اور انہیں اس قابل کرتا ہے تاکہ وہ وہاں خُدا کے نام کے جلال کے لئے یادگار قائم کر سکیں۔

شاگرد اُکنیم سے ظلم و ستم سہتے ہوئے لُسترہ، دربے اور لُکانیہ کے شہروں میں بھاگ گئے۔ ان شہروں کے باشندے زیادہ تربت پرست اور توہم پرست تھے۔ مگر ان میں کچھ ایسے بھی لوگ تھے جو انجیل کے پیغام کو سُننے اور اسے قبول کرنے کے لئے رضا مند تھے۔ ان جگہوں اور اُن کے گردونواح میں شاگردوں نے اس اُمید کے ساتھ کام کرنے کا فیصلہ کیا کہ یہاں وہ یہودیوں کے تعصب اور ظُلم سے بچے رہیں گے۔

لُسترہ میں کوئی یہودی ہیکل نہ تھی گو چند یہودی شہر میں رہتے تھے۔ لُسترہ کے زیادہ باشندے اس ہیکل میں عبادت کرتے تھے جو زیوس (Jupiter) کے نام مخصوص تھی۔ جب پولُس اور برنباس شہر میں نکلے تو لُسترہ کے لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے اور اُنہوں نے اُن سے انجیل کی سادہ سادہ سچائیاں بیان کیں۔ اُن میں سے بہتیرے ایسے تھے جنہوں نے اس تعلیم کو اپنی تو ہمات کے ساتھ مطابقت دینا چاہا، جو وہ زیوس کی عبادت میں استعمال کرتے تھے۔

رسُولوں نے ان بُت پرستون کو خُدا کے بارے جو خالق ہے اور مسیح کے بارے جو دُنیا کا نجات دہندہ ہے سکھانے کی سعی کی۔ پہلے تو رسولوں نے اُن کی توجہ خُداوند کے عجیب و غریب کاموں کی طرف مبذول کرائی یعنی سورج، چاند اور ستاروں کی طرف جو موسموں کو ترتیب دیتے ہیں، پھر برف پوش پربت، آسمان سے باتیں کرتے ہوئے درخت، اور فطرت میں پائی جانے والی دُوسری مخلوق جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ کوئی انسانی ہاتھ ایسا نہیں کر سکتا، خُدا وند کے ان عجائب کے بعد اُنہوں نے بُت پرستوں کی توجہ اس خالق کی طرف راغب کی جس نے یہ سب کچھ بنایا تھا۔ اور جو کل کائنات کا حاکم ہے۔

خالق خُدا وند کے بارے بنیادی سچائیاں بیان کرنے کے بعد رسُول نے لُسترہ کے لوگون کو خُدا کے بیٹے کےت بارے بتایا کہ وہ آسمان سے زمین پر آیا کیونکہ وہ آل آدم کو بہت پیار کرتا ہے۔ اُنہوں نے اسکی زندگی اور اسکی خدمت پر روشنی ڈالی۔ اور جن کو وہ بچانے آیا اُن کا اُسے رد کرنا، مصلوبیت، مردوں میں سے جی اُٹھنا، اور اس کا آسمان پر چڑھنا اور انسان کے حق میں وہاں وکالت کرنا بیان کیا۔ یوں خُدا کی رُوح اور قُوت میں پولُس اور برنباس نے لُسترہ میں انجیل کی منادی کی۔

ایک موقع پر جب پولُس لوگوں سے مسیح کے شفا بخش کاموں کا ذکر کر رہا تھا اس نے اپنے سامنے ایک مفلُوج کو دیکھا جس نے پولُس پر اپنی آنکھیں جما رکھی تھیں اور جو اُسکی باتوں کو سچ مان کر ایمان لے آیا تھاپولُس کا دل اس مفلُوج کے لئے ہمدردی سے بھر آیا کیوں کہ اس نے دیکھا کہ اس میں شفا پانے کے لائق ایمان ہے۔ اُن بُت پرستون کے اجلاس میں پولُس نے اس مفلُوج سے کہا کہ اپنے پاوں کے بل سیدھا کھڑا ہو جا۔" اب تک تو وہ بیٹھ ہی سکتا تھا۔ تاہم اس نے پولُس کا حُکم مانا اور پہلی بار زندگی میں اُچھل کر چلنے پھرنے لگا۔

جب لوگوں نے دیکھا کہ پولُس نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے تو وہ لُکانیہ کی بولی میں بلند آواز سے چلا کر کہنے لگے کہ "آدمیوں کی صورت میں دیوتا اُتر کر ہمارے پاس آئے ہیں۔۔ اُن کا ایمان تھا کہ بسا اوقات دیوتا زمین پر اُترتے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے برنباس کو اُس کی شباہت، نفیس شخصیت، فروتنی ، ملائمت اور نیکی کی مناسبت سے زبوس یعنی دیوتا وں کا باپ کہا۔ جبکہ پولپس کو ہر میس اس لئے کہ یہ کلام کرنے میں سبقت رکھتا تھا ، نیز فصیح اور آگاہی اور گواہی اور ترغیب دینے میں سر گرم تھا۔

لُسترہ کے لوگ شکر گزاری کا اظہار کرنا چاہتے تھے چنانچہ اُنہوں نے زیوس کے مندر کے پجاری کو تر غیب دی کہ وہ اس سلسلہ میں کچھ کرے۔ چنانچہ پجاری "بیل اور پھولون کے ہار پھاٹک پر لا کر لوگوں کے ساتھ قربانی کرنا چاہتا تھا" پولُس اور برنباس سستا رہے تھے انہیں اس قربانی کے بارے کوئی علم نہ تھا۔ لیکن بھیڑ کے گانے بجانے کے شور کی وجہ سے جو اس گھر کی طرف آرہا تھا جہاں وہ آرام کر رہے تھے انہیں سارا حال معلوم ہو گیا۔

جب رسولوں نے یہ سُنا "تو اپنے کپڑے پھاڑ کر لوگوں میں جا کُودے اور پکار پکار کر کہنے لگے کہ لوگو! تُم یہ کیا کرتے ہو؟ ہم بھی تُمہارے ہم طبیعت انسان ہیں اور تُمہیں خُوشخبری سناتے ہیں تاکہ ان با طل چیزون سے کنارہ کر کے اس زندہ خُدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔ اس نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا تو بھی اس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا۔ چنانچہ اپس نے مہربانیاں کیں اور آسمان سے تُمہارے لئے پانی برسایا اور بڑی بڑی پیداوار کے موسم عطا کئے اور تُمہارے دلوں کو خوراک اور خُوشی سے بھر دیا"۔

بے شک رسولوں نے اپنے بارے خلُوص نیتی سے بتایا کہ ہم دیوتا نہیں انسان ہیں اور ان کی توجہ برحق خُداوند کی طرف مبذول کرنے کی بھرپور کوشش کی اور دلائل دے کر سمجھایا کہ صرف وہی پرستش کے لائق ہے۔ تاہم ان بت پرستون کو قُربانی دینے سے روکنا کم و بیش نا ممکن دکھائی دے رہا تھا۔ کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ یہ دیوتا ہی ہیں اور وہ لوگ اپنی غلطی ماننے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے۔ کتابِ مقدس فرماتی ہے کہ "یہ باتیں کہہ کر بھی لوگوں کو مشکل سے روکا کہ اُن کے لئے قربانی نہ کریں"۔

لُسترہ کے لوگوں نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے شاگردوں کے ذریعہ مُعجزانہ قُوت کا مظاہرہ ہوتے دیکھا ہے۔ اور یہ بالکل سچ تھا کیونکہ اُنہوں نے ایک مفلُوج کو تندرست ہوتے دیکھا تھا جو پہلے کبھی چل پھر نہ سکتا تھا۔ مگر اب وہ مکمل صحت یا ب ہو کر خُدا وند میں خُوش و خرم اور شادمان تھا۔ تاہم پولُس نے اُنہیں روکنے کے لئے بڑی تگ و دو کی اور اُنہیں وضاحت سے سمجھایا کہ ہم تو خُداوند خُدا اور اس کے بیٹے کے نمائندے ہیں، عظیم طبیب تو وہی ہے۔

پولُس اور برنباس کی خدمت کو لُسترہ میں اچانک چند یہودیوں نے روکا۔ یہ یہودی انطاکیہ اور اکنیم سے پولُس اور برنباس کی کامیابی کے بارے سُن کر آئے تھے۔ اور لُسترہ میں سازش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جھوٹی افواہیں پھیلا کر اُنہوں نے لُسترہ کے لوگوں کو بھڑکا دیا۔ جن کو سُن کر لُسترہ کے لوگ جو پہلے پولُس اور برنباس کو دیوتا سمجھتے تھے اب انہیں اپنا دشمن سمجھنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ موت کی سزا کے مستحق ہیں۔

لُسترہ کے باشندوں کو پولُس اور برنباس کے لئے قربانی چڑھانے کی ناکامی اور مایوسی ہوئی۔ اسی ناکامی کے سبب وہ اُن کے دُشمن ہو گئے جبکہ تھوڑی دیر پہلے ان کی دیوتاوں کی طرح پرستش کرنے پر راضی تھے۔ اس کے علاوہ یہودیوں نے لُسترہ کے باشندوں کو حُکم دیا کہ وہ پولُس کو کلام کرنے کی اجازت نہ دیں اور اگر اُسے اجازت دے دی گئی تو وہ لوگوں پر یقیناً جادو کر دے گا۔ کلام کرنے کی اجازت نہ دیں اور اگر اُسے اجازت دے دی گئی تو وہ لوگوں پر یقیناً جادو کر دے گا۔

انجیل کے دُشمنوں کا قاتلانہ منصوبہ جو اُنہوں نے بنا رکھا تھا جلد عمل میں لایا گیا۔ بدی کے سامنے سر بسجود ہوتے ہوئے لُسترہ کے باشندے ابلیس کے قبضہ میں آگئے اور اُنہوں نے پولُس کو بڑی بے رحمی سے سنگسار کیا۔ رسُول نے سمجھا کہ اُس کا وقت پُورا ہو گیا ہے۔ ستفنس کی شہادت اور جو ظالمانہ کردار اُس نے ادا کیا تھا وہ اس کے ذہن میں تازہ ہو گیا۔ درد اور زخمیوں کی تاب نہ لا کر وہ زمین پر گر پڑا۔ اور بھیڑ اس کو مردہ سمجھ کر شہر کے باہر گھسیٹ کر لے گئی۔

آزمائش کی ان تاریک اور صبر آزما گھڑیون میں لُسترہ کے ایمانداروں کی جماعت جو پولُس اور برنباس کی محنت سے مسیح یسوع کے چرنوں میں آئی تھی ثابت قدم رہی۔ اُن کے دُشمنوں کا ظلم اور بے وجہ مخالفت نے ان کے ایمان کی تصدیق کر دی۔ اور اب خطرے اور تضحیک کے دوران ایمانداروں کی سوگوارجماعت اپنے محسن کی لاش کے گرد آ جمع ہوئی جسے وہ مردہ خیال کر رہے تھے۔ مگر اُس وقت اُن کی حیرانی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا جب جماعت کے رونے دھونے، نوحہ اور واویلا کرنے کے دوران رسُول نے اپنا سر اُٹھایا اور خُدا وند کی تعریف کرتا ہوا اپنے پاوں پر کھڑا ہو گیا۔ ایمانداروں کے لئے خُدا کے خادم کی زندگی کی بحالی الہٰی قوت کا معجزہ خیال کیا گیا جس سے اُن کے ایمان کو بڑی تقویت ملی۔ اُن کی خُوشی بیان سے باہر ہو گئی اور ایمان کی تازگی کے لئے خُداوند کی ستائش کی۔

لُسترہ میں جو ایمان لائے اُن میں ایک ایسا بھی نوجوان تھا جو پولُس کی مصیبتوں، ظُلم اور ستائے جانے کا چشم دید گواہ تھا ۔ جو بعد میں مسیح کے لئے بڑا نامی گرامی کارگزار ثابت ہونے کو تھا اور جسے رسول کے ساتھ غمیان، خُوشیاں ، آزمائشیں اور سختیاں جھیلنا تھیں۔ اس نوجوان کا نام تیمتھیس تھا۔ جب پولُس کو گھسیٹ کر شہر سے باہر لے گئے تو یہ نوجوان بھی دوسرے ایمانداروں کے ساتھ پولُس کے بے جان بدن کے پاس کھڑا تھا۔ اور جس نے اُسے خون میں لت پت اُٹھتے اور خُدا کی حمد کرتے دیکھا، مگر اُس کے لبوں پر اس لئے خُداوند کی ستائش تھی کیونکہ اُس نے اُسے مسیح کے نام کی خاطر دُکھ سہنے کی اجازت دی۔

سنگسار کئے جانے کے دوسرے دن رسُول دربے چلے گئے جہاں خُدا وند نے ان کی خدمت پر بڑی برکت دی اور بہت سی رُوحوں نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا"۔ اور جب اُنہوں نے اس شہر میں انجیل کی منادی کر کے بہتیروں کو تعلیم دے دی تو برنباس اور پولُس دونوں ہی اس بات پر راضی نہ تھے کہ ان کا ایمان مضبوط

کئے بغیر جن کو پہلے تعلیم دی ہے کسی اور جگہ منادی کے لئے جائیں۔ سو خطرات کی پرواہ کئے بغیر "لُسترہ، اکنیم اور انطاکیہ کو واپس گئے اور شاگردوں کے دلوں کو مضبوط کرتے اور یہ نصیحت دیتے تھے کہ ایمان پر قائم رہو۔ بہت سے لوگوں نے انجیل کی خُوشخبری کو قبول کر لیا۔ یوں وہ مخالفت اور نفرت کے رو برو کھڑے ہو گئے۔ ان ہی کو رسُول چاہتے تھے کہ ایمان میں مستحکم ہو جائیں اور جو کام یہاں کیا گیا ہے وہ قائم و دائم رہے۔

نئے ایمانداروں کی رُوحانی نشوونما کے لئے اشد ضرُوری کہ اُنہیں چاروں طرف سے مسیحی ماحول نصیب ہو۔ چنانچہ رسُول اُن کی اس ضرُورت سے غافل نہ تھے۔ لہٰذا اس ضرُورت کے پیش نظر انطاکیہ اور پسدیہ میں غرضیکہ جہاں کہیں بھی ایماندار تھے کلیسیائیں منظّم کی گئیں۔ ہر کلیسیا میں چرچ آفیسرز مقرر کئے گئے اور ایمانداروں کے لئے رُوحانی امور سے علاقہ رکھنے والے تمام ضرُوری اقدام اُٹھائے گئے۔

مسیح یسُوع میں تمام ایمانداروں کو متحد رکھنے کا یہ عمل انجیل کے منصوبہ کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔ پولُس اس تجویز کی پیروی کرنے میں اپنی ساری خدمت کے دوران بڑا محتاط رہا۔ وہ تمام ایماندار جو اس کی خدمت کے وسیلے مسیح یسُوع کے قدموں میں آئے انہیں مناسب وقت ایک کلیسیا میں منظّم کر دیا گو وہ تعداد میں کم ہی کیوں نہ تھے۔ یوں اُنہیں سکھایا گیا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ "کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں "۔ متی ۲۰:۱۸۔

اور اسی طرح پولُس نے جتنی بھی کلیسیائیں قائم کیں ان کو کبھی نہ بھُولا بلکہ اُسے اُن کی فکر دامن گیر رہتی تھی۔ خصوصاً چھوٹی کلیسیاوں کی وہ یہ جان کر بڑی شفقت سے نگرانی کرتا کہ انہیں خاص مدد کی ضرُورت ہے۔ اُس کا ایمان تھا کہ اگر انہیں سکھا کر ایمان اور سچائی میں اچھی طرح مستحکم کر دیا جائے تو وہ اُن لوگوں کو جو لوگ اُن کے آس پاس ہیں بے لوث خدمت کر کے مسیح کے پاس لانے کا موثر ذریعہ بن سکتے ہیں۔

پولُس اور برنباس نے اپنی ساری مشنری خدمت میں رضا مندی، قربانی، وفاداری اور رُوحوں کو جیتنے کے لئے مخلص اور بے لوث خدمت کرنے میں مسیح یسُوع کا نمونہ اپنایا۔ ہر وقت چوکس، جوش سے معمور ، انتھک، اپنی رغبتوں اور آرام سے بے نیاز ہو کر اُنہوں نے دُعا اور مسلسل خدمت کے ذریعہ سچائی کا بیج بویا۔ اور بیج بونے کے ہمراہ رسُولوں نے ان سب کو جنہوں نے مسیح کی انجیل کو قبول کیا عملی ہدایات جو بیش قیمت ہیں دینے میں کوتاہی نہ کی۔ سنجیدگی کی اس رُوح اور الٰہی خوف نے انجیل کے پیغام کی اہمیت کی تاثیر جو نئے شاگردوں کے ذہنوں وہ دیر پا قائم رہی۔

جب وعدے کے پکے اور دُھن کے سچے اور قابل اشخاص تبدیل ہوتے تھے جیسے کہ تیمتھیس تو پولُس اور برنباس بڑی سنجیدگی اور جانفشانی سے اُنہیں تاکستان میں خدمت کرنے کی ترغیب دیتے۔ اور جب شاگرد کسی دوسری جگہ چلے جاتے تو ایسے لوگوں کا ایمان نہ کمزور ہوتا نہ ناکام بلکہ افزوں ہوتا۔ کیونکہ خُدا وند کی راہ میں انہیں بڑی ایمانداری سے ہدایات دی گئی تھیں۔ اور انہیں سکھایا گیا تھا کہ اپنے بھائی بندوں کی نجات کے لئے کس طرح بے لوث اور سنجیدگی اور ثابت قدمی سے خدمت کرنا ہے۔ بُت پرستوں کی سر زمین میں انجیل کی خوشخبری کے ساتھ ساتھ نئے ایمانداروں کی یہ محتاط تربیت ہی پولُس اور برنباس کی شاندار کامیابی کا راز تھی۔ اُن کا پہلا مشنری سفر بڑی تیزی سے اختتام پذیر ہو رہا تھا۔ چنانچہ نئی منظّم شدہ کلیسیائیں خُدا کے سپرد کرتے ہوئے رسُول پمفیلیہ کو چلے گئے۔ "اور پرگی میں کلام سنا کر اتلیہ کو گئے۔ اور وہاں سے جہاز پر اس

انطاکیہ میں آئے جہاں اُس کام کے لئے جو اُنہوں نے اب پُورا کیا خُدا کے فضل کے سپرد کئے گئے تھے"۔
اعمال ۱۴:۲۵-۲۶

باب ۱۹ - یُہودی اور غیر قوم

شام کے انطاکیہ میں پہنچے پر جہاں سے اُنہیں اُن کے مشن پر بھیجا گیا تھا، پولُس اور برنباس نے اپنی پہلی فُرصت میں ایمانداروں کو جمع کر کے اُنہیں اپنی خدمت کے بارے بیان کیا۔ ‘‘وہاں پہنچ کر اُنہوں نے کلیسیا کو جمع کیا اور اُن کے سامنے بیان کیا کہ خُدا نے ہماری معرفت کیا کچھ کیا اور یہ کہ اس نے غیر قوموں کے لئے ایمان کا دروازہ کھول دیا’’۔ اعمال ۲۷:۱۴ انطاکیہ کی کلیسیا بڑی اور ہر لحاظ سے بڑھنے پھُولنے والی کلیسیا تھی۔ مشنری سرگرمیوں کا مرکز ہونے کے سبب یہ مسیحی ایمانداروں کی ایک بہت ہی اہم جماعت بن چکی تھی، اس کی ممبر شپ (رُکنیت) یُہودی اور غیر قوم دونوں پر مشتمل تھی اور کئی جماعتوں سے تعلق رکھتی تھی۔

انطاکیہ میں جب رسُول خادموں اور خُود پرور کار گزاروں کے ساتھ جمع ہر کر مسیح یسُوع کے لئے رُوحوں کو جیتنے کی کوشش میں مصرُوف تھے تو اس دوران یہودیہ سے چند یہودی ایماندار جن کا تعلق فریسیوں کے فرقہ سے تھا آ کر ایسا سوال لوگوں کے سامنے رکھنے میں کامیاب ہو گئے جس نے کلیسیا میں نا چاقی پیدا کر دی اور تمام ممبران حیرت اور تذبذب کا شکار ہو گئے۔ کیونکہ یہودی اور غیر قوم ایمانداروں کو ان رسموں کے قائل مُعلمین نے بڑے دعویٰ کے ساتھ کہا کہ نجات پانے کے لئے ختنہ اور ساری کی ساری رسمی شریعت کو ماننا از حد ضرُوری ہے۔

پولُس اور برنباس نے بڑی چابکدُستی سے اس غلط عقیدے کا مقابلہ کیا اور غیر قوم ایمانداروں کے سامنے اس تعارفی موضوع کی بھر پُور مخالفت کی۔ مگر دوسری طرف بہت سے انطاکیہ کے ایماندار یہودیوں نے ان بھائیوں کا ساتھ دیا جو یہودیہ سے آئے تھے۔

عام طور پر یہودی مسیحی فوراً اس راہ پر چلنے کے لئے تیار نہ تھے جو خُدا وند نے اُنہیں دکھائی تھی۔ جب کہ غیر قوموں میں سے رسُولوں کی خدمت کے نتیجہ میں جس قدر سُرعت کے ساتھ جتنے لوگ مسیحی دین میں شامل ہو رہے تھے اُس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اُن کی تعداد بہت جلد یہودی ایمانداروں کی تعداد سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گی۔ چنانچہ یہودی ایماندار ڈرتے تھے کہ اگر غیر قوم ایمانداروں پر پابندی عائد نہ کی گئی اور اُنہیں تمام یہودی شریعت کو ماننے کا پابند نہ کیا گیا تو یہودیوں کی اکثریت اور انفرادیت انجیل کی خُوشخبری ماننے والوں میں ختم ہو جائے گی جو اُنہیں اب تک دوسری تمام قوموں میں حاصل رہی ہے۔

یہودی ہمیشہ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ اُن کی عبادت اور بندگی کے آداب خود خُداوند نے مقرر کئے ہیں۔ چنانچہ یہودیوں میں سے جتنوں نے مسیح کو قبول کیا وہ ابھی تک یہی سوچتے تھے کہ جب خود ذات الٰہی نے یہودی طریق عبادت کا تعین کر دیا ہے تو پھر اس میں کسی طرح کی تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ بضد تھے کہ یہودی آئین و قوانین اور رسموں کو مسیحی مذہب کی رسُوم میں شامل کیا جائے۔ وہ اس بات کو سمجھنے میں بڑے سست تھے کہ تمام کفارہ کے نذرانے مسیح یسُوع کی موت کی مثیل تھے۔ اور وہ مسیح یسُوع کے مصلُوب ہونے کے ساتھ ہی اختتام کو پہنچ گئے چنانچہ موسیٰ کی تمام رسمی قُربانیوں کا کوئی جواز نہ رہا۔

تائب ہونے سے پہلے پولُس خود کو بے عیب خیال کرتا تھا’’شریعت کی راستبازی کے اعتبار سے بےعیب تھا’’۔ فلپیوں ۶:۳ لیکن دل کی تبدیلی کے سبب اس نے مسیح کے مشن کا اصل مفہوم بڑی صفائی سے سمجھ لیا تھا کہ

وہ تمام نسل آدم کا نجات دہندہ ہے۔ اس میں یہودی اور غیر قوم والے برابر شریک ہیں نیز اس نے زندہ ایمان اور مردہ رسُوم کا فرق بھی سیکھ لیا۔ انجیل کی روشنی، قدیم مذہبی رسوم جو بنی اسرائیل کو دی گئیں اُنہوں نے گہرا اور نیا مفہوم اپنا لیا۔ اور جن کا وہ پر تو 'سایہ' تھے وہ جاتا رہا اور جو مسیحی انتظام کے زیر سایہ رہتے ہیں وہ یہودی رسوم سے آزاد ہو گئے ہیں۔ مگر خُداوند خُدا کے دیئے ہوئے دس احکام کی شریعت کو پولُس ابھی تک دل و جان سے مانتا تھا۔

انطاکیہ کی کلیسیا میں ختنہ کے سوال پر بہت تکرار اور جھگڑا ہوا۔ بالآخر کلیسیا کے ممبران نے پولُس اور برنباس کو چند دوسرے ذمہ دار بھائیوں کے ساتھ فیصلہ کے لئے یروشلیم بھیجا تاکہ وہ یہ معاملہ کو رسُولوں اور بزرگوں کے سامنے رکھیں اور ہم اس پھُوٹ سے بچ جائیں جو کلیسیا میں متوقع تھی۔ وہاں وہ مختلف کلیسیاوں سے آنے والے نمائندگان سے ملنے والے تھے اور ان افرادسے بھی جو آنے والی فسح کو منانے یروشلم میں آ چکے تھے۔ یہ طے پایا کہ اس وقت تک ہر طرح کی کشمکش اور تکرار بند رہے گی جب تک جنرل کانفرنس اس کا حتمی فیصلہ نہ دے دے۔ نیز جو بھی کانفرنس فیصلہ دے وہ ملک بھر کی تمام کلیسیائیں قبول کریں۔

یروشلیم کی طرف سفر کرتے ہوئے رسُول جن جن شہروں سے گزرے وہاں کے ایمانداروں سے مُلاقاتیں کرتے اور ان کو خُدا کے کام غیر قوموں ی تبدیلی کے تجربات بتا بتا کر ان کی حوصلہ افزائی کرتے گئے۔

یروشلیم میں انطاکیہ سے آنے والے نمائندوں نے مختلف کلیسیاوں کے بھائیوں سے ملاقاتیں کیں جو وہاں جنرل میٹنگ کے لئے جمع ہوئے تھ رسُولوں نے اُنہیں اپنی اُس کامیابی کے بارے رپورٹ دی جو اُنہیں غیر قوموں میں ہوئی تھی۔ پھر اُنہوں نے اس گومگو کی حالت کی تفصیل بیان کی جو بعض ایماندار فریسیوں نے پیدا کی تھی کہ جب تک غیر قوم والے ختنہ نہ کروائیں اور موسیٰ کی ساری شریعت پر عمل نہ کریں وہ نجات نہیں پا سکتے۔

اسمبلی میں زندگی کے مختلف طبقوں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے

چنانچہ مذکورہ مسئلہ (سوال) پر بھر پُور اور گرما گرم بحث ہوئی۔ ختنہ کے سوال سے ملتے جلتے کچھ اور بھی مطالبات تھے جن کا بڑی احتیاط سے جائزہ لینے کی ضرُورت تھی۔ ان میں ایک مسئلہ تو یہ تھا کہ جو کھانے بُتون کو چڑھائے جاتے ہیں ان کے بارے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ بہت سے غیر قوم سے مسیح ہونے والے ایماندار، جاہل اور توہم پرست لوگوں میں رہتے تھے جو بُتوں کے لئے اکثر قربانیاں چڑھاتے تھے۔ بُت پرستی کرنے والوں کے کاہن ان کے پاس قربانیوں کے ساتھ بہت زیادہ تجارتی سامان لے کر آتے تھے لہٰذا یہودی ڈرتے تھے کہ کہیں غیر قوم مسیحی اس سامان کو خریدنے سے جو شاید بتوں کی نظر ہوا تھا مسیحیت میں تفرقہ پیدا نہ کر دیں۔

اس کے علاوہ غیر قوم والے گلا گھونٹے جانور کا گوشت بھی کھاتے تھے جبکہ یہودیوں کو خُداوند کی طرف سے یہ واضح ہدایت تھی کہ جب کسی جانور کو کھانے کے لئے ہلاک کیا جائے تو اس کے بدن کا سارا خون بہا دیا جائے ورنہ یہ پاک قرار نہ دیا جائے گا۔ خُدا وند خُدا نے یہودیوں کو یہ ہدایت اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے دی تھیں، خون کھانا یہودیوں کے نزدیک گناہ سمجھا جاتا تھا۔ ان کے نزدیک خون زندگی ہے۔ اور خون بہانا گناہ کی معافی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ مگر غیر قوم والے اس کے برعکس قربانی کے جانور کے

بہائے ہوئے خون کو جمع کرلیتے اور کھانا تیار کرنے میں اُسے استعمال کرتے۔ یہودی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے کہ ان رسموں میں تبدیلی لائی جائے جو خُداوند کی خاص ہدایت سے اُنہیں پہنچی ہیں۔ اُس وقت کے مطابق اگر یہودی مسیحی اور غیر قوم والے مسیحی اکٹھے ایک میز پر کھانا کھاتے تو اول الذکر کو صدمہ بھی پہنچتا اور وہ ایسے کھانے کی وجہ سے خود کو نجس خیال کرتا۔

غیر قوم مسیحی اور خاص کر یونانی مسیحی عیاش اوباش اور زانی تھے اس لئے یہ خطرہ تھا کہ بعض جنہوں نے دل سے تبدیلی قبول نہیں کی وہ بدی کی عادات کو ترک کئے بغیر ہی ایمان کا اقرار نہ کر لیں۔ یہودی مسیحی اس طرح کی بد اخلاقی کسی طرح بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے جبکہ بُت پرستوں کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہ تھا۔ چنانچہ یہودی مسیحیوں نے ان تمام باتوں کے پیشِ نظر (جن کا محولہ بالا سطور میں بیان آ چکا ہے) غیر قوم والے مسیحیوں کی خلوص نیتی، استبازی اور دینداری کی آزمائش کے لئے چاہا کہ اُنہیں پابند کیاجائے کہ وہ ختنہ کے علاوہ موسیٰ کی طرس سے دی گئی ساری شریعت کو مانیں۔ یہودی مسیحیوں کا گمان تھا کہ ایسا قانوں بنانے سے کلیسیا میں اُن لوگوں کے داخلہ میں خاصی کمی واقع ہو گی جو دل کی سچی تبدیلی کے بغیر ہی مسیحی دین میں چلے آتے ہیں۔ ان خیال میں ایسے لوگ بعد میں بد اخلاقی اور بد فعلی سے خُدا کے کام کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

مرکزی اور مقدم سوال کو طے کرنے میں کئی دوسرے گوناگوں امور اس کے ساتھ شامل ہو گئے اور ایسے معلُوم ہوتا تھا کہ ان مشکلات پر قابو پانا کونسل کے لئے کارِمحال ہے۔ مگر رُوح القدس نے اس سوال کو پیشتر ہی حل کر دیا تھا جس کے فیصلے پر مسیحی کلیسیا کی برومندی (نشوونما) کا انحصار ہے۔

"اور بہت بحث کے بعد پطرس نے کھڑے ہو کر اُن سے کہا کہ اے بھائیو! تُم جانتے ہو کہ بہت عرصہ ہوا جب خُدا نے تُم لوگوں میں سے مجھے چُنا کہ غیر قومیں میری زبان سے خوُشخبری کا کلام سن کر ایمان لائیں"۔ اس نے دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ جو مسئلہ زیر غور ہے رُوح القدس نے اُسے پیشتر ہی غیر قوم نا مختونوں اور یہودی مختونوں دونوں پر مساوی قوت بھیج کر حل کر دیا ہے۔ اُس نے اُس رویا کو دُہرایا جو خُدا وند نے اُسے دی تھی۔ اس نے بتایا کہ خُدا نے ایک چادر میرے سامنے کی جس میں پاک اور ناپاک چوپائے موجود تھے اور خُدا وند نے مجھے حُکم دیا کہ میں اُنہیں ذبح کروں اور کھاوں، اور جب کھانے سے انکار کیا اور خُدا کو بتایا کہ میرے منہ میں کبھی کوئی حرام چیز نہیں گئی تو خُدا کا یہ جواب تھا "جس کو خُدا نے پاک ٹھہرایا ہے تو اُنہیں حرام نہ کہہ"۔ اعمال۱۲:۱۵۔

پطرس نے اس کلام کی سادہ سی تفسیر پیش کر دی جو اُسے تقریباً فوراً ہی خُدا وند کے اُس حُکم کے ساتھ ملی کہ صوبیدار کے پاس جا اور اُسے مسیحی ایمان کی ہدایت کر۔ یہ پیغام اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ خُدا وند کسی کا طرفدار نہیں بلکہ جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہے وہ اُس کو پسند آتا ہے۔ پطرس نے سچائی کاکلام پیش کرتے ہوئے اُن کے سامنے جو کُرنیلیس کے گھر میں لوگ جمع تھے اپنی حیرانی کا اظہار کیا۔ وہ اس بات کا بھی گواہ تھا کہ رُوح القدّس اس کے سامعین پر نازل ہوا جن میں یہودی مسیحی اور غیر قوم مسیحی دونوں شامل تھے۔ وہ نُور اور جلال جو مختون یہودیوں پر چمکا، وہی نامختون غیر قوم والوں کے چہروں پر بھی چمکا، اور یہ پطرس کو خُدا کی طرف سے تنبیہ تھی کہ کسی کو بھی دوسرے سے کمتر خیال نہ کرے کیونکہ مسیح کا خُون تمام ناراستی سے پاک کرنے پر قادر ہے۔

پطرس نے بھائیوں کے ساتھ ایک دفعہ پہلے بھی کُرنیلیس اور اس کے دوستوں اور دوسرے ساتھیوں کی تبدیلی کے بارے بحث کی تھی۔ اس موقع پر پطرس نے بتایا کہ رُوح اُن پر کیسے نازل ہوا "پس جب خُدا نے اُن کو بھی وہی نعمت دی جو ہمکو خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کر ملی تھی تو میں کون تھا کہ خُد کو روک سکتا؟" اعمال ۱۱:۱۷۔ "اور خُدا نے جو دلوں کی جانتا ہے ان کو بھی ہماری طرح رُوح القدّس دے کر اُن کی گواہی دی۔ اور ایمان کے وسیلہ سے اُن کے دل پاک کرکے ہم اور ان میں کچھ فرق نہ رکھا۔ پس اب تُم شاگردوں کی گردن پر ایسا جوا رکھ کر جس کو نہ ہمارے باپ دادا اُٹھا سکتے تھے نہ ہم"۔ یہ جُوا دس احکام کی شریعت نہ تھا جیسے کہ بعض کا خیال ہے اور اس کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ پطرس یہاں رسمی شریعت کا ذکر کرتا ہے جو مسیح کی مصلُوبیت کے ساتھ ہی مٹا دی گئی۔

پطرس کا خطاب سامعین کو اس مقام پر لے آیا جہاں وہ پولُس اور برنباس کی بات بڑے تحمل سے سُن سکتے تھے جنہوں ے غیر قوم میں کام کرنے کا اپنا تجربہ بیان کیا۔ "پھر ساری جماعت چُپ رہی اور پولُس اور برنباس کا بیان سُننے لگی کہ خُدا نے اُن کی معرفت غیر قوموں میں کیسے کیسے نشان اور عجیب کام ظاہر کئے---- بعقوب نے بھی اپنی گواہی دیتے ہوئے یون بیان کیا کہ یہ خُدا کا مقصد تھا کہ وہ یہودیوں اور غیر قوم والوں کو کلیسیائی برکات اور مواقع فراہم کرے۔

رُوح القدس نے یہ مناست جانا کہ غیر قوم مسیحیوں پر رسمی شریعت نہ تھوپی جائے۔ چنانچہ اس معاملہ میں رسُولوں کے دماغ خُداوند کے رُوح کے ہم آہنگ تھے۔ کونسل کی صدارت کے فرائص یعقوب نے ادا کئے اور بالآخر اس کا فیصلہ یہ تھا ... "پس میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو غیر قوموں میں سے خُدا کی طرف رجُوع ہوتے ہیں ہم اُن کو تکلیف نہ دیں" اس کے ساتھ ہی ساری بحث موقوف ہو گئی۔

اس سارے واقع کی روشنی میں ہم رومن کیتھولک کلیسیا کی اس تعلیم کی تردید کرنا چاہتے ہیں کہ "پطرس کلیسیا کا سردار ہے۔ وہ سب جو بطور پوپ اس کے جانشین ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کلام مقدس میں اُن کے دعویٰ کی کوئی بُنیاد موجود نہیں۔ پطرس کی زندگی میں اس دعویٰ کی تصدیق و توثیق نہیں ہو تی کہ اُسے حق تعالیٰ کے نائب ہونے کی بنا پر بھائیوں سے سر بلند کیا گیا۔ وہ سب لوگ جنہیں اس کا جانشین ہونے کے لئے مقرر کیا گیا اگر وہ اس کا نمونہ اپناتے تو وہ اپنے بھائیوں کے مساوی ہونے پر ہی قناعت کرتے۔

متذکرہ واقعہ سے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ بھائیوں نے یعقوب کو چُنا تھا کہ وہ کونسل کے فیصلے کا اعلان کرے۔ یہ اُسی نے کہا تھا کہ رسمی شریعت اور خصوصاً ختنے کی رسم غیر قوم مسیحیوں پر نہ تھوپی جائے۔ یعقوب رسُول نے اس حقیقت سے بھائیوں کو متاثر کرنا چاہا کہ خُدا کی طرف آنے سے ہی غیر قوم والے اپنی زندگیوں میں بہت بڑی تبدیلی لائے ہیں۔ اس لئے ہمیں بڑی ہوشیاری سے کام لینا چاہیے اور اُن سے پُر شکُوک اور پریشان کن اور غیر اہم سوالات نہ کرنا چاہیئں۔ مبادہ یسُوع کی پیروی کرنے میں پست ہمیں ہو جائیں۔

غیر قوم مسیحی اُن رسم و روایات کو ترک کرنے کو تھے جو مسیحی اصُولوں کے منافی تھیں۔ کیونکہ رسُولوں اور کلیسیا کے بُزرگوں نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ غیر قوم مسیحیوں کو لکھا جائے کہ وہ ان کھانوں سے گریز کریں جو بتوں کو چڑھائے گئے ہیں۔ اور اُنہیں ہدایت کی جائے کہ حرامکاری، گلا گھونٹے اور خون کو نہ کھائیں۔ اور اُنہیں دس احکام کی شریعت ماننے اور پاک زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیں۔ مزید غیر قوم سے

ایمان لانے والے مسیحیوں کو یقین دلایا گیا کہ جن لوگوں نے ختنہ کی تعلیم پھیلائی تھی، اُنہیں رسُولوں کی طرف سے ایسی تعلیم دینے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا۔

جنرل کونسل نے غیر قوم مسیحیوں کے سامنے پولُس اور برنباس کو اُن کے سامنے ایسے کارندوں کے طور پر پیش کیا گیا جنہوں نے اپنی زندگیاں خُداوند کی خاطر خطرے میں ڈال رکھی ہیں۔ یہودہ اور سیلاس کونسل کا فیصلہ زبانی سنانے کے لئے غیر قوم مسیحیوں کے پاس رسُولوں کے ہمراہ گئے۔ ‘‘کیوں کہ رُوح القدّس نے اور ہم نے مناسب جانا کہ ان ضروری باتوں کے سوا تم پر اور بوجھ نہ ڈالیں۔ کہ تُم بُتوں کی قُربانیوں کے گوشت سے اور لہو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرامکاری سے پرہیز کرو۔ اگر تُم ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھو گے تو سلامت رہو گے۔’’ خُداوند کے چار خادم اُس خط اور پیغام کے ساتھ انطاکیہ کو بھجے گئے جس نے ساری کشمکش کا خاتمہ کرنا تھا کیونکہ زمین پر یہ اعلیٰ اختیار یعنی جنرل کانفرنس کی آواز تھی۔

جس کونسل نے اس کیس کا فیصلہ کیا وہ اُن معلمین اور رسُولوں پر مشتمل تھی جو یہودی مسیحی اور غیر قوم مسیحی کلیسیاوں کو قائم کرنے میں بڑا نام رکھتے تھے۔ اور ان کے ساتھ فیصلہ میں شریک مختلف کلیسیاوں سے منتخب ہو کر آنے والے نمائندے بھی تھے۔ یروشلیم کے ایلڈرز اور انطاکیہ سے نمائیندے بھی آئے تھے ان کے علاوہ دوسری با اثر کلیسیاوں سے نمائندگان بھی کونسل میں حاضر تھے۔ اس کونسل میں موجود ہر ایک نے دیکھا کہ خُدا نے خُود اُس سوال کا جواب غیر قوم والوں پر رُوح القدّس نازل کرکے دے دیا ہے۔ اور اُنہوں نے یہ بھی محسُوس کیا کہ اب اُن کا فرض بنتا ہے کہ رُوح کی ہدایت کے مطابق چلیں۔

اس سوال پر تمام مسیحیوں کو ووٹ ڈالنے کے لئے نہ بُلایا گیا بلکہ ‘‘رسُولوں اور بُزرگوں’’ اور بارسُوخ بھائیوں کو بُلایا گیا تاکہ مسئلے کا ایسا حل تلاش کریں جو تمام کلیسیاوں کو قابل قبُول ہو۔ بے شک اس فیصلہ سے سب کے سب تو خُوش نہ ہوئے۔ کیونکہ وہاں بھائیوں میں ایک جاہ طلب سیاسی گروہ تھا اس فیصلے سے ناخُوش تھا۔ یہ بھائی اپنی ذمہ داری پر خُدا کی خدمت اختیار کرنا چاہتے تھے۔ یہ بُڑبڑانے اور نکتہ چینی میں مشغول رہتے۔ نئے نئے منصوبوں کا مشورہ دیتے اور جو مخصوص شُدہ خادم تھے اُن کے کام کو بگاڑنے میں وقت گزارتے۔ شُروع سے ہی کلیسیا کو اس طرح کی رکاوٹوں کا سامنا رہا ہے اور یہ تاابد رہے گا جب تک خاتمہ نہ ہو۔

یروشلیم یہودیوں کا دارالحکومت تھا وہیں ہٹ دھرمی اور دوسروں سے علیحدہ رہنے کا رجحان پایا گیا۔ یہودی مسیحی جن کی آنکھوں کے سامنے ہیکل رہتی تھی فطری طور پر اُن کے دماغ اُس طرف پلٹ جاتے اور وہ سمجھنے لگتے کہ یہودی ‘‘خداوند کی خاص قوم ہے’’ اس لئے جب اُنہوں نے دیکھا کہ مسیحی کلیسیا یہودی رسم و روایات کو ترک کر رہی ہے اور گمان کیا کہ نئے ایمان کی روشنی میں یہودی رسم و رواج کا فُور ہو جائیں گے تو بہت سے یہودی مسیحی پولُس کے ساتھ سخت برہم ہوئے۔ کیونکہ پولُس ہی بڑی حد تک ایسی تبدیلی کا ذمہ دار تھا۔ یہاں تک کہ بہت سے شاگرد بھی کونسل کے اس فیصلے کے ساتھ متفق نہ تھے۔ بعض جو رسمی شریعت کے دلدادہ تھے اُنہوں نے پولُس کی اس لئے حمایت نہ کی کیونکہ اُنہوں نے سوچا کہ پولُس کے اصُول یہودی شریعت کے مقابلہ میں بہت ہی نرم و ملائم ہیں۔

جنرل کانفرنس کے واضح اور دُور رس فیصلوں سے غیر قوم مسیحیوں میں اعتماد آیا اور خُداوند کا کام بار آور ہُوا۔ انطاکیہ میں یہودہ اور سیلاس کی موجودگی کی وجہ سے جو رسُولوں کے ساتھ یروشلیم کی میٹنگ سے واپس آئے کلیسیا پر بڑی شفقت ہوئی۔ ‘‘اور یہودہ اور سیلاس نے جو خُود بھی نبی تھے بھائیوں کو بُہت سی

نصیحت کر کے مضبوط کر دیا"۔ یہ خُدا پرست بھائی وہاں چند روزہ رہ کر اور بھائیوں سے سلامتی کی دُعا لے کر اپنے بھیجنے والوں کے پاس رُخصت کر دئیے گئے۔ "پولس اور برنباس انطاکیہ میں ہی رہے اور بہت سے لوگوں کو خُداوند کا کلام سکھاتے اور اُسکی منادی کرتے رہے"۔

جب بعد میں پطرس انطاکیہ میں گیا تو اپس نے اپنی مصلحت اندیشی سے غیر قوم مسیحیوں کا اعتماد جیت لیا۔ کچھ دیر تک وہ آسمانی روشنی کے مطابق عمل پیرا رہا۔ فطری تعصب پر اس قدر قابو پالیا کہ وہ غیر قوم والوں کے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھ کر کھایا پیا کرتا تھا۔ لیکن جب بعض یہودی جو رسمی شریعت کے دلدادہ تھے یروشلم سے انطاکیہ میں آئے تو پطرس نے غیر دانشمندی سے بُت پرست ایمانداروں کے ساتھ اپنا رویّہ بدل لیا"۔ گلتیوں ۲:۱۱-۱۲

جن لیڈروں کو کلیسیا عزت کی نگاہ سے دیکھتی اور محبت کرتی تھی جب اُن پر اُن کی اس کمزوری کا ظہور ہوا تو اس رویہ نے غیر قوم مسیحیوں کے ذہن پر نہایت ہی اذیت ناک تاثر چھوڑا۔ کلیسیا کے بٹوارے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ لیکن پولُس جس نے دیکھا کہ کلیسیا میں پطرس کے دُہرے عمل کی تاثیر سے تخریبی عمل شُروع ہُوا ہے اُسے اپنے حقیقی جذبات کو چُھپانے اور مکاری کرنے پر جھڑکا۔ بلکہ کلیسیا کی موجودگی میں پولُس نے اُس سے پُوچھا۔ "جب میں نے دیکھا کہ وہ خُوشخبری کی سچائی کے موافق سیدھی چال نہیں چلتے تو میں نے سب کے سامنے کیفا سے کہا کہ جب تُو باوجود یہودی ہونے کے غیر قوموں کی طرح زندگی گزارتا ہے نہ کہ یہودیوں کی طرح تو غیر قوموں کو یہودیوں کی طرح چلنے پر کیوں مجبور کرتا ہے؟"۔ گلتیوں ۲:۱۴۔

پطرس نے اس غلطی کو دیکھا جو اُس سے سر زد ہوئی تھی اور جہاں تک اُس سے ہو سکا اُس نے فوراً اس بُرائی کو دُور کرنے کے لئے کمر کس لی۔ خُدا وند خُدا جو ابتدا سے انتہا تک دیکھتا ہے اُس نے پطرس کو اپنے چال چلن میں پائی جانے والی اس کمزوری کو جاننے کا موقع دیا تاکہ اُسے معلوم ہو کہ بذاتِ خُود اس میں کوئی ایسی خوبی نہیں جس پر وہ فخر کر سکے۔ کہنا یہ ہے کہ اگر بہترین سے بہترین اشخاص کو بھی ان کی اپنی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے تو وہ بھی غلطی کا شکار ہو جائیں گے۔ خُداوند نے یہ بھی دیکھا کہ آنے والے وقتوں میں بعض اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کے جانشین ہونے کا دعویٰ کریں گے اور پطرس کو وہ عزت و تکریم دیں گے جو صرف خُدا وند کا ہی حق ہے۔ چنانچہ کتاب مقدس میں رسُول کی کمزوری کا یہ ریکارڈ اسی ثبوت کے لیے رکھا گیا ہے تاکہ س جان سکیں کہ وہ بھی انسان تھا اور اس سے بھی غلطیاں سر زد ہوئی تھیں ، نیز وہ کسی بھی لحاظ سے دوسرے رسُولوں سے اعلیٰ و بالا نہ تھا۔

راست اصول سے انحراف کی یہ تاریخ ان حضرات کے لیے بڑی ہی سنجیدہ تنبیہ کا کام کرتی ہے جو خُداوند کی خدمت میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں اور کلیسیا ان پر بھروسہ بھی رکھتی ہے۔ لہٰذا ان کے لئے یہ بے حد ضرُوری ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں راست باشی اور دیانتداری کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ کسی بھی انسان کو جتنی بڑی ذمہ داری سونپی جائے گی اور جتنے زیادہ نگرانی کرنے اور حُکم دینے کے مواقع اس کے پاس موجود ہوں گے اگر وہ ہوشیاری اور فکر مندی اور دانشمندی سے خُداوند کی راہوں کی پیروی نہیں کرے گا اور ایماندروں کی اعلیٰ جماعت کے فیصلوں کے مطابق خدمت انجام نہیں دے گا تو یقینی طور پر وہ بہت بڑے نقصان کا باعث ٹھہرے گا۔

پطرس کی تمام ناکامیوں کے پیچھے اس کا زوال اور بحالی، اس کی طویل خدمت، مسیح یسوُع کے ساتھ شناسائی، راست اصولوں پر عمل کرنے کی تعلیم جو اُسے براہِ راست مسیح سے حاصل ہوئی اور تمام ہدایات جو اس نے حاصل کیں۔ تعلیم دینے اور منادی کرنے کی بدولت جو تمام نعمتیں، علم اور عزت نصیب ہوئی۔ اس لیے یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ یہ ساری عزت و ناموس اور اختیار رکھتے ہوئے پطرس نے آدمیوں کے خوف سے یا انسانوں سے تعظیم اور عزت و احترام پانے کی کاطر منافقت کی اور انجیل کے اصولوں سے انحراف کیا۔ دُعا ہے کہ خُداوند ہر شخص کو اُسکی کمزوری اور نااہلی سے سبق سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ وہ اپنی کشتی کو بالکل بحفاظت سیدھا بندرگاہ (خُداوند کی بادشاہت) میں لے جا سکے۔

پولوس کو اپنی خدمت کے دوران اکثر کئی بار تنہا خُداوند کے لیے کھڑا ہونا پڑا۔ اصُولوں کے بارے سمجھوتہ کرنا اُس نے خُداوند سے سیکھا تھا۔ بعض اوقات اُسے بڑی بڑی آزمائشوں کا سامنا ہوتا تھا مگر وہ ہر حالت میں ثابت قدم رہا۔ اُسے یہ ہمیشہ یاد رہتا تھا کہ کلیسیا کو کسی بھی حالت میں انسانی نگرانی میں نہ چھوڑنا چاہیے۔ روایات قصے کہانیوں اور کہاوتوں کو ان صداقتوں کی جگہ نہ لینی چاہیے جو خُداوند کی طرف سے ہم پر ظاہر ہوئی ہیں۔ انجیل کی منادی کے کام میں کسی شخص یا اشخاص کے تعصب یا حوالے سے بالکل رکارٹ نہیں آنی چاہئے خواہ کلیسیا میں ان کا کتنا ہی بڑا مقام اور مرتبہ کیوں نہ ہو۔

پولُس نے اپنے آپ کو اور اپنی تمام قوا (قوتوں) کو خُداوند خُدا کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ انجیل کی تمام صداقتیں اسے براہِ راست خُداوند سے ملی تھیں۔ اپنی ساری خدمت کے دوران اس نے مسلسل خُداوند سے رابطہ قائم رکھا۔ غیر قوم مسیحیوں پر غیر ضروری بوجھ نہ ڈالنے کے بارے اُس نے خُداوند سے سیکھا تھا۔ اسی لیے جب انطاکیہ میں یہودی ایمانداروں نے ختنہ کی رسم پر زور دیا تو پولُس ایسی تعلیم کے بارے جانتا تھا کہ خُدا کے رُوح کی کیا مرضی ہے چنانچہ وہ اُن کے مقابلہ میں ثابت قدمی سے ڈٹا رہا۔ بالآخر تمام کلیسیاوں کو یہودی رسم و رواج سے خلاصی دلا دی۔

اس حقیقت کے باوجود کہ پولُس رسُول کو خُدا وند خُدا کی طرف سے براہ راست تعلیم ملی تھی اس نے کبھی بھی انفرادی ذمہ داری کے بناوٹی خیال کو اپنے دل میں نہ آنے دیا۔ جب اُسے خُداوند سے براہ راست ہدایت پانے کی ضرُورت محسوس ہوتی، اس وقت بھی وہ ایمانداروں کی جماعت کے اختیارات کو نظر انداز نہ کرتا۔ اُس نے ایمانداروں سے صلاح مشورہ لینے کی ضرُورت کو ہمیشہ مدِنظر رکھا۔ اور جب کبھی اہم مسائل اُٹھ کھڑے ہوتے تو وہ اُنہیں بڑی خُوشی سے کلیسیا کے سامنے رکھتا اور بھائیوں کے ساتھ مل کر حکمت اور صحیح فیصلہ کے لیے خُداوند کو ڈھونڈتا۔ ایک موقع پر اس نے خُدا وند کے رُوح کے تحت فرمایا "نبیوں کی رُوحیں نبیوں کے تابع ہیں۔ کیونکہ خُدا ابتری کا خُدا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔ جیسا مقدسوں کی سب کلیسیاوں میں ہے" ۔۱۔ کرنتھیوں ۳۲:۱۴:۳۳ چنانچہ اُس نے اپنی ساری خدمت میں پطرس کے ساتھ مل کر ان سبھوں کو جو کلیسیائی اتحاد میں پیوست ہیں یہ سکھایا "سب کے سب ایک دوسرے کے تابع رہو"۔ ۱ پطرس ۵:۵۔

باب ۲۰ - صلیب کی سربلندی

انطاکیہ میں کچھ دیر خدمت کرنے کے بعد پولُس رسُول نے اپنے ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ وہ اب کسی اور جگہ خدمت کے لیے روانہ ہوں ‘‘آو پھر چلیں’’ اس نے برنباس سے کہا۔

‘‘کہ جن جن شہروں میں ہم نے خُدا کا کلام سُنایا تھا آو پھر اُن میں چل کر بھائیوں کو دیکھیں کہ کیسے ہیں؟’’

برنباس اور پولُس دونوں کے دلوں میں ان بھائیوں کے لیے بڑی محبت تھی جنہوں نے ان کی خدمت کے وسیلہ سے مسیح کو حال ہی میں قُبول کیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ دیکھیں وہ کس حال میں ہیں۔ پولُس اس تفکر سے کبھی آزاد نہ ہوا حتّٰی کہ جب وہ ان کلیسیاوں سے دُور ہوتا جن میں اس نے خدمت انجام دی تھی اُن کی فکر اپنے دل پر اُٹھائے رکھتا اور اُنہیں مسلسل وفادار رہنے کی ترغیب دیتا رہتا۔ ‘‘پس اے عزیزہ! چونکہ ہم سے ایسے وعدے کئے گئے آو ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور رُوحانی آلودگی سے پاک کریں اور خُدا کے خوف کے ساتھ پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں۔ ’’ ۲ کرنتھیوں ۱:۷ وہ مسلسل اُنہیں پُر اعتماد، ترقی کرنے والے مسیحی، ایمان میں مضبوط، پُر جوش اور پُورے دل سے خُدا وند اور اسکی بادشاہت کو ترقی دینے کے لئے اُنہیں ترغیب دیتا رہتا تھا۔

برنباس پولُس کے ساتھ جانے کو راضی تھا مگر وہ مرقس کو بھی ساتھ لے جانے کا خواہاں تھا جس نے دوبارہ خُود کو خُداوند کے لئے وقف کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر پولُس کو اس پر اعتراض تھا ‘‘مگر پولُس نے یہ مناسب نہ جانا کہ جو شخص پمفیلیہ میں کنارہ کر کے اس کام کے لئے ان کے ساتھ نہ گیا تھا اس کو ہمراہ لے چلیں’’ جس نے پہلے مشنری سفر میں ضرُورت کے وقت اُنہیں چھوڑ دیا تھا پولُس نے اسے اب ساتھ لے جانا مناسب نہ جانا۔ چنانچہ پولس، مرقس کو اسکی اس کمزوری پر معاف کرنے پر مائل نہ تھا جس نے گھر کے آرام و آسائش کی خاطر اور خطروں کو بھانپتے ہوئے خُدا کے کام کو ترک کر دیا۔ اس نے تقاضا کیا کہ جس شخص میں اتنی جان ، سکت اور قوت برداشت نہیں وہ اس کام کے نااہل ہے جو صبر، خودانکاری، بہادری، دینداری، ایمان، رضا مندی اور جان دینے تک کا تقاضہ کرتا ہے، بشرطیکہ ضرورت ہو۔’’پس ان میں ایسی سخت تکرار ہوئی کہ ایک دُوسرے سے جُدا ہو گئے اور برنباس مرقس کو لے کر جہاز پر کپرس کو روانہ ہوا۔ مگر پولُس نے سیلاس کو پسند کیا اور بھائیوں کی طرف سے خُدا وند کے فضل کے سپُرد ہو کر روانہ ہوا’’۔

شام اور کلکیہ کے راستہ سفر کرے ہوئے اور کلیسیا کو مضبوط کرتے ہوئے پولُس اور سیلاس دربے اور لُسترہ پہنچے جو لوکانیہ کا صوبہ ہے۔ لُسترہ میں ہی پولُس کو سنگسار کیا گیا تھا لیکن ہم اُسے دوبارہ خطرے والے مقام پر دیکھتے ہیں۔ وہ یہ دیکھنے کا بڑا متمنی تھا کہ وہ جو اس کی خدمت کے وسیلہ مسیح یسوع میں آئے آزمائش کا کیسے مقابلہ کر رہے ہیں؟ لُسترہ کے ایماندار ظلم و تشدد اور سخت مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے۔

یہاں پولُس دوبارہ تیمتھیس سے ملا اس لئے اُسے مایوسی نہ ہوئی کہ جو اُس کے سنگسار کئے جانے اور دوسرے دُکھوں کا گواہ تھا (جب پولُس پہلی بار لُسترہ کو چھوڑنے والا تھا) اور جس کے ذہن میں اس کا نقش وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید گہرا ہو گیا تھا۔ اور وہ قائل ہو چکا تھا کہ اُسے کُلی طور پر اپنی زندگی خدمت کے کام کے لئے وقف کر دینی چاہئے۔ اس کا دل پولُس کے دل کے ساتھ جڑ گیا اور وہ پولُس کے ساتھ مل کر کام کرنے کا بے حد مشتاق تھا۔

سیلاس جو پولُس کے ساتھ خدمت کر رہا تھا وہ آزمودہ کار گزار تھا اور اُسے نبوت کی رُوح کی نعمت بھی بخشی گئی تھی۔ مگر کام اس قدر زیادہ تھا کہ مزید کارگزاروں کو خُدا وند کی خدمت کے لئے تربیت دینے کی ضرُورت تھی۔ پولُس نے تیمتھیس میں ایسے کار گزار کو دیکھا جس نے خادم کی پاکیزہ خدمت کو بہت سراہا ، اور جو دُکھوں اور ظلم و ستم سے نہیں گبھرایا اور جس میں سیکھنے کی رُوح تھی۔ اس کے باوجود پولُس اس نہ آزمودہ نوجوان کو انجیل کی خدمت کے لئے اس وقت تک تربیت دینے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا جب تک وہ پہلے اُسکی ماضی کی زندگی اور چال چلن کے بارے پوری طرح تسلی پذیر نہ ہو جائے۔

تیمتھیس کا باپ یونانی تھا جبکہ اس کی ماں یہودی تھی۔ تیمتھیس بچپن سے ہی الہٰی صحیفوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس کے گھر میں پولُس نے پارسائی، سعادت مندی، اور پرہیزگاری کو دیکھا تو اُسے قابل قبول پایا۔ الہامی صحیفوں میں اس کی ماں اور نانی کا ایمان اسے مسلسل یاد دلاتا رہتا تھا کہ خُدا کی مرضی بجا لانے میں خُدا کی برکات ہیں۔ خُدا کا کلام ہی وہ پیمانہ ہے جس کے ذریعہ سے ان دو خُدا ترس خواتین نے تیمتھیس کی رہبری کی۔ جو اسباق تیمتھیس نے ان دو خواتین سے حاصل کئے اُن کی روحانی قوت نے اُسے پاکیزہ بول چال عطا کی اور اسے اُن تمام بدی کی تاثیروں سے محفوظ رکھا جو اُسے گھیرے ہوئے تھیں۔ یوں گھر کے ہدایت کاروں نے ہی اسے خُدا کے لئے بوجھ اٹھانے کے لئے تیار کر رکھا تھا۔

پولُس نے دیکھا کہ تیمتھیس وفادار، سچا اور ثابت قدم ہے اس لئے اُس نے اُسے اپنے ساتھ خدمت کرنے کے لئے چُن لیا اور سفر پر روانہ ہو گیا۔ وہ جنہوں نے بچپن میں تیمتھیس کو تعلیم دی تھی یہ دیکھ کر بڑی خُوش ہوئیں کہ جس بچے کی اُنہوں نے تربیت کی وہ ایک عظیم رسُول کے ساتھ خدمت کرنے کے لئے منسلک ہو گیا ہے۔ تیمتھیس تو اس وقت محض بچہ ہی تھا جب خُدا وند نے اُسے مُعلم ہونے کے لئے چُن لیا۔ مگر اسکی ابتدائی تعلیم میں ہی اس کے اصُولات اسقدر راسخ ہو چُکے تھے کہ وہ پولُس کا مددگار ہونے کے قابل تھا۔ اور گو وہ ابھی نوجوان ہی تھا اس کے باوجود اُس نے ذمہ داریوں کو بڑی حلیمی اور فروتنی سے نبھایا۔

غیر ضروری رکاوٹ کے تدارک کے پیشِ نظر پولُس نے تیمتھیس کو مشورہ دیا کہ وہ ختنہ کرالے۔ اس لئے نہیں کہ خُدا وند چاہتا ہے بلکہ اس لئے کہ یہودی تیمتھیس کی خدمت پر اعتراض نہ کریں۔ (تیمتھیس کی ماں بے شک یہودی تھی مگر باپ یونانی تھا) اپنی خدمت کے سلسلہ میں پولُس کو ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک جانا تھا، اور اکثر اُسے دوسری جگہوں کے علاوہ یہودی ہیکل میں مسیح کی منادی کرنے کا موقع ملنا تھا۔ اور اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ پولُس کا ایک ساتھی نا مختون ہے تو اُس کے کام میں یہودیوں کے تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہو جاتی اور رسُول کو ہر جگہ سخت مخالفت اور ظُلم کا سامنا کرنا پڑتا۔ جب کہ پولُس انجیل کا علم یہودی بھائیوں اور غیر قوم دونوں کو دینا چاہتا تھا۔ اس لئے اُس نے چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ایمان کا سودا کئے بغیر ان تمام اعتراضات کو دُور کیا جائے جو باعث مخالفت ہو سکتے ہیں۔ بے شک اس نے یہودی تعصب کو جانتے ہوئے ایسا کیا، تاہم اس کا اپنا ایمان تھا اور یہی اس نے سکھایا کہ مختون اور نامختون تو کچھ بھی نہیں، مسیح کی انجیل ہی سب کچھ ہے۔

پولُس ایمان میں تیمتھیس کو اپنا بیٹا کہتا ہے " تیمتھیس جو ایمان کے لحاظ سے میرا سچا فرزند ہے"۔ ۱ تیمتھیس ۱:۲ ---- بُزرگ رسُول اکثر نوجوان شاگردوں کو بُلا کر اُن سے صحائف کی تاریخ کے بارے سوال جواب کرتا، اور جب وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے تو سفر کے دوران اُنہیں بڑی احتیاط کے ساتھ "کس طرح کامیاب

خدمت انجام دی جا سکتی ہے" کے بارے سکھاتا، دونوں پولُس اور سیلاس جب تک تیمتھیس کے ساتھ رہے، انجیل کے خادم کے پاکیزہ اور سنجیدہ نقش کو اس کے ذہن میں مزید گہرا کرنے کی کوشش کرتے رہے جو پہلے ہی اس کے ذہن میں بن چُکا تھا۔

اپنے کام میں تیمتھیس نے مسلسل بزرگ رسُول سے صلاح مشورہ اور ہدایات طلب کیں۔ اس نے جذبات کو اپنے اُوپر حاوی ہونے نہ دیا بلکہ سوچ و بچار، پُر سکوں اور تسکین بخش خیال کو عمل میں لایا۔ اور ہر قدم پر پُوچھتا کیا خُدا وند کی راہ یہی ہے؟ رُوح القدّس نے تیمتھیس میں ایسی ہستی کو پایا جسے ذات الٰہی کے لئے بطور ہیکل ڈھالا اور تراشا جاسکتا ہے۔

جیسے کہ کتاب مقدس کے اسباق روزمرہ کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں، ان کی ہمارے چالچلن پر گہری اور دیر پا تاثیر قائم رہتی ہے۔ تیمتھیس نے یہ اسباق سیکھے اور اُنہیں عملی جامہ پہنایا۔ اُس کے پاس کوئی خاص روشن و تاباں توڑے تو نہیں تھے مگر اس کا کام بڑی ہی قدرو قیمت کا حامل تھا کیوں کہ جو قابلیتیں خُدا نے اسے دے رکھی تھیں اپنے آقا کی خدمت کے لئے اس نے اُنہیں بھر پُور استعمال کیا۔ پرہیزگاری، تقویٰ اور سعادت مندی کے آزمودہ علم نے اسے دوسرے ایمانداروں سے نمایاں کیا اور اُس میں تاثیر پیدا کی۔

وہ اصحاب جو رُوحوں کے لئے خدمت کرتے ہیں اُنہیں خُدا وند کے بارے مکمل، واضح اور گہرا علم ہونا چاہئے۔ اُنہیں چاہئے کہ اپنی تمام قوا کو آقا کے کام کے لئے دے دیں۔ کیونکہ ان کی بلاہٹ بڑی عظیم اور مقدس ہے۔ اور اگر وہ اپنے مالک کے لئے رُوحوں کو جیتنے ہیں تو چاہئے کہ وہ خُدا وند جو اُن کا آقا ہے اسے مضبوطی اور ثابت قدمی سے تھا میں رہیں، اور روزانہ اُس سے فضل اور قوت پائیں جو تمام برکات کا سر چشمہ ہے۔ "کیوں کہ خُدا کا وہ فضل ظاہر ہوا ہے جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔ اور ہمیں تربیت دیتا ہے تاکہ بیدینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کرکے اس موجودہ جہاں میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔ اور اس مُبارک اُمید یعنی اپنے بزرگ خُدا اور منجی یسُوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تاکہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بیدینی سے چھڑالے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی اُمت بنائے جو نیک کاموں میں سر گرم ہو"۔ طِطُس ۲:۱۱-۱۴

نئی جگہوں اور علاقوں میں جانے سے پہلے پولُس اور اس کے ساتھی ان کلیسیاوں میں گئے جو پسدیہ اور اس کے گردونواح میں قائم کی گئی تھیں۔ "اور وہ جن جن شہروں میں سے گزرتے تھے وہاں کے لوگوں کو وہ احکام عمل کرنے کے لئے پہنچاتے جاتے تھے جو یروشلم کے رسُولوں اور بزرگوں نے جاری کئے تھے۔ پس کلیسیائیں ایمان میں مضبوط اور شمار میں روز بروز زیادہ ہوتی گئیں"۔

پولُس رسُول نے دل کی گہرائیوں سے محسُوس کیا کہ جو اس کی خدمت کے وسیلہ مسیح پر ایمان لائے تھے اُن کی ذمہ داری اُسی پر ہے۔ ان سب باتون کے علاوہ رسُول چاہتا تھا کہ وہ وفادار رہیں۔ "تاکہ مسیح کے دن مجھے فخر ہو کہ نہ میری دوڑ دھوپ بیفائدہ ہوئی نہ میری محنت اکارت گئی" فلپیوں ۲:۱۶ وہ اپنی خدمت کے نتیجہ سے لرز گیا۔ اس نے محسُوس کیا کہ اگر اس نے رُوحوں کو بچانے کے کام میں اپنے فرض کو ایمانداری سے نہ نبھایا، اور اگر کلیسیا رُوحوں کو بچانے کے کام میں اس کے ساتھ تعاون کرنے میں ناکام رہی تو اس کی اپنی نجات بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ کیونکہ اُسے یہ اچھی طرح علم تھا کہ اس کی تنہا منادی ایمانداروں کو اتنا تعلیم یافتہ نہیں بنا سکتی کہ وہ دُوسروں کو زندگی کا کلام سکھا سکیں۔ رسُول کو یہ بھی علم تھا کہ "حُکم پر

حُکم۔ حُکم پر حُکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون ہے۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں " یسعیاہ ۱۰:۱۸۔ اس لئے رسُول محسُوس کرتا تھا کہ مسیح کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے اُنہیں سکھایا جانا چاہئے۔

یہ ایک عالمگیر اصُول ہے کہ جب کوئی خُدا داد قوتوں، قابلیتوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرنے سے گریز کرتا ہے تو وہ صلا حیتیں ناکارہ ہو کر برباد ہو جاتی ہیں۔ وہ سچائیاں جو متحرک نہیں، اور دوسروں تک پہنچائی نہیں جاتیں وہ اپنی زندگی بخش قوت کو کھو بیٹھتی ہیں، وہ اپنی شفا بخش خوبی سے محرُوم ہو جاتی ہیں۔

چنانچہ رسُول کو بھی یہ خدشہ تھا کہ وہ بھی ہر ایک شخص کو مسیح کے حضُور کامل پیش کرنے میں ناکام نہ ہو جائے۔ پولُس کی آسمان پر جانے کی اُمید مدھم پڑ جاتی جب وہ اپنی کسی ناکامی پر غور کرتا جس کے نتیجہ میں ذاتِ الٰہی کی بجائے خود انسان کلیسیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیتے۔

اُسکا علم، جوش بیانی (خطابت، فصاحت) اُسکے معجزات، وہ ابدی نظارہ جب وہ تیسرے آسمان تک اُٹھا لیا گیا، یہ سب بے معنی اور بیکار ہوتے اگر بے وفائی کی خدمت کے باعث (جو رسُول نے دوسروں کے لئے کی) رسُول خُدا کے فضل کو حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ لہٰذا رسُول نے زبانی اور اور خط لکھ کر ان ایمانداروں سے التماس کی جنہوں نے مسیح کو قبُول کر لیا تھا۔ "تم بے عیب اور بھولے ہو کر ٹیڑھے اور کجر و لوگوں میں خُدا کے بے نقص فرزند بنے رہو جن کے درمیان تُم دُنیا میں چراغوں کی طرح دکھائی دیتے ہو۔ تاکہ مسیح کے دن مجھے فخر ہو کہ نہ میری دوڑ دھوپ بے فائدہ ہوئی نہ میری محنت اکارت گئی"۔ فلپیوں ۱۵:۲-۱۶۔

ہر ایک خادم ان ایمانداروں کی روحانی ترقی کی بھاری ذمہ داری محسوس کرتا ہے جو خُداوند نے اس کی عملداری میں دے رکھی ہیں، اس کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ یہ بھی میرے ساتھ مل کر خُدا وند کے کھیت میں کام کریں۔ وہ صدقِ دل سے یہ تسلیم کرتا ہے کہ خُداوند کی طرف سے دئیے ہوئے کام کی وفاداری سے بجا آوری کا انحصار زیادہ تر کلیسیا کی بھلائی میں ہے۔ وہ بڑی خلوص نیتی اور جانفشانی سے اس تمنا کے ساتھ اُبھارنے میں مصروف رہتا ہے کہ وہ مسیح کے لئے رُوحوں کو یہ یاد کر کے جیتیں کہ ہر جیتی ہوئی رُوح نجات کی تجویز کو مشتہر کرنے میں ایک اور ذریعہ ثابت ہو۔

پسدیہ اور اس کے گردو نواح میں پائی جانے والی کلیسیاوں کی مُلاقات کے بعد پولُس اور سیلاس ، تیمتھیس کے ہمراہ "فروگیہ اور گلتیہ" کے علاقہ میں سے گزرے جہاں اُنہوں نے بڑی قوت کے ساتھ نجات کی خُوشخبری کی منادی کی۔ وہاں کے باشندے تو بُت پرست تھے، لیکن جونہی رسُولوں نے ان کو پیغام دیا تو وہ اس خُوش خبری سے بڑے شادمان ہوئے کہ اب وہ گناہ کی غلامی سے چُھوٹ جائیں گے ۔ پولُس اور اس کے ساتھیوں نے مسیح یسُوع کے کفارہ کے ذریعہ ایمان سے راستباز ٹھہرنے کی تعلیم پر خُوشخبری دی۔ اُنہوں نے مسیح یسوع کو اس طرح پیش کیا جو بے بس گنہگار نسلِ انسانی کی بے بسی کی حالت کو دیکھتے ہوئے تمام دنیا کے مردوزن کو مخلصی بخشنے کے لئے آیا۔ خُدا کی شریعت کے تابع رہ کر اس نے زندگی بسر کی۔ وہ اپنے باپ سے ہماری نافرمانی کی سزا کی مُعافی کے لئے ہر وقت شفاعت کرتا رہتا تھا۔ صلیب کی روشنی میں بہتیروں نے جو پہلے سچے اور زندہ خُدا کو نہیں جانتے تھے وہ خُدا کی عظمت اور اس کی محبت کو سمجھنے لگے۔

گلتیہ کے باشندوں کو "خدا باپ" اور "خداوند یسُوع مسیح" کے بارے بنیادہ سچائیوں کا درس دیا گیا جس نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا، تاکہ وہ ہمیں خُدا کی مرضی کے مطابق اس موجودہ جہاں کی بدی سے مخلصی دے

سکے۔ "اُسی نے ہمارے گناہوں کے لئے اپنے آپ کو دے دیا تاکہ ہمارے خُدا اور باپ کی مرضی کے مُوافق ہمیں اس موجودہ خراب جہاں سے خلاصی بخشے"۔ "کیونکہ تم سب اس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسُوع میں ہے خُدا کے فرزند ہو" گلتیوں ۱:۳-۴، ۳:۲-۲۶۔

گلتیوں کے درمیان رہتے ہوئے پولُس نے اپنی طرزِ زندگی کے بارے یُوں فرمایا "اے بھائیو! میں منت کرتا ہوں کہ میر مانند ہو جاو۔ کیونکہ میں بھی تُمہاری مانند ہوں۔" گلتیوں ۴:۱۲ اُسکے ہونٹ مذبح پر سے لئے ہوئے زندہ شعلے سے چُھوئے گئے تھے، اور وہ جسمانی کمزوریوں سے بالا تر ہو کر مسیح یسوع کو گنہگاروں کی واحد اُمید کے طور پر پیش کرنے کے قابل تھا، اور جتنوں نے اُسے کلام کرتے سُنا، اُنہیں علم تھا کہ وہ مسیح کے ساتھ رہا ہے۔ چونکہ وہ آسمانی قوت سے آراستہ تھا اس لئے وہ رُوحانی باتوں کو رُوحانی سے ہی پرکھتا اور ابلیس کے قلعوں کو مسمار کرتا تھا۔ اور جب وہ خُداوند کےاکلوتے بیٹے کی قُربانی کے بارے بیان کرتا تو سامعین کے دل ٹوٹ جاتے اور یہ پوچھے نہ رہتے۔ "میں کیا کروں کہ نجات پاوں؟"

رسُول کا غیر قوموں کے درمیان انجیل کو پیش کرنے کی خدمت کا یہ امتیازی وصف عمر بھر قائم رہا۔ وہ ہمیشہ اُن کے سامنے کلوری کی صلیت رکھتا۔ آخری عمر کے تجربہ کی بنا پر اُس نے ایک موقع پر یوں فرمایا "کیونکہ ہم اپنی نہیں بلکہ مسیح یسوع کی منادی کرتے ہیں کہ وہ خُدا وند ہے اور اپنے حق میں یہ کہتے ہیں کہ یسوع کی خاطر تُمہارے غلام، ہمیشہ اس لئے خُدا ہی ہے جس نے فرمایا کہ تاریکی میں سے نور چمکے وہی ہمارے دلوں میں چمکاتا کہ خُدا کے جلال کی پہچان کا نُور یسوع مسیح کے چہرہ سے جلوہ گر ہو" ۲ کرنتھیوں ۴:۵-۶

مسیحیت کے ابتدائی ایام میں جن مخصوص شدہ پیامبروں نے برباد ہوتی ہوئی دنیا کو نجات کی خُوشخبری سنائی، اُنہوں نے اپنی سرفرازی کے لئے کسی خیال کو اپنے ذہن میں نہ آنے دیا جس سے مسیح یسوع اور اسکی صلیب کے پیش کرنے میں بگاڑ پیدا ہو۔ نہ اُنہوں نے اختیار کی چاہت کی نہ اپنی عظمت کی۔ بلکہ خود کو نجات دہندہ میں چُھپا کر اُنہوں نے نجات کے عظیم منصوبہ، مسیح یسوع کی زندگی، جو نجات کی تجویز کا بانی اور کامل کرنے والا ہے اسے ہی سر بلند کیا۔ مسیح یسوع آج اور کل ابد تک یکساں ہے، یہی ان کا بوجھ تھا، یہی اُن کو فکر تھی۔ یہی اُن کی تعلیم تھی۔

آج بھی وہ حضرات جو خُدا کے کلام کی تعلیم دیتے ہیں اگر وہ مسیح کی صلیب کو بلند سے بلند تر کریں تو اُن کی خدمت بھی بار ور ہو گی۔ اگر گنہگاروں کی صلیب پر مُخلصانہ نگاہ ڈالنے کے لیے رہبری کی جائے، اور اگر وہ نجات دہندہ مسیح مصلُوب کا بھر پور نظارہ کر لیں تو وہ خُدا کی محبت کی گہرائی اور گناہ کی قباحت کو جان سکیں گے۔

مسیح یسوع کی موت انسان سے خُدا کی محبت کا عظیم ثبُوت ہے۔ یہ ہماری نجات کی ضمانت ہے۔ صلیب کو مسیحیت سے خارج کر دینا، سُورج کو آسمان سے ہٹانے کے مترادف ہے۔ صلیب ہمیں خُداوند کے قریب لا کر اس سے مصالحت کراتی ہے۔ باپ کی محبت کے رقیق جذبات کے ساتھ یہواہ اپنے بیٹے کے دُکھوں پر نگاہ کرتا ہے جو وہ آل آدم کو ابدی موت سے بچانے کے لئے سہہ رہا ہے۔ اور ہمیں اپنے بچے اور بچیاں ہونے کے لئے قُبول فرماتا ہے۔

صلیب کے بغیر انسان خُدا کے ساتھ میل ملاپ نہیں کر سکتا۔ ہماری ہر اُمید کا انحصار صلیب پر ہے۔ صلیب پر سے ہی مسیح کی محبت کا نُور جلوہ گر ہوتا ہے۔ اور جب صلیب کے دامن (قدموں) سے گنہگار اس پر نگاہ کرتا ہے جو اسے بچانے کے لئے قُربان ہو گیا تو وہ خُوشیاں منا سکتا ہے کیوں کہ اس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ ایمان سے صلیب تلے گھٹنے نشیں ہونے سے وہ ان بلند ترین مقام پر پہنچ گیا ہے جہاں تک انسان کی رسائی ہے۔

صلیب کے ذریعہ ہی ہم سیکھتے اور جانتے ہیں کہ آسمانی باپ ہمیں بے حد محبت کرتا ہے۔ کیا یہ ہمیں عجیب لگتا ہے جب پولُس پُکار اٹھا "لیکن خُدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوا اپنے خُدا وند یسوع مسیح کی صلیب کے جس سے دنیا میرے اعتبار سے مصلُوب ہوئی اور میں دنیا کے اعتبار سے "۔ گلتیوں ۱۴:۶۔ آج ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم صلیب کی شان بڑھائیں اور اپنے آپ کو پوری طرح اس کو دے دیں جس نے خُود کو ہمارے لئے دے دیا ہے۔ تب وہ نُور جو کلوری سے تاباں ہوتا ہے ہمارے چہرے سے منعکس ہو گا۔ اور ہم اُس نُور کو اُن رُوحوں تک پہنچا سکیں گے جو ظُلمات میں بیٹھی ہیں۔

باب ۲۱ - دُور افتادہ علاقوں میں منادی

اب ایشیاء صغیر سے باہر انجیل کی مُنادی کرنے کا وقت آ چُکا تھا۔ پولُس اور اُسکے ساتھی کارگزاروں کے لئے یورپ میں داخل ہونے کا راستہ تیار ہو رہا تھا۔ تر وآس میں بحیرہ روم کی سرحد پر "پولس نے رات کو رویا میں دیکھا کہ ایک مکِدُنی آدمی کھڑا ہوا اُسکی منت کر کے کہتا ہے کہ پار اُتر کر مکدُنیہ میں آ اور ہماری مدد کر"

یہ بُلاہٹ حُکم کے ساتھ تھی اور دیر کرنے کی کوئی گنجائش نہ تھی "رویا دیکھتے ہی " لوقا نے کہا جو پولُس اور سیلاس اور تیمتھیس کے ہمراہ یورپ کی طرف سفر کر رہا تھا "ہم نے فوراً مکدُنیہ جانے کا ارادہ کیا کیونکہ اس سے ہم یہ سمجھے کہ خُدا نے اُنہیں خُوشخبری دینے کے لئے ہم کو بُلایا ہے۔ پس ترو آس سے جہاز پر روانہ ہو کر ہم سیدھے سُمترا کے میں اور دوسرے دن نیا پُلس میں آئے۔ اور وہاں سے فلپی میں پہنچے جو مکدُونیہ کا شہر اور اس قسمت کا صدر اور رومیوں کی بستی ہے اور ہم چند روز اس شہر میں رہے۔ "

لوقا نے بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا "سبت کے دن شہر کے دروازہ کے باہر ندی کے کنارے گئے جہاں سمجھے کہ دُعا کرنے کی جگہ ہو گی اور بیٹھ کر اُن عورتوں سے جو اکٹھی ہوئی تھیں کلام کرنے لگے۔ اور تھوا تیرہ شہر کی ایک خُدا پرست عورت لُدیہ نام قرمز بیچنے والی بھی سُنتی تھی۔ اس کا دل خُدا وند نے کھولا تاکہ پولُس کی باتوں پر توجہ کرے" لدیہ نے بڑی خُوشی سے سچائی کو قبول کیا۔ وہ اور اس کا گھرانہ ایمان لایا اور بپتسمہ لے لیا اور اُس نے رسُولوں کی منت کی کہ چل کر اس کے گھر رہیں۔

جب صلیب کے پیامبر تعلیم دینے کی خدمت کے لئے نکلے تو ایک عورت جس میں غیب دان رُوح تھی اُن کے پیچھے آ کر چلانے لگی " یہ آدمی خُدا تعالیٰ کے بندے ہیں جو تمہیں نجات کی راہ بتاتے ہیں۔ وہ بہت دنوں تک ایسا ہی کرتی رہی"۔

یہ عورت شیطان کی خاص کارندہ (گماشتہ) تھی۔ وہ غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لئے بہت کچھ کماتی تھی۔ اُس کے اثر سے بُت پرستی کو بڑی تقویت ملی۔ ابلیس جان گیا تھا کہ اُس کی بادشاہت پر حملہ ہُوا ہے چنانچہ اس نے خُدا کے کام کی مخالفت کرنے کے لئے یہ ذریعہ اختیار کیا۔ اُس نے اُمید کی کہ یوں وہ انجیل کی ان سچائیوں میں مبالغہ آمیزی کر سکے گا جو رسُول سکھا رہے ہیں۔ اس عورت نے جو سفارشی کلام کیا وہ سچائی کے لئے باعث نقصان تھا۔ اس سے لوگوں کا دھیان رسُولوں کی تعلیم سے ہٹ گیا۔ یوں انجیل کی رسوائی ہوئی۔ نیز ان میں بہتیرے ایسے تھے جو یہ سمجھنے لگے کہ یہ شخص بھی جو خُدا کی رُوح اور قُدرت سے کلام کرتے ہیں اُسی رُوح کے تابع ہیں جس کے تابع ابلیس کی یہ نمائندہ عورت ہے۔

کچھ دیر کے لئے تو رسُول اس مخالفت کو برداشت کرتے رہے۔ ازاں بعد رُوح القدس کے زیر اثر پولُس نے بُری رُوح کو حُکم دیا کہ وہ اس عورت میں نکل جائے۔ اس کی فوری خاموشی اس بات کی شہادت تھی کہ رسُول خُدا کے بندے ہیں۔ ابلیس نے بھی یہ تسلیم کی ہے اور اُن کا حُکم مانا۔

اُس عورت نے جس میں سے بد روح نکال دی گئی تھی اور جس کی ذہنی کیفیت بحال کر دی گئی تھی اُس نے مسیح یسوع کی پیروکار بننے کا انتخاب کیا۔ تب اُس کے مالکوں کو فکر دامن گیر ہوئی کیونکہ اُنہوں نے دیکھا

کہ غیب بینی سے جو دولت وہ کماتے تھے جاتی رہی ہے چنانچہ اُنہوں نے سوچا اگر رسُولوں کو انجیل کی خُوشخبری جاری رکھنے کی اجازت دی تو آمدنی کے سارے ذرائع موقوف ہو جائیں گے۔

شہر میں اور بھی بے شمار لوگ ایسے تھے جو ابلیسی وسوسہ اور فریب سے پیسہ کمانے میں دلچسپی رکھتے تھے، چنانچہ وہ بھی اس الہٰی قُوّت سے ڈرتے تھے جو اُن کے کام پر اثر انداز ہو کر اُن کے کام کو بند کر سکتی ہے۔ چُنانچہ اُنہوں نے خُدا کےخلاف بڑا واویلا کیا۔ اور رسُولوں کو پکڑ کر ناظم شہر کے پاس لے آئے اور یہ الزام لگایا"یہ آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر میں بڑی کھلبلی ڈالتے ہیں۔ اور ایسی رسمیں بتاتے ہیں جن کو قبول کرنا اور عمل میں لانا ہم رومیوں کو روا نہیں۔ " چنانچہ عام لوگ بھی متفق ہو کر ان کی مخالفت پر آمادہ ہوئے۔ اور فوجداری کےحاکموں نے ان کے کپڑے پھاڑ کر اُتار ڈالے اور بیت لگانے کا حُکم دیا۔ "اور بہت سے بینت لکھا کہ اُنہیں قید خانہ میں ڈالا اور داروغہ کو تاکید کی کہ بڑی ہو شیاری سے اُن کی نگہبانی کرے۔ اُس نے حُکم پا کر اُنہیں اندر کے قید خانہ میں ڈال دیا اور ان کے پاوں کاٹھ میں ٹھونک دیئے"۔

اس دردناک حالت کی وجہ سے رسُولوں کو بڑی اذیت پہنچی تاہم نہ وہ بُڑبڑائے اور نہ ہی اُنہوں نے کوئی گِلہ شکوہ کیا۔ بلکہ برعکس اس کے تنہائی کی اندھیر کوٹھڑی میں اُنہوں نے دُعا اور خُدا کی تعریف گا گا کر ایک دُوسرے کی ہمت بندھائی کہ ہم اسکی خاطر دُکھ اٹھانے کے قابل تو نکلے۔ اپنے نجات دہندہ کی خدمت کے لئے جو وہ گہری اور بے لوث محبت رکھتے تھے اس سے ان کے دل خُوشیوں سے بھرپُور ہو ئے۔ اب پولُس نے اُس ظُلم کو یاد کیا جو اُس نے خود مسیح کے شاگردوں پر ڈھایا تھا۔ اور اب وہ خُوش تھا کہ اسکی آنکھیں دیکھنے کے لئے اور دل ان شاندار جلالی سچائیوں کی قُدرت کو محسُوس کرنے کے لئے کھولا گیا ہے جن کو اس نے ایک دفعہ رد کر دیا تھا۔

دوسرے قیدی اندر کے قید خانہ سے دُعا اور گیت گانے کی آواز سُن کر بڑے حیرن ہو رہے تھے۔ کیونکہ وہ تو شوروغُل، کراہنے کی آواز، لعن طعن، بُربڑانے اور گُڑگڑانے کی آوازیں سننے کے عادی تھے جو رات کا سکُوت توڑ دیتی تھیں۔ اس سے پہلے اُنہوں نے کبھی بھی تاریک اور افسردہ کوٹھڑی سے دُعا اور حمد و ستائش کی آوازیں نہ سُنی تھیں۔ پہر یدار اور قیدی حیران ہوتے اور ایک دوسرے سے پوچھتے کہ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جو بُھوکے پیاسے سردی سے ٹھٹھرتے اور ظُلم و ستم کی چکی میں پسنے کے باوجود خُوشی مناتے ہیں۔

اس دوران نگران اپنے گھروں کو چلے گئے اور دل ہی دل میں بڑے خُوش تھے بلکہ اپنے آپ کو شاباش دے رہے تھے کہ اُنہوں نے فوری اور ضرُوری اقدام کر کے ہنگامہ موقوف کر دیا ہے۔ لیکن گھروں کو جاتے ہوئے راستہ میں ہی اُنہوں نے ان آدمیوں کے بارے حیران کن باتیں سُنی جن کو اُنہوں نے بینت لگوائے اور قید خانہ میں بند کرنے کی سزا دی تھی۔ اُنہوں نے اس عورت کو دیکھا جو ابلیس کے پھندے سے نکل چکی تھی اور اس کے چہرے کی تبدیلی اور اُس کے برتاو کو دیکھ کر سخت حیران ہو گئے۔ ماضی میں اس عورت نے شہر کو بڑا نقصان پہنچایا تھا مگر اب وہ پُر سکون اور امن پسند شہری بن چُکی تھی۔ جب اُنہوں نے یہ سب کچھ دیکھا تو وہ اس فیصلے پر پہنچے کہ اُنہوں نے دو معصوم انسانوں پر ظُلم کیا ہے اور رومی قانوں کے خلاف ان سے بے جا سختی برتی ہے۔ وہ اس فعل پر خُود ہی شرمسار تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ صبح ہوتے ہی رسُولوں کو شہر سے خفیہ نکل جانے کا حُکم دیں گے تاکہ وہ بھیڑ کے خطرے اور تشدد سے محفوظ رہیں۔

جب انسان ڈھا رہے تھے اور اپنی ذمہ داری سے بے پروا ہی برت رہے تھے۔ اُس وقت خُداوند اپنے خادموں پر مہربان ہونا نہیں بھُولا تھا۔ سارا آسمان ان آدمیوں میں دلچسپی لے رہا تھا جو مسیح کی خاطر قید خانہ میں مصیبت اُٹھا رہے تھے۔ لہٰذا خُدا وند نے فرشتوں کو قیدخانہ میں ان کی ملاقات کو ارسال کیا۔ قید خانہ میں اُن کے پاوں رکھنے سے ہی زمین تھر تھرانے لگی۔ مضبوطی سے بند کئے ہوئے دروازے کھل پڑے۔ قیدیوں کے ہاتھوں اور پاوں سے بیڑیاں خود بخود گِر پڑیں اور قید خانہ بقعہ ء نور بن گیا۔

جیل کے داروغہ نے بڑی حیرانگی سے قیدی رسُولوں کے گیت اور دعا سنی تھی، اور جب اُنہیں اندر لے جایا گیا تو اُس نے اُن کے سوجن زدہ اور خون بہتے زخم بھی دیکھے تھے، اور اپس نے خود اُن کے پاوں کاٹھ میں ٹھونکے تھے۔ وہ ان سے کراہنے، لعنتیں بد دعائیں، سُننے کی توقع کرتا تھا مگر برعکس اس کے اس نے اُن سے خوشی اور حمد و ستائش کے گیت سُنے۔ داروغہ یہی آوازیں سُنتے سُنتے سو گیا اور پھر بھونچال اور قید خانے کی دیواروں کے لرزنے سے اُٹھ بیٹھا۔

خطرے سے چونک کر اس نے بڑی مایوسی سے دیکھا کہ قید خانہ کے تمام دروازے کھلے ہیں اور یہ سوچ کر اُس پر خوف طاری ہو گیا کہ قیدی بھاگ گئے ہیں۔ اسے یاد آیا کہ گُزری رات کتنا واضح حُکم دیکر پولُس اور سیلاس کو اُسکے سپرد کیا گیا تھا۔ اس غیر ذمہ داری پر اسے اپنی موت کا یقین ہو چکا تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنے ہاتھوں آپ مرنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے اپنی تلوار نکالی اور اپنے آپ کو قتل کرنے کو ہی تھا جب اس نے پولُس کی آواز بڑی خُوشی سے سُنی "اپنے تئیں نقصان نہ پہنچا کیونکہ ہم سب موجود ہیں۔ سب قیدی اپنی اپنی جگہ پر تھے اور خُدا کی اس قوت نے اُنہیں روک رکھا تھا جو ان کے ایک قیدی ساتھی کے ذریعے زور مار رہی تھی۔

وہ سختی، بربریت اور ہتک آمیز سلوک جس سے داروغہ رسُولوں سے پیش آیا اس سے اُنکی نفرت اُسکے خلاف نہ بھڑکی کیونکہ پولُس اور سیلاس میں مسیح کی رُوح تھی نہ کہ بدلہ لینے کی رُوح، اُن کے دل مسیح کی محبت سے معمور تھے، اس لئے ان کے دل میں ستانے والوں کے لئے کینہ اور بُغض کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔

داروغہ نے اپنی تلوار گرادی اور چراغ منگوا کر اندر جا کوُدا۔ اور دیکھنا چاہا کہ یہ کس طرح کے آدمی ہیں جو ہمارے ظُلم و ستم کا جواب مہربانی سے دیتے ہیں۔ چنانچہ جہاں پولُس اور سیلاس تھے اس جگہ پہنچ کر اُن کے آگے گر کر اُن سے معافی کا خواستگار ہُوا۔ اور پھر باہر لا کر اُن سے کہا "اے صاحبو!میں کیا کروں کہ نجات پاوں"۔

داروغہ خُدا کے اُس غضب سے کانپ اُٹھا جو بھونچال میں آشکارہ ہوا تھا۔ جب اُس نے سوچا کہ سب قیدی بھاگ گئے تو وہ اپنے ہاتھوں مرنے کے لئے تیار تھا۔ لیکن اب یہ سب کچھ اس نئے تجربہ کے سامنے بالکل ہیچ تھا جو اُسے پیش آیا۔ اب اُس کے ذہن میں ایک ہلچل تھی۔ وہ اُس سکوُن کو پانا چاہتا تھاجو اُس نے رسُولوں میں دیکھا۔ اُس نے اُن کے چہروں پر آسمانی نور کو دیکھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ان انسانوں کی زندگیاں بچانے کے لئے خُداوند خُدا نے مُعجزانہ طریقہ سے مداخلت کی ہے اور پھر ایک خاص قوت کے ساتھ اُس خاتون کی باتیں اُسے یاد آئیں جس میں غیب دان رُوح تھی۔ کہ ---- "یہ آدمی خُدا تعالیٰ کے بندے ہیں جو تُمہیں نجات کی راہ بتاتے ہیں"۔

جب داروغہ نے انکساری کرتے ہوئے رسُولوں سے درخواست کی کہ اُسے زندگی کی راہ دکھائیں تو اُنہوں نے کہا "خُداوند یسُوع پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھر نہ نجات پائے گا" اور اُنہوں نے اُس کو اور اُس کے سب گھر والوں کو خُدا وند کا کلام سُنایا۔ تب داروغہ نے اُن کے زخم دھوئے اور اُن کی خدمت کی۔ ازاں بعد اپنے سب لوگوں سمیت اُن سے بپتسمہ لیا۔ پاکیزہ رُوح نے تاثیر کی تو رسُولوں کے کلام سے اُن کے ذہن کھل گئے۔ اور وہ قائل ہو گئے کہ یہ مرد جس خُدا کی عبادت کرتے ہیں اپس نے اُنہیں مُعجزانہ طور سے اس قید سے رہائی دلائی ہے۔

فلپی شہر لوگ بھونچال کے سبب سخت گھبرا گئے۔ اور صبح ہونے پر جب جیل کے حاکموں نے ناظمین شہر کو رات کا سارا واقعہ سُنایا تو وہ بھی خوفزدہ ہو گئے اور حوالداروں کی معرفت کہلا بھیجا کہ رسُولوں کو آزاد کر دو۔ مقدّس پولُس نے اُن سے کہا کہ "اُنہوں نے ہم کو جو رومی ہیں قصُور ثابت کئے بغیر علانیہ پٹوا کر قید میں ڈالا اور اب ہم کو چُپکے سے نکالتے ہیں، یہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ آپ آ کر ہمیں باہر لے جائیں"۔

رسُول رومی شہری تھے اور یہ خلاف قانون تھا کہ کسی بھی رومی کو اُس قوت تک کوڑوں کی سزا نہ دی جائے جب تک کہ اُس کا کوئی نہایت ہی سنگین جرم ثابت نہ ہو جائے۔ اور نہ پوری تفتیش کئے بغیر اُسے اُس کی آزادی سے محروم رکھا جا سکتا تھا۔ پولُس اور سیلاس کو اعلانیہ پٹوا کر جیل میں بند کیا گیا تھا چنانچہ اُنہوں نے چُپکے سے رہا ہونے سے انکار کر کے مطالبہ کیا کہ ناظم شہر اپس کی وضاحت کریں۔

جب یہ باتیں صاحب اختیار کے کانوں تک پہنچیں تو وہ ڈرے کہ اگر رسُولوں نے شہنشاہ سے شکایت کر دی تو اُنہیں قید خانہ کی ہوا کھانا پڑے گی۔ بدیں وجہ وہ اپنے بے جا رویے اور بے انصافی کے لئے پولُس اور سیلاس سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ نیز ناظم شہر ہجوم سے بھی ڈرتے تھے کہ کہیں رسُولوں کے زیر اثر آ کر وہ ہمارے ہی مخالف نہ ہو جائیں دیگر وہ اُس طاقت سے بھی لرزاں و ترساں تھے جس نے ان معصوم اشخاص کے حق میں دخل اندازی کی تھی۔

وہ ہدایات جو مسیح یسُوع سے ملی تھیں اُن پر عمل پیرا ہوتے ہوئے رسُول اُس جگہ قیام کرنے کو تیار نہ تھے جہاں اُن کی مانگ نہ ہو۔ "پس وہ قید خانہ سے نکل کر لدیہ کے ہاں گئے اور بھائیوں سے مل کر اُنہیں تسلی دی اور وہ روانہ ہوئے"۔

فلپی میں کی گئی خدمت کے بارے رسُولوں کے دلوں میں تسلی تھی کہ وہ بیکار نہیں گئی۔ بیشک اُنہیں وہاں بے حد مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور بُہت ظلم سہنا پڑا۔ لیکن خُدا وند کا اُن کے حق میں مداخلت کرنا، داروغہ اور اُس کے خاندان کا ایمان لانا، بے عزتی اور ظلم سہنے کی قربانی سے کہیں زیادہ تھا۔ کیوں کہ اُن کی بے جا قید اور مُعجزانہ رہائی کی خبر تمام علاقے میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ یوں رسُولوں کے کام کی خبر دور دراز پہنچ گئی جو کسی اور طریقہ سے نہ پہنچ پا سکتی تھی۔

پولُس رسُول کی خدمت کی بدولت فلپی میں ایک کلیسیا قائم ہو گئی جس کی ممبر شپ بڑی تیزی سے بڑھی۔ اُس کا جوش و جذبہ، لگن اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسیح کے لئے دُکھ سہنے کے لئے رضا مندی، ان سب باتوں نے مسیح کو قبُول کر نے والوں پر دیرپا اثر چھوڑا۔ اُنہوں نے اُس سچائی کی قدر کی جس کی خاطر رسُولوں نے اس قدر قُربانی دی۔ چنانچہ اُنہوں نے نجات دہندہ کی خدمت کے لئے خود کو کُلّیُہم وقف کر دیا۔

تاہم یہ کلیسیا بھی ظُلم سے محفُوظ نہ رہی اس کے بارے رسُول اُن کو ایک خط میں یوں رقمطراز ہے " کیونکہ مسیح کی خاطر تم پر یہ فضل ہوا کہ نہ فقط اُس پر ایمان لاو بلکہ اُس کی خاطر دُکھ بھی سہو اور تُم اُسی جانفشانی سے کرتے ہو جس طرح مجھے کرتے دیکھا تھا۔ اور اب بھی سُنتے ہو کہ میں ویسی ہی کرتا ہوں"۔ (فلپیوں ۲۹:۱-۳۰)

"میں جب کبھی تُمہیں یاد کرتا ہوں تو اپنے خُدا کا شُکر بجا لاتا ہوں اور ہر ایک دُعا میں جو تُمہارے لئے کرتا ہوں ہمیشہ خُوشی کے ساتھ تُم سب کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تُم اول روز سے لے کر آج تک خُوشخبری کے پھیلانے میں شریک رہے ہو"۔ (فلپیوں ۳:۱-۵)

جن مراکز میں سچائی کے پیامبروں کو خُوشخبری پھیلانے کی بُلاہٹ دی جاتی ہے وہاں بدی اور بھلائی کی فوجوں میں بڑی ہولناک معرکہ آرائی ہوتی ہے۔ "ہمیں خون اور گوشت سے کشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں"۔ افسیوں ۱۲:۶۔ وقت کے خاتمہ تک خُدا کی کلیسیا اور اُن لوگوں کے درمیان جو بُرے فرشتوں کے زیر اثر ہیں کشمکش جاری رہے گی۔

ابتدائی کلیسیا کے مسیحیوں کو اکثر تاریکی کی قوتوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے بُلاہٹ ملتی تھی۔ مبالغہ میزی، مکاری اور ظُلم و ستم سے دُشمن نے اُنہیں حقیقی ایمان سے منحرف کرنے کی از حد کوشش کی۔ دورے حاضرہ میں جب کہ ہر ایک چیز تیزی سے خاتمہ کی طرف بڑھ رہی ہے، ابلیس اپنی انتھک کوشش کر رہا ہے تا کہ دُنیا کو اپنے جال میں پھنسا لے۔ وہ کئی تجاویز گھڑ رہا ہے تاکہ وہ لوگوں کو ذہن و دماغ اُن ضروری سچائیوں سے ہٹا سکے جو نجات کے لئے ازحد ضروری ہیں۔ ہر شہر میں اُس کے چیلے ایسی پارٹیاں منظّم کرنے میں مصروف ہیں جو خُدا کی شریعت کے حق میں نہیں ہیں۔ شیطان انتشار اور بغاوت کے عناصر متعارف کروانے میں مصروف عمل ہے اور لوگ ایسے جوش و خروش سے بھر جاتے ہیں جس کا اُنہیں بالکل علم نہیں ہوتا۔

اب بدکاری اُن بلندیوں پر پہنچ گئی ہے جہاں پہلے کبھی نہ پہنچ پائی تھی۔ اس کے باوجود بُہت سے انجیل کے خادم پُکار پُکار کر کہہ رہے ہیں "امن اور سلامتی" ہے۔ مگر خُداوند کے خادموں کو ثابت قدمی سے اپنی خدمت انجام دیتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔ آسمانی زرہ بکتر پہن کر اُنہیں بے خوف و خطر آگے بڑھنا اور فتح پر فتح پانا ہے۔ "اور اُس وقت تک جنگ جاری رکھنا ہے جب تک ایک ایک رُوح جو اُن کی رسائی میں ہے موجودہ سچائی کے پیغام کو حاصل نہ کر لے"۔

باب ۲۲ - تھِسلُنیکے

فلپی چھوڑنے کے بعد پولُس اور سیلاس نے تھِسلُنیکے کی راہ لی۔ یہاں اُنہیں یہودی ہیکل میں بہت بڑی جماعت کے سامنے کلام کرنے کا موقع دیا گیا۔ رسُولوں کے حُلئیوں سے صاف واضح تھا کہ اُن کے ساتھ بہت بُرا برتاو کیا گیا ہے۔ چنانچہ اُس کی اُن سے وضاحت طلب کی گئی۔ لہٰذا اُنہوں نے اپنی تعریف کئے بغیر سب کچھ بے کم و کاست بتا دیا اور اپنے مخلصی دینے والے کو جلال دیا۔

تھسلُنیکیونمیں مُنادی کرتے ہوئے پولُس نے مسیح یسُوع کے بارے عہد عتیق میں پائی جانے والی پیشنگوئیاں بیان کیں۔ مسیح یسُوع نے بھی اپنی خدمت کے دوران شاگردوں کے اذہان پیشنگوئیوں کے بارے کئے۔

"پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شُروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دیں"۔ (لوقا ۲۷:۲۴) پطرس نے بھی مسیح یسُوع کی منادی کرتے ہوئے عہد عتیق سے ثبوت فراہم کئے۔ ستفنس نے بھی یہی راہ اختیار کی۔ اور پولُس نےبھی اپنی خدمت میں صحیفوں سے ہی مسیح یسوع کی پیدائش کی پیشنگوئی، اُس کے دُکھ، موت، مُردوں میں سے جی اُٹھنا اور آسمان پر چڑھنا ثابت کیا۔ موسیٰ اور نبیوں کی الہامی شہادت سے اُس نے بڑے واضح انداز میں یسوع ناصری کو مسیح موعود ثابت کیا۔ اور نبیوں کے کلام سے ثابت کیا کہ آدم کے زمانہ سے ہی یہ مسیح کی آواز تھی جو نبیوں اور قدیم آبائی بزرگوں کے ذریعہ کلام کرتی تھی۔

مسیح موعود کے ظہور کی بابت واضح، خصوصی اور قطعی پیشنگوئیاں دی گئی تھیں بلکہ آنے والے نجات دہندہ کے بارے آدم کو نجات کا یقینی وعدہ دیا گیا تھا۔ "اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کُچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا"۔ پیدائش ۱۵:۳۔ مسیح کے ذریعہ نجات کا یہ وعدہ ہمارے پہلے جد امجد کے ساتھ تھا۔ اور پھر ابراہام سے وعدہ کیا گیا تھا کہ نجات دہندہ اُس کی نسل سے آئے گا۔ "اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی "پس ابراہام اور اُس کی نسل سے وعدے کئے گئے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ نسلوں سے جیسا بہتوں کے لئے کہا جاتا ہے بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہ تیری نسل اور وہ مسیح ہے"۔ پیدائش ۱۸:۲۲، کلیسوں ۱۶:۳

موسیٰ جو بنی اسرائیل کا معلم اور رہبر بھی تھا اُس نے اپنی خدمت کے خاتمہ کے قریب مسیح کی آمد سے متعلق بڑی واضح پیشنگوئی کی۔ "خُدا وند تیرا خُدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تُم اُس کی سُننا"۔ اور موسیٰ نے بنی اسرائیل کو یقین دلایا کہ یہ مکاشفہ خُد ا نے مُجھے اپس وقت دیا جب میں کوہ حورب پر تھا۔ "میں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے دُوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا"۔ استثنا ۱۸:۱۵-۱۸

مسیح یسوع کو شاہی نسل سے آنا تھا۔ وہ پیشنگوئی جو یعقوب کے ذریعہ کی گئی خُداوند نے فرمایا "یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اُس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گا۔ جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اُس کے مطیع ہوں گی"۔ (پیدائش ۱۰:۴۹)

یسعیاہ نے یوں پیشنگوئی کی "اور یسّی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گی اور اُس کی جڑوں سے ایک بار آور شاخ پیدا ہو گی کان لگاو اور میرے پاس آو۔ سُنو تُمہاری جان زندہ رہے گا اور میں تُم کو ابدی عہد یعنی داود کی سچی نعمتیں بخشوں گا۔ دیکھو میں نے اُسے اُمتوں کے لئے گواہ مقرر کیا بلکہ اُمتوں کا پیشوا اور فرمانروا۔ دیکھ تُو ایک ایسی قوم کو جسے تُو نہیں جانتا بُلائے گا ایک ایسی قوم جو تُجھے نہیں جانتی تھی خُداوند تیرے خُدا اور اسرائیل کے قدُوس کی خاطر تیرے پاس دوڑی آئے گی کیونکہ اُس نے تجھے جلال بخشا ہے"۔ (یسعیاہ ۱:۱۱، ۳:۵۵-۵)

یرمیاہ نبی نے بھی آنے والے نجات دہندہ کی گواہی بطور "داود کے گھرانے کے شہزادہ" کے دی ہے۔ دیکھ وہ دن آتے ہیں خُداوند فرماتا ہے کہ میں داود کے لئے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا اور اُس کی بادشاہی ملک میں اقبال مندی اور عدالت اور صداقت کے ساتھ ہو گی۔ اس کے ایام میں یہوده نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کر ے گا اور اس کا نام یہ رکھا جائے گا "خُدا وند ہماری صداقت" کیونکہ خُدا وند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل کے گھرانے کے تخت پر بیٹھنے کے لئے داود کو کبھی آدمی کی کمی نہ ہو گی۔ اور نہ لاوی کاہنوں کو آدمیوں کی کمی ہو گی جو میرے حضور سو ختنی قُربانیاں گزرانیں اور ہدئیے چڑھائیں اور ہمیشہ قربانی کریں"۔ یرمیاہ ۲۳:۵-۶، ۳۳:۱۷-۱۸

یہاں تک کہ مسیح کی جائے پیدائش کے بارے بھی پہلے سے بتا دیا گیا تھا۔ "لیکن بیت لحم افراتاہ اگرچہ تو یہوده کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہو گا اور اس کا مصدر زمانہ ء سابق ہاں قدیم الایام سے ہے۔ " میکاہ ۲:۵

اور جو کام نجات دہندہ کو کرنا تھا وہ پہلے سے ہی با تفصیل بتا دیا گیا تھا--- اور خُداوند کی رُوح اُس پر ٹھہرے گی۔ حکمت اور خرد کی رُوح مصلحت اور قُدرت کی رُوح معرفت اور خُدا کے خوف کی رُوح۔ اور اس کی شادمانی خُداوند کے خوف میں ہو گی اور وہ نہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف کرے گا اور نہ اپنے کانوں کے سُننے کے موافق فیصلہ کرے گا۔ "خُداوند کی رُوح مُجھ پر ہے کیوں کہ اُس نے مُجھے مسح کیا تاکہ حلیموں کو خوشخبری سناوں۔ اُس نے مُجھے بھیجا ہے کہ شکستہ دلوں کو تسلی دُوں۔ قیدیوں کے لئے رہائی اور اسیروں کے لئے آزادی کا اعلان کروں۔ تاکہ خُداوند کے سالِ مقبول کا اور اپنے خُدا کے انتقام کے روز کا اشتہار دوں اور سب غمگینوں کودلا سا دوں۔ صیّون کے غمزدوں کے لئے یہ مقرر کر دوں کہ ان کو راکھ کے بدلے سہرا اور ماتم کی جگہ خُوشی کا روغن اور اُداسی کے بدلے ستائش کا خلعت بخشوں تاکہ وہ صداقت کے درخت اور خُدا وند کے لگائے ہوئے کہلائیں کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ " یسعیاہ ۲:۱۱-۳

"دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خُوش ہے۔ میں نے اپنی رُوح اُس پر ڈالی وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔ وہ نہ چلائے گا اور نہ شور کرے گا اور نہ بازاروں میں اُس کی آواز سنائی دے گی۔ وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بُجھائے گا۔ وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرلے۔ جزیرے اُس کی شریعت کا انتظار کریں گے"۔ یسعیاہ ۴۲:۱-۴

پولُس رسُول نے عہد عتیق سے ثابت کیا کہ "مسیح یسُوع کو کتاب مقدس کے مطابق دُکھ سہنا ، مرنا اورمرُدوں میں سے جی اُٹھنا ضرُوری تھا" کیا میکاہ نےبھی اس بارے پیشنگوئی نہ کی تھی؟ "وہ اسرائیل کے حاکم کے

گال پر چھڑی سے مارتے ہیں" میکاہ ۱:۵ اور کیا مسیح خُداوند نے یسعیاہ کے ذریعہ خود پیشنگوئی نہ کی "میں نے اپنی پیٹھ پیٹنے والوں کے اور اپنی داڑھی نوچنے والوں کے حوالہ کی۔ میں نے اپنا منہ رسوائی تھُوک سے نہیں چھپایا"۔ یسعیاہ ۶:۵۰۔ زبور نویس کے ذریعہ مسیح خُداوند نے بتایا کہ اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا "میں آدمیوں میں اُنگشت نما ہوں اور لوگوں میں حقیر، وہ سب جو مجھے دیکھتے ہیں میرا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔ وہ منہ چڑاتے۔ وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہیں اپنے کو خُدا کے سپرد کر دے۔ وہی اُسے چھڑائے۔ جبکہ وہ اُس سے خُوش ہے تو وہی اُسے چھڑائے۔ میں اپنی سب ہڈیاں گن سکتا ہوں۔ وہ مجھے تاکتے اور گھورتے ہیں۔ وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں اور میری پوشاک پر قُرعہ ڈالتے ہیں۔" میں اپنے بھائیوں کے نزدیک بیگانہ بنا ہوں۔ اور اپنی ماں کے فرزندوں کے نزدیک اجنبی۔ کیوں کہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی۔ اور تُجھکو ملامت کرنے والوں کی ملامتیں مجھ پر آ پڑیں۔ اور میں اسی انتظار میں رہا کہ کوئی ترس کھائے پر کوئی نہ ملا۔ اور تسلی دینے والوں کا منتظر رہا پر کوئی نہ ملا" زبور ۶:۲۲-۸، زبور ۱۷:۲۲-۱۸

مسیح یسوع کی موت اور دُکھوں کے بارے یسعیاہ نبی کی پیشنگوئیاں کتنی واضح ہیں۔ ان میں ذرا بھر غلطی کا شائبہ نہیں۔

"ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟ اور خُدا وند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟ پر وہ تو اسکے آگے کونپل کی طرح اور خشک زمین سے جڑ کی مانند پھوٹ نکلا ہے۔ نہ اُس کی کوئی شکل و صُورت ہے نہ خوبصورتی۔ اور جب ہم اُس پر نگاہ کریں تو کچھ حُسن و جمال نہیں کہ ہم اُس کے مشتاق ہوں۔ وہ آدمیوں میں حقیر و مردود۔ مرد غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اس سے گویا رُوپوش تھے۔ اس کی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی۔

تو بھی اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا پر ہم نے اُسے خُدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہُوا سمجھا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاوں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بد کرداری کے باعث کُچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔

ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا۔ پر خُدا وند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی "وہ ستایا گیا تو بھی اپس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا۔ جس طرح برّہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا۔ وہ ظلم کر کے اور فتویٰ لگا کر اُسے لے گئے اُس کے زمانہ کے لوگوں میں سے کس نے خیال کیا کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا؟ میرے لوگوں کی خطاوں کے سبب سے اُس پر مار پڑی"۔ یسعیاہ ۱:۵۳-۸۔

بلکہ مسیح یسوع کی موت کے بارے بھی پہلے سے جتا دیا گیا تھا۔

"اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا اُسی طر ضرُور ہے کہ ابن آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ "یوحنا ۱۴:۳-۱۶

"اور جب کوئی اُس سے پُوچھے گا کہ تیری چھاتی پر یہ زخم کیسے ہیں؟ تو وہ جواب دے گا یہ وہ زخم ہیں جو میرے دوستوں کے گھر میں لگے"۔ زکریاہ ۶:۱۳"۔ زکریاہ ۶:۱۳۔ "اُس کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی

گئی اور وہ اپنی موت میں دولتمندوں کے ساتھ ہُوا حالانکہ اُس نے کسی طرح کا ظلم نہ کیا اور اُس کے منہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔

لیکن خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے کُچلے۔ اُس نے اُسے غمگین کیا۔ جب اس کی جان گناہ کی خاطر قربانی کے لئے گزرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اُس کی عمر دراز ہو گی اور خُدا وند کی مرضی اُس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہو گی"۔ یسعیاہ ۵۳:۹-۱۰ پُولس رسُول دکھاتا ہے کہ قربانی کی خدمت کو خُدا وند نے مسیح یسوع کے ساتھ جو خُدا کا برہ ہے مربوط کیا۔ "جس طرح برہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں" مسیح نے اپنی جان "گناہ کی قربانی" کے لئے گزرانی تھی یسعیاہ نبی صدیوں آگے دیکھتا ہوا خُدا کے برے کے بارے گواہی دیتا ہے--- "اس نے اپنی جان موت کے لئے انڈیل دی اور وہ خطا کاروں کا ساتھ شمار کیا گیا تو بھی اس نے بہتوں کے گناہ اٹھا لئے اور خطاکاروں کی شفاعت کی"۔ یسعیاہ ۵۳:۷، ۱۰، ۱۲

یہودی قوم کو زمینی ستمگروں سے رہائی دلانے کے لئے پیشنگوئی کے نجات دہندہ کو عارضی شہنشاہ کے طور پر نہ آنا تھا۔ بلکہ انسانوں کے درمیان انسانی رُوپ میں رہتا، غربت اور فروتنی کی زندگی گزارنا تھی۔ اُسے رد کیا جانا اور رُسوائی اُٹھانا تھی اور بالآخر مارا جانا تھا۔ نجات دہندہ نے خُود بتایا تھا کہ عہد عتیق میں آیا ہے کہ میں گنہگاروں کے لئے فدیہ بنوں گا۔ یوں شریعت کو توڑنے کا جو مطالبہ تھا وہ لفظ بلفظ پُورا کیا گیا۔ اُس میں ہی بھیڑوں اور بکروں کی قربانیاں پوری ہونا تھیں اور پور ی یہودی قوم کے لئے یہ قربانی بڑی ہی اہم علامت رکھتی تھی۔

پولُس نے تھسلُنیکیوں کے یہودیوں کو رسمی شریعت کے لئے اپنی پہلی سرگرمی اور دمشق کی راہ پر اپنے شاندار اور حیرت انگیز واقعہ سے آگاہ کیا۔ مسیح کو قبول کرنے سے پیشتر پُولس اپنی پارسائی پر یقین رکھتا تھا جو اس نے وراثت میں پائی تھی۔ گو یہ غلط اُمید تھی۔ مسیح میں اس کا ایمان قائم نہیں ہوا تھا برعکس اس کے وہ ریتوں رسموں میں ہی یقین رکھتا تھا۔ شریعت کے لئے جوش و خروش رکھنے کے سبب مسیح کے ایمان سے وہ کٹ چُکا تھا اور اس کے لئے بے فائدہ تھا۔ اور جب وہ فخر کرتا کہ شریعت کے اعتبار سے میں بے قصور ہوں، تو وہ حقیقت میں اس کا انکار کرتا جس کی وجہ سے شریعت کی قدر ومنزلت ہے۔

لیکن مسیح کو قبول کرنے سے یہ سب کچھ تبدیل ہو گیا۔ یسُوع مسیح کے شاگردوں پر ظُلم کرنے وہ مسیح یسُوع کو ستاتا جو اُ س پر مسیح موعود کی حیثیت سے ظاہر ہُوا۔ ستانے والے 'پولُس' نے اُسے خُدا کے بیٹے کی طرح پایا جو اس دھرتی پر پیشنگوئیوں کی تکمیل کے لئے آیا اور جس پر نبیوں کے صحیفوں میں آئی ہوئی ہر بات پُوری ہوئی۔

جیسے ہی اس نے تھسلُنیکیوں کی ہیکل میں دلیری کے ساتھ انجیل کی منادی کی تو جن رسموں کا تعلق ہیکل سے تھا ان کے حقیقی معنوں پر بڑی روشنی ڈالی گئی۔ اس نے اپنے سامعین کے ذہنوں کو زمینی ہیکل سے آسمانی ہیکل کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ مسیح کا بطور درمیانی کے کام ختم ہونے پر وہ پھر بڑے جاہ و جلال کے ساتھ واپس آ کر اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔ پولُس مسیح کی آمد ثانی میں ایمان رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے بڑی صفائی اور قوت سے اس واقعہ کی صداقت پیش کی۔ اور اس کا اثر بہتیرے سامعین پر اس قدر ہوا کہ وہ اُسے عمر بھر نہ بُھلا سکتے۔

تین سبتوں تک پولُس تھسلُنیکیوں کو مسیح یسوع کی زندگی، موت، مردوں میں سے جی اُٹھنا، آسمان میں اس کی خدمت اور آمد ثانی کے جلال کےبارے تعلیم دی۔ اور اُنہیں "بنای عالم کے وقت سے ذبح ہوا برہ" (مکاشفہ ۸:۱۳) کے بارے پوری تفسیر کے ساتھ دلیلیں دے دے کر سکھایا ۔

جب انجیل کی سچائی اس قوت کے ساتھ پیش کی گئی تو اُن میں سے بہتیروں کی توجہ کو رسُول نے خُدا کی طرف مبذول کر لیا۔ "پس ان میں سے بہتیرے ایمان لائے۔ اور یونانیوں میں سے بہت سی عزت دار عورتیں اور مرد ایمان لائے" جس طرح پہلی جگہوں میں رسُولوں کو مخالفت کا سامنا رہا، یہاں بھی ایسا ہی ہُوا۔ وہ یہودی جو ایمان نہیں رکھتے تھے غصے اور حسد سے بھر گئے۔ یہ یہودی اُس وقت رومی حکومت کے حق میں نہ تھے۔ تھوڑی ہی دیر پہلے اُنہوں نے رومی حکومت کے خلاف باغیانہ تحریک چلائی تھی۔ اس لئے اُن کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور انکی آزادی بھی کسی حد تک محدود تھی۔ اُنہوں نے سوچا کہ اب حکومت کی حمایت حاصل کرنے کا اچھا موقع ہے چنانچہ اُنہوں بعاوت کی تمام ذمہ اری رسُولوں اور نئے ایماندار مسیحیوں پر ڈالنے کا منصوبہ بنایا۔

"مگر یہودیوں نے حسد میں آ کر بازاری ادمیوں میں سے کئی بد معاشوں کو اپنے ساتھ لیا اور بھیڑ لگا کر شہر میں فساد کرنے لگے اور یاسون کا گھر گھیر کر اُنہیں لوگوں کے سامنے لے آنا چاہا" مگر اُنہیں نہ تو پولُس ملا اور نہ ہی سیلاس اور جب انہیں نہ پایا تو یاسون اور کئی اور بھائیوں کو شہر کے حاکموں کے پاس چلاتے ہوئے کھینچ لے گئے کہ وہ شخص جنہوں نے جہان کو باغی کر دیا یہاں بھی آئے ہیں۔ اور یاسون نے انہیں اپنے ہاں اُتارا ہے۔ اور یہ سب کے سب قیصر کے احکام کی مخالفت کر کے کہتے ہیں کہ بادشاہ تواور ہی ہے یعنی یسوع۔ لہٰذا فوجداری کے حاکموں نے پولُس اور سیلاس کو نہ پا کر یاسون اور باقیوں کی ضمانت لے کر اُنہیں چھوڑ دیا ۔ مزید ہنگامے سے بچنے کے لئے بھائیوں نے پولُس اور سیلاس کو فوراً بیریہ میں بھیج دیا۔

جو موجودہ دَور میں غیر مقبول سچائیوں کی تعلیم دیتے ہیں؟ اگر ان کی دلجوئی نہیں ہوتی تو انہیں پست ہمت ہونے کی ضرُورت نہیں۔ صلیب کے ایلچیوں کو دُعا کے ہتھیار سے خُود کو لیس کرنا اور ایمان اور ہمت سے آگے بڑھتے رہنا چاہیے۔ اُنہیں چاہیئے کہ مسیح یسوع کو آسمانی ہیکل میں بنی نوع انسان کے حق میں بطور سفارشی کے پیش کریں جس میں عہد عتیق کی تمام رسمی قُربانیاں پوری ہو چُکی ہیں۔ اور جس کے کفارہ سے خُداوند کی شریعت کو توڑنے والوں کو گناہوں سے معافی مل جاتی ہے۔

باب ۲۳ - بِیرّیہ اور اتھینے

بیریہ میں پولُس رسُول کو ایسے یہودی مل گئے جو سچائیوں کی تحقیق کرنے پر رضا مند تھے۔ چنانچہ پولُس نے اُنہیں تعلیم دی۔ اُن کے بارے لُوقا رسُول کا ریکارڈ یوں ہے "یہ لوگ تھسلُنیکے کے یہودیوں سے نیک ذات تھے کیونکہ اُنہوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبُول کیا اور روز بروز کتاب مقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اسی طرح ہیں۔ پس اُن میں سے بہتیرے ایمان لائے۔ اور یونانیوں میں سے بھی بہت سی عزت دار عورتیں اور مرد ایمان لائے۔"

بیریہ کے لوگ تنگ نظر نہ تھے۔ وہ اُس تعلیم کی تحقیق کرنے پر رضا مند تھے جو رسُول سکھاتے تھے۔ دیگر کلام مقدس کا مطالعہ محض اشتیاق تجسس کے تحت ہی نہ کرتے تھے بلکہ یہ جاننے کے لئے کہ مسیح موعو د کے بارے اس میں کیا لکھا ہے۔ روزانہ وہ خُداوند کے پاک کلام کا مطالعہ کرتے اور جب مختلف نبیوں کے کلام کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کر لیا تو آسمانی فرشتوں نے اُن کے دماغوں کو روشن اور اُن کے دلوں کو متاثر کیا۔

جہاں کہیں بھی انجیل کی سچائی کی منادی کی جاتی ہے وہاں کے وہ تمام لوگ جو ایمانداری سے دُرست راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں تو کلام مقدس کی تحقیق کرنے کے لئے اُن کی ضرور رہنمائی کی جاتی ہے۔ اگر آج کے آخر زمانہ میں وہ تمام لوگ جن کے سامنے سچائی کی منادی کی جاتی ہے وہ بھی بیریہ کے لوگوں کی طرح روزانہ الہامی کتاب میں تحقیق کریں، اور جو پیغام انہیں سُنایا جاتا ہے اس کا موازنہ بنیوں کے صحیفوں سے کریں تو خُدا کی شریعت کو ماننے والوں کی تعداد موجودہ تعداد سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گی۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ جب یہ غیر مقبول سچائی پیش کی جاتی ہے تو بہت سے لوگ اسکی تحقیق کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ گو وہ کلام مقدس کی واضح اور سادہ سچائیوں سے انکار تو نہیں کر سکتے تاہم جو ثبوت فراہم کئے جاتے ہیں ان کی تحقیق کرنے سے کتراتے ہیں۔ بعض کا گمان ہے کہ بیشک یہ تعلیم درُست ہے ، مگر اس نئی روشنی کو ماننے یا نہ ماننے سے کوئی حیران فرق نہیں پڑتا۔ لہٰذا وہ ان قصے کہانیوں سے ہی چمٹے رہتے ہیں جو شیطان رُوحوں کو پراگندہ کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ یوں ان کے دماغ غلط تعلیم سے اندھیر کدہ بن جاتے ہیں۔ اور وہ خالق خُداوند سے کٹ کر رہ جاتے ہیں۔

ہر ایک کی عدالت اُس روشنی کے مطابق ہو گی جو اُسے خُداوند کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ خُدا وند اپنے ایلچیوں کو نجات کا پیغام دے کر بھیجتا ہے اور جتنے اس پیغام کو سُنتے ہیں ان کو وہ ذمہ دار ٹھہرائے گا کہ اُنہوں نے کس طرح اس کے خادم کے ساتھ سلوک کیا۔ وہ جو خلوص نیتی سے سچائی کی تلاش کرتے ہیں وہ یقینا اس پیغام کو جو ان کے سامنے پیش کیا گیا، خُداوند کے کلام کی روشنی میں اُس کی تحقیق کریں گے۔

تھسلُنیکے کے غیر مسیحی یہودی، رسُولوں کے خلاف نفرت اور تعصب لئے ہوئے بیریہ گئے تاکہ ان کو وہاں سے بھی نکال دیں۔ اس خوف سے بیریہ میں رہنے سے پولپس کو کوئی نقصان پہنچے بھائیوں نے اُسے بیریہ کے چند نئے ایمانداروں کے ہمراہ تھینے بھیج دیا۔

بربرّیت، سچائی کے مُعلمین کا شہر شہر پیچھا کرتی رہی۔ مسیح کے دُشمن انجیل کی منادی کو تو نہ روک سکے مگر وہ رسُولوں کے لئے کافی مشکلات پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مخالفت اور کشمکش کی موجودگی میں

اس رویا کا پیغام جو پولُس کو اُسے یروشلیم میں ملا تھا اُسے آگے بڑھانے کا اُس نے مُصمّم ارادہ کر لیا۔ اور وہ رویا یہ تھی--- ‘‘میں تجھے غیر قوموں کے پاس دُور دُور بھیجوں گا’’۔ اعمال ۲۱:۲۲

بیریہ سے فوراً نکلنے کی وجہ سے پولُس تھسلُنیکے کے بھائیوں کو نہ مل سکے جن سے ملنے کی اُمید کرتا تھا۔ اتھینے پہنچتے ہی پولُس نے بیریہ سے جو بھائی اس کے ساتھ آئے تھے انہیں واپس بیریہ بھیج دیا اور تاکیداً کہا کہ سیلاس اور تیمتھیس کو میرے پاس فوراً بھیج دیں۔ تیمتھیس پولُس کی روانگی سے پیشتر بیریہ آیا تھا اور جو کام وہاں بہت اچھی طرح سے شُروع ہُوا تھا اسے سیلاس کے ساتھ مل کر چلانے کے لئے ٹھہرا رہا۔

اتھینے کا شہر بُت پرستوں کی حکومت کا دارالخلافہ تھا۔ پولُس یہاں لُسترہ کے لوگوں جیسے جاہل اور بھولے بھالے لوگوں سے نہ ملا بلکہ یہاں اُسے ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا جو پڑھے لکھے اور اپنی تہذیب پر فخر کرتے تھے۔ ہر جگہ اُسے دیوی دیوتاون کے بُت، قومی ہیروز کے بُت، قومی شاعروں کے بُت وغیرہ دیکھنے کو ملے۔ عالی شان فن تعمیر کے نادر نمونے، مصّوری، نقاشی قومی عظمت کا اور ہر دلعزیز بتوں کی پرستش کا نقشہ پیش کر رہی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ خُوبصورتی اور اس فن کو دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی تھی۔ ہر جادرگاہیں، معبد اور ہیکلیں اور مندر بتا رہے تھے کہ ان پر بے حساب دولت خرچ کی گئی ہے۔ فتح کے جشن مناتے ہوئے بہادروں کے مجسمے، چمکدار آلات حرب یہ سب کچھ اتھینے کی بڑی وسیع آرٹ گیلری کی شان تھے۔

پولُس نے اُس خوبصورتی اور جاہ و جلال کو دیکھا جو اُسے گھیرے ہوئے تھا۔ نیز اُس نے پُورے شہر کو بُتوں کی گرفت میں پایا۔ خُدا کی غیرت سے اُس کا جی بھر آیا۔ بلکہ یوں کہئے کہ خُدا وند کی یہ بے حُرمتی اُس سے دیکھی نہ گئی۔ اُس کا اپنا جی تو جل گیا تاہم اُسے اتھینے کے لوگوں پر بھی ترس آیا۔ ہر چند پڑھے لکھے اور تہذیب یافتہ تھے مگر وہ حقیقی خُدا سے بے بہرہ تھے۔ اس علم و فضل کے مرکز میں جو کچھ پولُس نے دیکھا اُس سے اُس نے فریب نہ کھایا۔ اُس کی رُوحانی فطرت آسمانی دلکشی سے جس کا جاہ و جلال تا ابد قائم رہے گا اُس سے اس قدر مستعد اور باخبر تھا کہ اس عارضی شان و شوکت کا اُس پر رتی بھر اثر نہ ہُوا۔ تاہم جب اس نے اتھینے کی عظمت کو دیکھا تو اس نے آرٹ اور سائنس کے دلدادوں پر اس بہکانے والی رُوح کی قُوت کو دیکھا جو اُن کے اُوپر تھی۔ لہٰذا اُس کا ذہن اُس اہم اور اشد ضروری کام کے کرنے کے لئے بڑا پسیجا جو اس کے اپنے سامنے تھا۔

اس بڑے شہر میں جہاں خُدا کی پرستش نہیں ہوتی تھی وہاں وہ خود بھی بڑی تنہائی محسُوس کر رہا تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنے ہمخدمت دوستون کی ہمدردی، دلجوئی اور صُحبت کی بڑی تمنا کی۔ جہاں تک انسانی دوستی کا تعلق ہے اس نے اپنے آپ کو بالکل تنہا پایا۔ رسُول تھسلینکیوں کو لکھتے ہوئے یوں فرماتا ہے ’’ اس واسطے جب ہم زیادہ برداشت نہ کر سکے تو تھسلُنیکے میں اکیلے رہ جانا منظور کیا’’ ۱- تھسلُنیکیوں ۱:۳ پولُس کے سامنے جو رکاوٹیں تھیں انہیں بظاہر مغلوب کرنا ناممکن دکھائی دیتا تھا اور ایسے لگتا تھا کہ ان لوگوں کے دلوں تک رسائی کرنا قریب قریب نا ممکن ہے۔ سیلاس اور تیمتھیس کی انتظار کے دوران پولُس بیکار بیٹھا نہ رہا۔ ‘‘وہ عبادت خانہ میں یہودیوں اور خُدا پرستون سے اور چوک میں جو ملتے تھے اُن سے روز بحث کیا کرتا تھا’’ مگر اس کا اتھینے میں عظیم کام یہ تھا کہ ان کو نجات کی خُوشخبری دے جن کو زندہ خُدا کا علم نہیں۔ رسُول کو جلد ہی مظاہر پرستون (بُت پرستوں) سے واسطہ پڑنے کو تھا جن کا طریقہ ء عبادت بڑا ہی مکارانہ اور دلفریب تھا۔

معززین شہر کے سامنے کافی عرصہ سے کسی اسکالر، ادیب یا معلم نے نئی تعلیم نہیں رکھی تھی۔ لہٰذا ان معتبر ہستیوں میں سے بعض نے چاہا کہ پولُس آ کر ان کے ساتھ تبادلہء خیال کرے۔ بہت جلد اس کے گرد اچھا خاصہ ہجوم جمع ہو گیا۔ بعض ایک تو تیار ہو کر آئے تھے کہ پولُس کا مضحکہ اڑائیں کیونکہ اُن کے نزدیک تہذیب و تمدن اور علم و فضل کے لحاظ سے وہ اُن سے کہیں کمتر تھا۔ چنانچہ وہ آپس میں طنزاً کہنے لگے۔

"یہ بکواسی کیا کہنا چاہتا ہے؟ اوروں نے کہا یہ غیر معبودوں کی خبر دینے والا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ یسوع اور قیامت کی خُوشخبری دیتا تھا۔"

ان لوگوں میں جنہوں نے پولُس کے ساتھ مقابلہ کیا "چند اِپکوری اور ستوئیکی فیلسوف تھے" تاہم جو جو اپس کے مقابلہ میں آئے انہیں جلد معلوم ہو گیا کہ اُس کے علم کا خزانہ اُن کے علم سے کہیں زیادہ ہے۔ چنانچہ فلاسفروں نے اُس کے علم کی قدر کی، جبکہ اُس کی شعلہ بیانی سے سامعین بڑے متاثر ہوئے۔ اس کے سامعین کو جلد معلوم ہو گیا کہ یہ کوئی مُبتدی یا نو آموز نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر طبقہ اور شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ بحث کر کے اپنی بات منوا سکتا ہے۔ یوں رسُول ثابت قدم رہا اور انہیں اُن کے اپنے گھر میں شکست فاش دی۔ اس نے دلیل کا جواب دلیل سے اور فلسفے کا جواب فلسفے اور خطابت و فصاحت کا جواب خطابت و فصاحت سے دیا۔

رسُول کے مد مقابل بُت پرست اصحاب نے اس کی توجہ سقراط کی طرف دلائی جو اجنبی دیوتاوں کو عوام کے سامنے رکھنا چاہتا تھا مگر اُسے اِس کے لئے موت کی سزا دی گئی۔ اُنہوں نے پولُس کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی زندگی کو اس طرح خطرے میں نہ ڈالے۔ لیکن پولُس کی بحث نے لوگوں کی رائے اپنے حق میں مثبت کر دی۔ چنانچہ اُنہوں نے اس کی حکمت کی عزت اور تعریف کی وہ اُن کی سائنس یا طعن و تشنیع سے مرعُوب نہ ہوا۔ بلکہ ان کو تسلی پذیر کرتا ہوا اس نے ارادہ ظاہر کیا کہ جو کچھ اُس کے پاس ہے اسے بیان کر کے رہے گا۔ اور اس کے لئے وہ ہر خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے اس کی کہانی سننے کا اُسے معقول موقع دیا۔

پس وہ اسے اپنے ساتھ اریوپگُس پر لے گئے۔ یہ مقام اتھینے والوں کے نزدیک مقدّس ترین مقام تھا۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں مذہبی اُمور کے مُنصف بڑے غوروخوض کے بعد حتمی فیصلے صادر کرتے تھے۔ اور یہ اہم مسائل اخلاقی اور شہری اُمور سے متعلق بھی ہُوا کرتے تھے۔ یہاں شارع عام کے شوروغل سے دُور پولُس کی ساری گُفتگو بڑی صفائی سے سنی جاسکتی تھی۔ اُس کے چوگرد اتھینے کے شاعر، فنکار، فلاسفرز اور حکیم اور عارف جمع تھے۔ اُنہوں نے پوچھا "ہم جاننا چاہتے ہیں کہ جو انوکھی باتیں تو ہمیں سکھاتا ہے اُن سے تیری غرض کیا ہے؟

سنجیدہ ذمہ داری کی اس گھڑی رسُول پُر امن اور پوری طرح آپے میں تھا۔ اُس کا دل اہم پیغام سے بوجھل تھا۔ لہٰذا جو کلام اس کے مُنہ سے نکلا اُس سے اُس کے سامعین قائل ہو گئے کہ یہ کوئی بکواسی نہیں۔

"اے اتھینے والو! میں دیکھتا ہوں کہ تُم ہر بات میں دیوتاوں کے بڑے ماننے والے ہو۔ چنانچہ میں نے سیر کرتے اور تُمہارے معبودوں پر غور کرتے وقت ایک ایسی قربان گاہ بھی پائی جس پر لکھا تھا "نامعلوم خُدا کے لئے" پس جس کو تُم بغیر معلوم کئے پُوجتے ہو میں تُم کو اُسی کی خبر دیتا ہوں۔ اپنی تمام واقفیت عامہ اور سوجھ بوجھ

اور علم و ادب کے باوجود وہ اس خالق خُداوند سے بے خبر تھے جس نے کل کائنات کو خلق کیا۔ تاہم اُس کے سامعین میں ایسے بھی حضرات موجود تھے جو اعلیٰ روشنی کے متمنی تھے، اور وہ بے پایاں روشنی کی طرف قدم مار رہے تھے۔

اُن کی ہیکل کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہوئے جو بُتوں سے کھچا کھچ بھری پڑی تھی پولُس نے اپنے دل سے بوجھ اُتارا۔ اور اُنہیں "اتھینے کے مذہب" کے غیر تسلی بخش ہونے کے بارے آشکارہ کیا۔ حکیم اور بڑے بڑے دانا اس کے کلام اور دلائل سے بڑے حیران ہوئے۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ وہ اُن کے علوم و فنون اور مذہب سے اچھی طرح واقف ہے۔ اُن کے مجسموں اور بُتوں کی طرف اشارے کرتے ہوئے اس نے بتایا کہ خُدا، انسان کے ہاتھ کے گھڑے ہوئے ہنر اور ایجاد سے منسلک نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بُت تو خُدا وند کے معمولی سے جلال کی بھی نمائندگی نہیں کر سکتے۔ اس نے اُنہیں یاد دلایا کہ ان بتوں میں زندگی نہیں سکتے۔ لہٰذا جو ان کی عبادت و پرستش کرتے ہیں ان بتُوں سے ارفع و اعلیٰ ہیں۔

پولُس نے بُت پرست سامعین کی توجہ اُن کے جُھوٹے مذہب کی طرف سے ہٹا کر حقیقی خُدا کی طرف لگائی جسے اُنہوں نے "نامعلوم خدا" کا نام دیا تھا۔ اب پولُس اُنہیں اُس خُدا کے بارے بتانے کو تھا جو اپنی قُدرت اور جلال میں اضافہ کروانے کے لئے انسان کا محتاج نہیں۔

جب پولُس نے حقیقی خُدا کے وصف بیان کئے کہ اس نے ہر ایک چیز کو تخلیق کیا اور ہر چیز پر وہ واحد مُطلق حُکمران ہے تو ان کے دل پولُس کے لئے محبت سے بھر گئے جس نے انہیں بڑی خلوص نیتی اور شعلہ بیانی سے خالق خُداوند کے بارے تعلیم دی"۔ "جس خُدا نے دُنیا اور اُس کی سب چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔ نہ کسی چیز کا محتاج ہر کر آدمی کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہے کیونکہ وہ تو خُود سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھ دیتا ہے۔ خود سوچیں کہ آسمانوں کے آسمان میں بھی خُدا وند سما نہیں سکتا تو پھر ہاتھ سے بنائے ہوئے مندر اُس کے لئے کتنے ہی محدود اور تنگ ہوں گے؟ ذات پات اور فرقوں میں بٹے ہوئے اُس زمانہ میں جب انسانوں کے حقوق کی نہ اتنی پہچان تھی نہ قدر، پولُس نے اُن کے سامنے یہ بیان کرتے ہوئے خُدا کی اس عظیم سچائی کو رکھا "اس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی اور ان کی معیادیں اور سکونت کی حدیں مقرر کیں"۔ خُداوند کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب کا فرض ہے کہ اُس کے تابع فرمان رہیں ۔ پھر پولُس نے بتایا کہ وہ کس طرح سب کے ساتھ یکساں برتاو کرتا ہے۔ اس کا فضل اور رحم سب میں سونے کی ڈوری کی مانند گزرتا ہے "کیونکہ اس نے ایک دن ٹھہرایا جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا اُس نے مقرر کیا ہے "تاکہ خُدا کو ڈھونڈیں شاید کہ ٹٹول کر اُسے پائیں ہر چند وہ ہم میں سے کسی سے دُور نہیں"۔

انسان کے بارے اُس نے اُن کے ہی کسی شاعر کا خیال پیش کیا۔۔ اور جیسا تُمہارے شاعروں میں سے بعض نے کہا ہے کہ ہم تو اس کی نسل بھی ہیں کیونکہ اسی میں ہم چلتے پھرتے اور موجود ہیں "پس خُدا کی نسل ہو کر ہم کو یہ خیال کرنا مناسب نہیں کہ ذات الٰہی اُس سونے یا روپے یا پتھر کی مانند ہے جو آدمی کی ہنر اور ایجاد سے گھڑے گئے ہیں"۔ "پس خُدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں"۔

تاریکی کے زمانے کے بُت پرستوں کی بُت پرستی، جو مسیح کی آمد سے پہلے تھی اُن پر خُداوند نے چشم پوشی کی۔ لیکن اب اس نے اپنے بیٹے کے ذریعہ سچائی کے نور کو آدمیوں کے ذریعہ بھیجا اور وہ چاہتا ہے کہ تمام نجا ت حاصل کرنے کے لئے توبہ کریں۔ صرف غریب اور ان پڑھ طبقہ ہی نہیں بلکہ صاحبِ علم، صاحبِ دماغ، فلاسفرز اور زمین کے شہزادے، شہزادیاں توبہ کر کے نجات پائیں، کیونکہ "اس نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی معرفت کرے گا جسے اُس نے مقرر کیا ہے اور اُسے مردوں میں سے جلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے۔ اور جب پولُس نے قیامت کے بارے بیان کیا تو بعض ٹھٹھا مارنے لگے اور بعض نے کہا کہ یہ بات ہم تُجھ سے پھر کبھی سُنیں گے۔

یوں پولُس کی خدمت اتھینے میں اختتام پذیر ہوئی جو بُت پرستون کے ادیبوں کا مرکز تھا۔ بڑی ثابت قدمی سے اپنے بتوں سے چمٹے رہنے کے سبب بُت پرستوں نے سچے مذہب کے نور کو رد کر دیا۔ جب لوگ پوری طرح اپنی ہی استعداد اور اپنے ہی حصول پر تسلی پذیر ہو جاتے ہیں تو ان سے کوئی زیادہ توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ بے شک وہ مہذب، صاحبِ علم اور دیگر فنون لطیفہ میں ماہر تھے۔ اور اسی پر تکرار کرتے ہوئے بُت پرستی پر قانع ہو کر ہر روز بد سے بدتر ہوتے جاتے تھے۔

پھر بھی سامعین میں بعض ایسے تھے جنہوں نے اُس سچائی کو قبول کیا جو پولُس نے پیش کی، مگر وہ بھی خُدا اور اس کی نجات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ کوئی بھی تقریر یا مباحثہ گنہگاروں کوتبدیل نہیں کر سکتا،صرف خُدا کی قُوت ہی دلوں کو صداقت سے آشنا کر سکتی ہے۔ مگر وہ جو اس قوت سےمنہ موڑ لے گا اُس سے صداقت رُوٹھ جائے گی۔ یُونانی حکمت تلاش کرتے تھے لیکن صلیب کا پیغام ان کے نزدیک بیوقوفی تھا کیونکہ وہ اپنی دانش کو اس دانش کی نسبت زیادہ اہم خیال کرتے تھے جو آسمان سے صادر ہوتی ہے۔

ذہانت و فراست اور انسانی حکمت کے غرور کی وجہ سے اتھینے والوں کے درمیان انجیل کے پیغام کو بہت ہی کم کامیابی نصیب ہوئی۔ دُنیا کے دانا جو مسیح یسوع کے پاس کھوئے ہوئے گنہگار کی مانند آئیں گے وہ نجات پاکر دانا بن جائیں گے اور وہ جو اپنی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملائیں گے وہ اس نور و علم سے محرُوم ہو جائیں جو صرف ذاتِ الہٰی مہیا کر سکتی ہے۔

یوں پولُس اپنے زمانے کے مظاہر پر ستوں سے دو چار ہوا۔ اتھینے میں اُس کی ساری محنت رائیگاں نہ گئی۔ دیونسی یُس جو اتھینے کا ایک مشہو رو معروف شہری تھا اُس کے ساتھ بعض دوسرے لوگوں نے انجیل کے پیغام کو قبُول کیا اور پوری طرح ایمانداروں کی جماعت میں مل گئے۔

الہام نے ہمیں اتھینے والوں کی زندگی پر اُچکتی ہوئی نظر ڈالنے کی دعوت دی ہے جو اپنے تمام تر علم، تہذیب و تمدن اور ہنر رکھنے کے باوجود بدی میں غرق ہو چکے تھے۔ اور کس طرح خُداوند نے اپنے خادم کے ذریعہ بُت پرستی ، غرُور اور مطمئن بالذات کی ملامت کی۔ پولُس رسُول کا کلام اور غیر متزلزل ایمان سے اُس کی گواہی کی تفصیل آنے والی نسلوں تک پہنچائی جانی چاہئے۔ نیز تنہائی اور مصیبتوں میں اُس کا حوصلہ اور جو مسیحیت کے بارے اُس نے مظاہر پرستوں کے گڑھ میں کامیابی حاصل کی اُسے پشت در پشت یاد رکھا جانا چاہئے۔

پولپس کاکلام کلیسیا کے لئے علم کا خزانہ ہے۔ وہ جس جگہ اور جس حالت میں تھا وہاں سے وہ بہ آسانی اپنے سامعین کو ایس باتیں سُنا کر ناراض کر لیتا جو اُس کے لئے مشکل پیدا کر دیتیں۔ اگر وہ اپنی تقریر میں شہر کے بڑے آدمیوں، اُن کے بُتوں پر براہ راست حملہ کرتا تو ہو سکتا تھا کہ اُسے بھی سقراط کی طرح موت کو گلے لگانا پڑتا۔ مگر بڑے سلیقے سے جو آسمانی محبت سے پیدا ہوت ا ہے، اُس نے بڑی احتیاط سے اُن کے ذہنوں کو بُتوں سے ہٹایا اور حقیقی خُدا سے شناسائی کروائی جو ان کے لئے "نامعلوم خدا" تھا۔

آج بھی دُنیا کے بڑے بڑے لوگوں کے سامنے نجات کی سچائیاں رکھنے کی ضرُورت ہے تاکہ وہ ابلیس اور خُدا میں چناو کر سکیں۔ خُداوند کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ خُدا کی طرف پلٹیں تو وہ انہیں ان کی آزاد مرضی پر چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگیوں میں اپنی محنت کے ذریعہ پھل لائیں۔

"کیونکہ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک تو بیوقوفی ہے مگر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خُدا کی قُدرت ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ میں حکیموں کی حکمت کو نیست اور عقلمندوں کی عقل کو رد کروں گا۔ بلکہ خُدا نے دُنیا کے بیوقوفوں کو چُن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے۔ اور خُدا نے دُنیا کےکمینوں اور حقیروں کو بلکہ بے وجودوں کو چُن لیا کہ موجودوں کو نیست کریں" ۱-کرنتھیوں ۱:۱۸-۱۹ ، ۱:۲۷-۲۸۔ بُہت سے عالم فاضل اور جا گیردار، دُنیا کے شہرت یافتہ مرداخیر دنوں میں نور سے منہ موڑ لیں گے کیونکہ دُنیا اپنی حکمت سے خُدا کو نہیں دیکھ سکتی۔ مگر خُداوند کے خادم ان لوگوں تک سچائی کو پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ ان میں سے بعض سکالر خُدا کے بارے اپنی لا علمی تسلیم کر یں گے، اور معلم اعظم کے قدموں میں بیٹھ کر اُس سے سیکھیں گے۔

اعلیٰ طبقے کے لوگوں تک رسائی کے لئے خُدا کے خادموں کا پختہ ایمان ہونا از بس ضروری ہے۔ ظاہر میں شاید مشکلیں اور رکاوٹیں دکھائی دیں، مگر تاریک ترین گھڑیوں میں اُن پر آسمانی نور چمکے گا۔ وہ جو خُدا وند کو پیار دکھاتے اور اس کی خدمت کرتے ہیں اُن کی قوت روز بروز تازہ ہوگی۔ کیونکہ اُن کی خدمت میں قادرِ مطلق خُدا کی سُوجھ بُوجھ رکھی گئی ہے تاکہ وہ اس کے مقصد کو آگے بڑھانے میں خطا نہ کریں۔ خُدا کے خادموں کو یہ جان کر کہ ظُلمت بھری دُنیا میں اس کے کلام کی سچائیوں کو نور کی مانند چمکتا ہے، خُدا وند مضبوطی سے تھام لیں۔ خُدا کی خدمت میں نااُمیدی ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ مخصوص شُدہ کارگزار کے ایمان کو ہر آزمائش میں پورا اُترنا ہو گا۔ خُداوند اس قابل ہے اور اُس کی تمنا بھی ہے کہ وہ اپنے خُدام کو وہ تمام قوتیں اور حکمت عطا کرے جن کی اُنہیں ضرُورت ہے۔ وہ اُن کی توقعات سے بڑھ کر اجر دے گا جو اُس میں بھروسہ رکھتے ہیں۔

باب ۲۴ - کُرنتھُس

مسیحی دَور کی پہلی صدی میں کُرنتھس شہر، یونان میں ہی نہیں بلکہ دُنیا بھر میں سر فہرست تھا۔ یہودی اور رومی، قافلوں کی صُورت میں دیس دیس سے سوداگری کے لئے آتے اور گلیوں بازاروں میں اُن کی وجہ سے ریل پیل رہتی۔ یہ بہت ہی بڑا تجارتی مرکز تھا اور ایسی جگہ واقع تھا جہاں سے رومی سلطنت کے تما م علاقوں سے تاجربہ آسانی یہاں آ جا سکتے تھے۔ چونکہ یہ نہایت ہی اہم مقام تھا اس لئے یہاں خُدا اور اس کی صداقت کا جھنڈا گاڑھا جانا چاہئے تھا۔

کُر نتھس میں دوسرے یہودیوں کے ساتھ اکولہ اور پرسکلہ (میاں بیوی) بھی رہتے تھے جو بعد میں مسیح یسُوع کے لئے نامی کار گزار ثابت ہوئے۔ ان کے نیک چال چلن کو دیکھ کر پاُلس اُن کے ساتھ رہا"۔

اپنی خدمت کے آغاز میں ہی آمدورفت کی اس گنجان جگہ پر رسُول نے اپنے کام کی راہ میں پائی جاے والی رکاوٹوں کو بھانپ لیا۔ تقریباً سارے کا سارا شہر بُت پرستی کا گھر بنا ہوا تھا۔ زہرہ اُن کی دلپسند دیوی تھی۔ جس کی پرستش کے ساتھ بہت سی اخلاق سے گری ہوئی رسُوم مربوط تھیں۔ یہاں کے باسی اپنی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کی وجہ سے کُر نتھس کے رہنے والے بُت پرستوں سے بھی بدتر تھے۔ وہ عیش و نشاط ، لہو و طرب اور لہو و لعب کے سوا دوسری باتوں میں بہت ہی کم دھیان دیتے تھے۔

پولُس رسُول نے اتھینے میں جس طریقہ سے انجیل کی منادی کی تھی، کُر نتھس میں آ کر اُس طریقہء تعلیم کو تبدیل کر لیا۔ اتھینے میں تو اس نے دلیل کا جواب دلیل سے، فلسفے کا جواب فلسفے، اور سائنس کا جواب سائنس کی رُو سے دیا تھا۔ اور جب اُس نے اپنے مجوزہ طریقہ ء کار پر نظرثانی کی تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ اُس کا چنداں پھل نہ ملا، چنانچہ اُس نے کُرنتھس میں اُس سے فرق طریقہ استعمال کرنے کا سوچا تاکہ کُرنتھس کے بے پرواہ اور نیکی بدی میں تمیز نہ کرنے والوں کی توجہ اپنی طرف کھینچے۔ چنانچہ وہاں اُس نے مباحثہ نہ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ "کیوں کہ میں یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوں گا۔ اور میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لُبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ رُوح اور قُدرت سے ثابت ہوتی تھیں"۔ ۱-کرنتھیوں ۲:۲-۴

کُرنتھس میں پولُس یونانیوں کے سامنے جسے بطور مسیحا پیش کرنے کو تھا وہ ایک یہودی فروتر قوم سے تعلق رکھتا تھا اور اُس کی پرورش ایسے قصبے میں ہوئی جسکی شُہرت اچھی نہ تھی۔ اسے اس کی اپنی قوم نے رد کر دیا تھا اور بالآخر اپسے مُجرم کے طور پر پھانسی چڑھایا تھا۔ یونانیوں کا ایمان تھا کہ نسل انسانی کو بلند تر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ حقیقی سرفرازی حاصل کرنے کا ذریعہ فلسفہ اور سائنس ہی ہے۔ کیا انہیں کوءی یہ ترغیب دے سکتا تھا کہ اس گمنام شخص میں ایمان رکھنے کی قوت اور قدرت سے ہی انسانی نسل کی سرفرازی ممکن ہے؟

لوگوں کے ذہنوں میں آج کلوری کی صلیب مقدس یادوں کے ساتھ جاگزیں ہے۔ اور مسیح کی صلیبی موت کے مناظر کے ساتھ مقدس ایسوسی ایشنز وابستہ ہیں۔ لیکن پولُس کے وقتوں میں صلیب خوف اور کراہیت کا نشان تھا۔ مسیح یسُوع کو جس نے صلیب پر جان دی اسے آل آدم کے منجی کے طور پیش کرنا، مخالفت اور تمسخر کو دعوت دینا تھا۔

پولُس کو اچھی طرح معلوم تھا کہ کُرنتھس کے یہودی اور یونانی اس کے پیغام کے ساتھ کیسا برتاو کریں گے "مگر ہم اس مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک ٹھوکر اور غیر قوموں کے نزدیک بیوقوفی ہے" اکر نتھیوں ۲۳:۱ رسُول کے یہودی سامعین میں بہتیرے ایسے لوگ تھے جو اس پیغام سے برہم ہو سکتے تھے جو وہ پیش کرنے کو تھا جبکہ یونانیوں کے نزدیک اس کا کلام بے وقوفی کے مترادف تھا۔ اور جب وہ صلیب کے پیغام کو انسانی معراج اور نجات کے ساتھ منسلک کرتا تو یقیناً یہودی اور یونانی اُسے احمق سمجھتے۔

تاہم پولُس کے نزدیک صلیب ہی ہر چیز پر سبقت رکھتی تھی۔ جب سے یسُوع ناصری نے اُسے مسیحیوں کے خلاف ظلم کرنے سے روک دیا تھا اُس وقت سے اُس نے صلیب کو جلال دینے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ جب مسیح یسوع پکڑا گیا تو مسیح یسوع کی صلیبی موت میں خُدا وند کی عظیم محبت پائی جاتی تھی جس اُسے مکاشفہ عنائت ہوا۔ اسی لئے اُس کی زندگی میں بڑی ہی نمایاں تبدیلی واقع ہوئی۔ چنانچہ اُس وقت سے اُس کا ہر مقصد ہر تجویز خُداوند کی مرضی کے ہم آہنگ رہی، اُسی وقت وے وہ مسیح میں نیا انسان بن گیا۔ چنانچہ وہ اپنے ذاتی تجربہ سے جانتا تھا کہ جب گنہگار ایک بار خُدا کی محبت کو اُس کے بیٹے کے فدیہ میں دیکھ لیتا اور ایمان لے آتا ہے تو اس کا دل یکسر تبدیل ہو جاتا ہے۔ ازاں بعد یسوع ہی اس کے لئے سب کچھ ہوتا ہے۔

اپنی تبدیلی کے وقت پولُس رسُول میں یہ تحریک پیدا ہوئی تھی کہ یسوع ناصری کو زندہ خُدا کے بیٹے کے طور پر ہر کس وناکس کے سامنے پیش کرے گا جو انہیں تبدیل کرنے اور بچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ اُسی وقت سے اُس نے اپنی زندگی مسیح مصلُوب کی محبت اور قُدرت بیان کرنے میں وقف کر دی۔ چنانچہ اُس نے زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں تک مسیح مصلُوب کی محبت اور قُدرت کو پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ "میں یونانیوں اور غیر یونانیوں۔ داناوں اور نادانوں کا قرضدار ہوں" رومیوں ۱۴:۱۔ اُس کے دل میں اُس خُدا خُدا کو جلال دینے کی محبت نے جڑ پکڑی جس کےمقدسین کو اُس نے بڑی بیدردی سے ستایا تھا۔

رسُول کو کرُنتھس کی ہیکل میں منادی کرتے ہوئے دیکھئے جو موسیٰ اور نبیوں کے صحائف سے دلائل دیتا ہے، اور اپنے سامعین کو مسیح موعود کی آمد تک لاتا ہے۔ سنیئے جب وہ نجات دہندہ کی خدمت کو بڑی صفائی سے بیان کرتے ہوئے اُسے بنی نوع انسان کا سردار کاہن ثابت کرتا ہے۔ جس نے اپنی ہی جان کی قربانی دے کر تمام نسل انسانی کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کفارہ دے دیا۔ اور اس کے بعد وہ مسیح مصلوب کی آسمانی خدمت کا بیان کرتا ہے۔ پولُس رسُول نے اپنے سامعین کو قائل کیا کہ جس مسیح موعود کی انہیں انتظار تھی وہ تو آ چکا اور اس کی موت نے تمام رسمی قربانیوں کے سلسلہ کو تمام کر دیا۔ اور اس کی آسمانی ہیکل میں خدمت کے بارے دلیلیں دے دے کر سمجھایا کہ زمینی ہیکل کی خدمت آسمانی ہیکل کی خدمت کا پرتو (عکس تھی) اور زمینی ہیکل کی رسمی قربانیاں (بھیڑوں — مینڈوں) اسکی صلیب پر عظیم قربانی کی مثیل تھی۔

پولُس نے "یہودیوں کی گواہی دی کہ یسُوع ہی مسیح تھا۔ اُس نے عہد عتیق کی پیشنگوئیوں اور یہودیوں کی عالمگیر توقع کے مطابق بتایا کہ اُسے ابرہام ور داود کی نسل سے آنا تھا۔ پھر ابرہام اور زبور نویس کی شاہی نسل کی نشاندہی کی۔ اُس نےمسیح موعود کی خدمت اور اُس کی سیرت اس کے اوصاف اُس کی موت کے بارے میں نبیوں کی شہادت پیش کی۔ یہ بھی کہ اس دھرتی پر اُس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جائے گا۔ پھر پولُس نے

دکھایا کہ کتاب مقدس کے مطابق یہ تمام پیشنگوئیاں اُس کی زندگی، خدمت اور صلیبی موت کی صُورت میں پُوری ہو چکی ہیں۔

پولُس نے اُنہیں بتایا کہ مسیح یسوع پہلے اُس قوم کو جو اپنی قومی حیات کی شان و شوکت کے لئے مسیح موعود کی راہ تکتی تھی نجات دینے کے لیے آیا۔ لیکن اُس قوم نے اُسے رد کر دیا جو اُسے

زندگی بخش سکتا تھا۔ اور اُس قوم نے دُوسرا حاوی چُن لیا جس کی حکومت اُسکے مرنے کے ساتھ ہی اختتام پذیر ہو گئی۔ اُس نے اپنے سامعین کو مزید بتایا کہ اب صرف توبہ ہی اُنہیں آنے والی تباہی سے محفوظ رکھ سکتی ہے اور اُس نے اُنہیں یہ بھی بتایا کہ جن صحائف کے بارے وہ سوچتے تھے کہ اُن کی تفسیر و تاویل خُوب جانتے ہیں اُن سے وہ بالکل بے بہرہ ہیں۔ اُس نے اُنہیں مادہ پرستی، منصب ، خطاب، نمودونمائش اور خود غرضی پر جھڑکا۔

رُوح کی قوت میں پولُس رسُول نے اپنی تبدیلی کی مُعجزانہ کہانی اور عہدِ عتیق کے صحائف میں اعتقاد جو یسوع ناصری کی زندگی میں پایہء تکمیل کو پہنچا بڑی خوبی سے بیان کیا۔ اُس کا کلام خلوص نیتی، لگن اور اتنی ایمانداری سے سامعین کے کانوں تک پہنچا کہ وہ یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ مسیح مصلوب جو مردوں میں سے جی اُٹھا پولُس اپسے اپنے پُورے دل سے پیار کرتا ہے۔ اُنہوں نے پہچانا کہ اُس کی سوچ کا مرکز ہی مسیح یسُوع ہے اور اُس کی اپنی زندگی آقا کے ساتھ پیوست (ننھی) ہو چُکی ہے۔ اُس کا کلام اس قدر موثر تھا کہ صرف وہی جو مسیحی مذہب کے خلاف نفرت سے بھرےپڑے تھے اُن کے علاوہ باقی سبھی متاثر ہوئے۔

پولُس نے جو شہادتیں بڑی وضاحت اور صفائی سے پیش کیں کُر نتھس کے یہودیوں نے اُن کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اُس کی التماس کو ٹھکرا دیا۔ وہی رویہ جس نے اُنہیں مسیح کو ٹھکرانے کے لئے اُبھار اُسی نے اُنہیں اُسکے خادم کے خلاف غُصے سے بھر دیا۔ اور اگر خالق خُدا وند اُسے غیر قوموں میں پیغام پھیلانے کے لئے اپنی پناہ میں نہ لے لیتا تو ہو اُس کی زندگی تمام کر دیتے۔

"جب لوگ مخالفت کرنے اور کُفر بکنے لگے تو اُس نے اپنے کپڑے جھاڑ کر اُن سے کہا تُمہارا خون تُمہاری ہی گردن پر۔ میں پاک ہوں ۔ اب سے غیر قوموں کے پاس جاوں گا۔ پس وہاں سے چلا گیا اور ططس یوستس نام ایک خُدا پرست کے گھر گیا جو عبادت خانہ سے ملا ہوا تھا"۔

سیلاس اور تیمتھیس مکُدونیہ سے پولُس کی مدد کے لئے آئے جہاں اُنہوں نے غیر اقوام کے لئے خدمت کی۔ بُت پرستون اور یہودیوں دونوں کے سامنے اُنہوں نے نجات دہندہ کی منادی کی۔ اُنہوں نے مشکل فلسفہ اور معرفت سے گریز کر کے صرف ذات الہٰی کی اُس محبت پر روشنی ڈالی جو وہ بنای عالم سے پیشتر بنی نوع انسان کے ساتھ رکھتا تھا۔ اُنہوں نے بتایا کہ صرف اُسی نے کائنات کو بنایا اور وہی اُس کا حاکم اعلیٰ ہے۔ صلیب کے علمبرداروں کے دل خُدا اور اُس کی محبت سے نور و نور ہو گئے اور اُنہوں نے سامعین سے اپیل کی کہ اُس لامحدود خُدا اور اُس کے لا محدود فدیہ پر غور کریں جو اُس نے اپنے بیٹے کی قربانی دیکر گنہگار نسل انسانی کو بچا لیا ۔ خصوصاً اُنہوں نے بت پرستوں سے اپیل کی کہ اُس قربانی پر غور کریں جو گر ے ہوئے انسان کے حق مین دی گئی۔ رسُول جانتے تھے کہ بُت پرست جو عرصہ سے بت پرستی کے اندھیرے میں ٹکریں مار رہے ہیں اگر وہ اُس روشنی کو دیکھ لیں گے جو کلوری کی صلیب سے پھُوٹ رہی ہے تو وہ نجات دہندہ کی طرف

کھینچے چلے آئیں گے۔ کیونکہ مسیح نے فرمایا تھا۔ "میں اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاوں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا"۔ (یوحنا ۳۲:۱۲)

انجیل کے علمبرداروں نے اُن لوگوں کی رُوحوں کے بارے ہولناک خطرات کو بھانپ لیا جن کے لئے وہ خدمت کر رہے تھے اور اُنہیں اس کا اندازہ یوں ہوا کیونکہ وہ اُس صداقت اور حق کو بیان کر رہے تھے جو مسیح یسوع میں ہے۔ اُن کا پیغام بڑا واضح اور سادہ اور حتمی تھا کہ موت اور زندگی آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ زندگی کے مالک کو چن کر زندگی کا انتخاب کر لو اُسے رد کر کے موت کو گلے لگا لو۔ اُن کی گفتار میں ہی نہیں بلکہ اُن کے کردار میں بھی انجیل کو ہی سرفرازی حاصل تھی۔ اُن کی چال اُن کی ڈھال اُن کی گفتار اور اُن کے کردار سے انجیل ہی آشکارہ ہوئی تھی۔ فرشتوں کا تعاون اور خُدا وند کا فضل اور قوت اُن کے شامل حال تھی چنانچہ بہت سی رُوحوں نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا "اور عبادتخانہ کا سردار کرسپُس اپنے تمام گھرانے سمیت خُداوند پر ایمان لایا اور بہت سے کُرنتھی سُن کر ایمان لائے اور بپتسمہ لیا"۔

پولُس کے خلاف یہودیوں کی نفرت اب بڑی شدت اختیار کر گئی۔ کرسپُس کی تبدیلی اور بپتسمہ کی وجہ سے قائل ہونے کی نسبت اڑیل اور ضدی مخالفین آگ بگولا ہو گئے۔ وہ پولُس کی منادی کے خلاف کوئی معقول دلیل پیش کرنے سے قاصر تھے اس لئے اُنہوں نے اپنی ہی نا لائقی پر پردہ پوشی کرنے کے لئے دھوکے سے اُس پر قاتلانہ حملے کی ٹھان لی۔ اُنہوں نے مسیح اور انجیل کے خلاف کفر بکا۔ غصے سے پاگل ہو کر اُنہوں نے مسیح اور انجیل کے بارے گھٹیا سے گھٹیا زبان استعمال کی۔ وہ اس بات کا انکار نہیں کر سکتے تھے کہ مسیح نے معجزات نہیں کئے تاہم اُنہوں نے کہا کہ یہ ابلیس کی مدد سے معجزات کرتا تھا۔ اور وہ اعلانیہ کہتے کہ جو مُعجزات پولُس سے صادر وہوتے ہیں وہ بھی اسی بعلز بول کی مدد سے ہوتے ہیں جو یسُوع کی مدد کرتا تھا۔

بے شک کُرنتھس میں پولُس کو کافی کامیابی ہوئی، لیکن جو بدکاری اس نے اس بدکار شہر میں سُنی اور دیکھی اس کی وجہ سے وہ بے دل ہو گیا۔ غیر قوموں میں جو اس نے بد چلنی اور فسق و فجور دیکھا اور جو یہودیوں کے ہاتھوں اُسے رسوائی اٹھانا پڑی اُس نے اُن کی رُوح مجرُوح ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اس کے خیال میں وہاں ایسے لوگوں پر کلیسیا قائم کرنا قرین قیاس نہ تھا۔

جب وہ کُرنتھس سے کسی اور شہر میں جانے کے بارے منصوبہ بنا رہا تھا تو خُداوند نے رات کو رویا میں پولُس سے کہا۔۔۔"خوف نہ کر بلکہ کہے جا اور چُپ نہ رہ۔ اس لئے کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور کوئی شخص تُجھ پر حملہ کر کے ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ کیونکہ اس شہر میں میرے بہت سے لوگ ہیں۔ " پس وہ ڈیڑھ برس ان میں رہ کر خُدا کا کلام سکھاتا رہا۔ پولُس سمجھ گیا کہ یہ خُدا کا حکم ہے کہ میں اسی شہر میں رہوں اور وہ اُس بیج کو بار ور کرنے کا وعدہ کرتا ہے جو بویا گیا ہے۔ حوصلہ اور ہمت پا کر وہ بڑی ثابت قدمی سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ وہاں منادی کرتا رہا۔

پولُس کی منادی کی کوشش کو صرف پبلک میٹنگز تک ہی محدود نہیں رہنا تھا کیونکہ اس طرح بہتیری اور رُوحوں تک رسائی ممکن نہ تھی۔ اس لئے اس نے گھر گھر جا کر خدمت کی اور یوں وہ اُن خاندانوں کی ضرُورت کو پُورا کرنے کے لئے خود اُن کے ہاں حاضر ہو جاتا۔ بیماروں سے ملاقات کرتا، دکھیوں کو دلاسا دیتا اور کچلے ہوؤں کو بحال کرتا۔ لہٰذا جو کچھ اس نے کہا اور جو کچھ کیا وہ یسوع نام کو جلال دینے کے لئے کیا۔ "اور میں کمزوری اور خوف اور بہت تھرتھرانے کی حالت میں تُمہارے پاس رہا"۔ ۱۔کرنتھیوں ۳:۲

وہ اس لئے تھر تھرایا مبادا اس کی تعلیم سے ذات الہٰی نہیں بلکہ انانی تاثیر ظاہر ہو۔

"پھر بھی کاملوں میں ہم حکمت کی باتیں کہتے ہیں" مگر بعد میں پولُس نے یوں فرمایا۔

"لیکن اس جہاں کی اور اس جہاں کے نیست ہونے والے سرداروں کی حکمت نہیں۔

بلکہ ہم خُدا کی وہ پوشیدہ حکمت بھید کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ جو خُدا نے جہاں کے شُروع سے پیشتر ہمارے جلال کے واسطے مُقرر کی تھی۔ جسے اس جہاں کے سرداروں میں سے کسی نے نہ سمجھا کیونکہ اگر سمجھتے تو جلال کے خُدا وند کو مصلُوب نہ کرتے، بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہُوا کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب خُدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں۔ لیکن ہم پر خُدا نے اُن کو رُوح کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیونکہ رُوح سب باتیں بلکہ خُدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ کیوں کہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سِوا انسان کی اپنی رُوح کے جو اُس میں ہے؟" اسی طرح خُدا کے رُوح کے سوا کوئی خُدا کی باتیں نہیں جانتا۔ مگر ہم نے نہ دُنیا کی رُوح بلکہ وہ رُوح پایا جو خُدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتون کو جانیں جو خُدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔ اور ہم ان باتوں کو اُن الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ اُن الفاظ میں جو رُوح نے سکھائے ہیں اور رُوحانی باتوں باتوں کا رُوحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں" ۱- کرنتھیوں ۲:۶-۱۳

پولُس نے یہ محسوس کر رکھا تھا کہ یہ اس کی اپنی سوچ حکمت نہیں بلکہ رُوح القدس کی موجودگی ہے جس نے اس کے دل میں فضل کی تاثیر بھر دی ہے جو ہر خیال اور چیز کو قید کر کے مسیح کے تابع کر دیتی ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے۔ "ہم ہر وقت اپنے بدن میں یسوع کی موت لئے پھرتے ہیں تاکہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے بدن میں ظاہر ہو۔ " ۲۔ کرنتھیوں ۴:۱۰ پولُس کی زندگی میں یسُوع کو مرکزیت حاصل تھی۔ "میں مسیح کے ساتھ مصلُوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے"۔ گلتیوں ۲:۲۰

پولُس نہایت ہی اعلیٰ مقرر تھا۔ اپنی تبدیلی سے پیشتر اس نے اکثر اپنے سامعین کو شعلہ بیانی کے زور سے متاثر کیا تھا۔ مگر اب اُس نے ان تمام باتوں کو ترک کر دیا۔ شاعرانہ تخلیات اور دلرُبا تقریروں اور فلسفوں کو جو سُننے والوں کے دل موہ لیتے اور خیالات کو جلا بخشتے ہیں لیکن وہ لوگوں کے دلوں کو مسیح کے قدموں میں لانے کے لئے نہیں چُھو سکتے۔ اُن کی بجائے پولُس نے فیصلہ کیا کہ سادہ اور صریح زبان میں زندگی بخش سچائیاں پیش کی جائیں۔ عالمانہ، خوبصورت اور رنگین زبان میں پیش کردہ سچائیوں پر شائد دل مست ہو کر جُھوم اُٹھے مگر اکثر اس طرح پیش کی گئی سچائیاں وہ حیات بخش غذا مہیا نہیں کر سکتیں جو زندگی کی جنگ میں ایماندار کے لئے مورچہ ثابت ہو۔ جدوجہد کرتی ہوئی رُوحوں کو ان کی موجودہ آزمائشوں کے پیش نظر پختہ اور علمی ہدایات مسیحیت کے بنیادی اصولات کے ساتھ دی جانی چاہئیں۔

کُرنتھس میں پولُس کی کوششیں بے ثمر نہ رہیں۔ بہت سی قیمتی رُوحوں نے بُتوں کی پرستش سے منہ موڑ لیا اور زندہ خُدا کی عبادت میں مگن ہو گئیں۔ یوں ایمانداروں کی بہت بڑی کلیسیا مسیح کے جھنڈے تلے جمع ہو گئی۔ بہتیری رُوحیں غیر قوموں کے لہو و لعب سے بچ کر خُدا وند کے رحم کی یادگار بن گئیں۔ اُن کے گناہ یسُوع

کے خُون سے دُھل گئے۔ پولُس کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے پیش نظر جو اُسے مسیح کو پیش کرنے میں حاصل ہوئی اُس نے بے ایماں یہودیوں کو مخالفت پر اور بھی آمادہ کر دیا۔

"اور جب گلیواحیہ صوبہ دار تھا یہودی ایکا کر کے پولُس پر چڑھ آئے اور اُسے عدالت میں لے جا کر کہنے لگے کہ یہ شخص لوگوں کو ترغیب دیتا ہے کہ شریعت کے برخلاف خُدا کی پرستش کریں"

یہودی مذہب، رُومی حکومت کی پناہ میں تھا۔ لہٰذا اُنہوں نے سوچا کہ اگر ہم اُس پر اپنے یہودی شریعت کو توڑنے اور اُس کی بے حرمتی کرنے کا الزام لگائیں گے تو رومی حکومت اُسے ہمارے حوالے کر دے گی تاکہ ہم تفتیش کر کے اس پر فرد جُرم عائد کریں۔ یوں وہ اُسے مار دینے پر تُلے ہوئے تھے۔ مگر گلیو ایک ایماندار شخص تھا اور وہ یہودیوں کے تعصب سے اچھی طرح واقف تھا بدیں وجہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ تفتیش کریں یا پولُس کو سزا کا حکم سنائیں۔ اور جب پولُس نے اپنے دفاع میں بولنا چاہا تو صوبہ دار نے کہا اس کی کوئی ضرُورت نہیں۔ اس کے بعد اس نے یہودیوں سے کہا "اے یہودیو! اگر کچھ ظُلم یا بڑی شرارت کی بات ہوتی تو واجب تھا میں صبر کر کے تُمہاری سُننا۔ لیکن جب یہ ایسے سوال ہیں جو لفظوں اور ناموں اور خاص تمہاری شریعت سے علاقہ رکھتے ہیں تو تُم ہی جانو۔ میں ایسی باتوں کا منصف بننا نہیں چاہتا۔ اور اُس نے اُنہیں عدالت سے نکلوا دیا"۔

دونوں یہودی اور یونانی گلیو کے فیصلے کی بڑی چاہت سے انتظار کر رہے تھے۔ لیکن اُس کا اس قدر جلد مقدمہ کو خارج کر دینا جو عوام کی دلچسپی کا باعث نہ تھا، اُس سے یہودیوں کو بڑا طیش آیا۔ مگر اس مین یہودیوں کے لئے یہ بھی اشارہ تھا کہ تُم بھی اس مقدمے سے دستبردار ہو جاو۔ صوبے دار کے فیصلے نے غوغائی تکراری (شوروہنگامہ برپا کرنے والی) بھیڑ کی آنکھیں کھول دیں جو یہودیوں کی اعانت کر رہے تھے اور وہ پولُس کی حمایت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ یورپ میں خدمت کے دوران یہ پہلی بار تھی جب صوبہ دار کی موجودگی میں بھیڑ پولُس کی جانب ہو گئی۔ اور ایک یہودی پر تشدد کرنا شُروع کر دیا جو پولُس پر سب سےزیادہ الزام تراشی کرتا تھا۔ "پھر سب لوگوں نے عبادت خانہ کے سردار سو ستھینس کو پکڑ کر عدالت کے سامنے مارا مگر گلیو نے ان باتوں کی کچھ پرواہ نہ کی" یوں مسیحیت کی جیت ہوئی۔

"پاس پولُس بہت دن وہاں رہا" اگر اس وقت پولُس کُرنتھس سے فوراً نکال دیا جاتا تو ہو سکتا ہے کہ مبتدیوں کے لئے وہاں بڑی مصیبتیں اُٹھ کھڑی ہوتیں، یہودی اس کا فائدہ اُٹھاتے اور مسیحیت کی کُرنتھس سے بیخ کنی کرنے کی پُوری پُوری کوشش کرتے۔

باب ۲۵ - تھسلُنیکیوں کے نام خط

جب پُولس کُرنتھس میں تھا تو سیلاس اور تیمتھیس بھی وہاں پہنچ گئے جس سے رسُولوں کو بڑی خُوشی ہوئی۔ کیونکہ وہ ایمان اور محبت کی خُوشخبری ان بھائیوں کی طرف سے لائے جو تھسلُنیکے میں تھے اور جنہوں نے انجیل کے پیغام کو اُس وقت قبُول کیا تھا جب پولُس اور سیلاس پہلی بار اُن کے ہاں گئے تھے۔ پولُس کا دل ان ایمانداروں کی دلجوئی اور ہمدردی کے لئے لبریز ہو گیا جو مصیبتوں اور آزمائشوں کے درمیان بھی خُدا سے وفادار رہے، وہ اُن سے بذاتِ خُود ملنا اور بات چیت کرنا چاہتا تھا مگر اس وقت ممکن نہیں تھا چنانچہ اُس نے اُنہیں خط بھیجا۔

تھسلُنیکے کی کلیسیا کو پولُس نے جو خط لکھا اس میں اس نے بھائیوں کے ایمان کی افزونی کی خُوشخبری پر ذاتِ الہٰی کا شُکر یہ ادا کیا۔ "اس لئے اے بھائیو! ہم نے اپنی ساری احتیاج اور مصیبت میں تُمہارے ایمان کے سبب سے تُمہارے بارے میں تسلی پائی۔ کیونکہ اب اگر تُم خُداوند میں قائم ہو تو ہم زندہ ہیں۔ تُمہارے باعث اپنے خُدا کے سامنے ہمیں جس قدر خُوشی حاصل ہے اس کے بدلہ میں کس طرح تُمہاری بابت خُدا کا شُکر ادا کریں۔ ہم رات دن بہت ہی دُعا کرتے رہتے ہیں کہ تُمہاری صورت دیکھیں اور تُمہارے ایمان کی کمی پوری کریں"۔

"تُم سب کے بارے میں ہم خُدا کا شُکر ہمیشہ بجا لاتے ہیں اور اپنی دُعاوں میں تُمہیں یاد کرتے ہیں اور اپنے خُدا اور باپ کے حضور تُمہارے ایمان کے کام اور محبت کی محنت اور اُس اُمید کے صبر کو بلا ناغہ یاد کرتے ہیں جو ہمارے خُدا وند یسوع مسیح کی بابت ہے"۔

تھسلُنیکے کے بہت سے ایمانداروں نے بُتوں سے منہ موڑ کر سچا زندہ خُدا کی پرستش کرنے کا عہد کر لیا۔ اُنہوں نے بڑی مصیبت کے وقت خُدا کے کلام کو قبول کیا اور اُن کے دل رُوح القدس کی خوشی سے معمور ہو گئے۔ بلکہ پولُس رسُول نے اپنے خط میں بتایا کہ وہ مکدُونیہ اور اخیہ کے سب ایمانداروں کے لئے نمونہ بنے۔ "کیونکہ تُمہارے ہاں سے نہ فقط مکدنیہ اور اخیہ میں خُداوند کے کلام کا چرچا پھیلا ہے بلکہ تمہارا ایمان جو خُدا پر ہے ہر جگہ ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ ہمارے کہنے کی کچھ حاجت نہیں"

تھسلُنیکے کی کلیسیا کے ایماندار حقیقی مشنری تھے۔ اُن کے دل اپنے منجی کے لئے جوش و خروش سے بھرے ہوئے تھے جس اُنہیں آنے والے غضب کے خوف سے بچا لیا۔ مسیح کے فضل سے اُن کے دل میں حیران کن تبدیلی واقع ہو گئی اور جو وہ کلام کرتے تھے خُداوند کا رُوح اس کے شامل حال ہوتا۔ اور جب وہ سچائی کی منادی کرتے تو بہت سے دلوں کو جیت لیتے اور کلیسیا کے ایمانداروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا۔

اپنے اس پہلے خط میں جو اس نے تھسلُنیکے کی کلیسیا کو لکھا اپنی خدمت کے طریقہ ء کار کو بیان کیا۔ اس نے اعلانیہ کہا کہ ہم نے دھوکہ دہی سے رُوحوں کو جیتنے کا کبھی بھی نہ سوچا۔ "بلکہ جیسےخُدا نے ہم مقبُول کر کے خُوشخبری ہمارے سپُرد کی ویسے ہی ہم بیان کرتے ہیں۔ آدمیوں کو نہیں بلکہ خُدا کو خُوش کرنے کے لئے جو ہمارے دلوں کو آزماتا ہے۔ کیونکہ تُم کو معلوم ہی ہے کہ نہ کبھی ہمارے کلام میں خُوشامد پائی گئی نہ وہ لالچ کا پردہ بنا۔ خُدا اس کا گواہ ہے اور ہم نہ آدمیوں سے عزت چاہتے تھے نہ تُم سے نہ اَوروں سے۔ اگرچہ مسیح کے رسُول ہونے کے باعث تُم پر بوجھ ڈال سکتے تھے بلکہ جس طرح ماں اپنے بچوں کو پالتی ہے اسی

طرح ہم تُمہارے بہت مُشتاق ہو کر نہ فقط خُدا کی خُوشخبری بلکہ اپنی جان تک بھی تُمہیں دے دینے کو راضی تھے۔ اس واسطے کہ تُم ہمارے پیارے ہو گئے تھے"۔

پولُس نے بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ تُم بھی گواہ ہو اور خُدا بھی کہ تُم سے جو ایمان لائے ہو ہم کیسی پاکیزگی اور راستبازی اور بے عیبی کے ساتھ پیش آئے۔ چنانچہ تُم جانتے ہو کہ جس طرح باپ اپنے بچوں کے ساتھ کرتا ہے اسی طرح ہم بھی تُم میں سے ہر ایک کو نصیحت کرتے اور دلاسا دیتے اور سمجھاتے رہے۔ تاکہ تُمہارا چال چلن خُدا کے لائق ہو جو تُمہیں اپنی بادشاہی اور جلال میں بُلاتا ہے"۔

"اس واسطے ہم بھی بلا ناغہ خُدا کا شُکر کرتے ہیں کہ جب خُدا کا پیغام ہماری معرفت تُمہارے پاس پہنچا تو تُم نے اُسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ (جیسا حقیقت میں ہے) خُدا کا کلام جا ن کر قُبول کیا اور وہ تُم میں جو ایمان لائے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے"۔ بھلا ہماری اُمید اور خُوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہمارے خُداوند یسوع کے سامنے اُس کے آنے کے وقت تُم ہی نہ ہو گے۔ ہمارا جلال اور خُوشی تُم ہی تو ہو"۔

تھسلُنیکیوں کے نام پہلے خط میں پولُس نے قیامت اور موت میں انسان کی حالت کے بارے بیان کیا کہ وہ نیند کی حالت ہے۔ اس میں مرنے والے کو کچھ ہوش یا خبر نہیں ہوتی۔

"اے بھائیوں! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں اُن کی بابت تُم ناواقف رہو تاکہ اوروں کی مانند جو نااُمید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسُوع مر گیا اور جی اُٹھا تو اسی طرح خُدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں۔ یسُوع کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تُم سے خُداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خُداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیوں کہ خُداوند خُود آسمان سے للکار اور مقرت فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خُدا وند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے۔

تھسلُنیکیوں نے اس تعلیم کو اچھی طرح تھام لیا تھا کہ مسیح یسُوع زندہ ایمانداروں کو تبدیل کرنے اور اُنہیں اپنے ساتھ لے جانے کو آرہا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کی صحت کی خُوب حفاظت کی تھی مُبادہ وہ مر جائیں اور اُن برکات سے محرُوم رہ جائیں جو اُن کا آقا انہیں دینے کو آرہا تھا۔ مگر ان کے عزیز وقت پُورا ہونے پر یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہوتے رہے اور وہ اپنے عزیزوں کو مرتے ہوئے اُن کے چہروں کو یوں دیکھتے جیسے انہیں آخری بار دیکھ رہے ہوں۔ انہیں بالکل یقین نہیں آتا تھا کہ آنے والی زندگی میں ہم انہیں پھر دیکھیں گے۔

جونہی پولُس رسُول کا خط کلیسیا کے سامنے کھولا اور پڑھا گیا تو اُنہیں موت میں انسان کی صحیح حالت کے بارے معلوم کر کے بڑی خوشی اور تسلی حاصل ہوئی پولُس نے لکھا کہ جب مسیح یسُوع آئے گا تو جو زندہ ایماندار ہیں وہ مردہ ایمانداروں سے پہلے مسیح کے استقبال کے لئے نہیں جائیں گے۔ بلکہ مقرت فرشتہ کی آواز اور خُدا وند کا نرسنگا کی آواز پہلے اُن کے کانوں میں پہنچے گی جو مسیح میں سو گئے ہیں وہی پہلے جی اُٹھیں گے۔ اس کے بعد ہی زندہ ایماندار غیر فانی حالت میں تبدیل ہوں گے۔ "پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ

بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تا کہ ہوا میں خُداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تُم اِن باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو"۔

جو اُمید اور خُوشی تھسلُنیکے کی ابتدائی کلیسیا کو نصیب ہوئی اُسے ہم آج سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اُنہوں نے اپنے رُوحانی باپ سے یہ خط پا کر اُس کا یقین کیا، اور اُسے اپنے دل سے لگایا۔ یہ باتیں تو اُس نے اُنہیں پہلے بھی بتائی تھیں مگر اُس وقت تو وہ نئی اور عجیب تعلیم کو صرف حاصل ہی کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ بعض ضرُوری نکات سے وہ بے بہرہ رہے ہوں، اور تاثیر قبول نہ کی ہو۔ چونکہ وہ راست بازی اور سچائی کے بُھوکے تھے اس لئے پولُس کا یہ خط ان کے لئے نئی اُمید اور قوت لے کر آیا۔ نیز اُن کا ایمان اس میں اور بھی مستحکم ہو گیا جس کی موت کے ذریعہ انہیں ابدی زندگی اور بقا کی نوید ملی۔

اُنہیں یہ جان کر بڑی خُوشی ہوئی کہ ان کے ایماندار عزیز واقارب مردوں میں سے جی اُٹھیں گے اور ہمیشہ خُدا کی بادشاہی میں رہیں گے۔ ظُلمت کی وہ گھٹائیں جنہوں نے مردوں کی جائے قیام کو گھیر رکھا تھا اُڑ گئیں۔ مسیحی ایمان کے سر پر چمکتا دمکتا تاج جلوہ افروز ہوا اور اُنہوں نے مسیح کی زندگی، موت اور جی اُٹھنے میں نیا جلال دیکھا۔

"اُسی طرح خُدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں۔ یسُوع کے وسیلہ سے اسی کے ساتھ لے آئے گا"۔ بعض اس کی تفسیریوں کرتے ہیں کہ سونے والے آسمان سے یسُوع کے ساتھ لائے جائیں گے۔ لیکن پولُس کا تو مطلب یہ تھا کہ جیسے مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا، اُسی طرح خُدا وند مقدسین کو قبروں میں سے بُلالے گا اور اُنہیں آسمان پر لے جائے گا۔ یہ نہایت ہی بیش قیمت تسلی اور جلالی مُبارک اُمید ہے۔ اور یہ مُبارک اُمید نہ صرف تھسلنیکے کی کلیسیا کے لئے ہی ہے بلکہ روئے زمین پر رہنے والے تمام مسیحیوں کے لئے ہے خواہ وہ کہیں بھی رہتے ہوں۔

تھسلُنیکے میں خدمت کے دوران پولُس رسُول نے مسیح کی آمد ثانی سے پہلے آسمان کے بادلوں پر ظاہر ہونے والے نشانات بڑی ہی تفصیل سے بیان کئے۔ اُسی لئے اُس نے مناست نہ جانا کہ اس خط میں اس مضمون پر بہت لمبا چوڑا بیان لکھے تاہم جو کچھ اس موضوع پر اس نے سکھایا تھا اُسے تھوڑا سا چُھوا ---- ۔ "اس واسطے کہ تُم آپ خوب جانتے ہو کہ خُدا وند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے۔ جس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ سلامتی اور امن ہے اُس وقت اُن پر اس طرح نا گہاں ہلاکت آئے گی جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں اور وہ ہرگز نہ بچیں گے۔"

آج دُنیا میں بہتیرے ایسے لوگ ہیں جو ان شہادتوں کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں جو مسیح یسُوع نے اپنی آمد ثانی کے بارے بتائی تھیں۔ وہ اپنے ہی حال میں مست ہیں جبکہ اُس کی آمد ثانی کے تمام وہ نشانات بڑی تیزی سے پُورے ہو رہے ہیں جب وہ آسمان کے بادلوں پر ظاہر ہو گا۔ پولُس رسُول سکھاتا ہے کہ مسیح کی آمد سے پہلے ظہُور میں آنے والے نشانات کو نظر انداز کرنا گناہ ہے۔ جو ان نشانات سے غفلت برتتے ہیں پولُس اُنہیں اندھیرے کے فرزند کہتا ہے، لیکن جو چوکس اور بیدار ہیں اُن کی وہ یہ کہہ کر حوصلہ افزائی کرتا ہے "لیکن تُم اے بھائیوں! تاریکی میں نہیں ہو کہ وہ دن چور کی طرح تُم پر آپڑے۔ کیونکہ تُم سب نور کے فرزند ہو اور دن کے فرزند ہو۔ ہم نہ رات کے ہیں نہ تاریکی کے۔ پس اوروں کی طرح سو نہ رہیں بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں"۔

اس تعلیم کے بارے موجودہ زمانے کی کلیسیا کو زیادہ ہوشیار اور بیدار ہونے کی ضرُورت ہے۔ ہم جو ان نشانات کی تکمیل کے بہت ہی قریب زندہ رہ رہے ہیں ہمیں پولُس کے اس کلام پر بڑی سجیدگی سے غوروخوض کرنا چاہئے۔ "مگر ہم جو دن کے ہیں ایمان اور محبت کا بکتر لگا کر اور نجات کی اُمید کا خُود پہنکر ہوشیار رہیں۔ کیونکہ خُدا نے ہمیں غضب کے لئے نہیں بلکہ اس لئے مقرر کیا کہ ہم اپنے خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے نجات حاصل کریں۔ وہ ہماری خاطر اس لئے موا کہ ہم جاگتے ہوں یا سوتے ہوں سب مل کر اُسی کے ساتھ جئیں"۔

جاگتا مسیحی خدمت گزار مسیحی ہے۔ اور جو کچھ وہ انجیل کی تشہیر کے لئے کر سکتا ہے اُسے مقدور بھر کرتا ہے۔ جوں جوں اُس کے دل میں نجات دہندہ کے لئے محبت بڑھتی جاتی ہے وہ اپنے بھائی بندوں کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ محبت دکھاتا ہے۔ اس کے سامنے بھی اُسی طرح تکالیف اور آزمائشیں آتی ہیں جس طرح اُس کے آقا کے سامنے۔ مگر وہ ان مصائب اور مسائل کو اجازت نہیں دیتا کہ اس کا ذہنی سکُون چھین لیں۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر ان آزمائشوں کا مقابلہ اچھی طرح کیا جائے تو وہ اُسے مزید پاک اور مقدس بننے میں مدد دیتی ہیں۔ نیز مسیح کے مزید نزدیک لے آتی ہیں۔ جو مسیح یسُوع کے دُکھوں میں شامل ہین وہ اُس کے جلال اور اطمینان میں بھی برابر کے شریک ہیں۔

"اور اے بھائیو! ہم تُم سے درخواست کرتے ہیں کہ جو تُم میں محنت کرتے اور خُداوند میں تُمہارے پیشوا ہیں اور تُم کو نصیحت کرتے ہیں اُنہیں مانو۔ اور اُن کے کام کے سبب سے محبت کے ساتھ اُن کی بڑی عزت کرو۔ آپس میں میل ملاپ رکھو"۔

تھسلُینکے کی کلیسیا کے ایماندار اُن لوگوں سے بڑے نالاں تھے جو کئی مختلف عقیدے اور تعلیم لے کر ان کے پاس آتے۔ نہ تو ان کا تعلق کسی تنظیم سے ہوتا تھا اور نہ ہی وہ کوئی خدمت انجام دیتے تھے۔ ان غیر منظّم لوگوں کی کلیسیا متحمل نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ تھسلینکے کی کلیسیا اچھی طرح منظّم تھی۔ اور اس کے آفیسرز بطور ایلڈر اور ڈیکنز کےبھی چنے ہوئے تھے۔ تاہم وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خود سر اور چرچ آفیسرز کے تابع رہ کر کام کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ وہ اپنے ان جذبات اور خیالات کو اپنے تئیں ہی محدود نہیں رکھتے تھَ بلکہ ببلک میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ اس لئے پولُس نے کلیسیا کی توجہ کلیسیا کے بزرگوں کی عزت کرنے کی طرف مبذول کرائی جنہیں کلیسیا نے چُن رکھا ہے۔ چنانچہ پولُس نے ان سے التماس کی۔

"غرض اے بھائیو! ہم تُم سے درخواست کرتے ہیں اور خُداوند یسُوع میں تُمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ جس طرح تُم نے ہم سے مناسب چال چلن اور خُدا کو خُوش کرنے کی تعلیم پائی اور جس طرح تُم چلتے بھی ہو اسی طرح اور ترقی کرتے جاو۔ کیوں تُم جانتے ہو کہ ہم نے تُم کو خُدا وند یسوع کی طرف سے کیا کیا حُکم پہنچائے۔ چنانچہ خُدا کی مرضی یہ ہے کہ تُم پاک رہو یعنی حرامکاری سے بچے رہو۔ اس لئے کہ خُدا نے ہم کو ناپاکی کے لئے نہیں بلکہ پاکیزگی کے لئے بُلایا"۔

پولُس رسُول یہ محسُوس کرتا تھا کہ جن رُوحوں نے اس کی خدمت کے وسیلہ مسیح یسُوع کو قبول کیا ہے ان کی روحانی بھلائی کا زیادہ تر وہی ذمہ دار ہے۔ اُس کی یہ دلی تمنا تھی کہ یہ ایماندار بہن بھائی حقیقی خُداوند اور مسیح یسُوع کی پہچان میں بڑھتے جائیں جِسے اُس نے بھیجا ہے۔ اپنی خدمت کے دوران اکثر وہ چھوٹی چھوٹی

جماعتوں کی صُورت میں ان بہن بھائیوں سے ملتا جو مسیح یسُوع سے محبت رکھتے تھے۔ وہ اُن کے ساتھ دُعا میں سر بسجود ہوتا اور خُدا وند سے التماس کرتا کہ انہیں سکھا کہ وہ زندہ خُدا کے ساتھ کیسے تعلقات قائم رکھ سکتے ہیں۔ وہ اکثر اُنہیں دُوسروں تک انجیل کی روشنی پھیلانے کے طریقے بھی سکھاتا۔ اور جب کبھی اسے اُن سے جُدا ہو کر کہیں اور جانا پڑتا تو وہ اکثر خُداوند سے دُعا کرتا کہ اُن کی مدد کرتا کہ وہ ایمانداروں کی زندگی بسر کر سکیں۔ انہیں بدی سے بچائے رکھ اور ان کی مدد کرتا کہ وہ وفادار، ایماندار اور سر گرم مشنری بن سکیں۔

"خدا اور انسان سے محبت" یہ حقیقی تبدیلی کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ وہ جو خُدا وند مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتے ہیں ان کے دل میں دُوسرون کے لئے بڑی گہری محبت جا گزیں ہو گی۔ تھسلُنیکے کی کلیسیا کے ایمانداروں کا حال ایسا ہی تھا۔ "مگر برادرانہ محبت کی بابت تُمہیں کچھ لکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ تُم آپس میں محبت کرنے کی خُدا سے تعلیم پا چُکے ہو، اور تمام مکدنیہ کے سب بھائیوں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہو لیکن اے بھائیو!ہم تُمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ ترقی کرتے جاو۔ اور جس طرح ہم نے تُم کو حُکم دیا چپ چاپ رہنے اور اپنا کاروبار کرنے اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنے کی ہمت کرو۔ تاکہ باہر والوں کے ساتھ شائستگی سے برتاو کرو اور کسی چیز کے محتاج نہ بنو"۔

"اور خُدا وند ایسا کرے کہ جس طرح ہم کو تُم سے محبت ہے اُسی طرح تُمہاری محبت بھی آپس میں اور سب آدمیوں کے ساتھ زیادہ ہو اور بڑھے۔ تاکہ وہ تُمہارے دلوں کو ایسا مضبوط کر دے کہ جب ہمارا خُداوند یسوع اپنے مقدسوں کے ساتھ آئے تو وہ ہمارے خُدا اور باپ کے سامنے پاکیزگی میں بے عیب ٹھہریں"۔

"اے بھائیو! ہم تُمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ بے قاعدہ چلنے والوں کو سمجھاو۔ کم ہمتون کو دلاسا دو۔ کمزوروں کو سنبھالو۔ سب کے ساتھ تحمل سے پیش آو۔ خبردار! کوئی کسی سے بدی کے عوض بدی نہ کرے بلکہ ہر وقت نیکی کرنے کے در پہ رہو۔ آپس میں بھی اور سب سے۔ ہر وقت خُوش رہو۔ بلا ناغہ دُعا کرو۔ ہر ایک بات میں شکرگزاری کرو۔ کیونکہ مسیح یسُوع میں تُمہاری بابت خُدا کی یہی مرضی ہے"۔

پولُس تھسلُنیکے کی کلیسیا کو خبر دار کرتا ہے کہ نبوتوں کی حقارت نہ کرو۔ رُوح کو نہ بجھاو۔ سب باتوں کو آزماو۔ اور جو اچھی ہو اُسے پکڑے رہو۔ اور ہر قسم کی بدی سے بچے رہو۔ اور پھر اس دُعا کے ساتھ خط کو بند کرتا ہے کہ خُدا آپ کو بے عیب اور محفوظ رکھے۔ "خدا جو اطمینان کا سرچشمہ ہے آپ ہی تمکو بالکل پاک کرے اور تُمہاری رُوح اور جان اور بدن ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے آنے تک پُورے پُورے اور بے عیب محفوظ رہیں، تُمہارا بُلانے والا سچا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا"۔

وہ ہدایات جو پولُس رسُول نے تھسلُنیکے کی کلیسیا کو اپنے پہلے خط میں مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں دیں وہ اس تعلیم کے ساتھ کامل مطابقت رکھتی تھیں جو اُس نے اُنہیں پہلے دی تھیں۔ مگر اس کےکلام کو بعض بھائیوں نے غلط رنگ دیا۔ وہ سمجھے کہ مسیح یسُوع کی دوسری آمد تک پولُس خود زندہ ہو گا اور اس کی گواہی دے گا۔ اس خیال کے تحت وہ زیادہ زور مار کر جوش و خروش سے خدمت میں مشغول ہو گئے تھے۔ وہ جو پہلے اپنی ذمہ داریوں سے غافل تھے اب ثابت قدمی سے اپنے اس غلط نظریہ کے تحت خدمت میں زیادہ سر گرام اور مگن ہو گئے۔

اپنے دوسرے خط میں پولُس نے اُس تعلیم کو درُست کرنے کی سعی فرمائی جو بعض بھائی صحیح طرح سمجھ نہ پائے۔ اس نے دوبارہ اُن کی ایمانداری میں اپنا اعتماد ظاہر کیا اور اُن کے مضبوط ایمان کے لئے شُکر گزاری کا اظہار کیا۔ اور اس بات میں بھی اُن کی تعریف کی کہ وہ آپس میں بھی میل ملاپ سے رہتے ہیں۔ اُس نے اُنہیں مزید بتایا کہ میں تُمہیں دوسری کلیسیاوں کے سامنے صبر، ایمان میں ثابت قدم، دکھوں اور مصیبتونمیں صابر اور مسیح کی آمد ثانی کے لئے تیار رہنے میں نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہُوں۔

"یہاں تک کہ ہم آپ خُدا کی کلیسیاوں میں تُم پر فخر کرتے ہیں کہ جتنے ظُلم اور مصیبتیں تُم اُٹھاتے ہو اُن سب میں تمہارا صبر اور ایمان ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خُدا کی سچی عدالت کا صاف نشان ہے تاکہ تُم خُدا کی بادشاہی کے لائق ٹھہرو جس کے لئے تُم دُکھ بھی اُٹھاتے ہو۔ اور تُم مصیبت اُٹھاتے اُٹھانے والوں کو ہمارے ساتھ آرام دے۔ جب خُداوند یسوع اپنے قومی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ اور جو خُدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خُدا وند یسوع کی خُوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا۔ وہ خُداوند کے چہرہ اور اُس کی قُدرت کے جلال سے دُور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔ اسی واسطے ہم تُمہارے لئے ہر وقت دُعا بھی کرتے رہتے ہیں کہ ہمارا خُدا تُمہیں اس بُلاوے کے لائق جانے اور نیکی کی ہر ایک خواہش اور ایمان کے ہر ایک کام کو قُدرت سے پورا کرے۔ تاکہ ہمارے خُدا اور خُدا وند یسوع مسیح کے فضل کے مقافق ہمارے خُداوند یسوع کا نام تُم میں جلال پائے اور تُم اُس میں۔ "

مگر مسیح یسُوع کی آمد ثانی سے پیشتر مذہبی دُنیا میں ایک اہم قوت نشوونما پائے گی جس کے بارے پہلے سے ہی نبیوں نے بتا دیا ہے۔ رسُول یوں فرماتا ہے۔ "کسی رُوح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو یہ سمجھ کر کہ خُداوند کا دن آپہنچا ہے تُمہاری عقل دفعتاً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تُم گھبراو۔ کسی طرح کسی کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ جو مخالفت آئے ہے اور ہر ایک سے جو خُدایا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خُدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خُدا ظاہر کرتا ہے"۔

پولس کے اس کلام کو غلط رنگ نہیں دیا جانا چاہیے۔ اور اس سے یہ تعلعم اخذ نہ کر لینی چاہئے کہ اس نے خاص رویا کے تحت تھسلُینکے کی کلیسیا کو مسیح یسُوع کی فوری آمد ثانی کے بارے آگاہ کیا۔ یوں ایمان میں ابتری پھیلنے کا خدشہ ہو گا۔ اور مایوسی اکثر کم اعتقادی کو جنم دیتی ہے۔ چنانچہ رسُول نے بھائیوں کو خبر دار کیا کہ ہماری طرف ایسے کسی پیغام کی توقع نہ رکھیں۔ ازاں بعد اس نے بتایا کہ دانی کایل نبی کے ذریعہ خُداوند نے پوپی قُوت کی پیشنگوئی کر رکھی ہے جو خُدا کے لوگوں کے خلاف جنگ آزما ہو گی۔ چنانچہ جب تک یہ قوت اپنے سنگین اور کفر آمیز عمل کو بروئے کار نہ لائے اس وقت تک مسیح کی آمد نہ ہو گی۔ اور پولُس نے اُنہیں جتایا کہ کیا میں نے تمہیں یہ پہلے نہ سکھایا تھا جب میں تُمہارے ساتھ تھا؟ "کیا تُمہیں یاد نہیں کہ جب میں تمہارے پاس تھا تو تُم سے یہ باتیں کہا کرتا تھا؟"

حقیقی کلیسیا کی پسپائی کے لئے بڑی ہی خطرناک آزمائشیں تھیں۔ بلکہ جب رسُول انہی لکھ رہا تھا "بے دینی کا بھید" اُسی وقت شرُوع ہو چکا تھا اور وہ بے دینی کا بھید ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ ظاہر ہو گا۔ بلکہ اس نے ابھی سے کام شُروع کر دیا ہے رسُول نے کلیسیا کو خبردار کیا۔ اور یہ اُن کے لئے ہو گا جنہوں نے حق کا یقین نہیں کیا اور ناراستی کو عزیز رکھا۔

رسُول کی مندرجہ بالا نصیحت اُن کے لئے خصوصاً سنجیدہ ہے جو سچائی کی محبت کو اپنانے سے انکاری ہیں۔ اسی وجہ سے وہ اُن سب کے بارے لکھتا ہے جو بڑی بے باکی سے سچائی کے پیغام کو رد کر دیتے ہیں "اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہو گی۔ اس واسطے کہ اُنہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے اُن کی نجات ہوتی۔ اسی سبب سے خُدا ان کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تاکہ وہ جُھوٹ کو سچ جانیں۔ اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں"۔ خالق خُدا وند اپنی محبت میں موت سے بچنے کے لئے انتباہ کرتا رہتا ہے۔ وہ انسان جو اُس کی اگاہیوں کو ہٹ دھرمی سے مسلسل ٹھکراتے رہتے ہیں اُن سے خُدا اپنا رُوح واپس کھینچ لیتا ہے اور اُنہیں اُس فریب کے حوالے کر دیتا ہے جسے وہ خود پیار کرتے ہیں۔

یوں پولُس نے بدی کی قوت کے سارے کام کا خاکہ تیار کر کے بتا دیا جو صدیوں تک تاریک زمانہ میں ظلم و ستم کے ذریعہ مسیح کی آمد ثانی تک جاری رہنے کو تھا۔ چُونکہ تھسلُنیکے کی کلیسیا کے ایماندار مسیح کی فوری آمد کی توقع کرتے تھے، لہٰذا رسُول نے اُنہیں نصیحت کی کہ اُس خدمت کو جو آپ کے سامنے ہے خُدا کےخوف اور بہادری سے نبھاتے جائیں۔ رسُول نے انہیں نصیحت کی اپنے فرائض سے غفلت نہ برتیں اور نہ ہی بیکار بیٹھے مکھیاں مارتے رہیں۔ ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں۔ بیدل نہ ہوں ایمان کو تھامے رکھیں۔ "پس اے بھائیو! ثابت قدم رہو اور جن روایتوں کی تُم نے ہماری زبانی یا خط کے ذریعہ سے تعلیم پائی ہے اُن پر قائم رہو۔ اب ہمارا خُداوند یسوع مسیح خود اور ہمارا باپ خُدا جس نے ہم سے محبت رکھی اور فضل سے ابدی تسلی اور اچھی اُمید بخشی۔ تُمہارے دلوں کو تسلی دے اور ہر ایک نیک کام اور کلام میں مضبوط کرے۔ مگر خُدا وند سچا ہے وہ تُم کو مضبوط کرے گا اور اُس شریر سے محفوظ رکھے گا۔ اور خُدا وند میں ہمیں تُم پر بھروسہ ہے کہ جو حُکم ہم تُمہیں دیتے ہیں اس پر عمل کرتے ہو اور کرتے بھی رہو گے۔ خُدا وند تمہارے دلوں کو خُدا کی محبت اور مسیح کے صبر کی طرف ہدایت کرے۔

ایمانداروں کی خدمت کا کام ایمانداروں کو خود خُدا وند نے تفویض کیا۔ وفاداری سے فرض نبھاتے ہوئے انہیں وہ نُور دوسروں تک پہنچانا ہے جو انہیں خود حاصل ہُوا ہے۔ رسُول نے انہیں نصیحت کی کہ بھلائی کے کاموں سے جی نہ چرائیں۔ بلکہ اس نے انہیں اپنا نمونہ پیش کیا کہ وہ منادی کے ساتھ ساتھ اپنی روزی بھی کماتا تھا۔ اُس نے اُنہیں سخت سُست کہا اور اُن کی گوشمالی کی جو بیکار سُست پڑے رہتے ہیں اُس نے اُنہیں حُکم دیا۔ "چُپ چاپ کام کر کے اپنی ہی روٹی کھائیں" رسُول نے مزید کہا کہ جو خُدا کے خادموں کی ہدایات کی پرواہ نہیں کرتا اُن سے واسطہ نہ رکھو۔ مگر انہیں دشمن نہ جانو بلکہ بھائی سمجھ کر نصیحت کرو۔

اس خط کو بھی رسُول نے دُعا کے ساتھ بند کیا۔ "اب خُدا وند جو اطمینان کا سر چشمہ ہے آپ ہی تُم کو ہمیشہ اور ہر طرح سے اطمینان بخشے۔ خُدا وند تُم سب کے ساتھ رہے۔"

باب ۲۶ - اُپلوس کُرنتھس میں

کُرنتھس سے روانگی کے بعد پولُس کی خدمت کا اگلا مقام افسس تھا۔ وہ یروشلیم میں آنے والی عید منانے جارہا تھا اس لئے افسس میں اس کا قیام لازماً مختصر تھا۔ اُس نے ہیکل میں یہودیوں کے ساتھ تبادلہ ء خیال کیا۔ وہ اُس کے دلائل سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اُنہوں نے اُس کی منت کی کہ اُن کے درمیان خدمت جاری رکھے۔ چونکہ یروشلیم جانے کی تجویز نے اُسے اُس وقت تو زیادہ دیر ٹھہرنے کی مُہلت نہ دی تاہم اُس نے اُن کے پاس واپس لوٹنے کا وعدہ کر لیا۔ بلکہ یہ کہا "اگر خُدا نے چاہا تو تُمہارے پاس پھر آوں گا" پرسکلہ اور اکولہ بھی افسس میں اُس کے ہمراہ گئے۔ چنانچہ اُس نے اُنہیں وہیں چھوڑا تاکہ اُس کام کو جاری رکھیں جو اُس نے شرُوع کیا تھا۔

یہ اُس وقت کی بات ہے جب "اُپلوس نام ایک یہودی اسکندریہ کی پیدائش خُوش تقریر اور کتاب مقدس کا ماہر افسس میں پہنچا۔" اُس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی منادی سُنی تھی اور توبہ کا بپتسمہ بھی لیا تھا۔ اور وہ زندہ گواہی تھی کہ نبی کی خدمت رائیگاں نہیں گئی۔ کتاب مقدس کے مطابق اُپلوس نے خُدا وند کی راہ کی تعلیم پائی تھی اور رُوحانی جوش سے کلام کرتا اور یسُوع کی بابت صحیح صحیح تعلیم دیتا تھا مگر صرف یوحنا ہی کے بپتسمہ سے واقف تھا"۔

افسس میں وہ عبادت خانہ میں دلیری سے بولنے لگا۔ اُس کے سامعین میں پرسکلہ اور اکولہ بھی تھے، جنہوں نے معلوم کر لیا کہ اُسے ابھی انجیل کی پُوری پُور روشنی نہیں ملی۔ اُس کی باتیں سُن کر وہ "اسے اپنے گھر لے گئے اور اُس کو خُدا کی راہ اور زیادہ صحت سے بتائی" ان کی تعلیم سے اُپلوس صحائف کو زیادہ صفائی سے سمجھنے لگا اور مسیحی ایمان کا بہترین محافظ ثابت ہُوا۔

جب اُس نے ارادہ کیا پاراتر کراخیہ کو جائے تو "بھائیوں نے اُس کی ہمت بڑھا کر شاگردوں کو لکھا کہ اُس سے اچھی طرح ملنا۔ کیونکہ وہ ایسا معلم ہے جو مسیحی کلیسیا کی تعلیم دیتا ہے۔ وہاں پہنچ کر اُس نے ان لوگوں کی بڑی مدد کی جو فضل کے سبب سے ایمان لائے تھے--- وہاں سے وہ کُرنتھس چلا گیا جہاں وہ گھر گھر جا کر خدمت کرتا رہا اور بہت سے یہودیوں کو قائل کر لیا۔ اور کتاب مقدس سے ثابت کرتا رہا کہ یسُوع ہی مسیح موعود ہے۔ کُرنتھس میں پولُس رسُول نے سچائی کا بیج بویا تھا مگر اُپلوس کی محنت اور خدمت سے اُن میں سے بعض نے جو ایمان لائے اُنہوں نے اُپلوس کی خدمت کو پولُس کی منادی سے زیادہ سراہا۔ ایک آدمی کا مقابلہ دوسرے آدمی کے ساتھ کرنے سے کلیسیا میں دو دھڑے بن گئے جس سے انجیل کی منادی کو خطرہ لاحق ہو گیا۔

ڈیڑھ برس کا عرصہ جو پولُس نے کُرنتھس میں گزارا اُس دوران اس نے جان بوجھ کر انجیل کی سادہ تعلیم دی۔ "اور اے بھائیو! جب میں تُمہارے پاس آیا اور تُم میں خُدا کے بھید کی منادی کرنے لگا تو اعلیٰ درجہ کی تقریر یا حکمت کے ساتھ نہیں آیا۔ اورمیری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لُبھانے والی باتیں نہ تھی بلکہ رُوح اور قُدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔ تاکہ تمہارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خُدا کی قُدرت پر موقوف ہو"۔۱- کرنتھیوں ۲:۱، ۲:۴-۵

پولُس رسُول نے یہ انجیل پیش کرنے کا سادہ طریقہ کلیسیا کی ضرُورت کے پیش نظر اختیار کیا تھا۔ "اور اے بھائیو! میں تُم سے اس طرح کلام نہ کر سکا جس طرح رُوحانیوں سے بلکہ جیسے جسمانیوں سےاور اُن سے جو مسیح میں بچے ہیں۔ میں نے تُمہیں دُودھ پلایا اور کھانہ نہ کھلایا۔ کیونکہ تُم کو اس کی برداشت نہ تھی بلکہ

اب بھی برداشت نہیں"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۳:۱-۲ ۔۔۔ جو سبق پولُس سکھانا چاہتا تھا بہت سے کُرنتھس کے ایماندار اُسے سیکھنے میں بڑے سُست تھے۔ اُن کی رُوحانی ترقی کی رفتار اس قدر نہیں تھی جس قدر ان کو مواقع فراہم ہوئے تھے۔ انہیں تو مسیحی تجربہ میں بہت ہی آگے بڑھنا چاہیئے تھا اور ان کا ایمان اب تک بہت ہی گہرا ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر وہ اُسی سطح پر تھے جہاں شاگرد کھڑے تھے جب مسیح یسُوع نے انہیں یہ کہا "مجھے تُم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تُم ان برداشت نہیں کر سکتے"۔ یوحنا ۱۲:۱۶۔۔۔ حسد، بدگمانیاں اور ایک دوسرے پر الزامات وغیرہ نے ان کے دلوں کو بند کر دیا تھا اور رُوح القدس ان کے دلوں پر پوری طرح کام نہ کر سکا تھا جو" سب باتیں بلکہ خُدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے"۔ کرنتھیوں ۱۰:۲۔۔۔ بے شک وہ دنیاوی علم میں دانا اور بالغ تھے مگر مسیح کے علم میں ابھی بچے ہی تھے۔

اس لئے پولُس کے لئے لازم تھا کہ اس حالت میں وہ کُر نتھس کے لوگوں کو مسیحی دین اور ایمان کی ابجد ہی سکھاتا۔ اُسے انہیں اُسی طرح سکھانا تھا جس طرح اُن کو جو دل پر الہٰی تاثیر کی قوت سے بے بہرہ ہیں۔ اس وقت وہ نجات کے بھیدوں کے سمجھنے سے قاصر تھے کیونکہ "نفسانی آدمی خُدا کے رُوح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیوں کہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں" ۔۱۔ کرنتھیوں ۱۴:۲ پولُس نے تو صرف بیج بونے کی سعی فرمائی جسے دوسرون نے پانی دینا تھا۔ وہ جو اس کے بعد لازم تھا کہ وہ اس کام کو وہیں سے شُروع کرتے جہاں سے اس نے چھوڑا تھا۔ اور وقت مقررہ پر جب کلیسیا برداشت کرنے کے قابل ہو جاتی تو اُسے رُوحانی علم اور روشنی فراہم کی جاتی۔

جب پولُس نے کُرنتھس میں خدمت شرُوع کی تو اُس نے محسُوس کیا اُسے کلیسیا کو بڑی احتیاط کے ساتھ عظیم سچائیوں سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُسے اچھی طرح معلُوم تھا کہ اُس کے سامعین میں بعض حضرات ایسے ہیں جو انسانی مادی علم میں ماہر ہیں، بعض جھوٹی عبادت کے دلدادہ ہیں اور اسی نظام کو پسند کرتے ہیں اور وہ اندھیرے میں ٹٹول رہے ہیں۔ اور وہ فطرت کی کتاب میں کچھ ایسے نظریے تلاش کرنے کی اُمید کرتے ہیں جو رُوحانی اور اخلاقی زندگی کی نفی کریں جو کتاب مقدس میں پائی جاتی ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ نقاد حضرات کلام مقدس کی فرق تفسیر کریں گے، اور ملحد خُدا کے کلام کا ٹھٹھا اڑائیں گے۔

جب رسُول رُوحوں کو صلیب تلے لے کر آرہا تھا تو اس نے ان کو براہِ راست لعنت ملامت نہ کی جو عیاش زانی تھے اور نہ ہی اس نے بعض کو اس لئے جھڑکا کہ ان کے گناہ رُوح القدس کی نظر میں کس قدر نفرت انگیز ہیں۔ مگر اس نے ان کے سامنے حقیقی زندگی کے معنی رکھے اور اُن کے ذہنوں میں معلم اعظم کی تعلیم کی تاثیر ڈالنے میں کوشاں رہا۔ اگر وہ اسے حاصل کر لیتے تو وہ دُنیاوہ خواہشات سے بالا تر ہو جاتے۔ وہ گناہ کو ترک کرکے پاکیزگی پر اکتفا کیا جو ہر اس شخص کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے جسے خُدا کی بادشاہت میں جگہ پانا ہے۔ وہ اُن کے اندر انجیل کی روشنی کو دیکھنا چاہتا تھا جو اُن کے ذہنوں کے دریچوں سے تاریکی کو کھرچ کر نکال دیتی تاکہ وہ دیکھ سکتے کہ ان کی بدکاریاں، حرامکاریاں اور غلیظ منصوبے خُدا کی نظر میں کس قدر نفرت انگیز ہیں۔ چنانچہ اُس نے مسیح اور اس کی صلیب کو ہی سرفراز کرنے کی ذمہ داری نبھائی۔ اُس نے اُنہیں دکھائی چاہا کہ اُن کا علم، اُن کی ایمانداری، جانفشانی اور بڑی لگن سے کیا ہوا مطالعہ اور خُوشیاں، صرف نجات کی سچائی کے متعلق ہونی چاہئیں جو توبہ کے ذریعہ مسیح میں ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔

حکیم اور فلاسفر نجات کی روشنی سے اس لئے منہ موڑ گئے کیونکہ اُن کے غلط نظریات کی بے حُرمتی اور نفی ہوتی تھی۔ مادہ پرست اور مظاہر پر پرست نجات کی روشنی سے اس لئے پیچھے ہٹ گئے کیونکہ یوں دُنیا

کے بُت اُن سے جُدا ہو جاتے اور دُنیا ہاتھ سے جاتی رہتی۔ پولُس رسُول نے دیکھا کہ اس سے پہلے کہ انسان مسیح کو پیار کرنا سیکھے لازم ہے پہلے وہ مسیح کی سیرت اور اس کی صلیب کو ایمان کی آنکھ سے اچھی طرح دیکھ لے۔ اس لئے یہاں اُسے کلیسیا کے ساتھ ایسا مطالعہ شُروع کرنے کی ضرورت تھی جو ابدیت تک نجات یافتگان کے لئے گیت بھی ہو اور علم بھی۔ کیونکہ صرف اور صرف صلیب کی روشنی میں ہی انسانی رُوح کی قد رو قیمت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔

خُدا وند کے فضل کو جلا بخشنے اور روشن کرنے والی تاثیر ہی انسان میں باعث تبدیلی ہو سکتی ہے۔ آسمانی بارگاہیں مادی انسان اور انسانی نیت کی رغبت کے مطابق نہیں یعنی غیر تبدیل شدہ شخص آسمانی بارگاہوں کے لائق ہی نہیں۔ اس لئے کہ غیر تبدیل اور غیر تقدیس شدہ دلوں کے لئے آسمانی بارگاہوں میں کوئی دلکشی نہیں کہ وہ وہاں قیام کرنے کی چاہت کریں۔ اور اگر یہ ممکن ہو کہ یہ آسمانی بادشاہت میں جا سکیں تو وہاں وہ کوئی ایسی شے نہیں پائیں گے جو اُن کی دلچسپی اور دلکشی کا سبب ہو۔ اس سے پہلے کہ گرا ہوا انسان آسمانی بارگاہوں کے قابل ہو وہ رغبتیں اور خواہشیں جو انسانی دل کو کنٹرول کرتی ہیں وہ خُدا کے تابع ہونی چاہئیں تاکہ وہ مقدس فرشتگان کی رفاقت و شراکت کا لُطف اُٹھا سکے--- جب انسان گناہ کی طرف سے مر جاتا ہے تو وہ فوراً ابدی زندگی پانے کے لئے مسیح میں زندہ ہو جاتا ہے۔ اس کا دل الہٰی محبت سے بھر پور ہو جاتا ہے۔ اس کی سوچ پاک ہو جاتی ہے۔ اور وہ علم اور مسرت کے ان چشموں سے پیا س بجھاتا ہے جو ہمیشہ جاری و ساری رہتے ہیں۔ اور اس کی راہیں ابدی نور سے جگمگا اٹھتی ہیں۔ کیونکہ اب زندگی کا نور ہمہ وقت اس کے ساتھ ہے۔

پولُس کُرنتھس کی کلیسیا کے بھائیوں کے ذہن میں یہ بات ڈالنا چاہتا تھا کہ میں خود اور میرے خدمت گزار بھائی محض انسان ہیں اور خُداوند کے حُکم کے تحت سچائی کی منادی کرتے ہیں۔ سب خادم اسی ایک کام کو انجام دیتے ہیں اور ہم سب اپنی خدمت میں کامیابی کے لئے خُداوند پر ہی تکیہ کرتے ہیں۔ کلیسیا میں جو یہ بحث چھڑ گئی کہ یہ خادم اُس خادم سے اچھا اور قابل ہے خُداکی مرضی کے مطابق نہ تھی بلکہ یہ انسانی ذہن کی اختراع اور انسانی دل کی رغبت کے مطابق تھی۔ "اس لئے جب ایک کہتا ہے میں پولُس کا ہوں اور دوسرا کہتا ہے میں اپلوس کا ہوں تو کیا تُم انسان نہ ہوئے۔ اُپلوس کیا چیز ہے؟ اور پولُس کیا؟ خادم جن کے وسیلہ سے تُم ایمان لائے اور ہر ایک کی وہ حیثیت ہے جو خُدا وند نے اُسے بخشی ہے۔ میں نے درخت لگایا اور اُپلوس نے پانی دیا مگر بڑھایا خُدا نے۔ پس نہ لگائے والا چیز ہے نہ پانی دینے والا مگر خُدا جو بڑھانے والا ہے۔ لگانے والا اور پانی دینے والے دونوں ایک ہیں لیکن ہر ایک اپنا احر اپنی محنت کے موافق پائے گا۔ کیونکہ ہم خُدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۳:۴-۷

یہ پولُس ہی تھا جس نے پہلے کُرنتھس میں انجیل کی منادی کی اور اسی نے ہی وہاں کلیسیا کو منظّم کیا۔ یہی خدمت خُدا وند نے اُسے سونپی تھی۔ بعد میں خُدا کی ہدایت پر دوسرے کار گزار کُرنتھس میں لائے گئے تاکہ وہ بھی اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کریں ۔ جو بیج بویا گیا تھا، لازم تھا کہ اس کی آب یاری کی جاتی اور یہ خدمت اُپلوس کے سپرُد ہوئی۔ اس نے خدمت کے سلسلہ میں پولُس کی پیروی کی اور مزید ہدایات دیں تاکہ بویا گیا بیج بڑھے اور پھل لائے۔ اس نے لوگوں کے دلوں کو جیت لیا مگر اُسے بڑھانے والا صرف خُدا وند ہی تھا۔ یہ انسانی نہیں بلکہ قوت الہٰی ہے جو انسانی چال چلن کو تبدیل کرنے پر قادر ہے۔ وہ جو بیج بوتے ہیں، اور جو پانی دیتے ہیں وہ اُسے بڑھا نہیں سکتے مگر وہ خُدا کے ساتھ ملکر کام کرتے ہیں۔ اُن کے ذریعے خُدا وند اپنے کام کو آگے بڑھاتا ہے۔ اور خدمت سے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کا سہرہ صرف اور صرف مسیح یسُوع کے سر ہوتا

ہے۔ کیونکہ اس سے اُسے ہی عزت اور جلال ملتا ہے۔ خُداوند کے خادموں کو ایک جیسی نعمتیں نصیب نہیں ہوئیں مگر وہ سب کے سب اسی کے کارندے ہیں۔ ہر ایک کو مُعلم اعظم کے قدموں نصیب نہیں ہوئیں مگر وہ سب کے سب اسی کے کارندے ہیں۔ ہر ایک کو مُعلم اعظم کے قدموں میں بیٹھ کر سیکھنے اور سیکھ کر دُوسروں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ خُدا وند نے اپنے ہر خادم کو ایک خاص خدمت سونپی ہے۔ بے شک نعمتیں مختلف انواع کی ہیں مگر سب نے یک دل ہو کر ایک ہی مقصد کو رُوح القدس کے تحت ہو کر انجام دینا ہے۔ اور جونہی وہ نجات کا پیغام دیں گے تو خُداوند کی قُدرت سے بہتیرے تائب ہو کر صلیب تلے جمع ہو جائیں گے۔ اصل میں انسان مسیح یسوع کی ذات میں گم ہو کر اس کی خدمت انجام دیتے ہیں اور ہزاروں ہزار میں مسیح یسوع ہی نمایاں نظر آتا ہے۔ اور مسیح یسُوع اور اس کی افواج مل کر خوشنما جتھا بن جاتا ہے۔

"لگانے والا اور پانی دینے والا دونوں ایک ہیں کیوں کہ ہم خُدا کے ساتھ مل کر کام کرنے والے ہیں تُم خُدا کی کھیتی ہو اور خُدا کی عمارت ہو"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۳:۸-۹۔ اس ورد میں پولُس رسُول کلیسیا کو کھیتی کی نظیر قرار دیتا ہے جس میں مزدُور کام کرتا اور خُدا کے تاکستان کی حفاظت کرتا ہے اور جس کو خُدا وند کے لئے مُقدس ہیکل کے طور پر تعمیر ہونا ہے۔ خُدا وند خود سب سے بڑا معمار ہے اور اُس نے ہر شخص کو اس کا کام دے رکھا ہے۔ چنانچہ ہر ایک کو اس کے زیر نگرانی کام کرنا ہے اور خُدا وند کو اپنے وسیلہ کام کرنے دینا ہے۔ وہ انہیں ہنر اور طریقہ ء کار سکھاتا ہے اور اگر وہ اس کی ہدایات پر متوجہ ہوں گے تو اُن کا کام کامیابیوں سے ہمکنار ہو گا۔ خُدا وند کے خادموں کو یک جان دوقالب ہو کر کام کرنا ہو گا۔

" برادرانہ محبت سے آپس میں ایک دوسرے کو پیار کرو۔ عزت کے رُو سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو" رومیوں ۱۲:۱۰--- کسی پر نکتہ چینی سے گریز کرنا ہے۔ کسی کے کام کا ستیاناس نہیں کرنا، نہ علیحدہ پارٹی بنانا ہے۔ کیونکہ جس کسی کو بھی خُدا وند نے بُلایا ہے اُسے دوسرے سے فرق خدمت سونپی ہے۔ ہر ایک کی اپنی انفرادیت ہے جسے کیس بھی حال میں کسی دوسرے شخص کی ذات میں ضم نہیں کرنا ہے۔ اس کے باوجود ہر ایک کو اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہے۔ خُدا کی خدمت میں سب کرگزار (فرق فرق خدمت اور نعمت رکھنے کے باوجود) ایک ہیں۔ دُوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھنے یا دوسروں کے بارے نازیبا کلام کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کوئی بھی دوسروں کے لئے مثالی یا افضل نہیں ہے۔ خُدا وند کی زیر نگرانی ہر ایک کو اپنی ہی خدمت انجام دینا ہے، چنانچہ دوسرے کار گزاروں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا، پیار کرنا اور اُن کی ہمت افزائی کرنا چاہئے۔کیونکہ سبھوں نے مل کر کام کو پایہء تکمیل تک پہنچایا ہے۔

رسُول نے یہ تمام اصولات کُرنتھس کی کلیسیا کو ایک خط کے ذریعے پہنچائے۔ "آدمی ہم کو مسیح کا خادم اور خُدا کے بھیدوں کا مختار سمجھے۔ اور یہاں مختار میں یہ بات دیکھی جاتی ہےکہ دیانتدار نکلے ۔ لیکن میرے نزدیک یہ نہایت خفیف بات ہے کہ تُم یا کوئی انسانی عدالت مجھے پرکھے بلکہ میں خود بھی اپنے آپ کو نہیں پرکھتا، کیونکہ میرا دل تو مجھے ملامت نہیں کرتا مگر اس سے میں راستباز نہیں ٹھہرتا بلکہ میرا پرکھنے والا خُدا وند ہے۔ پس جب تک خُدا وند نہ آئے وقت سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ کرو۔ وہی تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کر دے گا اور دلوں کے منصوبے ظاہر کر دے گا اور اس وقت ہر ایک کی تعریف خُدا کی طرف سے ہو گی"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۴:۱-۵

کسی بھی انسان کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ یہ فیصلہ دے کہ فلاں کار گزار ایسا ہے اور فلاں ویسا ہے۔ انسان کے کام کا منصف صرف خُداوند خُدا ہی ہے۔ اور وہی ہر ایک کو اس کے کام کے موافق اجر دے گا۔ پولُس نے

بات کو جاری رکھتے ہوئے اس موازنہ کا براہِ راست ذکر کیا جو اُپلوس اور اس کے درمیان بعض لوگوں نے کیا تھا۔ ‘‘اور اے بھائیو! میں نے ان باتوں میں تُمہاری خاطر اپنا اور اُپلوس کا ذکر مثال کے طور پر کیا تاکہ تُم ہمارے وسیلے سے یہ سیکھو کہ لکھے ہوئے سے تجاوز نہ کرو اور ایک کی تائید میں دوسرے کے برخلا شیخی نہ مارو۔ تُجھ میں اور دوسرے میں کون فرق کرتا ہے؟ اور تیرے پاس کونسی ایسی چیز ہے جو تُو نے دوسرے سے نہیں پائی؟ اور جب تُو نے دوسرے سے پائی تو فخر کیوں کرتا ہے کہ گویا نہیں پائی’’۔ ۱۔کرنتھیوں ۴:۶-۷

پولُس نے بڑی صفائی سے اُن مصیبتوں اور ظُلم کا ذکر کیا جو اُس نے اور اس کے معاونین نے مسیح کی خدمت کی خاطر برداشت کیں۔ ‘‘ہم اس وقت بھوکے پیاسے ننگے ہیں اور مُکے کھاتے اور آوارہ پھرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھوں سے کام کر کے مشقت اُٹھاتے ہیں۔ لوگ بُرا کہتے ہیں ہم دُعا دیتے ہیں۔ وہ ستاتے ہیں ہم سہتے ہیں۔ وہ بدنام کرتے ہیں ہم منت سماجت کرتے ہیں ہم آج تک دُنیا کے کُوڑے اور سب چیزوں کی جھڑن کی مانند رہے۔ میں تمہیں شرمندہ کرنے کے لئے یہ باتیں نہیں لکھتا بلکہ اپنے پیارے فرزند جان کر تُم کو نصیحت کرتا ہوں۔ کیوں کہ اگر مسیح میں تُمہارے استاد دس ہزار بھی ہوتے تو بھی تُمہارے باپ بہت سے نہیں۔ اس لئے میں ہی انجیل کے وسیلہ سے مسیح یسوع میں تمہارا باپ بنا’’۔ ۱۔ کرنتھیوں ۴:۱۱-۱۵

جب خُدا وند انجیل کے خادموں کو بطور اپنے سفیروں کے بھیجتا ہے اور سامعین میں سے بعض لوگ ایک خادم کو دوسرے خادم پر ترجیح دیتے ہیں اور اُس کی مُنادی سُننے پر رضا مند نہیں ہوتے تو اس سے بھیجنے والے کی بے حُرمتی اور رسوائی ہوتی ہے۔ خُدا وند اپنے لوگوں کے لئے مدد بہم پہنچاتا ہے مگر یہ مدد لوگوں کی اپنی مرضی کے چناو کے مطابق ہوتی کیونکہ انسان تو کوتاہ اندیش ہوتے ہیں اور وہ اس بات میں امتیاز نہیں کر سکتے کہ اُن کے بہترین مفاد میں کیا ہے؟ ایسا شاذو نادر ہی ہوتا ہے کہ ایک خادم میں وہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہوں جو کلیسیا کو کامل بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ اسی لئے خالق خُدا وند اُن کے پاس دوسرے خادموں کو بھیجتا ہے جن میں وہ وصف ہوتے ہیں جن سے پہلے خُدام عاری تھے۔

کلیسیا کو خُدا وند کے شکر گزار ہوتے ہوئے مسیح کے خدام کو اُسی طرح قبول کرنا چاہیے جیسے وہ اپنے آقا کو قبول کرتے ہیں۔ اور اُنہیں ان تمام ہدایات سے مستفید ہونا چاہئے جو خُدا کا خادم اُس کے کلام سے اُن تک پہنچاتا ہے۔ وہ صداقتیں جو خُداوند کا خادم پیش کرتا ہے اُنہیں صدق دل سے قبول کریں۔ مگر کسی کو اپنا معبود بنا کر پوجنا شُروع نہ کر دیں۔

مسیح کے فضل سے خُدا کے خادم نور اور برکت و رحمت کے پیامبر بنائے گئے ہیں۔ اور جیسے ہی وہ ایمانداری اور ثابت قدمی سے دُعا کے ذریعہ رُوح القدس پاتے ہیں اور رُوحوں کو جیتنے کے بوجھ کو لے کر آگے بڑھتے ہیں اور اُن کا دل صلیب کی فتح کو مزید آگے بڑھانے کے لئے جوش مارتا ہے تو وہ یقیناً اپنی محنت کا پھل پائیں گے۔ نہ وہ اپنی حکمت کا مظاہرہ کریں گے اور نہ ہی وہ اپنی عزت بزرگی اور جاہ و حشمت کے خواہاں ہوں گے۔ مگر وہ ایسا کام کریں گے جو ابلیس کے حملے کے سامنے مستحکم رہے گا۔ بہت سی رُوحیں ظُلمت سے نُور کی طرف پلٹیں گی اور بہت سی کلیسیائیں قائم ہوں گی۔ بنی نوع انسان تائب ہو کر خادم کو نہیں مسیح یسُوع کو قبول کریں گے۔ خادم پس پردہ ہو گا۔ اور صرف مسیح مصلوب ہی جلوہ گر ہو گا۔

وہ خدام جو آج مسیح یسُوع کے تاکستان میں خدمت انجام دے رہے ہیں، وہ بھی اُنہی اخلاقی اور مذہبی اوصاف کا مظاہرہ کر سکتے ہیں جو رسولی زمانہ میں انجیل کے خادم کرتے تھے۔ آج بھی خُدا وند خادموں کو وہی قوت

دینے کو تیار ہے جو اُس نے پولُس اور اُپلوس، سیلاس اور تیمتھیس، پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو مرحمت فرمائی تھی۔

رسُولوں کے زمانہ میں کُچھ گُمراہ شُدہ رُوحیں تھیں جو مسیح یسُوع میں ایمان رکھنے کی دعویدار تھیں مگر اُن کے دل میں مسیحی سفیروں کے لئے کوئی عزت و احترام نہ تھا۔ وہ اعلانیہ کہتے تھے کہ ہم کسی انسانی معلم سے تعلیم نہیں پاتے بلکہ انجیل کے خادموں کے بغیر ہی بلاواسطہ مسیحی یسُوع سے سیکھتے ہیں۔ وہ رُوح میں خُود مختار تھے اور کلیسیا کی آواز کے تابع ہونے کے انکاری تھے۔ ایسے لوگ فریب کے ہولناک خطر سے دو چار تھے۔

خُدا وند نے اپنی کلیسیا میں ایسے مددگار مقرر کر رکھے ہیں جن کے پاس مختلف توڑے ہیں جو دُوسرون کے صلاع مشورہ سے رُوح القدس کے مزاج کے مطابق خدمت انجام دیتے ہیں۔ لیکن وہ حضرات جو خالصتاً اپنی ہی مرضی کے تابع ہو کر اور دوسروں کے ساتھ مل کر خدمت نہیں کرنا چاہتے ان کا تجربہ خُدا کے کام میں بڑا وسیع ہوتا ہے۔ ایسے لوگ خود اعتمادی کا شکار ہو جائیں گے اور نوبت یہاں تک پہنچے گی کہ وہ حق اور باطل میں امتیاز نہ کر سکیں گے۔ ایسے لوگوں کو کلیسیا کے لیڈر کے طور پر چُننا خطرے سے خالی نہ ہو گا، کیونکہ وہ اپنی ہی تجاویز اور سوچ پر عمل پیرارہیں گے اور اپنے بھائیوں کے صلاح مشوروں کو پس پشت ڈال دیں گے۔ اس لئے ابلیس کے لئے ایسے لوگوں کے ذریعہ کام کرنا بہت آسان ہے جنہیں ہر قدم پر بھائیوں کے صلاح مشورے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے کلیسیا کی رہبری کرنے بیڑا مسیح یسوع سے حلیمی، انکساری اور فروتنی کا سبق سیکھنے بغیر ہی اُٹھا لیا ہے۔

محض خیال و گمان فرائض کی انجام دہی کے لئے غیر محفوظ ہیں۔ ابلیس اکثر لوگوں کو یہ یقین کر لینے کے لئے ترغیب دیتا ہے کہ خُدا ہی ان کی رہنمائی کر رہا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیال و گمان کے تحت کام کرتے جاتے ہیں۔ لیکن اگر ہم خبر داری سے کام کریں اور بھائیوں سے مشورہ لیں تو ہمیں خُدا وند کی مرضی معلوم ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے "وہ حلیموں کو انصاف کی ہدایت کرے گا ہاں وہ حلیموں کو اپنی راہ بتائے گا"۔ زبور ۹:۲۵

ابتدائی کلیسیا میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو پولُس اور اُپلوسی دونوں سے انکاری تھے اَور پطرس کو ہی اپنا رہبر مانتے تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ جب مسیح یسُوع اس دھرتی پر تھا، پطرس کو ہی سب سے زیادہ مسیح کے ساتھ لگاو تھا جبکہ اُس وقت پولُس مسیح کے پیروکاروں کو ستاتا تھا۔ ان کے نظریات اور احساسات کی بنیاد تعصب پر تھی۔ وہ اس فراخدلی، غمگساری اور اس فیاضی کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے جو انسان کے دل میں مسیح یسُوع کی موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔

اس طرح کی گروہی رُوح کلیسیا کے لئے بڑی قباحت کا موجب بن سکتی تھی۔ لہٰذا خُداوند نے پولُس کو ہدایت کی کہ کلیسیا کو اور خصوصاً ان کو جو ایسا سوچتے ہیں ان سے یوں التماس کرے۔ "تُم میں سے کوئی تو اپنے آپ کو پولُس کا کہتا ہے کوئی اُپلوس کا کوئی کیفا کا کوئی مسیح کا۔ کیا مسیح بٹ گیا؟ کیا پولُس تُمہاری خاطر مصلوب ہوا؟ یا تُم نے پولُس کے نام کا بپتسمہ لے لیا؟ "پس آدمیوں پر کوئی فخر نہ کرے کیونکہ سب چیزیں تُمہاری ہیں خواہ پولُس ہو، خواہ اُپلوس، خواہ کیفا، خواہ دنیا، خواہ زندگی، خواہ موت، خواہ حال کی چیزیں، خواہ استقبال کی۔ سب تُمہاری ہیں اور تُم مسیح کے ہو اور مسیح خُدا کا ہے"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲-۱۳ ، ۳:۲۱-۲۳

پولُس اور اُپلوس دونوں خُداوند کی خدمت میں یک جان دوقالب تھے۔ ان میں کیس طرح کی کوئی ناچاقی موجود نہ تھی۔ مگر اُپلوس کو اس بات سے دلی دُکھ ہُوا کہ کُرنتھس کی کلیسیا میں پھُوٹ پڑ گئی ہے۔ اس نے اس بٹوارے سے بالکل ناجائز فائدہ نہ اُٹھایا جو اُپلوس کو پولُس پر ترجیح دینے سے وجود میں آیا۔ اور نہ ہی اُس نے اس کی ہمت افزائی کی بلکہ تفرقے کے اس میدان سے وہ فوراً باہر نکل گیا اور بعد میں جب پولُس نے اُسے کُرنتھس میں دوبارہ جانے کے لئے کہا تو اُس نے وہاں جانے سے معذرت کر لی۔ اور دوبارہ وہاں خدمت کے لئے اس وقت تک حاضر نہ ہُوا جب تک کہ کلیسیا کی رُوحانی حالت تسلی بخش نہ ہو گئی۔

باب ۲۷ - افسس

جب اُپلوس کُرنتھس میں منادی کرنے میں مشغُول تھا، پولُس نے افسس میں واپس جانے کا اپنا وعدہ پُورا کیا۔ تھوڑی دیر یروشلیم میں قیام کرنے کے بعد اُس نے تھوڑا سا وقت انطاکیہ میں بھی گزارہ جہاں اس نے شُروع شُروع میں خدمت انجام دی تھی۔ پھر اس نے بر صغیر کے راستہ سفر کیا۔ "اور ترتیب وار گلتیہ کے علاقہ اور فروگیہ سے گزرتا ہُوا سب شاگردوں کو مضبوط کرتا گیا۔" یہ کلیسیائیں اُس نے خود قائم کی تھیں۔

رسُولوں کے زمانہ میں برصغیر ایشیا کا مغربی حصہ ایشیا کا رُومی صوبہ کہلاتا تھا۔ افسس اُس کا دارُالخلافہ ہونے کے علاوہ بڑا تجارتی مرکز بھی تھا۔ اس کی بندر بندرگاہ ہر وقت بحری جہازوں سے اور اس کے بازار تمام ملکوں کے باشندوں سے کھچا کھچ بھرے رہتے تھے۔ کُرنتھس کی طرح یہ بھی پھلدار مشنری فیلڈ ثابت ہُوا۔

یہودی اب تک تمام مہذب ممالک میں پھیل چکے تھے اور مسیح کی آمد کے متوقع تھے۔ جب یوحنا بپتسمہ دینے والا منادی کرتا تھا تو بہتیرے یہودی جو سالانہ عید منانے یروشلیم آیا کرتے تھے وہ یردن کے کنارے یوحنا کی منادی سُنتے۔ وہاں اُنہوں نے یوحنا کی زبانی سُنا تھا کہ یسُوع ناصری ہی مسیح موعود ہے اور وہ یہ خُوشخبری اپنے اپنے ملک میں لے گئے۔ یوں دُنیا کے تمام حصوں میں یوحنا کی منادی پہنچ گئی۔ اور اُس نے رسُولوں کے لئے راستہ تیار کر دیا"۔

افسس پہنچنے پر پولُس کو وہاں بارہ بھائی ملے جو اُپلوس کی طرح یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد رہے تھے۔ اور اُپلوس کی طرح اُنہوں نے بھی مسیح کے مشن کے بارے کچھ تعلیم پا رکھی تھی بے شک وہ اُپلوس کی سی خوبیوں کے حامل نہ تھے۔ مگر جو تعلیم اُنہوں نے پائی تھی اُسے اُپلوس کی طرح ہی تندہی سے پھیلانے میں مشغول تھے۔ مگر یہ بھائی رُوح القدس کے مشن سے بالکل واقف تھے۔ اور جب پولُس نے اُن سے پُوچھا کہ کیا تُم نے رُوح القدس پایا تو اُن کا جواب یہ تھا "ہم نے تو سُنابھی نہیں کہ رُوح القدس نازل ہُوا ہے" پس تُم نے کس کا بپتسمہ لیا پولُس نے پوچھا؟ اُنہوں نے کہا یوحنا کا بپتسمہ۔

پھر پولُس نے اُن کے سامنے عظیم سچائیاں رکھیں جو مسیحی اُمید کی بُنیاد ہیں۔ اُس نے مسیح کی زمینی زندگی کے بارے اُن کو بتایا، اور پھر اپس کی لعنتی موت کا ذکر کیا۔ اُس نے بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ زندگی کے مالک نے قبر کے بند کھول کر مسیح کو زندہ کیا اور موت کو مفتوح کیا۔ اُس نے مسیح کے اُس حُکم کو دُہرایا جو منجی عالم نے اپنے شاگردوں کودیا۔ "یسُوع نے پاس آکر اُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناو اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو"۔ متی ۲۸:۱۸-۱۹--- ۔ پولُس نے اُن کو مسیح کا یہ وعدہ بھی بتایا کہ وہ مدد گار بھیجے گا جس کی قوت کے ذریعے بہت سے نشان اور عجیب کام وقوع میں آئیں گے۔ اور پھر پولُس نے اُنہیں بتایا کہ کس شان سے پنتِکُست کے دن اس وعدے کی تکمیل ہوئی۔

بڑی خُوشی اور شُکر گزاری اور گہری دلچسپی سے بھائیوں نے پولُس کی باتیں سُنیں۔ ایمان سے اُنہوں نے مسیح کے کفارے کی قُربانی کی صداقت کو قبُول کیا اور مسیح یسُوع کو بطور اپنا نجات دہندہ تسلیم کیا۔ پھر اُنہوں نے مسیح کے نام کا بپتسمہ لیا اور جب پولُس نے اُن پر ہاتھ رکھے تو رُوح القدس اُن پر نازل ہُوا۔ یوں اُنہوں نے رُوح

القدس کا بھی بپتسمہ لیا جس نے انہیں طرح طرح کی زبانیں بولنے اور نبوت کرنے کی توفیق دی۔ اب وہ افسس اور اس کے گرد ونواح اور برصغیر ایشیا میں مشنری خدمت کرنے کے قابل ہو گئے۔

فروتنی اور سیکھنے کی رُوح کو اپنانے سے ہی ان لوگوں نے وہ تجربہ حاصل کیا جس کی بدولت وہ خُداوند کے تاکستان میں خدمت کرنے کے قابل ہو سکے۔ اُن کا نمونہ مسیحیوں کے لئے بڑی قدر و منزلت کا حامل ہے۔ بہتیرے ایسے ہیں جو الہٰی اور رُوحانی زندگی میں بہت ہی کم ترقی کرتے ہیں کیونکہ وہ سیکھنے کی ضرُورت کو محسُوس ہی نہیں کرتے۔ وہ خُدا کے کلام کی سطحی تعلیم پر ہی قناعت کرتے ہیں۔ وہ اپنے عقیدے اور عادات میں کوئی تبدیلی لانا نہیں چاہتے بدیں وجہ وہ عظیم نُور کو حاصل کرنے کے لئ کوئی کوشش بھی نہیں کرتے۔

اگر مسیح کے حواری حکمت کی دل و جان کوشش کرتے تو وہ سچائی کے بڑے بڑے خزانوں کو پاتے جن کو وہ ابھی تک جانتے بھی نہ تھے۔ وہ جو خُود کو پُورے طور پر خُدا وند کے سپُرد کر دے گا ذاتِ الہٰی ضرور اُس کا دست پناہ بنے گا اور اُس کی صحیح سمت میں رہبری فرمائے گا۔ بے شک وہ معمولی شخص ہی کیوں نہ ہو اور بڑی صفات کا بھی مالک نہ ہو، لیکن اگر وہ خُدا کی ہر ہدایت پر بڑی لگن اور محبت سے عمل کرے گا تو اس کی قوا پاکیزہ کی جائیں گی اور وہ سرفراز ہو گا۔ اس میں کام کرنے کی قوت بھر دی جائے گی اور اُس کی استعداد اور قابلیتیں بڑھا دی جائیں گی۔ اور جیسے ہی وہ الہٰی حکمت کے اسباق کا ذخیرہ کرتا جائے گا تو اُسے مقدس فریضہ ادا کرنے کی بخشش ملتی جائے گی، اور وہ اپنی زندگی کو خُدا وند کی عزت و بزرگی اور دُنیا کے لئے باعث برکت بنا سکے گا۔

"تیری باتوں کی تشریح نور بخشتی ہے۔ وہ سادہ دلوں کو عقل مند بناتی ہے"۔ زبور ۱۱۹:۱۳۰ آج بھی دُنیا میں بہتیرے ایسے ایماندار ہیں جو افسس کے ایمانداروں کی طرح رُوح القدس کی خدمت سے بےبہرہ ہیں۔ مگر ہمیں یاد ہونا چاہئے کہ کلام مقدس میں اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ کوئی اور سچائی سکھائی نہیں گئی۔ انبیاء اور رسُول اُسے ہی اپنی زندگی کا موضوع اور راگ بناتے رہے ہیں۔ مسیح یسُوع نے خود نباتات کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ اسی طرح رُوحانی زندگی بھی قائم رہتی ہے--- انگور کا رس جڑوں سے اُوپر تنے کی طرف جاتا اور شاخوں تک رسائی کرتا ہے اور درخت کے نشوونما پانے میں مدد دیتا اور پھر پھُول اور پھل لانے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ بعینہ رُوح القدس کی زندگی بخش قوت نجات دہندہ سے صادر ہوتی اور سرائیت کرتی جاتی ہے، ظاہری اخلاق اور قوت محرکہ کی تجدید کرتی اور تمام خیالات کو قید کرکے خُدا وند کے تابع کرتی ہے۔ یوں رُوح القدس حاصل کرنے والے کو اس قابل کرتی ہے کہ وہ نیکی و بھلائی کے مقدس کام کر سکے۔

اِس رُوحانی زندگی کا دینے والا غیر مرئی ہے۔ اور کس طرح یہ زندگی دی جاتی اور قائم رہتی ہے اس کے بارے صحیح صحیح بتانا انسانی قوت اور منطق سے بعید ہے۔ تاہم رُوح القدس کا عمل و تاثیر دونوں کلام مقدس سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جیسے مادی اور فطری دُنیا میں ہے ویسے ہی رُوحانی دُنیا کا حال ہے۔ جسمانی زندگی لمحہ بہ لمحہ الہٰی قوت کی بدولت زندہ و جاوید رہتی ہے تاہم یہ براہِ راست معجزہ کی بدولت قائم نہیں بلکہ یہ ان برکات کے باعث ہے جو ہماری رسائی میں ہیں۔ پس روحانی زندگی کا انحصار بھی ان ذرائع پر منحصر ہے جو ذاتِ الہٰی نے مہیا کر رکھے ہیں۔ اگر مسیح خُداوند کے حواری کو "کامل بننا اورمسیح کے کامل قد کے اندازہ تک پہنچنا ہے" تو اسے زندگی کی روٹی اور نجات کا پانی پینا ہو گا، اسے جاگتے اور دُعا کرتے رہنا اور ان ہدایات پر عمل پیرا رہنا ہو گا جو خُداوند کے پاک کلام میں دی گئی ہیں۔

یہودی مسیحیوں کے تجربہ میں ہمارے لئے ایک اور سبق بھی ہے کہ جب اُنہوں نے یوحنا سے بپتسمہ لیا تو وہ پُوری طرح مسیح کے مشن سے واقف نہ تھے کہ وہ ہمارے گناہ اپنے اوپر اُٹھانے آیا۔ یہ اُن کی سخت خطا تھی تاہم صاف شفاف روشنی تلے اُنہوں نے مسیح یسُوع کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کر لیا اور اسی کے ساتھ اُن کی ذمہ داریوں میں تبدیلی واقع ہو گئی۔ جونہی اُنہوں نے پاک ترین ایمان پایا اسی کے مطابق ان کی زندگیوں میں تبدیلی واقع ہو گئی۔ اس تبدیلی کے بدلے اور ان کے ایمان کی بدولت انہیں یسُوع مسیح کے نام پر بپتسمہ دیا گیا۔ اپنے دستُور کے موافق پولُس افسس میں یہودیوں کے عبادت خانہ میں منادی کرنے لگا۔ تین ماہ تک وہ مسلسل وہاں خدمت انجام دیتا رہا۔ "پھر وہ عبادت خانہ میں جا کر تین مہینے تک دلیری سے بولتا اور خُدا کی بادشاہی کی بابت بحث کرتا اور لوگوں کو قائل کرتا رہا" شروع شروع میں تو اُسے مثبت جواب ملا اور اُس کی خدمت پھل لائی مگر جیسے دوسری جگہوں پر ہُوا یہاں بھی جلد مخالفت شُروع ہو گئی۔ "لیکن جب بعض سخت دل اور نافرمان ہو گئے بلکہ لوگوں کے سامنے اس طریق کو بُرا کہنے لگے" اور بڑی ہٹ دھرمی سے انجیل کی مخالفت کرنے لگے تو رسُول نے ہیکل میں منادی کرنا بند کر دیا۔

خدا وند کے رُوح نے سچائی کی تلاش میں تھے اُنہیں قائل کرنے کے لئے کافی شہادتیں موجود تھیں۔ مگر بہتیرے ایسے تھے جنہوں نے اپنے آپ کو تعصب اور کم اعتقادی کے حوالے کر دیا اور ان حتمی شہادتوں کی موجودگی میں بھی ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ اسی بات سے ڈرتے ہوئے کہ سچائی کے اِن مخالفوں کے ساتھ میل جول کے نتیجہ میں کہیں ایمانداروں کے ایمان کو ٹھیس نہ پہنچے، پولُس نے اُن سے علیحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ شاگردوں کو الگ کر کے پولُس اُنہیں ہر روز تُرنس کے مدرسہ میں ہدایات دیا کرتا تھا۔ اعمال ۹:۱۹

پولُس نے دیکھا "ایک وسیع اور کار آمد دروازہ کھلا ہے" بےشک وہاں مخالف بھی بہت سے تھے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۹:۱۶ ---- افسس صرف عالی شان شہر ہی نہ تھا وہاں ایشیا کے دوسرے شہروں کے مقابلہ میں بدکاری بھی حد سے زیادہ تھی۔ توہم پرستی، جنسی بے راہ روی، شہوت پرستی نے عوام کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اس کے مندروں کے زیرِ سایہ ہر طرح کا جرائم پیشہ پناہ لیتا کیونکہ وہ ہرطرح کی بدکاری کے اڈے بن چکے تھے۔

افسس دیوی ارتمس کی پوجا کا ہر دلعزیز مرکز تھا۔ ارتمس کے خوبصورت مندر کا چرچا تمام ایشیا بلکہ تمام دُنیا میں ہو تا تھا۔ اُس کی بے مثال شان و شوکت پر شہر ہی نہیں پُور قوم فخر کرتی تھی۔ روایت تھی کہ اس کا بُت آسمان سے اُترا ہے۔ اس پر علامات کے ذریعہ کچھ لکھا ہوا تھا جن کے بارے خیال کیا جاتا تھا کہ اُن میں بڑی بڑی قوت اور قدرت ہے، افسیوں نے ان نشانات کے بیان میں کتابیں لکھ رکھی تھیں اور یہ بھی کہ ان اشارات کوکیسے پڑھنا ہے۔ ان کتابوں کے جاننے والے زیادہ تر جادو گر تھے اور اُن اوہام پرست لوگوں کے ذہنوں کو متاثر کرتے تھے جو ارتمس کے مندر میں پُوجا کے لئے آتے تھے۔

افسس میں خدمت کے دوران ذاتِ الہٰی نے پولُس پر خصوصی کرم کا ہاتھ رکھا۔ خُداوند کی قُدرت اس کی خدمت کے ساتھ منسلک تھی چنانچہ بہت سے مریضوں کو شفا ملی۔ "اور خُدا پولُس کے ہاتھوں سے خاص خاص معجزے دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ رومال اور پٹکے اس کے بدن چُھوا کر بیماروں پر ڈالے جاتے تھے اور ان کی بیماریاں جاتی رہتی تھیں۔ اور بُری رُوحیں اُن میں سے نکل جاتی تھیں" فوق الفطرت قوت کا اس قدر بڑا مظاہرہ اس سے پہلے افسس میں کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا۔ اور نہ ہی افسس کے جادوگر، نجومی اور جھاڑ پھونک کرنے والے پولُس کی ہمسری کر سکے جب یہ معجزات یسُوع ناصری کے نام پر کئے جاتے تو افسس کے

لوگوں کے سامنے یہ ثبوت تھا کہ آسمان کا خُدا وند دیوی ارتمس کے جادوگروں اور پجاریوں سے کہیں بڑھ کر طاقتور ہے۔ یوں خُداوند نے اپنے خادم کو ارتمس کے پجاریوں اور بُت پرستوں سے سربلند کیا۔

مگر وہ جس کے تابع سب بد رُوحیں ہیں اور جن پر اُس نے اپنے خادموں کو اختیار دے رکھا ہے وہ خُود اُن لوگوں پر مزید شرمندگی و ہزیمت اور شکست لانے کو تھا جو بے فائدہ اس کا مقدس نام لیتے ہیں۔ جادوگری موسیٰ کی شریعت کے مطابق ممنوع قرار دی گئی تھی اور جو اُس کا مرتکب ہوتا اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود بعض ملحد و برگشتہ یہودی چوری چُھپے گاہے بگاہے اس کا عمل کرتے۔ پولُس نے جب افسس میں منادی کی اُس وقت وہاں کچھ مرتد یہودی رہتے تھے۔ اُنہوں نے یہ اختیار کیا کہ جن میں بُری رُوحیں ہوں اُن پر خُدا وند یسُوع کا نام یہ کہہ کر پھونکیں کہ جس یسُوع کی پولُس منادی کرتا ہے میں تمہیں اس کی قسم دیتا ہوں۔ یہی کچھ سِکوا یہودی سردار کاہن کے سات بیٹوں نے کیا۔ جب اُنہیں کوئی آسیب زدہ ملا تو اُنہوں نے اپس بد روح کو یہی کہا۔۔۔ مگر بُری رُوح نے جواب میں اُن سے کہا کہ یسُوع کو تومیں جانتی ہوں اور پولُس سے بھی واقف ہوں مگر تُم کون ہو؟ اور وہ شخص جس پر بُری رُوح تھی کُود کر اُن پر جا پڑا اور دونوں پر غالب آ کر ایسی زیادتی کی کہ وہ ننگے اور زخمی ہو کر اُس گھر سے نکل بھاگے"۔ مسیح کے نام کی پاکیزگی کا یہ ایسا واضح اور ٹھوس ثبوت تھا جس میں کسی غلطی کا احتمال نہیں تھا۔ جو مسیح کے مشن میں بے سوچے سمجھے دخل اندازی کرے گا اُسے ایسے ہی شرمناک حالات سے دو چار ہونا ہو گا۔ "پاس سب پر خوف چھا گیا اور خُداوند یسُوع کے نام کی بزرگی ہوئی"۔

وہ حقائق جو پہلے مخفی رکھے گئے تھے اب اُن پر سے پردہ اُٹھ گیا۔ مسیحیت کو قبول کرتے وقت بعض ایک ایمانداروں نے تو پرستی کو پُوری طرح ترک نہ کیا تھا۔ کسی حد تک وہ ابھی بھی جادوگری کی مشق جاری رکھے ہوئے تھے اب اُنہوں نے اپنی غلطیوں کا اقرار اور اظہار کیا۔ اور بہت سے جادوگروں نے اپنی اپنی کتابیں اکٹھی کر کے سب لوگوں کے سامنے جلادیں۔ اور جب ان کی قیمت کا تخمینہ لگایا گیا تو پچاس ہزار روپے کی نکلیں۔ اسی طرح خُدا وند کلام زور پکڑتا، پھیلتا اور غالب ہوتا گیا۔ اپنی جادو کی کتابیں جلانے سے افسیوں کے ایمانداروں نے ثابت کیا کہ جن کتابوں پر وہ پہلے فخر کرتے تھے اب اُن سے کراہت کرتے ہیں۔ جادُو اور جادُو گری کے ذریعہ ہی اُنہوں نے خُدا وند کو خُداوند کو آزردہ اور اپنی روحوں کو زخمی کیا تھا۔ اور اب جادو کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کر کے اپنی حقیقی تبدیلی کا ثبوت فراہم کیا۔

جادو کی ان کتابوں میں بُری روحوں سے رابطہ کرنے کے اصُول و ضوابط مرتب تھے، نیز ابلیس کی پُوجا کرنے کے طریق درج تھے۔ اس کی مدد حاصل کرنے کے طرزِ عمل دیئے گئے تھے اور اس سے معلومات حاصل کرنے کے بھی طریقے رقم تھے۔ اگر شاگرد اُن کتابوں کو اپنے پاس رکھتے تو ان پر آزمائش غالت آسکتی تھی۔ اور اگر اُن کتابوں کو بیچتے تو دُوسروں کی راہ میں آزمائش کھڑی کر سکتے تھے۔ وہ تاریکی کی بادشاہت سے منحرف ہو گئے تھے اور اس کی قوت کو تہس نہس کرنے کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار تھے، یوں صداقت انسانوں کے تعصب اور دھن دولت پر غالب آگئی۔

مسیح کی اس قُدرت کے مظہر کے نتیجہ میں اوہام پرستی کے گڑھ میں مسیحیت بہت بڑی فتح سے ہمکنار ہوئی۔ بلکہ اس کا اثر اتنا دور دراز تک پہنچا کہ پولُس کو اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ افسس سے یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر سُو پھیل گئی اور مسیح کا مشن بڑی تیزی سے ہر جگہ پھیل گیا۔ پولیس کے چلے جانے کے بعد بھی یہ سب کچھ لوگوں کی یاداشت میں محفوظ رہا اور انجیل کے لئے رُوحوں کو جیتنے کا سبب بنا رہا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ بُت پرستوں کی توہمات کا بیسویں صدی کی تہذیب سے پہلے ہی خاتمہ ہو گیا۔ مگر خُداوند کاکلام فرماتا ہے اور ٹھوس حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ جیسے جادو کا عمل قدیم زمانہ میں ہوتا تھا موجودہ زمانہ میں بھی ہوتا ہے۔ قدیم زمانے کے جادُو کا طریقہ ء کار حقیقت میں آج بھی ویسا ہی ہے صرف نام بدل کر اسے اصالت رُوح یاسپر چولزم کا نام دے دیا گیا ہے۔ یہ عقیدہ کہ رُوح نہیں مرتی، مردہ عزیزوں کے بھیس میں ظاہر ہو کر ابلیس ہزاروں اذہان پر قبضہ جما چُکا ہے۔ جبکہ کلام مقدس یو ں فرماتا ہے " کیوں کہ زندہ جانتے ہیں کہ وہ مریں گے پر مردے کچھ بھی نہیں جانتے۔ اب ان کی محبت اور عداوت اور حسد سب نیست ہو گئے"۔ واعظ ۵:۹۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ مردے کسی طرح بھی زندوں سے رابطہ نہیں کر سکتے۔ مگر ابلیس اسی حربہ کو استعمال کر کے لوگوں کے ذہن پر قبضہ جما لیتا ہے۔

لہٰذا سپر چولزم کے ذریعہ بہت سے بیمار، سوگوار، متجسس بد روحوں سے رابطہ کرتے ہیں جو کوئی بھی اس فعل کا مرتکب ہوتا ہے وہ ہولناک خطرے کی زد میں ہے۔ قدیم زمانہ میں جس بادشاہ نے جن کے آشنا سے رابطہ کیا خُدا نے اُسے سخت سزا سنائی "خُدا وند کے فرشتہ نے ایلیاہ نبی سے کہا اُٹھ اور شاہ سا مریہ کے قاصدوں سے ملنے کو جا اور اُن سے کہہ کیا اسرائیل میں خُدا نہیں جو تُم عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے پُوچھنے چلے ہو۔ اس لئے اب خُداوند یوں فرماتا ہے کہ تُو اس پلنگ پر سے جس پر تُو چڑھا ہے اُترنے نہ پائے گا بلکہ تُو ضرور ہی مرے گا"۔ ۲۔ سلاطین ۱:۳-۴

قدیم زمانہ کے بُت پرستوں کے جادو کی دُوسری صورت آج سپرچولزم، غیب دانی اور نجومی وغیر ہے۔ وہ عجیب و غریب آوازیں جو عین دور اور افسس میں سنائی دیں آج بھی اپنی غلط بیانی سے خُدا کے بچوں کو گُمراہ کر رہی ہیں۔ اگرہماری آنکھوں کے سامنے آیا ہوا پردہ اُٹھ جائے تو ہم بُری رُوحوں کو دیکھیں گے کہ وہ کس طرح ہر حربہ استعمال کر کے ہمیں برباد کرنے پر تُلی ہوئی ہیں۔ جہاں کہیں بھی خُدا کو بُھلانے کے لئے انسان پر ابلیس کا جادُوچلتا ہے، وہاں وہ اپنے سحر کی قوت ضرُور استعمال کرتا ہے۔ اور جب انسان اُس کے زیر اثر آجاتے ہیں اُنہیں معلُوم ہو جاتا ہے کہ اُن کاذہن حواس باختہ اور رُوح ناپاک ہو چُکی ہے۔ افسیوں کی کلیسیا کو رسُول انتباہ کرتا ہے۔ " اور تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ اُن پر ملامت ہی کیا کرو"۔ افسیوں ۵:۱۱۔

باب ۲۸ - آزمائش و مُشقت کے ایام

افسس تقریباً تین برس تک پولُس کی خدمت کا مرکز رہا۔ یہاں بڑھنے پھولنے اور ترقی کرنے والی کلیسیا قائم ہو گئی۔ اسی شہر سے انجیل کی منادی ایشیا کے تمام صوبوں میں یہودیوں اور غیر قوموں میں پھیل گئی۔

اب رسُول یہاں سے کیس دوسری جگہ بطور مشنری جانے کے بارے غوروخوض کر رہا تھا۔ اُس نے اپنے جی میں ٹھانا کہ مکدُونیہ اور اخیہ سے ہو کر یروشلیم کو جاوں اور کہا کہ وہاں جانے کے بعد مجھے رومہ بھی دیکھنا ضرُور ہے۔ پس اپنے خدمتگاروں میں سے دہ شخص یعنی تیمتھیس اور اراستس کو مکدنیہ میں بھیج کر آپ کچھ عرصہ آسیہ میں رہا۔ بہر طور اُس نے سوچا کہ ابھی اس کی ضرورت افسس میں ہے سو اس نے پنتکُست تک وہیں رہنے کا فیصلہ کیا۔ اور جب یہ وقت گزر گیا تو وہ فوراً وہاں سے روانہ ہو گیا۔

افسس میں ارتمس دیوی کی عزت و تکریم کے لئے ہر سال ایک تقریب منعقد کی جاتی تھی۔ صوبے کے تمام حصوں سے لوگ اس تقریب میں شرکت کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس تقریب میں گانے بجانے اور رقص و سرور کی شاندار محفلیں منعقد کی جاتیں اور یہ میلہ بڑی آن بان اور شان و شوکت سے منایا جاتا۔

رنگ رلیوں، چہل پہل اور عیش و طرت کا یہ جشن نئے ایمانداروں کے لئے بڑی آزمائش کا باعث بنتا۔ خصوصاً ایمانداروں کی وہ جماعت جس نے تُر نس کے سکول میں پولُس سے تعلیم پائی تھی وہ جشن کو منانے والوں کے ٹھٹھا، تمسخر اور تضحیک کا نشانہ بنتی۔ مگر ایک بات ضرور تھی کہ پولُس کی خدمت کے نتیجہ میں اس قومی جشن میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد میں خاصی کمی واقع ہو گئی۔ اور عبادت گزاروں میں بھی پہلے سا جوش و خروش دیکھنے میں نہ آیا۔ پولس کی منادی کا اثر ایمانداروں دُور دراز تک پہنچ گیا۔ وہ لوگ جنہوں نے اعلانیہ مسیح یسُوع کو قبول کرنے کا اقرار نہ کیا اُن کا بھی بُتوں کی عبادت سے اعتماد اُٹھ گیا۔

یہاں ناراضگی اور بے اطمینانی کا باعث یہ بھی بنا۔ افسس میں ارتمس دیوی کے بُت، اور مندر کے چھوٹے چھوٹے نمونے بنائے اور بیچے جاتے تھے۔ یہ نہایت ہی منافع بخشش کاروبار تھا۔ وہ فیکٹریاں اور کارخانے جو یہ مال تیار کرتے تھے ان کا کاروبار ٹھپ ہو گیا۔ بتوں کو تیار کرنے والے اور بیچنے والے سبھی پولُس کی خدمت کے وسیلہ پیدا ہونے والی ناپسندیدہ تبدیلی کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ دیمتریس ایک سنار تھا جوارتمس کے رو پہلے مندر بنوا کر بیچا کرتا تھا اُس نے سب کو جمع کر کے کہا--- "اے لوگو تُم جانتے ہو کہ ہماری آسُودگی اسی کام کی بدولت ہے۔ اور تُم دیکھتے اور سُنتے ہو کہ صرف افسس ہی میں نہیں بلکہ تقریباً تمام آسیہ میں اس پولُس نے بہت سے لوگوں کو یہ کہہ کر قائل اور گُمراہ کر دیا ہے کہ جو ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں وہ خُدا نہیں۔ پس صرف یہی خطرہ نہیں کہ ہمارا پیشہ محدود ہو جائے گا بلکہ بڑی دیوی ارتمس کا مندر بھی ناچیز ہو جائے گا اور جسے تمام آسیہ اور ساری دُنیا پُوجتی ہے خُود اُس کی بھی عظمت جاتی رہے گی۔ وہ یہ سُن کر قہر سے بھر گئے اور چلا چلا کر کہنے لگے کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے"۔ اس شعلہ افشاں تقریر کی چنگاریوں نے بڑی تیزی سے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تمام شہر میں کھلبلی پڑ گئی۔ پولُس کو ڈھونڈنے کے لئے لوگ بھیجے گئے مگر اُسے کہیں نہ پایا۔بھائیوں نے خطرے کو بھانپتے ہوئے جلدی سے اُسے دوسری جگہ پہنچا دیاتھا۔ خُدا نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اُسے اپنی پناہ میں لے لیا کیوں کہ ابھی اُس کی شہادت کا وقت نہیں آیا تھا۔ جب پولُس کو ڈھونڈنے میں انہیں ناکامی ہوئی تو اُنہوں نے پولُس کے ساتھ مکدُونیہ سے آنے والے دو بھائیوں گیُس اور ارستر خس کو پکڑ کر تماشگاہ کو دوڑے۔

پولُس تماشاگاہ سے بہت دُور نہیں تھا چنانچہ اُسے جلد معلوم ہو گیا کہ گیُس اور ارسترخس کی جان خطرے میں ہے۔ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پولُس نے ارادہ کیا کہ وہ تماشا گاہ میں جا کر حملہ آوروں سے خطاب کرے۔ لیکن شاگردوں نے اُسے مجمع کے سامنے جانے سے روک دیا۔ کیونکہ گیس اور ارستر خس مجمع کا نشانہ نہ تھے۔ چنانچہ اُن کی جانوں کو کوئی خطرہ لاحق نہ تھا۔ تاہم وہ جانتے تھے کہ اگر متفکر اور زردرُوپولُس انہیں نظر آ گیا تو بھیڑ کا غضب بھڑک اُٹھے گا اور پھر کوئی بھی انسانی قوت اُسے اُن کے ہاتھ سے نہ بچا سکے گی۔

اس کے باوجود پولُس بھیڑ سے خطاب کرنے کا مصمم ارادہ رکھتا تھا مگر۔۔۔ ‘‘آسیہ کے حاکموں میں سے اُس کے بعض دوستوں نے آدمی بھیج کر اُس کی منت کی کہ تماشاگاہ میں جانے کی جُرات نہ کرنا۔ تماشاگاہ میں بعض کچھ چلائے بعض کچھ اور مجلس درہم برہم ہو گئی تھی۔ اور اکثر لوگوں کو یہ بھی خبر نہ تھی کہ ہم کس لئے اکٹھے ہوئے ہیں’’۔

در حقیقت پولُس اور اس کے بعض معاونین عبرانی نژاد تھے۔ جس پر یہودی افسیوں کو بتانا چاہتے تھے کہ نہ تو ہمیں پولُس سے کوئی ہمدردی ہے اور نہ اس کے کام سے۔ چنانچہ لوگوں کے سامنے اپنا مُدعا بیان کرنے کے لئے انہوں نے اپنا ایک نمائندہ اسکندر ٹھٹھیرا پیش کیا جو دیوی کے بتوں اور ہیکل کے مجسمے بنانے کا پیشہ کرتا تھا۔ جس کے بارے پولُس نے بعد میں کہا کہ اس نے مجھے بہت نقصان پہنچایا۔۲۔ تیمتھیس ۱۴:۴۔ اسکندر ٹھٹھرا نہایت ہی قابل شخص تھا اور اس نے پولُس اور اس کے ساتھیوں کو سزا دلوانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ لیکن جب بھیڑ کو معلوم ہُوا کہ وہ یہودی ہے تو اُسے پَرے دھکیل دیا۔ ‘‘جب اُنہیں معلُوم ہوا کہ یہ یہودی ہے تو سب ہم آواز ہو کر کوئی دو گھنٹے تک چلاتے رہے کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے’’۔

شور شرابا کر کے اور چیخ چیخ کر جب بھیڑ نڈھال ہو گئی تو ہلڑ موقوف ہوا۔ تب شہر کے محرر نے اُن کی توجہ اپنی طرف مبذول کی۔ اُس نے اُنہیں خاموش کر کے تسلی دی کہ اس ہُلڑ کی کوئی معقل وجہ نہیں اور ان سے التماس کی۔ ‘‘اے افسیو! کون سا آدمی نہیں جانتا کہ افسیوں کا شہر بڑی دیوی ارتمس کے مندر اور اس مورت کا محافظ ہے جو زیوس کی طرف سے گری تھی۔ پس جب کوئی ان باتوں کے خلاف نہیں کہہ سکتا تو واجب ہے کہ تُم اطمینان سے رہو اور بغیر سوچے کچھ نہ کرو۔ کیونکہ یہ لوگ جن کو تُم یہاں لائے ہو نہ مندر کو لوٹنے والے ہیں نہ ہماری دیوی کی بد گوئی کرنے والے۔ پس اگر دیمیتریس اور اس کے ہم پیشہ کسی پر دعویٰ رکھتے ہیں تو عدالت کھلی ہے اور صوبہ دار موجود ہیں۔ ایک دوسرے پر نالش کریں۔ اور اگر تُم کسی اور امر کی تحقیقات چاہتے ہو تو باضابطہ مجلس میں فیصلہ ہو گا۔ کیونکہ آج کے بلوے کے سبب ہمیں اپنے اُوپر نالش ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے کہ اس کی کوئی وجہ نہیں اور اس صورت میں ہم اس ہنگامہ کی جوابدہی نہ کر سکیں گے۔ یہ کہہ کر اُس نے مجلس کو برخاست کیا’’۔

دیمیتریس نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ ‘‘ہمارا پیشہ خطرے میں پڑ جائے گا’’ اس ے ظاہر تھا کہ افسس میں اصل بلوے کی وجہ یہی تھی۔ اور یہی وجہ رسُولوں کے ستائے جانے کا سبب بنی۔ دیمیتریس اور اور اس کے ہم پیشہ لوگوں نے دیکھا کہ رسُولوں کی تعلیم سے بُتوں کے بنانے کے کاروبار کو خطرہ ہے۔ (بُتوں کے پجاریوں اور بُت بنانے والے مالکوں کو اس سے کافی خسارے کا گُمان ہوا) اسی وجہ سے وہ پولُس کے خلاف صف آراء ہوئے جوان کا بد ترین دشمن تھا۔

شہر کے محرر اور دوسرے معتبر لوگوں نے اپنے فیصلہ کے ذریعہ شہریوں کے سامنے پولُس کو بے گناہ قرار دیا۔ یہ مسیحیت کی اوہام پرستی پر ایک اور فتح تھی۔ خُداوند نے صوبہ دار کے ذریعہ اپنے خادم کو مجمع کے غضب سے بچا لیا۔ پولُس کا دل خُدا وند کے لئے شُکر گزاری سے بھر گیا جس نے کلیسیا اور اس کی جان اس بلوے سے بچالی۔ جب ہُلڑ موقوف ہوا تو پولُس نے شاگردوں کو بُلوا کو نصیحت کی اور اُن سے رُخصت ہو کر مکدنیہ کو روانہ ہو گیا۔ اس سفر میں افسس سے دو وفادار بھائی تُخکس اور ترفمس اس کے ہمراہ گئے۔

افسس میں پولُس کی خدمت اختتام پذیر ہوئی اس کی خدمت میں وہاں مسلسل آزمائش اور رُوحانی اور ذہنی اذیت کار فرما رہی۔ اس نے بڑی بڑی مجلسوں میں اور گھر گھر جا کر منادی کی۔ اس نے لوگوں کے سامنے رو رو کر، تنبیہ اور ہدایات دیں۔ یہودی مسلسل اس کی مخالفت کرتے رہے بلکہ اُنہوں نے پولُس کے خلاف لوگوں کو اُبھارنے میں کوئی دقیقہ فردگزاشت نہ کیا۔

اس طرح مخالفت کے مقابل جنگ لڑتے اور انجیل کی خُوشخبری کو آگے بڑھاتے ہوئے اور اُن کلیسیاوں کی دلچسپی کو ملحوظ رکھتےہوئے جو ایمان میں ابھی بچہ تھیں پولُس تمام کلیسیاوں کا بوجھ اپنی رُوح پر اُٹھائے ہوئے تھا۔

اُن کلیسیاوں میں سے بعض کے ایک کے بارے برگشتگی کی خبر سُن کر اُسے دلی صدمہ ہوا جو اُس نے خود قائم کی تھیں۔ اُسے خدشہ ہوا کہ کہیں اس کی محنت رائیگاں نہ جائے۔ کئی راتیں اُس نے دُعا میں سوئے بغیر گزار دیں۔ جونہی موقع ملتا کلیسیاوں کی ضرُورت کے مطابق پولُس رسُول انہیں خط وغیرہ لکھتا۔ بعض دفعہ انہیں جھڑکتا، مشورے دیتا، تنبیہ کرتا اور ضرُورت کے مطابق ہمت افزائی کرتا مگر ان خطوط میں وہ اپنی آزمائشوں کا ذکر نہ کرتا۔ گو بعض جگہ اُس کےمصائب اور آزمائشوں کی معمولی سی جھلک نظر آتی ہے۔ کوڑے کھانے، قید، سردی، بھوک پیاس، زمینی اور سمندری خطرات، شہروں اور بیابان کے خطرات، ڈاکوؤں کے خطرے، اپنی قوم کے خطرے، جُھوٹے بھائیوں کے خطرے، فاقہ کشی وغیرہ وغیرہ اور یہ سب کچھ اُس نے انجیل کی خاطر برداشت کیا۔۲۔ کرنتھیوں ۱۱:۲۳۔۲۹

مخالفوں کے طُوفان کے درمیان، دُشمنوں کے ہنگاموں اور دوستوں کی رُوگردانی نے شیر دل رسُول کو تقریباً بے دل کر دیا۔ مگر اُس نے اپنے پیچھے کلوری پر نگاہ کی اور نئے جذبے سے مسیح مصلوب کی منادی دُور و نزدیک پھیلا دی۔ پولُس اس خون آلودہ راہ پر گامزن تھا جس پر اُس کا آقا چل چُکا تھا۔ وہ اس وقت تک جنگ سے دست بردار ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا جب تک وہ اپنے آلات حرب اپنے نجات دہندہ کے قدموں میں نہ ڈال دے۔

باب ۲۹ - آگاہی کا پیغام اور عرضداشت

پولُس رسُول نے کرنتھیوں کو یہ پہلا خط افسس سے لکھا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد وہ افسس سے روانہ ہو گیا۔ جتنی دلچسپی اُس نے کُر نتھس کی کلیسیا میں لی اور جتنی محنت کی کسی اور کلیسیا کے لئے نہ کی۔ ڈیڑھ برس اُن کے درمیان رہ کر اس نے ان کی توجہ مسیح مصلوب ، مردوں میں سے جی اُٹھنے والے نجات دہندہ کی طرف لگائی جو نجات کا واحد وسیلہ ہے۔ اس نے انہیں تاکیداً کہا کہ اُس کے اُس فضل کی قوت پر تکیہ کریں جو گنہگار کو تبدیل کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ جو ایمان لاتے کلیسیا میں شامل کرنے سے پہلے وہ اُنہیں ایک حقیقی مسیحی کے حقوق اور فرائض سے آگاہ کرتا۔ اور اُس نے انہیں بڑی خلوص نیتی سے سکھایا کہ وہ اُن وعدوں پر قائم رہیں جو اُنہوں نے بپتسمہ لیتے وقت کئے تھے۔

پولُس رسُول اس کشمکش سے بھی بخوبی واقف تھا جو ہر رُوح کو بدی کی قوتوں کے ساتھ مسلسل پیش آتی رہتی ہے۔ اور ہر وقت اس تلاش میں رہتی ہیں کہ کسی ایماندار کو ورغلا کر پھانس لیں۔ چنانچہ وہ ان روحوں کو مضبوط کرنے کے لئے انتھک کوشش میں لگا رہتا جو ایمان میں نو عمر تھیں۔ اُس نے ان سے عرض کیا کہ وہ خُود کو کُلی طور پر خُدا کے تابع کر دیں کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ جب کوئی رُوح خود کو خُدا کے تابع کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے تو گناہ ترک نہیں کیا جاتا، جذبات اور رغبتیں غلبہ پانے کے لئے زور مارتی رہتی ہیں، اور آزمائشیں ضمیر کو پریشان کر دیتی ہیں۔

اطاعت ہر طرح سے کامل اور پوری ہو۔ اور ہر ایک کمزور تذبذب کا شکار، جدوجہد کرتی ہوئی رُوح جب کامل طور پر خُدا وند کی اطاعت قبول کر لیتی ہے تو وہ بلا واسطہ ان وسائل سے چُھو جاتی ہے جو اُسے اُن تمام کمزوریوں پر غلبہ پانے کے قابل بنا دیتے ہیں۔ آسمان اس کے بہت قریب ہو جاتا ہے اور آزمائش کی اس گھڑی میں اُسے رحم کے فرشتوں کی مدد اور اعانت حاصل ہو جاتی ہے۔

کُرنتھس کی کلیسیا کے ممبران بُت پرستی اور حرمکاری کے لبھانے والے گناہ میں گھرے ہوئے تھے۔ پولُس کی موجودگی میں ان قوتوں کا ایمانداروں پر بہت ہی کم اثر تھا۔ پولُس کا راسخ ایمان، اس کی مخلص اور پُر تپاک دُعا اور ہدایات اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کی صالح اور متقی زندگی نے انہیں مسیح کی خاطر گناہ کا لطف اُٹھانے کی نسبت خود انکاری کی زندگی بسر کرنے میں مدد فرمائی۔

تاہم پولُس کی روانگی کے بعد غیر موزوں حالات پیدا ہو گئے۔ وہ کڑوے دانے جو دُشمن نے بوئے تھے گیہوں میں ظاہر ہونا شُروع ہو گئے اور بڑھ کر بُرا پھل لانے لگے۔ یہ کُرنتھس کی کلیسیا پر آزمائش کا کڑا وقت تھا۔ اس وقت پولُس تو ان کے ساتھ نہ تھا جو انہیں خُدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کی ترغیب دتیا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ بہتیرے غافل اور بے پرواہ ہو گئے اور دنیاوی خواہشوں اور رغبتوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئیے اور اُنہیں اپنے اُوپر قابض ہونے کی اجازت دے دی۔ وہ جس نے اُس راست، پاکیزہ اور اعلیٰ معیار کی زندگی بسر کرنے کے لئے تلقین کی تھی وہ اب ان کے ساتھ نہیں تھا۔ ان ایمانداروں نے بپتسمہ لیتے وقت بُری عادات کو ترک کر دیا تھامگر اب یہ دوبارہ بُت پرستی کے گھناونے گناہوں کی طرف پلٹ آئے۔

پولُس رسُول نے مختصراً کلیسیا کو لکھا تھا کہ ان کے ساتھ میل جول نہ رکھیں جو فسق و فجور، عیاشی اور اوباشی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر بیشتر ایمانداروں نے پولُس کی باتوں کو توڑ مروڑ کر بیان کیا۔ اور اس کی ہدایات سے چشم پوشی کرنے کے لئے کئی بہانے تراش لئے۔

کُرنتھس کی کلیسیا کی طرف سے پولُس کو خط ملا جس میں کلیسیا نے اُس سے بعض امور کے بارے مشورت اور ہدایات طلب کی تھیں۔ مگر اُنہوں نے ان نفرت انگیز گناہوں کے بارے کچھ نہ لکھا جو ان کے درمیان پائے جاتے تھے۔ مگر رُوح القدس لنے بتا دیا کہ کلیسیا اپنی اصلی اور حقیقی حالت پر پردہ پوشی کر رہی ہے اور جو کچھ خط کے ذریعہ پوچھ رہی ہے یہ اُن کے اپنے ہی مقاصد کی تکمیل کے لئے ہے جنہوں نے یہ خط لکھا ہے
۔

اسی دوران افسس میں خلوئے کے گھر والوں کے کچھ افراد آئے جو اعلیٰ زندگی گزارتے تھے۔ پولُس نے اُن سے کلیسیا کے بارے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ کلیسیا کا بٹوارہ ہو گیا ہے۔ وہ تفرقہ جو اُپلوس کے وقت پڑا تھا وہ طُول پکڑ گیا ہے۔ جُھوٹے اُستاد کلیسیا کو پولُس کی تعلیم کی حقارت کرنے کے بارے سکھا رہے ہیں۔ کلام مقدس کی تعلیم اور انجیل کے اصول توڑے مروڑے جارہے ہیں۔ غرور، نفرت، بُت پرستی، حرامکاری اور شہوت پرستی اُن ایمانداروں میں زور پکڑ رہی ہے جو پہلے مسیحی زندگی میں بڑے سر گرم تھے۔

جب کلیسیا کی یہ تصویر پولُس کو دکھائی گئی تو اس نے جان لیا کہ اس کے خدشات جتنے وہ سمجھتا تھا اس سے کہیں زیادہ اور حقیقی ہیں۔ چنانچہ اُس نے دلی کرت اور آنسو بہا بہا کر خُداوند سے اس بارے مشورہ طلب کیا۔ اگر یہ دانش مندانہ قدم ہوتا تو وہ فوراً کُرنتھس جا کر بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ لکین وہ جانتا تھا کہ اس حالت میں ایمانداروں کو اس کی خدمات سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ چنانچہ اس سے پہلے کہ وہ خود جائے اس نے اپنے آگے ططس کو بھیجا تاکہ اُس کے لئے راہ تیار کرے۔ اُن کے بارے اپنی تمام ذاتی محسُوسات کو ایک طرف رکھتے ہوئے جو ایسی حرکت کے مرتکب ہوئے تھے رسُول نے کُرنتھس کی کلیسیا کو بھر پُور ہدایات پر مبنی اور پُر زور خط لکھا ، ایسا خط اس سے پہلے اُس نے کسی بھی کلیسیا کو نہیں لکھا تھا۔

بڑی ہی وضاحت اور فصاحت کے ساتھ رسُول نے اُن سوالات کے جواب لکھ بھیجے جو کلیسیا نے پُوچھے تھے، اور اُن کے سامنے وہ تمام اصولات رکھ دیئے کہ اگر اُن پر عمل کیا جائے تو وہ اعلیٰ زندگی بسر کرنے میں معاون ثابت ہوتے۔ اُس وقت وہ خطرے کی زد میں تھے اس لئے اس مشکل وقت میں اُن کے دلوں تک رسائی کرنے کے لئے اُس نے از حد کوشش کی۔ بڑی وفاداری سے انہیں خطرات سے آگاہ کیا اور اُن کے گناہوں پر اُنہیں ملامت کیا۔ اُس نے دوبارہ انہیں مسیح کی طرف متوجہ کیا اور انہیں ابتدائی خُدا پرستی کی زندگی بسر کرنے کے لئے ترغیب دی۔

کُرنتھس کے ایمانداروں کے لئے رسُول کی عظیم محبت کا اظہار اُس کے خط میں پایا جاتا ہے۔ وہ اُن کی توجہ اُس تجربہ کی طرف دلاتا ہے جب اُنہوں نے بُتوں کو ترک کر کے خُداوند کی عبادت اور پرستش کا فیصلہ کیا۔ اُس نے انہیں رُوح القدس کی نعمتوں کے بارے یاد دلایا جو انہیں نصیب ہوئیں اور یہ بھی دکھایا کہ یہ اُن کا حق اور شرف ہے کہ مسیحی زندگی میں بڑھتے اور نشوونما پاتے رہیں جب تک کہ وہ مسیح یسوع کے تقدس کو نہ پالیں۔ "تم اُس میں ہر کر سب باتوں میں کلام اور علم کی ہر طرح کی دولت سے دولت مند ہو گئے ہو۔ چنانچہ

مسیح کی گواہی تُم میں قائم ہوئی یہاں تک کہ تُم کسی نعمت میں کم نہیں اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے ظہور کے منتظر ہو۔ جو تُم کو آخر تک قائم بھی رکھے گا تاکہ تُم ہمارے خُدا وند یسُوع مسیح کے دن بے الزام ٹھہرو۔"

پولُس نے اُس تکرار کا بھی ذکر کیا جو کُرنتھس کی کلیسیا میں شُروع ہوئی تھی۔ رسُول نے اُن کی منت کی کہ اُسے اب ختم ہونا چاہیئے۔ "اب اے بھائیو! یسُوع مسیح جو ہمارا خُدا وند ہے اس کے نام کے وسیلہ سے میں تُم سے التماس کرتا ہوں کہ سب ایک ہی بات کہو اور تُم میں تفرقے نہ ہوں بلکہ باہم یک دل اور یک رای ہو کر کامل بنے رہو۔" پولُس نے انہیں بتایا کہ اُسے کیسے پتہ چلا کہ کلیسیا میں گھناو نے گناہ پائے جاتے ہیں۔ "کیوں کہ اے بھائیوں! تُمہاری نسبت مجھے خلوئے کے گھر والوں سے معلُوم ہوا کہ تُم میں جھگڑے ہو رہے ہیں"۔

پولُس کو خُدا کی طرف سے مکاشفات ملتے تھے۔ چنانچہ جو صداقتیں اس نے دوسروں کو سکھائیں وہ اس نے الہام کے ذریعہ پائیں۔ مگر خُداوند ہر وقت براہ راست اُس پر ظاہر نہیں ہُوا کرتا تھا بلکہ اس کا انحصار لوگوں کی صُورت حال پر ہوتا تھا۔ اس واقعہ میں جتنے کُرنتھس کی برو مندی میں دلچسپی رکھتے تھے اور جتنوں نے دیکھا تھا کہ بدی اس کے اندر گھُس رہی ہے، اُنہوں نے پولُس کے سامنےیہ سنجیدہ معاملہ رکھا تھا، اور رسُول نے مکاشفہ کی رُو سے جو اُسے پہلے سے ہی حاصل ہو چکا تھا اس کے مطابق اپنا فیصلہ دینے کے لئے تیار تھا۔ کیونکہ خُدا وند اس خاص موقعہ پر ان کے لئے کوئی نیا الہام نہیں دینا چاہتا تھا جو سچائی کی تلاش میں تھے۔ خُدا وند خُدا نے رسُول کو پہلے ہی دکھایا تھا کہ کلیسیا میں کون کون سی خطرات و مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں، اور جونہی ان بدیوں نے سر اٹھایا رسُول نے ان علامت کو شناخت کر لیا۔ کلیسیا کے دفاع کے لئے یہ کافی تھا وہ رُوحوں کی اس طرح چوپانی کرتا جیسے اُسے اُن کے لئے خُداوند کو حساب دینا ہے۔ اس لئے اُس کے لئے یہ ضرُوری تھا کہ تفرقہ ڈالنے والوں کا نوٹس لے۔ ہاں البتہ اُس نے جو بھی ہدایات تنبیہ اور نصیحتیں دوسری کلیسیا کو دیں وہی کُر نتھس کی کلیسیا کو بھی انتباہ کے ساتھ دیں۔

رسُول نے جُھوٹے مُعلموں کا کوئی ذکر نہ کیا جو اُس کی محنت کے پھل کر برباد کرنا چاہتے تھے۔ تاریکی اور کلیسیا میں تفرقے کی وجہ سے اُن کا ذکر نہ کر کے اُس نے بڑی دانائی سے انہیں رنج پہنچانے سے گریز کیا مبادہ اُن میں سے بعض سچائی کو بالکل ترک کر دیں۔ اُس نے صرف اپنے کام کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے "عقلمند معمار" کی رکھی ہوئی بنیاد پر تعمیر کیا ہے۔ اور دوسرے بھی اسی بنیاد پر تعمیر کرتے ہیں۔ اس میں اُس نے خود بزرگی حاصل کرنے کی غلطی نہ کی۔ بلکہ اپس نے فرمایا "کیونکہ ہم خُدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں" اور نہ وہ اپنی حکمت پر فخر کرتا ہے بلکہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ صرف خُدا وند ہی ہے جو ہمیں اس طریقہ کے مطابق سچائی بیان کرنے کے قابل بنا دیتا ہے جو تمام معلمین کا سردار ہے۔ پولُس اس قابل ہو چکا تھا کہ وہ الہٰی حکمت کے اسباق زندگی کے تمام طبقات اور شعبہ جات سے تعلق رکھنے والوں کی ضرورت کے مطابق ان تک پہنچا سکے۔ ان الہٰی اسباق کا اطلاق تمام زمانوں، تما جگہوں اور ہر طرح کے حالات پر ہوتا تھا۔

کُرنتھس کے ایمانداروں کے بیچ جو سب سے اہم اور بھاری برائی نے جنم لیا وہ نئے مسیحی ایمانداروں کا بُت پرستوں کے رسم و رواج کی طرف پلٹنا تھا۔ ایک پرانا تبدیل شدہ شخص اس قدر برگشتہ ہو گیا کہ اس نے تمام اخلاقی حدوں کو پامال کر دیا بلکہ غیر قوموں کی بد اخلاقی کی گھٹیا ترین سطح سے بھی نیچے اُتر گیا ایسے شخص کے بارے رسُول نے فرمایا کہ اُسے کلیسیا سے نکال دو۔ "تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو

خمیر کر دیتا ہے۔ پرانا خمیر نکال کر اپنے آپ کو پاک کر لو تاکہ تازہ گندھا ہوا آٹا بن جاو۔ چنانچہ تُم بے خمیر ہو"۔

دوسری بڑی برائی جو کلیسیا میں پیدا ہو گئی تھی وہ مقدمہ بازی تھی۔ بھائی بھائی کے خلاف فیصلہ کے لئے غیر قوموں کے سامنے مقدمہ کرتے تھے۔ ایمانداروں کے پاس کافی طریقے تھے کہ وہ آپس میں بیٹھ کر مقدمات کے فیصے کر لیتے۔ مسیح یسُوع نے خود اس بارے ہدایات فرمائی تھیں ۔ "اگر تیرا بھائی گناہ کرے تو جا اور خلوت میں بات چیت کر کے اُسے سمجھا۔ اگر وہ تیر سُنے تو تُو نے اپنےبھائی پا لیا اور اگر نہ سُنے تو ایک دو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جاتا کہ ہر ایک بات دو تین گواہوں کی زبان سے ثابت ہو جائے۔ اگر وہ اُن وہ اُن کی سُننے سے بھی انکار کرے تو تُو اُسے غیر قوم والے اور محصول لینے والے کے برابر جان۔ میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تُم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ تُم زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کھلے گا"۔ متی ۱۸:۱۵-۱۸

کُرنتھس کی کلیسیا کے ایمانداروں کو جنہوں نے اس سادہ اور صریح مشورت سے منہ موڑ لیا تھا سختی سے یوں لکھا۔۔ "کیا تُم میں سے کسی کو یہ جرات ہے کہ جب دوسرے کے ساتھ مقدمہ ہو تو فیصلہ کے لئے بے دینوں کے پاس جائے اور مُقدسوں کے پاس نہ جائے اور مُقدسوں کے پاس نہ جائے؟ کیا تُم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ دُنیا کا انصاف کریں گے؟ پس جب تُم کو دُنیا کا انصاف کرنا ہے تو کیا چھوٹے سے چھوٹے جھگڑون کے بھی فیصلے کرنے کے لائق نہیں؟ کیا تُم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے؟ تو کیا ہم دُنیوی معاملے میں فیصلے نہ کریں۔ پس اگر تُم میں دُنیو مقدمے ہوں تو کیا ان کو منصف مقرر کرو گے جو کلیسیا میں حقیر سمجھے جاتے ہیں؟ میں تُمہیں شرمندہ کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں۔ کیا واقعی تُم میں ایک بھی دانا نہیں ملتا جو اپنے بھائیوں کا فیصلہ کر سکے؟ بلکہ بھائی بھائیوں میں مقدمہ ہوتا ہے اور وہ بھی بے دینوں کے آگے۔ لیکن دراصل تُم میں بڑا نقص یہ ہے کہ آپس میں مقدمہ بازی کرتے ہو۔ ظُلم اُٹھانا کیوں نہیں بہتر جانتے؟ اپنا نُقصان کیوں نہیں قبُول کرتے؟ بلکہ تُم ہی ظُلم کرتے اور نُقصان پہنچاتے ہو اور وہ بھی بھائیوں کو۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ بدکار خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟"

ابلیس مسلسل خُڈا کے لوگوں میں بد اعتمادی، بیگانگی اور بُغض و عداوت کا بیج بوتا رہتا ہے۔ بعض اوقات ہم خواہ مخواہ سوچنا شُروع کر دیتے ہیں کہ ہمارے حقوق پامال ہو رہے ہیں جبکہ حقیقت میں ایسی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ وہ جو مسیح اور اس کے کام سے زیادہ خُود کو پیار کرتے ہیں وہ اپنی ہر دلچسپی کو اولیت دیں گے اور اپنی دلچسپی کو ملحوظ خاطر رکھنے کے لئے کوئی بھی حربہ استعمال کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ بہتیرے جو بڑے دیانتدار مسیح معلوم ہوتے ہیں ان کو بھی غرُور ان بھائیوں کے پاس جانے سے روکتا ہے جن کے ساتھ اُن کا کوئی مسئلہ ہوتا ہے۔ وہ اُن کے ساتھ مسیحی رُوح میں بات کرنے نہیں جاتے اور نہ ہی مل کر ایک دوسرے کے لئے دُعا مانگتے ہیں۔ اور جب وہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے کسی بھائی نے ان کو زک پہنچایا ہے تو مسیح کے اصُول کو اپنانے کی بجائے وہ عدالت کا رُخ کرتے ہیں ۔

وہ تفرقے اور جھگڑے جو کلیسیا کے ممبران کے درمیان اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ان کے فیصلہ کے لئے انہیں عدالت میں نہیں جانا چاہتے۔ انہیں خُود ہی اپنے درمیان فیصلہ کر لینا چاہئے یا مسیح کی ہدایات کے مطابق کلیسیا اُس کا فیصلہ کرے۔ ہو سکتا ہے پھر بھی بے انصافی ہو جائے۔ تاہم مسیح کا پیر و کار خُود دُکھ برداشت کرے گا مگر دُنیا کے سامنے اپنے بھائیوں کے گناہوں کو بے نقاب نہیں کرے گا۔ بھائی کا بھائی کے خلاف عدالت میں

مقدمہ لے کر جانا صداقت کی رُسوائی ہے۔ مسیحی جو ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ بازی کرتے ہیں کلیسیا کے دُشمنوں کو تمسخر اُڑانے کا موقع فراہم کرتے اور تاریکی کی قُوتوں کے لئے فتح کا راستہ تیار کرتے ہیں۔ وہ مسیح کو دوبارہ زخمی کر کے اُس کو رُسوا کرتے ہیں۔ کلیسیا کے اربات اختیار کو نظر انداز کرنے سے وہ خُدا کی تحقیر کرتے ہیں جس نے اُنہیں کلیسیا میں اختیار بخشا ہے۔

پولُس نے کرنتھیوں کے نام اس خط میں مسیح کی قوت دکھانے کی کوشش کی ہے جو انہیں بدی سے محفُوظ رکھ سکتی ہے۔ اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اگر وہ اُن شرائط پر عمل کریں گے جو دی گئی ہیں تو وہ قادر مطلق خُدا میں بہت ہی طاقتور ہو جائیں گے۔ گناہ کی غلامی سے خلاصی پانے اور خُدا کے خوف میں کامل تقدس کے لئے پولُس نے انہیں ترغیب دی کہ اسی کو تھا میں جس کے لئے آپ نے ایمان لاتے وقت اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ ‘‘اور تُم اپنے نہیں کیوں کہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس اپنے بدن سے خُدا کا جلال ظاہر کرو’’۔

رسُول اُنہیں بڑی صفائی سے بتایا ہے کہ پاک اور راست زندگی سے منہ موڑ کر بدکاری کی زندگی بسر کرنے کے کیا نتائج ہیں۔ ‘‘فریب نہ کھاو۔ نہ حرامکار خُدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے۔ نہ بُت پرست نہ زنا کار نہ عیاش۔ نہ لونڈے باز، نہ چور، نہ لالچی نہ شرابی، نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن رُوح القدس کا مقدس ہے جو تُم میں بسا ہُوا ہے اور تُم کو خُدا کی طرف سے ملا ہے؟’’

پولُس اعلیٰ شعور کا مالک تھا۔ اس کی زندگی سے اعلیٰ حکمت کی قوت کا ظہور ہوتا تھا جو اُسے سُوجھ بُوجھ اور دل کی غمگساری اور ہمدردی مرحمت کرتی تھی۔ وہ اُسے دوسروں کی قُربت و نزدیکی میں لاتی تھی، اُسے اُن کی اعلیٰ فطرت کو اجاگر کرنے میں مدد کرتی تھی۔ اس کا دل کُرنتھس کے ایمانداروں کے لئے سچی محبت سے بھر پُور تھا۔ اُس کی دلی خواہش تھی کہ وہ باطنی پاکیزگی اپنائیں جو آزمائشوں کے خلاف ان کے لئے ڈھال ثابت ہو۔ وہ جانتا تھا کہ مسیحی راہ میں ہر قدم پر انہیں ابلیس کا سامنا ہو گا اور آئے روز انہیں اس کے ساتھ دُوبدو ہونا پڑے گا۔ انہیں دُشمن کے اُن حربوں سے باخبر ہونا ہو گا جن کے ذریعہ وہ چوری چُھپے ان تک رسائی کر سکتا ہے۔ یعنی ان کی بُری عادات کو واپس دھکیل کر، بری رغبتوں کی طرف مائل کر کے۔ چنانچہ اپس کے لئے انہی جاگتے اور دُعا کرتے رہنے کی ضرُورت تھی۔ پولُس جانتا تھا مسیحی اعلیٰ اوصاف صرف مسلسل دُعا اور ہوشیار رہنے سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں اس لئے وہ یہ باتیں آہستہ آہستہ اُنہیں یاد دلاتا رہتا تھا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مسیح مصلُوب میں انہیں ایسی قوت میسر ہے جو رُوحوں کو جیت کر انہیں اس قابل بنا سکتی ہے کہ وہ بدی کی آزمائشوں کا بخوبی مقابلہ کر سکیں۔ خُدا میں ایمان کے ساتھ جو ان کا بکتر ہے، اور خُدا کے کلام کے ساتھ جو ان کا جنگ کے لئے ہتھیار ہے، انہیں باطنی قُوت مہیا کی جائے گی جو اُنہیں دُشمن کا حملہ پسپا کرنے کے قابل بنادے گی۔

کُرنتھس کی کلیسیا کو خُدا کے معاملات میں گہرے تجربے کی ضرُورت تھی۔ اُنہیں پُوری طرح پتہ نہیں تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے ‘‘ہم اُسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں’’۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۸:۳۔ اس کے جلال کو دیکھو اور اس میں بدلتے جاو۔ اُنہوں نے اس جلال کی پہلی ہی کرن دیکھی تھی۔ پولُس کی خواہش تھی کہ وہ خُدا وند کی بھر پُوری سے واقف ہو جائیں۔ اور اُسے جان کر اُس کی پیروی کریں جو صُبح صادق کی مانند ہے۔ اُسی سے مسلسل سیکھتے رہیں حتّٰی کہ وہ انجیل کے کام ایمان کی دوپہر کی پُوری آب و تاب کو جان اور پہچان سکیں۔

باب ۳۰ - اعلیٰ معیار تک پہنچنے کا بُلاوا

خود ضبطی، پرہیز گاری اور مسیح کی خدمت میں پُرتپاک جوش و جذبہ کی اہمیت کو کُر نتھس کے ایمانداروں کے اذہان پر واضح طور پر نقش کرنے کی اُمید میں پولُس نے اپنے خط میں مسیحی جنگ اور پیدل دوڑوں کے مقابلہ میں حصہ لینے والوں کے درمیان بڑا ہی دلپذیر موازنہ نہ کیا۔ کھیلوں میں حصہ لینے والوں کے لئے یہ جشن کُرنتھس کے قریب ہی منعقد کیا جاتا تھا۔ رومیوں اور یونانیوں میں جتنی بھی کھیلیں مروج تھیں ان سب میں دوڑیں سب سے قدیم اور بڑی معتبر خیال کی جاتی تھیں۔ ان دوڑوں کو دیکھنے کے لئے بادشہ، اُمرا، مدبر، سیاستدان اور کاروباری حضرات تشریف لاتے۔ ان دوڑوں میں مقابلہ کے لئے ہر فرقہ، طبقہ اور جماعت کے نوجوان حصہ لیتے اور انعام حاصل کرنے کے لئے کسی کوشش یا ضروری ڈسپلن (نظم و ضبط) سے جی نہ چُراتے۔

مقابلے بڑے سخت اصُول و ضوابط کے تحت وعمل میں لائے جاتے جن سے کوئی بھی پہلوتہی کرنے کا مجاز نہ تھا۔ وہ حضرات جو یہ چاہتے تھے کہ اُن کے نام انعام جیتنے والوں کی فہرست میں شامل کئے جائیں، انہیں پہلے تیاری کے لئے نہایت ہی سخت تربیت میں سے گزرنا پڑتا تھا۔ کوئی بھی نقصان دہ غذا جو ذہنی یا جسمانی قوت کو اپنے تابع کرلے سختی سے ممنوع قرار دی گئی تھی۔ جو کوئی بھی ان رفتار اور قوت کے امتحانوں میں کامیابی کی اُمید کرتا تھا لازم تھا کہ اس کے پٹھے مضبوط اور لچکدار ہوں، اُس کی ہر حرکت یقینی، ہر قدم تیز اور غیر متزلزل ہو۔ اور اُس کی جسمانی قوا بدرجہ غائت ہوں۔

دوڑ کے مقابلے میں حصہ لینے والے جونہی منتظر ہجوم کے سامنے نمودار ہوتے تو اُن سبھوں کے نام پُکارے جاتے تھے اور دوڑ کے تمام ضوابط و قوانین بڑی وضاحت اور بڑی فصاحت کے ساتھ بتائے جاتے تھے۔ پھر سب مقابلہ میں حصہ لینے والے اکٹھے دوڑ شُروع کرتے اور تماشبین انہیں دوڑ جیتنے کے لئے اُبھارتے اور ترغیب دیتے تھے۔ مُنصفین گول کے قریب ہی بیٹھا کرتے تھے تاکہ وہ دوڑ کو شُروع اور اختتام پذیر ہوتا دیکھ کر جیتنے والے کو انعام دے سکیں۔ اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ سے گول تک پہلے پہنچ جاتا تو اُسے انعام نہیں دیا جاتا تھا۔

ان مقابلوں میں بعض خطرات بھی مُضمر ہوتے تھے۔ بعض ایک تو عمر بھر کے لئے ہولناک جسمانی تناو کا شکار ہو جاتے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ دوڑ میں حصہ لینے والا ٹریک پر گر جاتا، اس کے ناک اور مُنہ سے خُون جاری ہو جاتا۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ جیتنے والا انعام پکڑتے وقت زمین پر دھڑام سے گرا اورمر گیا۔ عمر بھر کے لئے معذوری یا موت کے احتمال کو (انعام حاصل کرنے کے لئے) دوڑ میں کامیابی کے مقابلہ میں کوئی خطرہ خیال نہیں کیا جاتا تھا۔

جونہی جیتنے والا گول کے قریب پہنچتا تھا تو تماشبین کے پُرزور تعریف و تحسین کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اُٹھتی اور اس کی صدائے بارگشت وادیوں اور پر بتوں کو بیدار کر دیتی۔ تماشبین کی موجودگی میں منصف جیتنے والے وِکٹری سٹینڈ پر لے جاتا اس کے ہاتھ میں کھجُور کی ٹہنیاں دی جاتیں اور اس کے سر پر لا رل کا تاج رکھا جاتا۔ (لارل پودا جس کی پتیاں چمک دار ہوتی ہیں اس کا تاج بڑے سُورماوں اور شاعروں کے سر پر رکھا جاتا ہے) اس کی تعریف میں ملک بھر میں گیت گائے جاتے۔ اس کے والدین کی آو بھگت ہوتی۔ بلکہ جس شہر کا وہ باشندہ ہوتا، ایسا عظیم کھلاڑی پیدا کرنے پر اُس کی بڑی عزت افزائی ہوتی۔

ان دوڑوں کو مسیحی جنگ کی نظیر بناتے ہوئے پولُس نے دوڑوں کے مقابلوں میں کامیابی حاصل کرنے والے کے لئے ضروری تیاری پر زور دیا۔ جس میں سب سے پہلے نظم و ضبط، پرہیزگاری (محتاط غذا) اور ایسی غذا سے اجتناب پر زور دیا جو ذہن اور بدن دونوں کے لئے نقصان دہ ہو۔ اس نے مزید کہا کہ جو شخص دوڑ میں جیتنا چاہتا ہے وہ سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ دوڑنے والے ہر اُس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جو اُن کی جسمانی قوت کو کمزور کر دے۔ نیز سخت اور مسلسل نظم و ضبط کے ساتھ پٹھوں کی قوت اور بُردباری کے لئے تربیت کرتے ہیں تاکہ جب مقابلہ کا وقت آئے تو وہ اپنی قوت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ ایک مسیحی کو اس سے کتنا زیادہ نہ کرنا چاہئے جس کی ابدی دلچسپیاں خطرے میں ہوں؟ چنانچہ اُسے چاہئے کہ وہ اپنی رغبتوں، اشتہا اور جذبات کو خُدا کی مرضی کے تابع کرے۔ کبھی بھی وہ تن آسانی اور عیش و نشاط کو اجازت نہ دے کہ وہ اس کی توجہ مسیح کے مشن سے ہٹا دے۔ اُس کی تمام عادات و خصائل اور جذبات سخت نظم و ضبط کے تحت ہونے چاہئیں۔ شعور کو خُدا کے کلام کی تعلیم سے منور ہو کر اور اُس کی رُوح کی نگرانی میں ضبط کی لگام کو تھامنا چاہئے۔

اور جب یہ سب کچھ ہو جائے تو ایک مسیحی کو فتح حاصل کرنے کے لئے سخت مشقت کرنی چاہئے۔ کُرنتھس کی کھیلوں میں دوڑنے والوں کے لئے آخری چند ڈگ (قدم) بڑی ہی اذّیت کے حامل ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنی رفتار میں کمی پیدا نہ ہونے دے۔ یہی حال ایک مسیحی کا ہے کہ جب وہ گول کے قریب ہوتا جاتا ہے تو اُسے مزید جوش و جذبہ اور تگ ودو کرنا ہے۔

پولپس رسُول دوڑ میں جیتنے والے کے مرجھا جانے والے سہرے کا موازنہ ابدی جلالی تاج سے کرتا ہے جو اُسے دیا جائے گا جو مسیحی دوڑ میں فتح پائے گا۔

رسُول نے فرمایا کہ "وہ لوگ تو مرجھانے والا سہرا پانے کے لئے کرتے ہیں مگر ہم اس سہرا کے لئے کرتے ہیں جو نہیں مرجھاتا۔ "مرجھانے اور خراب ہونے والے انعام کو جیتنے کے لئے یونانی دوڑوں میں دوڑنے والے ہر طرح کی مشقت اُٹھاتے اور نظم و ضبط اپناتے مگر ہماری کوشش تو اس انعام سے کہیں بہتر اور قیمتی انعام کے لئے ہے، یعنی ابدی زندگی کے تاج کے لئے ہے۔ اس لئے ہمیں تو اُن سے کہیں زیادہ مشقت کرنا، ان سے کہیں بڑھ کر قربانی دینا اور خود انکاری سے کام لینا ہو گا۔

عبرانیوں کے خط میں رسُول نے مسیحی کو ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے یک سوئی کی ضرُورت پر زور دیا ہے۔ "آو ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کرکے اس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے۔ اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اُس خُوشی کے لئے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کر کے صلیب کا دُکھ سہا اور خُدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔ " عبرانیوں ۱۲:۱-۲۔ اگر ایک مسیحی ابدّیت کی دوڑ میں کامیابی حاصل کرنے کا خواہاں ہے تو پھر اُسے حسد، نفرت، بغض، بد گوئی، بدخواہی اور لالچ وغیرہ کے بوجھ کو دُور کرنا ہوگا۔ ہر ایک عادت یا عمل جو گناہ کی طرف راغب کرتی اور مسیح کے نام پر دھبہ ہے اُسے ترک کرنا ہے اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا۔ اس شخص پر آسمانی برکات نازل نہیں ہو سکتیں جو راستی کے ابدی اصُولوں کو عدولی کرتا ہے۔ کسی ایک گناہ کی رغبت سیرت کو تباہ اور دوسروں کو گُمراہ کر سکتی ہے۔

"اگر تیرا ہاتھ تجھے ٹھو کر کھلائے تو اُسے کاٹ ڈال۔ ٹنڈا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ ہوتے جہنم کے بیچ اس آگ میں جائے جو کبھی بُجھنے کی نہیں اور اگر تیرا پاوں تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ ڈال۔ لنگڑا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو پاوں ہوتے جہنم میں ڈالا جائے"۔ متی ۹:۴۳-۴۵ ۔ اگر بدن کو موت سے بچانے کے لئے ہاتھ یا پاوں کاٹ دیا جاتا ہے یا آنکھ نکال دی جاتی ہے تو جو گناہ رُوح کے لئے باعث موت بنتا ہے اُسے ترک کرنا کتنا ضروری ہے؟

قدیم کھیلوں میں حصہ لینے والے کو خود انکاری اور سخت ضبط کرنے کے باوجود جیتنے کا یقین نہیں ہوتا تھا"کیاتُم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سب ہی ہیں مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے" سب دوڑنے والوں نے کتنے ذوق و شوق سے محنت کی ہو گی مگر انعام صرف ایک ہی شخص کو ملا۔ دوسروں نے بھی انعام حاص کرنے کے لئے جدوجہد کی ہوگی لیکن جب وہ اُس انعام کو حاصل کرنے کو تھے تو جلدی سے کسی دوسرے ہاتھ نے وہ قیمتی خزانہ دبوچ لیا۔

مسیحی جنگ میں ایسا نہیں ہے۔ جو بھی مطلوبہ شرائط پر پُورا اُترے گا اُسے دوڑ کے خاتمہ پر مایُوسی سے دو چار ہونا نہیں پڑے گا۔ کوئی بھی دیانتدار اور ثابت قدم ناکام نہیں ہو گا۔ یہ دوڑ تیز رفتاری کی نہیں، نہ یہ جنگ طاقتور کی ہے ۔ نحیف و نزار ور لحیم و شحیم دونوں مقدسین ابدی جلالی تاج پہن سکتے ہیں۔ وہ سبھی جیت سکتے ہیں جو الہٰی فضل کی قُدرت کے وسیلہ اپنی زندگیوں کو مسیح کی مرضی کے ہم آہنگ کر دیتے ہیں۔ وہ اصُول جو خُدا وند کے پاک کلام میں دئیے گئے ہیں ان کو اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنانا بعض ایک کے نزدیک غیر اہم اور فضُول ہے ۔ مگر جو معاملہ خطرے میں ہے اُس کی مدد کے لئے یا اس کی راہ میں رکاوٹ بننے والی کوئی بھی چیز معمولی نہیں۔ ہر ایک عمل ترازو پر اپنا وزن رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں فتح یا شکست نصیب ہوتی ہے۔ اور جیتنے والوں کو انعام اسی نسبت سے دیا جائے گا جس نسبت سے اُنہوں نے قوت، ایمانداری اور خلوص دکھایا ہوگا۔

رسُول اپنے آپ کو اس آدمی کی نظیر قرار دیتا ہے جو دوڑ میں دوڑتا ہے اور انعام حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کرتا۔ "پس میں بھی اسی طرح دوڑتا ہوں یعنی بے ٹھکانہ نہیں۔ میں اسی طرح مُکوں سے لڑتا ہوں یعنی اُس کی مانند نہیں جو ہوا کو مارتا ہے۔ بلکہ میں اپنے بدن کو مارتا کُوٹتا اور اُسے قابُو میں رکھتا ہوں ایسا نہ ہو کہ اوروں میں منادی کرکے آپ نامقبول ٹھہروں۔"

پولُس کو ڈر تھا کہ کہیں وہ دوسروں کو منادی کرکے تو بچا لے مگر آپ برباد ہو جائے۔ اس نے محسُوس کیا کہ اگر اس نے اپنی زندگی میں ان اصولات کو نہ اپنایا جن کو وہ مانتا اور جن کی منادی کرتا ہے تو وہ خدمت جو وہ دُوسروں کے لئے کرتا ہے اس سے اُسے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اس کی تبدیلی اس کا اثرورسوخ، خود انکاری سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا مذہب محض زبانی کلامی اقرار ہی نہیں بلکہ خُدا کی قُربت میں روزانہ زندگی بسر کرنے کا نام ہے۔ اُس نے ہمیشہ اپنے سامنے ایک نشانہ (گول) رکھا اور اس تک پہنچنے کے لئے اس نے ہمیشہ بڑی سخت مشقت کی۔"نہ اپنی راستبازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف سے ہے بلکہ اس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے خُدا کی طرف سے ایمان پر ملتی ہے"۔ فلپیوں ۳:۹۔

پولُس رسُول کو یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ جب تک اُس کی زندگی ہے بدی کے ساتھ اس کی جنگ جاری رہے گی۔ اس نے ہمیشہ یہ محسُوس کیا کہ اُسے اپنے اُوپر سخت کنٹرول رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیاوی رغبتیں

اس کے روحانی جوش و خروش پر غلبہ نہ پالیں۔ اس لئے وہ اپنی پُوری قُوت کے ساتھ جسمانی اور فطری رغبتوں کے خلاف جنگ آزما رہا۔ اس نے اپنے سامنے معیار رکھا جس تک پہنچنے کے لئے اس نے خُدا کی شریعت کے تابع رہ کر مسلسل جدوجہد کی۔ اس کا کلام اس کا عمل، رغبتیں اور جذبات سبھی خُدا کی رُوح کے تابع تھیں۔

پولُس کے سامنے ابدی زندگی کی دوڑ کو جیتنا ہی کُلی مقصد تھا اور وہ اس کا مظہر کُرنتھس کے ایمانداروں کی زندگیوں میں دیکھنے کا خواہشمند تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ مسیح کے معیار تک پہنچنے کے لئے انہیں سخُت جدوجہد کرنا ہو گی جس سے وہ کسی طرح بھی رُستگاری نہیں پا سکتے۔ اس نے ان کی منت کی کہ وہ روز بروز پرہیز گاری اور اخلاقی اور روحانی معیار کی بلندیوں کے متلاشی رہیں۔ اس نے ان سے التماس کی کہ ہر بوجھ کو ایک طرف رکھ کر مسیح میں کاملیت کے نشانے کی طرف دوڑتے جائیں۔

پولُس نے کرنتھیوں کو قدیم اسرائیلوں کے تجربہ سے آگاہ کیا کہ اُنہیں وفاداری کے عوض کیا کیا برکات نصیب ہوئیں اور جب وہ بیوفا ہو گئے تو ان پر کیا کیا مصیبتیں آئیں۔ اس نے ان کو بتایا کہ کس طرح مُعجزانہ طریقہ سے عبرانیوں کو ملک کو ملک مصر سے رہائی ملی ۔ دن کے وقت بادل ان کی رہبری کرتا تھا اور رات کے وقت آگ کا ستوں۔ یوں وہ بحفاظت بحر قلزم کے پار اتر گئے۔ لیکن جب مصریوں نے بحر قلزم کو پار کرنے کی کوشش کی تو وہ تمام کے تمام اس میں غرق ہو گئے۔ اس عمل سے خداوند نے بنی اسرائیل کو اپنی کلیسیا تسلیم کیا۔ ‘‘ان سب نے ایک ہی رُوحانی خوراک کھائی اور سب نے ایک ہی رُوحانی پانی پیا۔ کیونکہ وہ اس رُوحانی چٹان میں سے پانی پیتے تھے جو ان کے ساتھ ساتھ چلتی تھی اور چٹان مسیح تھا’’۔ عبرانیوں کے تمام سفر میں یسوع ان کا حاوی تھا۔ مضروبہ چٹان مسیح کی علامت تھی جو آل آدم کی خطاوں کے سبب گھائل کیا گیا تاکہ سب کے لئے نجات کی ندی جاری ہو جائے۔

خُداوند کی اس حمایت کے باوجود عبرانی اُن رغبتوں اور عیش و طرب کو یاد کرنے لگے جو پیچھے مصر میں چھوڑ آئے تھے۔ اُن کے اس گناہ اور بغاوت کی وجہ سے خُدا وند کا غضب اُن پر نازل ہوا۔ پولُس نے کُرنتھس کے ایمانداروں کو ہدایت کی کہ عبرانیوں کے اس تجربہ سے سبق سیکھیں۔ ‘‘یہ باتیں ہمارے ہمارے واسطے عبرت ٹھہریں’’ پولُس نے فرمایا تاکہ ہم بُری چیزوں کی خواہش نہ کریں--- اُس نے اُنہیں دکھایا کہ کس طرح تن آسانی اور عیش و طرب نے گناہ کی راہ تیار کی جس کے سبب خُدا کا غضب اُن پر بھڑکا۔ یہ اُس وقت ہوا جب لوگ کھانے پینے بیٹھے۔ پھر ناچنے کُودنے کو اُٹھے اُنہوں نے خُدا کے خوف بُھلا دیا جو اُنہوں نے شریعت لیتے وقت محسُوس کیا تھا۔ اُنہوں نے خُدا کی جگہ پرستش کے لئے بچھڑا بنا لیا اور اُس کی پرستش کی۔ اور ضیافت اڑانے کے بعد جو بعل فغور کے ساتھ منسلک تھی اُنہوں نے حرامکاری کی۔ چنانچہ خُداوند کا غضب ان پر بھڑکا اور اُسکے حکم سے ایک ہی دن میں تئیس (۲۳) ہزار مارے گئے۔

چنانچہ رسُول نے اُنہیں تاکیداً کہا کہ ‘‘پس جو کوئی اپنے آپ کو قائم سمجھتا ہے وہ خبر دار رہے کہ گر نہ پڑے’’ رسُول نے انہیں مزید کہا کہ اگر تُم خودی اور گھمنڈ سے بھر جاو، جاگتے اور ہوشیار نہ رہو۔ دُعا نہ مانگو تو تُم نہایت ہی گمراہ کُن گناہ میں گر جاو گے۔ اور خُدا کے غضب کو دعوت دو گے۔ تاہم پولُس نے انہیں پست ہمت نہ کیا بلکہ اُس نے اُن کو یقین دلایا’’تم کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑے جو انسان کی برداشت سے باہر ہواور خُدا سچا ہے وہ تُم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہ پڑنے دے گا۔ بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تاکہ تُم برداشت کر سکو’’۔

پولُس نے اپنے بھائیوں کو ترغیب دی کہ وہ خود سے سوال کریں کہ انکے کلام اور کام کا دوسرون پر کیا اثر ہے؟ چنانچہ رسُول نے ہدیات فرماتے ہوئے انہیں لکھا۔ ‘‘پس تُم کھاو یا پیئو یا جو کچھ کرو سب خُدا کے جلال کے لئے کرو۔ تُم نہ یہودیوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنو نہ یونانیوں کے لئے نہ خُدا کی کلیسیا کے لئے’’۔

پولُس کے آگاہی کے کلام کا اطلاق ہر زمانہ پر ہوتا ہے، مگر یہ کلام خصوصاً ہمارے زمانے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ بُت پرستی سے اُس کی مراد صرف بُتوں کی پرستش نہیں بلکہ خود غرضی، تن آسانی اور اپنی رغبتوں اور چاہتوں کی تکمیل اور نفس پروری ہے۔ زبانی کلامی مسیح یسُوع میں ایمان، سچائی کو جاننے کی شیخی کسی کو مسیحی نہیں بنا دیتی۔ وہ مذہب جو اپنی آنکھوں کانوں اور زبان یا اپنی رغبتوں کی تسکین کرنے پر تُلا رہتا ہے وہ مسیح کا مذہب نہیں ہے۔

کلیسیا کا انسانی بدن کے ساتھ موازنہ کر کے مبنی بر حقیقت مثال پیش کی کہ جس طرح بدن کے تمام اعضا اکٹھے مل کر ایک دوسرے کے ساتھ کام کرتے ہیں ویسی ہی مطابقت اور یکسانیت مسیح کی کلیسیا کے ممبران کے بیچ میں ہونا لازم ہے۔ اس نے مزید فرمایا۔ ‘‘ایک ہی رُوح کے وسیلہ سے’’ ایک بدن ہونے کے لئے بپتسمہ لیا کیونکہ ہم سب نے خواہ یہودی ہوں خواہ یونانی، خواہ غلام ہو خواہ آزاد ایک ہی رُوح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کے لئے بپتسمہ لیا اور ہم سب کو ایک ہی رُوح پلایا گیا۔ چنانچہ بدن میں ایک ہی عُضو نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ اگر پاون کہے کہ میں ہاتھ نہیں اس لئے بدن کا نہیں تو وہ اس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔ اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو سُننا کہاں ہوتا؟ اگر سُننا ہی سُننا ہوتا تو سُونگھنا کہاں ہوتا؟ مگر فی الواقع خُدا نے ہر ایک عضو کو بدن میں اپنی مرضی کے موافق رکھا ہے۔ اگر وہ سب ایک ہی عضو ہوتے تع بدن کہاں ہوتا؟ مگر اب اعضا تو بہت سے ہیں لیکن بدن ایک ہی ہے۔ پس آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ میں تیری محتاج نہیں اور نہ سر پاوں سے کہہ سکتا ہے کہ میں تمہارا محتاج نہیں---- مگر خُدا نے بدن کو اس طرح مرکب کیا ہے کہ جو عُضو محتاج ہے اُسی کو زیادہ عزت دی جائے۔ تاکہ بدن میں تفرقہ نہ پڑے بلکہ اعضا ایک دوسرے کی برابر فکر رکھیں۔ پس ایک عضو دُکھ پاتا ہے تو سب اعضا اس کے ساتھ دُکھ پاتے ہیں اور اگر ایک عضو عزت پاتا ہے تو سب اعضا اُس کے ساتھ خُوش ہوتے ہیں۔ اسی طرح تُم مل کر مسیح کابدن ہو اور فرداً فرداً اعضا ہو’’۔

اس کے بعد رُوح کی ہدایت سے رسُول نے جو کلام کیا وہ اُس وقت سے لے کر آج تک ہر مردوزن کی مردہ رُوحوں میں جان پھونکنے اور ہمت بڑھانے کا وسیلہ بنا ہوا ہے۔ ‘‘اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ ہوں۔ اور اگر جھے نبوت ملے اور سب بھیدوں اور کل علم کی واقفیت ہو اور میرا ایمان یہاں تک کامل ہو کہ پہاڑوں کو ہٹا دوں اور محبت نہ رکھوں تو میں کچھ بھی نہیں۔ اور اگر اپنا سارا مال غریبوں کو کھلا دوں یا اپنا بدن جلانے کو دے دوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ بھی فائدہ نہیں۔

وہ شخص جس کے دل میں اپنے بھائی بندوں کے لئے محبت نہیں ہے وہ خواہ کتنا ہی مذہبی اور پارسا ہونے کا دعویٰ کیوں نہ کرے وہ مسیح کا حقیقی شاگرد نہیں کہلا سکتا۔ خواہ اُس کا ایمان کامل ہو اور اپس سے مُعجزات بھی صادر ہوتے ہوں لیکن اگر اس کے دل میں انسانوں کے لئے محبت نہیں تو یہ سب کچھ فضول ہے۔ خواہ وہ فیاض دلی کا مظاہرہ کرے اور غریبوں کو اپنا مال کھلا دے لیکن اگر اُس کے دل میں آ کر خُدا کے نام پر شہادت

بھی پالے اور اس کا یہ عمل محبت سے مُتحرک نہ ہو تو خُدا کے نزدیک یہ جنون اور ریاکاری سے کچھ زیادہ نہیں۔

"محبت صابر ہے اور مہربان، محبت حسد نہیں کرتی۔ محبت شیخی نہیں مارتی اور پُھولتی نہیں"۔ پاکیزہ طرب و مسرت دل کی فروتنی سے چشمہ کی مانند پھوٹ نکلتی ہے۔ شریف و نجیب اور شائشہ چالچلن کی نیو صبر، محبت اور خُدا کی فرمانبرداری پر استوار ہوتی ہے۔ محبت "نازیبا کام نہیں کرتی۔ اپنی بہتری نہیں چاہتی۔ بدکاری سے خُوش نہیں ہوتی"۔ مسیح کی سی محبت، دوسروں کے کردار اور نیت وارادہ کو جائز مقام دیتی ہے۔ یہ اُن کے غیر ضروری عیّوب تلاش نہیں کرتی۔ اور نہ ہی ذوق و شوق سے بُری باتوں اور خبروں پر کان لگاتی ہے۔ بلکہ دوسروں کے بارے نیک رائے رکھتی ہے۔ محبت "بدکاری سے خُوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خُوش ہوتی ہے۔ سب کچھ سہہ لیتی ہے۔ سب کچھ یقین کرتی ہے۔ سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے۔ سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔ محبت کو زوال نہیں۔ کیونکہ یہی خُدا کا بڑا وصف ہے اور اس کا مالک اس قیمتی خزانے کو خُدا کے شہر میں لے جا سکے گا۔ "غرض ایمان اُمید محبت یہ تینوں دائمی ہیں مگر افضل ان میں محبت ہے"۔

کُرنتھس کے ایماندار بھائی اخلاقی انحطاط کا اس قدر شکار ہو گئے کہ بعض ایک نے مسیحی ایمان کے چند عقائد کو ترک کر دیا۔ اور چند ایک تو اس حد تک پہنچ گئے کہ انہوں نے روز قیامت کو ماننے سے انکار کر دیا۔ جس کے بارے پولُس نے بڑی صفائی سے مسیے یسوع کا مردوں میں سے جی اٹھنے کا حوالہ دے کر اور ثبوت فراہم کر کے تدارک کر دیا۔ اس نے اعلانیہ بتایا کہ مسیح یسوع کتاب مقدس کے مُطابق تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھا، جسے پہلے کیفا اور بعد میں بارہ بھائیوں نے دیکھا۔ اور ایک بار پانچ سو سے زائد بھائیوں کو ایک ساتھ دیا جن میں سے اکثر اب تک موجودد ہیں اور بعض مسیح میں سو گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ یعقوب کو دکھائی دیا پھر سب رسُولوں کو۔ اور سب سے پیچھے مجھ کو"۔ چنانچہ لکھا ہے-----

"مسیح کتاب مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے موا اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتاب مقدس کے مطابق جی اُٹھا۔ اور کیفا کو اور اس کے بعد ان بارہ کو دکھائی دیا پھر پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا۔ جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں اور بعض سو گئے۔ پھر یعقوب کو دکھائی دیا۔ پھر سب رسُولوں کو اور سب سے پیچھے مجھ کو"۔ اکرنتھیوں ۱۵:۳-۸۔

قائل کرنے والی قوت کے ساتھ رسُول نے قیامت کی سچائی کی منادی کی۔ اس نے کہا اگر "مردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جا اُٹھا۔ اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔ بلکہ ہم خُدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے۔ کیونکہ ہم نے خُدا کی بابت یہ گواہی دی کہ اس نے مسیح کو جلایا۔ حالانکہ نہیں جلایا اگر بالفرض مردے جی نہیں اُٹھتے اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہمارا ایمان بے فائدہ تُم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو۔ بلکہ جو مسیح میں سو گئے ہیں وہ بھی ہلاک ہوئے۔ اگر ہم صرف اسی زندگی میں مسیح میں اُمید رکھتے ہیں تو سب آدمیوں نے زیادہ بد نصیب ہیں۔ لیکن فی الواقع مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور جو سو گئے ہیں اُن میں پہلا پھل ہوا"۔

پولُس رسُول کُرنتھس نے بھائیوں کے اذہان کو اُس فتح مند اور مُبارک صبح کی طرف مبذول کر دیا جب تمام سونے والے مقدسین زندہ کئے جائیں گے تاکہ آئندہ تا ابد اپنے خُدا وند کے ساتھ رہ سکیں۔ رسُول نے کہا" دیکھو میں تُم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔ اور ایک دم ایک پل میں

پچھلا نرسنگا پُھونکتے ہی ہو گا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مردے غیر فانی حالت میں اُٹھینگے اور ہم بدل جائیں گے کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیات ابدی کا جامہ پہنے۔ اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکے گا اور یہ مرنے والا جسم حیات ابدی کا جامہ پہن چکے گا تو وہ قول پُور ہو گا جو لکھا ہے کہ موت فتح کا لقمہ ہو گئی۔ اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا مگر خُدا کا شُکر ہے جو ہمارے خُدا وند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہم کو فتح بخشتا ہے۔ ”

جو وفادار ہیں پُر شکوہ فتح اُن کی راہ دیکھ رہی ہے۔ پولُس نے اُن ممکنات کو محسُوس کر کے جو کُر نتھس کے ایمانداروں کے سامنے تھیں اُنہیں وہ کچھ دیا جو اُنہیں حرامکاری اور خود غرضی سے بالا تر کر دے اور زندگی کو بقا کی اُمید سے جلالی بنا دے۔ چنانچہ بڑی خلوص نیتی سے اُس نے اُنہین نصیحت کی کہ مسیح میں جو اُنہیں بلاہٹ ملی ہے اُس سے وفادار رہیں۔ ”پس اے میرے عزیز بھائیو! ثابت قدم اور قائم رہو اور خُداوند کے کام میں ہمیشہ افزائش کرتے رہ کیوں کہ یہ جانتے ہو کہ تُمہاری محنت خُداوند میں بے فائد ہ نہیں ہے“۔

یوں رسُول نے حتمی اور موثر انداز میں ان کی ہمت افزائی کی کہ وہ جھوٹے اور خطرناک نظریات، دستُور اور اعمال کی درُستی کر لیں جو کُرنتھس کی کلیسیا پر غلبہ پا رہے ہیں۔ اُس نے بڑی دلجوئی اور محبت کی رُو سے کھر کھری سُنا دیں۔ اُس کی تنبیہ اور ملامت میں خُدا کے تخت سے اُن پر نُور چمک رہا تھا تاکہ اُن کے پوشیدہ گناہوں کو آشکارہ کرے جو اُن کی زندگیوں کو برباد کر رہے تھے۔ تاہم رسُول کو فکر دامنگیر ہوئی کہ نہ جانے اس خط کو پا کر اُن کا کیا ردِ عمل ہو گا؟

خط ارسال کرنے کے بعد پولُس کے دل میں یہ خوف پیدا ہو گیا کہ کہیں اس خط سے بھائیوں کی دل آزاری نہ ہو جن کے فائدہ کے لئے اُس نے لکھا ہے۔ کبھی کبھی وہ اس بارے تلخ جان اور خوفزدہ ہو جاتا، اور چاہتا کہ اُن الفاظ کو یاد کرے جو اس نے لکھے تھے۔ وہ حضرات جو اپنی ذمہ داری کو رسُول کی طرح محسُوس کرتے ہیں یا اپنی کلیسیاوں اور اداروں کو رسُول کی طرح چاہتے ہیں وہ بیشک رسُول کی اس آزُردگی اور خُود الزامی کو سراہیں گے۔ خُداوند کے وہ خادم جو اُس کی خدمت کا بوجھ اپنے سینے پر لئے پھرتے ہیں وہ بھی پولُس کی خدمت کشمکش اور پریشانی کے تجربہ کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کلیسیا میں بٹوارے کے بوجھ تلے، اور جن کی طرف سے ہمدردی اور مدد کی توقع تھی اُن کی طرف سے بے وفائی اور دھوکا، کلیسیاوں کی طرف سے خطرے کا اندیشہ جو بدی کی آماجگاہ بن گئِ تھیں، رسُول اُن کو انتباہ کرنے پر مجبُور ہو گیا۔ تاہم اُسے خوف لاحق ہوا مبادہ اُس نے ان کے ساتھ زیادہ سختی برتی ہو اُس نے تشویش اور پریشانی کے عالم میں اپنے خط کے ردعمل کا شدت سے انتظار کیا۔

باب ۳۱ - پیغام پر توجہ دی گئی

افسس سے پولُس دُوسرے مشنری سفر پر روانہ ہو گیا اور وہ اُمید کرتا تھا کہ وہ یورپ کی اُن کلیسیاوں میں بھی جا سکے گا جہاں اُس نے پہلے بھی خدمت کی تھی۔ تروآس میں کچھ دیر ٹھہرنے اور "یسوع مسیح کی انجیل سُنانے کے بعد" اُس نے دیکھا کہ کچھ لوگ پیغام سننے کے لئے تیار ہیں۔ "خداوند میں میرے لئے دروازہ کھل گیا" رسُول نے یہاں اپنی خدمت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا۔ بے شک اُسے تروآس میں کافی کامیابی ہوئی مگر وہ وہاں زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتا تھا "سب کلیسیاوں کی فکر" اور خاص کر کُر نتھس کی کلیسیا کی فکر اس کے دل پر بوجھ بنی ہوئی تھی۔ اُسے تروآس میں طِطس سے ملنے کی اُمید تھی کیونکہ وہ جاننا چاہتا تھا کہ اُس کے خط کا کیا ردِعمل ہُوا جو اس نے کُرنتھس کی کلیسیا کو بھیجا تھا۔ مگر طِطس کو وہاں نہ پا کر اُسے مایُوسی ہوئی۔ "میری رُوح کو آرام نہ ملا کیونکہ میں نے اپنے بھائی طِطُس کو نہ پایا۔" پس اُن سے رُخصت ہو کر مکدنیہ کو چلا گیا۔ جہاں وہ فلپی میں تیمتھیس سے ملا۔ بیشک اُسے کُرنتھس کی فکر کھائے جا رہی تھی اُس کے باوجود اسے اُن کی اچھی خبر کی اُمید تھی--- پھر بھی اُس کی رُوح سخت غمگین تھی کہ کہیں کُرنتھس کے بھائی اس کی نصیحت اور تنبیہ کو غلط نہ سمجھ لیں "ہمارے جسم کو چین نہ ملا" اس کے بعد اس نے لکھا "ہر طرف سے مصیبت میں گرفتار رہے۔ باہر لڑائیاں تھیں اندر دہشتیں۔ تو بھی عزوں کو تسلی بخشنے والے یعنی خُدا نے طِطُس کے آنے سے ہم کو تسلی بخشی۔

یہ وفادار پیامبر بہت خوشی کی خبر لایا اور باتفصیل بتایا کہ خط کی وجہ سے ایمانداروں میں بہت ہی شاندار تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ بیش بہا ایمانداروں نے خط میں لکھی ہوئی ہدایات پر عمل کرکے اپنے گناہون سے توبہ کر لی ہے۔ ان کی زندگیاں مسیحیت کے لئے اب باعث ندامت نہیں رہیں بلکہ اب انہوں نے عملی خُدا ترسی کے حق میں طاقتور تاثیر چھوڑی ہے۔

خُوشی و مسرت سے بھر پُور ہو کر رسول نے کُرنتھس کی کلیسیا کو ایک اور خط ارسال کر دیا۔ اس میں اس نے اپنی دلی خُوشی کا اظہار کیا کیونکہ اس کے خط کی وجہ سے کلیسیا کو بڑا فائدہ پہنچا۔ چنانچہ اس نے لکھا "گو میں نے تُم کو اپنے خط سے غمگین کیا گمر اُس سے پچھتاتا نہیں۔ اگرچہ پہلے پچھتاتا تھا۔ پہلے وہ اس لئے پچھتاتا تھا مبادا اس کے خط کی حقارت کی جائے جو اس نے لکھا تھا۔ اب میں خُوش ہوں۔ اس نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا"میں اس لئے خُوش نہیں کہ تُم کو غم ہوا بلکہ اس لئے کہ تُمہارے غم کا انجام توبہ ہوا۔ کیونکہ تُمہارا غم خُدا پرستی کا تھا تاکہ تُم کو ہماری طرف سے کسی طرح کا نقصان نہ ہو کیونکہ خُدا پرستی کا غم ایسی توبہ پیدا کرتا ہے جس کا انجام نجات ہے۔ " وہ توبہ جو دل پر الہٰی فضل کی تاثیر سے پیدا ہوتی ہے اقرار کرنے اور گناہ ترک کرنے کی طرف رہبری کرتی ہے۔ یہی پھل کپرنتھس کے ایمانداروں کی زندگیوں میں ظاہر ہوئے "اسی بات نے کہ تُم خُدا پرستی کے طور پر غمگین ہوئے تُم میں کس قدر سر گرمی اور عذر اور خفگی اور خوف اور اشتیاق اور جوش اور انتقام پیدا کیا"۔ ۲۔ کرنتھیوں ۷:۱۱۔

کچھ دیر کے لئے پولُس کلیسیاوں کا بوجھ اپنے سینہ پر اٹھائے پھرا۔ یہ اتنا زیادہ بوجھ تھا کہ وہ اُسے بمشکل برداشت کر سکا۔ جھوٹے معلمین نے اُس کے اثر کو زائل کرنے اور انجیل کے پیغام کی جگہ ایمانداروں کے درمیان جھوٹی تعلیم کو فروغ دینے کی پُور ی پُوری کوشش کی جس سے رسُول پریشانی اور پست ہمتی کا شکار ہو گیا۔ اُس نے ایک موقع پر ان الفاظ میں اپنی مایوسی کا بیان کیا۔ "ہم حد سے زیادہ اور طاقت سے باہر پست ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے زندگی سے بھی ہاتھ دھو لئے"۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱:۸۔

لیکن ایک پریشانی تو دُور ہوئی۔ خط کے قبول ہونے پر جو پولپس نے کُرنتھس کی کلیسیا کو لکھا تھا پولُس نے اپنی اس خُوشی کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ "ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جو رحمتوں کا باپ اور ہر طرح کی تسلی کا خُدا ہے۔ وہ ہماری سب مصیبتوں میں ہم کو تسلی دیتا ہے تاکہ ہم اس تسلی کے سبب سے جو خُدا ہمیں بخشتا ہے ان کوبھی تسلی دے سکیں جو کسی طرح کی مصیبت میں ہیں۔ کیونکہ جس طرح مسیح کے دُکھ ہم کو زیادہ پہنچتے ہیں اُسی طرح ہماری تسلی بھی مسیح کے وسیلہ زیادہ ہو گئی ہے۔ اگر ہم مصیبت اُٹھاتے ہیں تو تمہاری تسلی کے واسطے جسکی تاثیر سے تُم صبر کے ساتھ اُن دُکھوں کی برداشت کر لیتے ہو جو ہم بھی سہتے ہیں۔ اور ہماری اُمید تُمہارے بارے میں مضبوط ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس طرح تُم دکھوں میں شریک ہو اسی طرح تسلی میں بھی ہو"۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱:۳-۷۔

اُن کی دوبارہ تبدیلی اور فضل میں نشوونما کے لئے پولُس خُوشی مناتا ہُوا کرنتھیوں کے ایمانداروں کے دلوں مین تبدیلی پیدا کرنے والے خُدا کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ "خُدا کا شُکر ہے جو مسیح میں ہم کو ہمیشہ اسیروں کی طرح گشت کراتا ہے اور اپنے علم کی خوشبُو ہمارے وسیلہ سے ہر جگہ پھیلایا ہے۔ کیونکہ ہم خُدا کے نزدیک نجات پانے والوں اور ہلاک ہونے والوں دونوں کے لئے مسیح کی خوشبُو ہیں"۔ اُن دنوں لڑائی میں فتح کے موقع پر یہ عام دستور ہوتا تھا کہ فاتح قوم مفتوح اسیروں کی گاڑی بھر کر ساتھ لے آتی تھی۔ جب فوج مارچ کرتی ہوئی وطن واپس آتی تھی توکچھ لوگ مقرر کئے جاتے جو قیدیوں پر خوشبو نچھاور کرتے جاتے تھے۔ اُن قیدیوں میں جو مارے جانے کو ہوتے تھے ان کے لئے اس خوشبو سے یہ پیغام ہوتا کہ تُمہاری موت قریب ہے۔ لیکن کچھ قیدیوں کو فاتح قوم اپنی خدمت کے لئے محفوظ رکھنا چاہتی۔ چنانچہ اُن کے لئے یہ خوشبو جلد رہائی کا مُژدہ ہوتی۔

پولُس اب ایمان اور اُمید سے بھر پور تھا۔ اس نے محسُوس کیا کہ ابلیس کُرنتھس میں خُدا کے کام کو مات نہیں دے سکتا۔ چنانچہ اُس کا دل خُدا کی شُکر گزاری سے معمُور ہوگیا۔ وہ اور اپس کے معاونین، مسیح اور اس کی صداقت کے دُشمن پر جشن منا سکتے تھے۔ اور نئے جذبے کے ساتھ نجات دہندہ کی منادی کر سکتے تھے۔ فتح کی خوشبُو کی طرح انجیل کی خوشبُو کو بھی دُنیا بھر میں جاناتھا۔ جو اس پیغام کو قبول کرتے ہیں ان کے لئے ابدی زندگی کا پیغام لیکن جو بے ایمانی کی زندگی گزارنے پر تُلے رہتے ہیں ان کے لئے انجیل کی خوشبُو موت کا سندیسہ ہے۔

اس قدر وسیع کام کی اہمیت کے پیش نظر پولُس پکار اُٹھا "کون ان باتوں کے لائق ہے" کون مسیح کی منادع اس طرح کر سکتا ہے کہ مسیح کے دُشمن اس کے پیغام یا اس کے پیغامبر کو رُسوا کرنے کی کوئی وجہ نہ پا سکیں؟ رسُول ایمانداروں کو انجیل کی سنجیدہ ذمہ داری سے متاثر کرنے کا خواہاں تھا۔ منادی کرنے میں وفاداری، مسلسل پاکیزہ زندگی ہی خُدا وند کو قابل قبول اور رُوحوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ موجودہ خُدا م جو منادی کی عظیم خدمت کا بوجھ لئے پھرتے ہیں وہ رسُول کے ساتھ مل کر پُکار سکتے ہیں "کون ان باتوں کے لائق ہے"۔

وہاں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے پولُس پر پہلے خط میں اپنی تعریف کرنے کا الزام لگایا۔ پولُس نے اب کلیسیا کو پُوچھا کہ کیا وہ اس پر اس طرح الزام تراشی کرتے ہیں "کیا ہم پھر اپنی نیک نامی جتانا شروع کرتے ہیں یا ہم کو بعض کی طرح نیک نامی کے خط تُمہارے پاس لانے یا تُم سے لینے کی حاجت ہے؟" جب ایماندار

ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے تو وہ پہلے جس کلیسیا کے رُکن ہوتے اس سے سفارشی خط لیتے۔ مگر نامی گرامی رہبروں اور خصوصاً جنہوں نے اس کلیسیا کو قائم کیا تھا انہیں ان کے خط کی کیا ضرُورت تھی؟ پولُس کی سفارش بذاتِ خُود وہ تمام لوگ تھے جو بُت پرستی سے انجیل کی صداقت کی طرف پلٹ آئے تھے ۔ ان کا سچائی کو قبول کرنا اور تبدیلی جو ان کے دل میں واقع ہوئی کیا یہ سفارش کافی نہ تھی۔

پولُس رسُول سمجھتا تھا کہ کُرنتھس کے ایماندار بھائی ہی اس کی سب سے بڑی سفارش ہیں۔ اسی لئے اس نے فرمایا "ہمارا جو خط ہمارے دلوں پرلکھا ہُوا ہے وہ تُم ہو اور اُسے سب آدمی جانتے اور پڑھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ تُم مسیح کا وہ خط ہو جو ہم نے خادموں کے طور پر لکھا سیاہی سے نہیں بلکہ زندہ خُدا کے روح سے۔ پتھر کی تختیوں کے پر نہیں بلکہ گوشت کی یعنی دل کی تختیوں پر۔

گنہگاروں کی دلی تبدیلی اور سچائی کے ذریعہ ان کی تقدیس نہایت ہی بڑا اہم ثبوت ہے کہ خُداوند خُدا نے اس خادم کو اپنی خدمت کے لئے بلاہٹ دے رکھی ہے۔ اور اس کے رسُول ہونے کا ثبوت ان تبدیل شدہ دلوں پر مندرج ہے جنہوں نے مسیح کو قبول کیا ہے اور ان کی تبدیل شدہ زندگیاں ہی خادم کے حق میں بڑی شہادت ہیں۔ اور مسیح یسُوع جو جلال کی اُمید ہے ان کے اندر اس کی شبیہ بن گئی ہے۔ خادم اپنی خدمت کی ان شہادتوں سے بڑا حوصلہ پاتا ہے۔

مسیح کے خادموں کے حق میں بھی وہی ثبوت ہونے چاہیئں جو کُرنتھس کے ایمانداروں نے پولُس کے لئے فراہم کئے۔ موجودہ زمانہ میں گو بہت سے مناد ہیں مگر پاک، قابل اور جن کے دل میں مسیح کی محبت ہو ایسے مناد خال خال ہیں۔ بہتیرے ایسے ہیں جو مسیحی ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر ان کی زندگیوں کا پھل غرور، خُود اعتمادی، دُنیا کی محبت، عیب جوئی، بُغض کڑوا پن اور حسد ہی ہے۔ ان کی زندگیاں، مسیح یسُوع کی زندگی کے برعکس ہیں۔ اکثر ایسے خادم افسوسناک گواہی کے حامل ہوتے ہیں۔

ایک شخص کے لئے اس سے بڑی عزت کیا ہوگی جسے خُدا وند انجیل کے لائق خادم کے طور پر قبول فرمائے۔ تاہم خُداوند جنہیں کامیاب خدمت کے لئے قُوت عطا کرتا ہے وہ فخر نہیں کرتے۔ بلکہ وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بذات خُود اُن میں کوئی خوبی اور قُدرت نہیں بلکہ ان کا کُلی انحصار الہٰی ذات پر ہی ہے۔ رسُول کے ساتھ مل کر یہ کہتے ہیں۔ "یہ نہیں کہ بذات خُود ہم اس لائق ہیں کہ اپنی طرف سے کچھ خیال بھی کر سکیں بلکہ ہماری لیاقت خُدا کی طرف سے ہے جس نے ہم کو نئے عہد کے خادم ہونے کے لائق بھی کیا۔ حقیقی خادم آقا کی خدمت کو انجام دیتا ہے۔ اور اس کے کام کو یہ سمجھ کر بڑی اہمیت دیتا ہے کہ وہ کلیسیا اور دُنیا کی دستگیری ویسے ہی کرتا ہے جیسے مسیح یسُوع نے کی۔ وہ گنہگارون کو شرافت اور اعلیٰ اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے انتھک کوشش کرتا ہے تاکہ وہ غالب آ کر اجر حاصل کریں۔ اس کے ہونٹ مذبح پر سے لئے گئے زندہ کوئلے سے چُھوئے گئے ہیں، اور وہ مسیح یسُوع کو گنہگاروں کی واحد اُمید کے طور پر سرفراز کرتا ہے۔ اور جو اپسے کلام کرتے ہوئے سُنتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اپسے بلانا غہ دُعا کے ذریعہ خُدا وند کی نزدیکی حاصل ہوئی ہے اور رُوح القدس کا اس پر سایہ ہے۔ اُس کی رُوح زندگی بخش آسمانی آگ سے آشنا ہے۔ نیز وہ رُوحانی چیزوں کو رُوحانی چیزوں سے پرکھنے کے قابل ہے۔ اُسے قُوت اور قُدرت دی گئی ہے تاکہ وہ شیطان کے گڑھ برباد کرے۔ اور جب وہ خُدا کی محبت کو پیش کرتا ہے تو شکستہ اور خستہ دل پوچھے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ "میں کیا کروں کہ نجات پاوں"۔

"پس جب ہم پر ایسا رحم ہوا کہ ہمیں یہ خدمت ملی تو ہم ہمت نہیں ہارتے ۔ بلکہ ہم نے شرم کی پوشیدہ باتون کو ترک کر دیا اور مکاری کی چال نہیں چلتے۔ نہ خُدا کےکلام میں آمیزش کرتے ہیں بلکہ حق ظاہر کرکے خُدا کے رُو برو ہر ایک آدمی کے دل میں اپنی نیکی بٹھاتے ہیں۔ اگر ہماری خُوشخبری پر پردہ پڑا ہے تو ہلاک ہونے والوں ہی کے واسطے پڑا ہے۔ یعنی اُن بے ایمانوں کے واسطے جنکی عقلوں کو اس جہان کے خُدا نے اندھا کر دیا ہے تاکہ مسیح یسوع جو خُدا کی صورت ہے اُس کے جلال کی خُوشخبری کی روشنی اُن پر نہ پڑے۔ کیونکہ ہم اپنی نہیں بلکہ مسیح یسُوع کی منادی کرتے ہیں کہ وہ خُدا وند ہے اور اپنے حق میں یہ کہتے ہیں کہ یسوع کی خاطر تُمہارے غلام ہیں۔ اس لئے خُدا ہی ہے جس نے فرمایا کہ تاریکی میں سے نُور چمکے اور وہی ہمارے دلوں میں چمکاتا کہ خُدا کے جلال کی پہچان کا نُور یسُوع مسیح کے چہرے سے جلوہ گر ہو"۔ ۲کرنتھیوں ۴:۱-۶۔

مسیح یسوع کا خادم ہونے کے ناطے میں رسُول نے خُدا کے جلال اور رحم کو عظمت دی جو اُسے مُقدس امانت کے طور پر دی گئی تھی۔ خُدا کے رحم کی شُہرت سے وہ اور اُسکے معاونین خطرات، مشکلات اور تکلیفوں میں بھی قائم رہے۔ اُنہوں نے اپنے ایمان اور تعلیم میں اپنے سامعین کی خاطر ذرہ بھر رد و بدل نہ کیا اور نہ ہی نجات کے لئے ضروری سچائیوں کو مزید دلکش بنانے کے لئے روکے رکھا۔ بلکہ اُنہوں نے رُوحوں کی قائلیت اور تبدیلی کے لئے دُعا کی اور سچائی کو بڑی وضاحت اور فصاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اُنہوں نے اپنے کردار کو اپنی گفتار سے ہم آہنگ کیا تاکہ اُس تعلیم کی ہر ایک شخص تعریف کرے جو وہ پیش کر رہے ہیں۔

"لیکن ہمارے پاس یہ خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھا ہے تاکہ یہ حد سے زیادہ قُدرت ہماری طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے معلوم ہو" خُدا وند اپنی سچائی کی منادی اپنے پاک فرشتوں کے ذریعہ بھی کروا سکتا تھا۔ مگر یہ اُس کا منصوبہ نہیں۔ وہ کمزور انسانوں کو اس خدمت کے لئے چُنتا ہے تاکہ اس کی خدمت کے لئے اس کے ہاتھ میں آلہء کار بن جائیں۔ بیش قیمت خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھا گیا ہے۔ انسانوں کے ذریعہ اُس کی برکات دُنیا تک پہنچائی جانا ضروری ہے۔ ان کے ذریعہ گناہ کی ظُلمت میں اس کے جلال کو ضیا پاشی کرنا ہے۔ اس محبت بھری خدمت کے ذریعہ انہیں گنہگاروں اور حاجتمندوں تک رسائی کر کے انہیں صلیب کے دامن میں لانا ہے۔ انہیں اپنی ساری خدمت کے ذریعہ اُسی کو عزت، جلال اور حمدو سپاس پیش کرنا ہے جو سب سے افضل اور سر بلند ہے۔

اپنے تجربہ کی روشنی میں پولُس نے دکھایا کہ مسیح کی خدمت کے انتخاب میں اُس نے کسی خُود غرضی کا سہارا نہ لیا کیونکہ اُس کا راستہ آزمائشوں، تکلیفوں اور مصیبتوں سے بھرا پڑا تھا۔ "ہم ہر طرف سے مصیبت تو اُٹھاتے ہیں لکین لا چار نہیں ہوتے۔ حیران تو ہوتے ہیں مگر نا اُمید نہیں ہوتے۔ ستائے تو جاتے ہیں مگر اکیلے نہیں چھوڑے جاتے۔ گرائے تو جاتے ہیں لیکن ہلاک نہیں ہوتے۔ ہم ہر وقت اپنے بدن میں یسُوع کی موت لئے پھرت ہیں تاکہ یسُوع کی زندگی بھی ہمارے بدن میں ظاہر ہو"۔

پولُس نے بھائیوں کو یاد دلایا کہ خُدا وند کے ایلچی یعنی وہ اور اس کے ہم خدمت کا گزار مسلسل دُکھ جھیلتے ہیں اور جن تکالیف کو وہ برداشت کرتے ہیں اُن سے اُن کی ہمت جواب دے گئی ہے۔ "ہم جو زندہ ہیں" اس نے لکھا۔۔ یسُوع کی خاطر ہمیشہ موت کے حوالہ کئے جاتے ہیں تاکہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے فانی جسم میں ظاہر ہو پس موت تو ہم میں اثر کرتی ہے اور زندگی تُم میں۔" تنگی و عُسرت اور مصائب کے ذریعہ جسمانی تکالیف برداشت کرنے سے خدام اپنی زندگی مسیح کی موت کے مشابہ بناتے تھے۔ لیکن جو کچھ اُن کے لئے

موت لاتا تھا وہ کرنتھیوں کے لئے رُوحانی زندگی اور صحت کا باعث بنتا تھا۔ یوں وہ ایمان کے ذریعہ ابدی زندگی کے ذمہ دار بن جاتے تھے۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے مسیح کے پیروکاروں کو بڑا محتاط ہونے کی ضرُورت ہے تاکہ وہ غفلت اور بد اندیشی کے ذریعہ کار گزاروں کے بوجھ میں اضافہ نہ کریں۔

"اور چونکہ ہم میں وہی ایمان کی رُوح ہے جسکی بابت لکھا ہے کہ میں ایمان لایا اور اسی لئے بولا "جو سچائی اسے ودیعت کی گئی تھی رسُول اس سے پُوری طرح قائل تھا۔ رسُول کو کوئی بھی چیز سچائی کو غلط انداز میں پیش کرنے کےلئے مجبور نہ کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی چیز اسے سچائی کو پوشیدہ رکھنے پر مائل کر سکتی تھی۔ وہ دُنیا کے مطابق خُود کو ڈھال کر عزت و بزرگی، دولت یا عیش و طرب کو

خریدنے کا ہرگز خواہشمند نہ تھا۔ جب وہ کُرنتھس میں منادی کر رہا تھا تو وہ مسلسل مارے جانے کے خطرے میں تھا مگر وہ اس سے خوفزدہ نہ ہُوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جو مر گیا اور پھر زندہ ہو گیا وہ مجھے بھی قبر سے زندہ کر کے باپ کے سامنے پیش کرنے پر قادر ہے۔

"اس لئے سب چیزیں تُمہارے واسطے ہیں" اس نے فرمایا "تاکہ بہت سے لوگوں کے سبب سے فضل زیادہ ہو کر خُدا کے جلال کے لئے شکرگزاری بھی بڑھائے۔ رسُول نے اپنی عطمت و توقیر کے لئے انجیل کی منادی نہیں کی تھی بلکہ رُوحون کو بچائے کی اُمید میں تاکہ وہ اپنی زندگیاں مسیح کی خدمت کے لئے وقف کردیں۔ اسی اُمید کے سہارے انہوں نے خطرات کی پرواہ کئے بغیر خدمت جاری رکھی۔

"اس لئے ہم ہمت نہیں ہارتے بلکہ گو ہماری ظاہری انسانیت زائل ہوتی جاتی ہے پھر بھی ہماری باطنی انسانیت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے" پولُس نے دُشمن کی طاقت کا اندازہ کر لیا تھا، اور اگرچہ اس کی جسمانی قُوت ماند پڑ رہی تھی اس کے باوجود اُس نے بلا جھجک انجیل کی منادی کی۔ خُدا کے سب ہتھیار باندھ کر صلیب کا یہ ہیرو ابلیس کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے آگے ہی بڑھتا چلا گیا۔ ایمانداروں اور وفادارون کے انعام پر نظر جما کر اس نے فاتحانہ لب و لہجہ میں پکارا "ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے ازحد بھاری اور ابدی جلال پیدا کرتی جاتی ہے۔ جس حال میں کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ ان دیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ دیکھی ہوئی چیزیں چند روزہ ہیں مگر ان دیکھی چیزیں ابدی ہیں۔"

رسُول کی التماس بڑی ہی مخلص اور دلپذیر تھی کہ اس کے کرنتھی بھائیوں نے نجات دہندہ کی بے مثال محبت پر دوبارہ توجہ کی۔ اُس نے لکھا کہ "تم ہمارے خُدا وند یسُوع مسیح کے فضل کو جانتےہو کہ وہ اگرچہ دولتمند تھا مگر تُمہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تُم اُس کی غریبی کے سبب سے دولت مند ہو جاو تُمہیں معلوم ہے کہ وہ کن بلندیوں سے ہماری خاطر پستیوں میں اُتر گیا۔ اور ایک بار جب وہ فروتنی اور خود انکاری کے راستہ چل پڑا تو اس وقت تک دم نہ لیا جب تک اس نے اپنی جان فدیہ میں نہ دے دی۔ صلیب سے لے کر تاج تک اس کے پاس آرام کا کوئی لمحہ نہ تھا۔

پولُس نے ایک ایک بات کو بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ بیان کیا تاکہ جو بھی اس کے خط کو پڑھیں وہ نجات دہندہ کی فروتنی کو پُوری طرح سمجھ لیں جو اس نے ہماری خاطر اختیار کی۔ اس نے بیان کیا کہ اگرچہ دہندہ وہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ فرشتے اس کے تابع تھے مگر اس نے اپنے آپ کو پست کردیا موت بلکہ صلیبی موت کو گوارہ کیا۔ پولُس کو پُوری طرح یقین تھا کہ

اگر وہ آسمانی بادشاہ کی حیرت انگیز قربانی کو سمجھ لیں گے تو ہر طرح کی خود غرضی ان کی زندگیوں سے غائب ہو جائے گی۔ اُس نے انہیں دکھایا کہ کس طرح خُدا کے بیٹے نے خادم کی صُورت اختیار کر لی یہاں تک کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارہ کی۔ (فلپیوں ۲:۸) تاکہ وہ گری ہوئی نسل آدم کو رسوائی اور ذلت سے بالا تر کر کے خُوشی، اُمید اور نجات عطا کر سکے۔

جب ہم صلیب کی روشنی میں الہٰی سیرت کا مطالبہ کرتے ہیں تو ہم رحم، رحمت و شفقت اور معافی کے ہمراہ داد رسی اور انصاف کا امتزاج دیکھتے ہیں۔ ہم تخت کے بیچ میں اُسے دیکھتے ہیں جو انسان کا خُدا کے ساتھ ملاپ کرانے کے لئے ہاتھوں اور پسلی میں زخموں کے نشان لئے ہوئے ہے۔ ہم لامحدود خُدا وند کو دیکھتے ہیں جو نُور سے مُلبس ہے اور کسی کی اس تک رسائی نہیں لیکن وہ ہمیں پانے بیٹے کے وسیلہ سے خُوش آمدید کہہ رہا ہے۔ انتقام کا بادل جو شامت اعمال اور مایوسی لاتا۔ صلیب سے روشنی منعکس ہوئی اور اس نے خُدا کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ عبارت دکھائی۔ ‘‘زندہ رہ، گنہگار زندہ رہ!، ایمان لانے والی تائب دل روحو! زندہ رہو! میں نے تُمہارا کفارہ دے دیا ہے۔

مسیح میں غوروفکر کرتے ہوئے ہم محبت کے اُس سُمندر کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں جس کو ناپنا ناممکنات میں سے ہے۔ اگر ہم اس محبت کا بیان کرنا چاہیں تو الفاظ تمام ہو جاتے ہیں۔ ہم اس کی زمینی زندگی پر غور کریں، ہمارے لئے اس کی قربانی، آسمان میں ہمارے لئے شفاعت، اور وہ مکان جو وہ آسمان میں اپنے چاہنے والوں کے لئے تیار کر رہا ہے--- اس سب کچھ کے لئے ہم صرف یہی پکار کر کہہ سکتے ہیں۔ ‘‘محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے محبت کی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا’’۔ ‘‘دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائے اور ہم ہیں بھی۔ دُنیا ہمیں اس لئے نہیں جانتی کہ اُس نے اُسے بھی نہ جانا’’۔ ۱۔ یوحنا ۴:۱۰ ، ۳:۱

ہر ایک حقیقی شاگرد کےاندر یہ محبت، مقدس آگ کی طرح دل کے مذبح پر جلتی رہتی ہے۔ زمین پر خُدا کی محبت کا اظہار اُس کے بیٹے کے ذریعہ ہُوا۔ اسی زمین پر ہی اُس کے بچوں کو بے الزام زندگی کے ذریعہ اس محبت کو منعکس کرنا ہے۔ یوں گنہگار صلیب کے پاس لائے جائیں گے تاکہ وہ خُدا کے برّہ کو دیکھ سکیں۔

باب ۳۲ - فیاض دل کلیسیا

پولُس نے جو پہلا خط کرنتھیوں کے نام لکھا تھا اُس میں اُس نے عام اُصولوں پر ہدایات دی تھیں کہ اس دھرتی پر خُداوند کے کام میں وہ کیسے ممد ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور وہ رسولی خدمات جو اُس نے اُن کے لئے کی تھیں اُن کے بارے لکھتے ہوئے رسُول مطالبہ کرتا ہے۔

"کونسا سپاہی کبھی اپنی گرہ سے کھا کر جنگ کرتا ہے؟ کون تاکستان لگا کر اس کا پھل نہیں کھاتا؟ کون گلہ چرا کر اس گلے کا دُودھ نہیں پیتا؟ کیا میں یہ باتیں انسانی قیاس ہی کے موافق کہتا ہوں؟ کیا توریت بھی یہی نہیں کہتی؟ چنانچہ موسیٰ کی توریت میں لکھا ہے کہ دائیں میں چلتے ہوئے بیل کا منہ نہ باندھنا۔ کیا خُدا کو بیلوں کی فکر ہے؟ یا خاص ہمارے واسطے یہ فرمایا ہے؟ ہاں یہ ہمارے واسطے لکھا گیا کیوں کہ مناسب ہے کہ جوتنے والا اُمید پر جوتے اور دائیں چلانے والا حصہ پانے کی اُمید دائیں چلائے۔ پس جب ہم نے تُمہارے لئے رُوحانی چیزیں ہوئیں تو کیا یہ کوئی بڑی بات ہے کہ ہم تُمہاری جسمانی چیزوں کی فصل کاٹیں؟ جب اوروں کا تُم پر یہ اختیار ہے تو کیا ہمارا اس سے زیادہ نہ ہوگا؟ لیکن ہم نے اس اختیار سے کام نہیں لیا بلکہ ہر چیز کی برداشت کرتے ہیں تاکہ ہمارے باعث مسیح کی خُوشخبری میں حرج نہ ہو۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ جو مقدس قربان گاہ کے ساتھ حصہ پاتے ہیں؟ اسی طرح خُدا وند نے بھی مقرر کیا ہے کہ خُوشخبری سُنانے والے خُوشخبری کے وسیلہ سے گزارہ کریں"۔ ۱۔ کرنتھیوں ۹:۷۔۱۴

رسُول نے خُداوند کی اس تجویز کا حوالہ دیا جو ہیکل میں خدمت کرنے والے خادموں کےلئے ہُوا کرتی تھی۔ جو اس مقدس خدمت کے لئے وقف ہوتے تھے ان کی ضُرورتیں وہ بھائی پُور کرتے تھے جن کی وہ رُوحانی خدمت کرتے تھے۔ "اب لاوی کی اولاد میں سے جو کہانت کا عہد پاتے ہیں اُن کو حُکم ہے کہ اُمت یعنی اپنے بھائیوں سے اگرچہ وہ ابرہام ہی کے صُلب سے پیدا ہوئے شریعت کے مطابق دہ یکی لیں"۔ عبرانیوں ۷:۵۔۔۔ لاوی کا خاندان خُداوند کی مُقدس خدمت کے لئے چُنا گیا تھا جو ہیکل اور کہانت سے علاقہ رکھتی تھی۔ چنانچہ خُدا وند خُود خادم کے بارے یوں فرماتا ہے "کیونکہ خُدا وند تیرے خُدا نے اس کو تیرے سب قبیلوں میں سے چُن لیا تاکہ وہ اور اس کی اولاد ہمیشہ خُداوند کے نام سے خدمت کے لئے حاضر رہیں"۔ استثنا ۱۸:۵ دسواں حصہ خُداوند فرماتا ہے کہ میرا ہے اور دہ یکی کو روک رکھنا خُدوند کے قریب ٹھگنے کے برابر تھا۔ پولُس نے اسی خدمت کے منصوبہ کا ذکر کیا تھا۔ "کیونکہ کتاب مقدس یہ کہتی ہے کہ دائیں میں چلتے ہوئے بیل کا مُنہ باندھنا اور مزدور اپنی مزدوری کا حقدار ہے"۔ ۱۔تیمتھیس ۱۸:۵

وہ یکی کی ادائیگی اس کے اپنے کام کی مدد کے لئے تھی۔ اس کے علاوہ خُدا کی طرف سے کئی اور ہدیہ جات کی بھی نشاندہی کی گئی۔ یہودی نظام کے تحت یہ تعلیم دی جاتی تھی کہ فیاضی کی رُوح کو اپناتے ہوئے خُداوند کے کام کے لئے (دہ یکی اور ہدیہ جات) اور ضرُورت مندوں کو دیا کریں۔ اس کے علاوہ بعض خاص موقعوں پر ایسے ہدئیے بھی قبول کئے جاتے جو لوگ اپنی خُوشی اور آزاد مرضی سے پیش کرتے۔ فصل کٹائی کی موقع پر یا انگوروں کو اکٹھا کرنے کے موقع پر پہلے پھل انگور، گندم یا تیل خُداوند کے ہدیہ کے طور پر وقف کر دئیے جاتے تھے۔ بالیں جو فصل کاٹتے وقت کھیت میں گر جاتی تھیں اور کھیت کے کونوں کی فصل غریبوں محتاجوں کے لئے چھوڑ دی جاتی تھی، بھیڑوں کی اون جو پہلی بار کاٹی جاتی اور پہلا اناج جب جھاڑا جاتا خُداوند کے لئے بطور ہدیہ ہوتا۔ اسی طرح جانوروں کے پہلوٹھے بھی خُدا وند کے ہوتے۔ آل آدم کے پہلوٹھے

فرزند نرینہ کے لئے فدیہ دینا پڑتا۔ تمام پہلے پھل خُداوند کی ہیکل میں پیش کئے جاتے ازاں بعد وہ کاہنوں کی خدمت کے لئے وقف کر دئیے جاتے۔

خیر اندیشی اور فیض رسائی کے اس نظام کے تحت خُداوند بنی اسرائیل کو یہ سکھانا چاہتا تھا کہ خُدا کو ہر بات میں اولیت حاصل ہونا چاہئے۔ یوں انہیں یاد دلایا جاتا کہ خالق خُدا وند ہی اُن کے کھیتوں، گلوں اور ریوڑوں کا مالک ہے۔ وہی ہے جو اُن کے لئے بارش اور دھوپ بھیجتا ہے جو ان کی فضلوں کو بڑھنے اور پھل پھول لانے میں مدد کرتی ہے۔ جو کچھ بھی ان کی ملکیت میں تھا در حقیقت وہ خُدا وند ہی کا تھا۔ وہ صرف اس کے خزانے کے مختار تھے۔

یہ خُدا کا ارادہ نہیں کہ مسیح جن کے حقوق بنی اسرائیل سے کہیں زیادہ تجاوز کر گئے ہیں وہ اپنی آزاد مرضی سے بنی اسرائیل کی نسبت کم دیں۔ خُدا وند یسُوع نے فرمایا "جسے بہت دی گیا اس سے بہت طلب کیا جائے گا۔ لوقا ۴۸:۱۲--- جوکچھ عبرانیوں سے طلب کیا گیا تھا اُس سے زیادہ تر اُن کی اپنی ہی قوم فیضیاب ہوتی تھی۔ آج تو خُدا کا کام تمام روی زمین پر پھیل چُکا ہے۔ اپنے پیروکاروں کی سر زمین میں خُدا وند یسُوع مسیح نے انجیل کی خُوشخبری کا خزانہ رکھ دیا تھا اور انہیں نجات کی خُوشخبری کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی ذمہ داری سونپی تھی۔ یقیناًہماری ذمہ داری قدیم بنی اسرائیلیوں کی ذمہ داری سے کہیں زیادہ ہے۔

جیسے جیسے خُدا کا کام بڑھتا اور پھیلتا جائے گا مدد کی پُکار بار بار سُنائی دے گی۔ ان التجاوں کا جواب دیا جا سکتا ہے اگر مسیحی اس حُکم کی طرف متوجہ ہوں۔ "پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاو تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو۔"ملا کی ۱۰:۳ اگر مسیحی ایمانداری سے دہ یکیاں اور ہدیہ جات خُداوند کے گھر میں لائیں تو اس کا خزانہ بھر جائے گا اور پھر خادموں کی تنخواہوں کے لئے فنڈز جمع کرنے کے لئے میلوں ٹھیلوں، لاٹریوں اور پارٹیوں کا اہتمام نہ کرنا پڑے گا۔

بنی نوع انسان اپنی آمدنی کو ناز پروری، اپنی فرحت تسکین، سج دھج یا اپنے گھروں کی آرائش و زیبائش پر خرچ کرنے کی طرف لگے رہتے ہیں۔ ایسی باتوں پر کلیسیا کے بہت سے ممبران خرچ کرنے سے گریز نہیں کرتے بلکہ اچھی خاصی فضول خرچی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن جب انہیں خُداوند کے خزانہ کے لئے دینے کے لئے کہا جاتا ہے تاکہ اس کا کام دھرتی پر نشوونما پائے تو وہ پس وپیش کرتے ہیں۔ اور بہت ہی قلیل سی رقم خُدا کے خزانہ کے لئے دیتے ہیں۔ شاید وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر اس سے زیادہ دیا (جتنا خُدا وند نے مطالبہ کیا ہے) تو انہیں بڑا خسارہ پڑ جائے گا۔ وہ مسیح کی خدمت اور رُوحوں کی نجات کے لئے حقیقی محبت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ تو پھر اس میں اچنبھے کی کوئی بات نہیں ایسے لوگوں کی مسیحی زندگی پستہ قامت اور روگی ہے۔

وہ جس کا دل مسیح کی محبت سے منور ہے وہ خُدا کے اس حکم کو محض فرض ہی تصور نہ کرے گا بلکہ اس مقدس فریضہہ کو ترویج دے گا جو انسان کو دیا گیا ہے۔ تاکہ اپس کی دولت سے دُنیا کے سامنے خُداوند کی بھلائی، رحم اور صداقت کی تشہیر ہو۔

یہ لالچ کی رُوح ہے جو خُدا کے حصے کو روکے رکھتی ہے۔ خُدا وند کے نزدیک یہ آج بھی نفرت انگیز ہے جیسے قدیم میں جب اس نے اپنے بندہ کے ذریعہ اپنے لوگوں کو یہ کہہ کر جھڑکا تھا "کیا کوئی آدمی خُدا کو

ٹھگے گا؟ پر تُم مُجھ کو ٹھگتے ہو اور کہتے ہو ہم نے کس بات میں تجھے ٹھگا؟ دہی یکی اور ہدیہ جات میں۔ پس تُم سخت ملعون ہوئے کیوں کہ تُم نے بلکہ تمام قوم نے مجھے ٹھگا۔" ملاکی ۳:۸۔۹

فیاضی کی رُوح آسمانی رُوح ہے جو خُدا سے صادر ہوتی ہے۔ اس رُوح کا عظیم مظہر یسُوع کی قُربانی کے ذریعہ صلیب پر ہوتا ہے۔ ہماری خاطر خُدا باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دے دیا اور خُدا وند یسُوع مسیح نے جو کچھ اس کا تھا اسے ترک کر دیا اور بالاتر انسان کو بچانے کے لئے خُود کو قربان کر دیا۔ کلوریکی صلیب کو نجات دہندہ کے ہر ایک پیروکار کو خیر اندیشی کی ترغیب دینا چاہئیے۔ اس میں یہ اصول کار فرما ہے "جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اس میں قائم ہوں تو چاہئے کہ یہ بھی اسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا"۔ ۱یوحنا ۲:۶

دوسری جانب خُود غرضی اور نفس پروری کی رُوح ابلیس سے ہے۔ اس میں دُنیا پرستوں کے لئے چھینا جھپٹی کا اُصول کارفرما ہے۔ یوں وہ خُوشی و طرب اور آرام و آسائش کی اُمید کرتے ہیں مگر اُس کا پھل موت اور بد بختی اور خواری ہے جو کچھ اُنہوں نے بویا تھا۔

جب تک خُداوند خُدا اپنے بچوں کو دنیا تمام نہیں کر ے گا اس کے بچے بھی اس کا حصہ لوٹانے سے باز نہیں آئیں گے۔ نہ صرف وہ اس کا وہی حصہ اُسے دیں گے جس کا وہ مطالبہ کرتا ہے بلکہ وہ اسے اپنی شُکرگزاریاں، اور آزاد مرضی سے بھی اپنے ہدیہ جات پیش کرتے رہیں گے۔ دل کی خُوشی سے اُنہیں اپنی محنت کے پہلے پھلوں سے خُداوند کی تعظیم کرنا چاہئے۔ یوں وہ اس کی برکات سے مالا مال ہوں گے خُدا وند خُود اُن کی رُوحوں کو ان سوتوں سے بلائے گا جو ہمیشہ جاری و ساری رہتے ہیں۔

خُدا کے خادم جو اُس کی خدمت میں مصرُوف ہیں انہیں اپنے بھائیوں کی دلجوئی اور مالی مدد کے بغیر مسیحی جنگ میں جانے پر مجبُور نہیں کرنا چاہئے۔ کلیسیا کے ممبران کو ان بھائیوں کے ساتھ فیاض دلی سے پیش آنا چاہئے۔ جنہوں نے دوسری سرکاری یا غیر سرکاری ملازمتیں ترک کر رکھی ہیں تاکہ وہ پُوری طرح خُود کو خُدا وند کی خدمت کے لئے دے سکیں۔ جب خُدا کے خُدام کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تو کام نشوونما پاتا ہے۔ لیکن جب آدمیوں کی خود غرضی کے باعث خُدا کے خادموں کی جائز مدد سے ہاتھ کھینچ لیا جاتا ہے تو ان کے ہاتھ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور عموماً ان کی افادیت زائل ہو جاتی ہے۔

خدا کا غضب ان کے خلاف بھڑکتا ہے جو خُدا کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر مخصوص شدہ پاسبانوں کو جو خُدا کی سرگرم خدمت میں مگن ہیں انکی بنیادی ضرُوریات زندگی کو پُورا کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ ایسے خُود غرض انسانوں سے خُدا نہ صرف اپنے پیسے (دہ یکی) کے ناجائز تصرف کا حساب لے گا بلکہ آزردگی اور دل آزاری کا بھی جو اُن کی وجہ سے اس کے وفادار خادموں کو برداشت کرنا پڑی۔ وہ تمام بھائی جن کو خُدا کی خدمت کے لئے بلاہٹ دی جاتی ہے انہیں خُدا کی خدمت کے لئے کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اُن کو اتنی تنخواہ دی جائے جو اُن کی اپنی اور اپنے خاندان کی ضرُوریات زندگی کے لئے کافی ہو۔

وہ لوگ جو غیر مذہبی اداروں میں وفاداری سے ذہنی یا جسمانی فرائض انجام دیتے ہیں انہیں اچھی خاصی تنخواہ ملتی ہے۔ کیا سچائی کی تشہیر اور رُوحوں کو مسیح کے پاس لانے کی خدمت اُن لادینی اداروں کی عارضی خدمت سے اہم نہیں ہے؟ اور کیا وہ جو بڑی وفاداری سے خُدا وند کی خدمت میں مصروف ہیں اچھے معاوضے

کے حق دار نہیں؟ ہم اپنے اندازے کے مطابق جسمانی اور اخلاقی خدمت کی قدر زمینی کی نسبت آسمانی خدمت زیادہ کرتے ہیں۔

اس لئے خُدا کے خزانہ میں خُدا کی خدمت کے لئے کافی فنڈ ہونے چاہیئں۔ تاکہ مشنریوں کی بلاہٹ کے مطابق ان کی مدد کی جاسکے۔ چنانچہ یہ لازم ہے کہ خُدا کے لوگ خُوشی سے دل کھول کر دیں۔ خادموں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ کلیسیا کے سامنے خُدا کے مقصد کو رکھیں اور اُنہیں فیاض دل ہونا سکھائیں۔ جب اس فرض سے غفلت بری جاتی ہے اور کلیسیا دوسروں کی ضروریات رفع کرنے میں ناکام رہ جاتی ہے تو اس سے نہ صرف خُدا کے کام کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ وہ برکات جو ایمانداروں کو ملنی چاہئیں وہ ان سے محرُوم ہو جاتے ہیں۔

غریب سے غریب شخص کو بھی خُدا وند کے گھر میں لانا چاہئے کیونکہ وہ مسیح کے فضل میں برابر کے شریک ہیں۔ اور خُود انکاری کر کے وہ ان کی ضرُورتوں کو رفع کرتے ہیں جن کی ضرُورتیں اُن کی ضرُورتوں پر مقدم ہیں۔ غریب شخص کا ہدیہ جو خود انکاری کا پھل ہے وہ خُدا وند کے سامنے بخور کی مانند ہے۔ اور خود انکاری کی قربانی فیض رساں کے دل کو تقویت پہنچاتی ہے اور اسے اس کے اور نزدیک لے آتی ہے جو دولتمند ہونے کے باوجود ہماری خاطر غریب بناتا کہ ہم اس کی غربت کے سبب امیر بن جائیں۔

بیوہ کا دو دمڑیوں ک ہدیہ ڈالنے کا عمل یعنی جو کچھ اس کے پاس تھا خزانے میں ڈال دیا۔ اس عمل کو کتاب مقدس میں اس لئے درج کیاگیا تاکہ جو غربت اور عُسرت کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں اور خُدا کے کام کے لئے خُدا کو دینا چاہتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ مسیح یسُوع نے اپنے شاگردوں کی توجہ اس عورت کی طرف مبذول کرائی جس نے جو کچھ اس کے پاس تھا خزانے میں ڈال دیا۔ مرقس ۴۴:۱۲ اُس نے اُس کے ہدئیے کو اُن سب کے ہدیوں سے زیادہ قرار دیا جن کے ہدیوں میں ایثار کا جذبہ کار فرمانہ تھا۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنی دولت کی بُہتات کی مناسبت سے کم دیا۔ یہ ہدیہ دے کر خاتون نے خُود کو روز مرہ کی ضروریات سے یہ ایمان رکھ کر محرُوم کر لیا کہ وہ میرے آنے والے کل کی ضرُوریات خُود پُوری کرے گا۔ چنانچہ خُداوند یسُوع مسیح نے اس کے بارے فرمایا "اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلا کر ان سے زیادہ ڈالا" مرقس ۱۲:۳۔۴۔۔۔ یوں نجات دہندہ نے سبق دیا کہ ہدیہ کی قدر و منزلت اُس کی بہتات پر نہیں سرمایہ کی مناسبت اور دینے والے کی نیت پر مبنی ہے جس کے ترغیب دینے پر یہ ہدیہ گزرانا گیا۔

کلیسیاوں کے بیچ اپنی انتھک کوشش کے ذریعہ رسُول نے نئے ایمانداروں کے دلوں کو گرمایا کہ وہ خُدا کے کام کے لئے جس قدر زیادہ کر سکتے ہیں کریں۔ اکثر وہ انہیں فیض رسانی دوسرون کی بھلائی کرنے کی ترغیب دیا کرتا تھا۔ افسس کے بزرگوں سے گفتگو کرتے ہوئے جہاں اس نے ماضی میں خدمت کی تھی فرمایا۔ "میں نے تُم کو سب باتیں کر کے دکھادیں کہ اس طر ح محنت کر کے کمزوروں کو سنبھالنا اور خُداوند یسُوع کی باتیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے خُود کہا دینا لینے سے مبارک ہے"۔ "لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا ہوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو بُہت ہوتا ہے وہ بہت کاٹے گا۔ جس قدر ہر ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا ہے اسی قدر دے نہ دریغ کر کے اور ہ لاچاری سے کیونکہ خُدا خُوشی سے دینے والوں کو عزیز رکھتا ہے"۔ اعمال ۳۴:۲۰، کرنتھیوں ۷۔۶:۹

تقریباً مکدُونیہ کے ایماندار دنیوی مال و دولت کے لحاظ سے غریب تھے مگر اُن کے دل خُدا کی محبت اور اُس کی سچائی کے لئے بھر پُور تھے اور خُوشی سے انجیل کی خُوشخبری پھیلانے کے لئے دل کھول کر ہدیہ جات دیا کرتے تھے۔ جب غیر قوم مسیحی کلیسیاوں سے یہودی ایمانداروں کی مدد کے لئے عام چندے جمع کئے تو مکدونیہ کی کلیسیا نے اس قدر دل کھول کر دیا کہ وہ دوسری کلیسیاوں کے لئے نمونہ ٹھہری۔ کرنتھیوں کے ایمانداروں کو لکھتے ہوئے رسُول نے ان کی توجہ مکدونیہ کی کلیسیا کی طرف مبذول کرائی "اب اے بھائیوں! ہم تُم کو خُدا کے اُس فضل کی خبر دیتے ہیں جو مکدونیہ کی کلیسیاوں پر ہُوا ہے۔ کہ مصیبت کی بڑی آزمائش میں ان کی بڑی خُوشی اور سخت غریبی ان کی سخاوت کو حد سے زیادہ کر دیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے مقدُور کے موافق بلکہ مقدُور سے بھی زیادہ اپنی خُوشی سے دیا اور اس خیرات اور مقدسوں کی خدمت کی شراکت کی بابت ہم سے بڑی منت کے ساتھ درخواست کی" ۔۲-کرنتھیوں ۸:۱-۴

مکدُونیہ کی کلیسیاوں کی رضا کی قربانی اس لئے معرضِ وجود میں آئی کیوں کہ اُنہوں نے خُود کو کُلی طور پر خُدا وند کو دے دیا تھا۔ پھر خُداوند کی رُوح نے انہیں متحرک کیا تاکہ وہ اپنے ذرائع کو انجیل کی تشہیر کے لئے دے دیں۔ "ہماری اُمید کے موافق ہی نہیں دیا بلکہ اپنے آپ کو پہلے خُداوند کے اور پھر خُدا کی مرضی سے ہمارے سپُرد کیا"۔۲۔کرنتھیوں ۸:۵۔ چنانچہ ان کلیسیاوں کو ترغیب دینے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اُنہوں نے بڑی خُوشی سے اپنی ضرُروتوں کو روک کر ان کی مد د کرنا چاہی جو حاجت مند تھے اور جب رسُول نے انہیں روکنا چاہا ہو گا تو انہوں نے اس کی منت کی کہ وہ ان کے ہدیوں کو قبول فرمائے۔ اُن کی سادگی اور ایمانداری اور بھائیوں کے لئے محبت اور خود انکاری کے ذریعہ وہ بھلائی کے پھلوں سے بھر پور ہو گئے۔

جب پولُس نے طِطس کو کُر نتھس میں بھائیوں کو مضبوط کرنے کے لئے بھیجا تو اُس نے اُسے ہدایات کی کہ اُسے ایسی کلیسیا کے طور پر اُستوار کر جو دوسروں کی حاجتیں پُوری کرنے میں خُوشی محسُوس کرے۔ یعنی انہیں دینے کے فضل سے آشنا کر۔ اور بھائیوں کو جو اس نے خط لکھا اس میں بھی اس نے اپنی طرف سے التماس کیا"پس جیسے تُم ہر بات میں ایمان اور کلام اور علم اور پُوری سرگرمی اور اُس محبت میں جو ہم سے دیکھتے ہو سبقت لے گئے ہو ویسے ہی اس خیرات کے کام میں بھی سبقت لے جاو۔ پس اب اس کام کو پُورا بھی کرو تاکہ جیسے تُم ارادہ کرنے میں مستعد تھے ویسے ہی مقدُور کے موافق تکمیل بھی کرو۔ کیونکہ اگر نیت ہو تو خیرات اس کے موافق مقبُول ہو گی جو آدمی کے ہے نہ اُس کے موافق جو اُس کے پاس نہیں۔ "اور خُدا تُم پر ہر طرح کا فضل کثرت سے کر سکتا ہے تاکہ تُم کو ہمیشہ ہر چیز کافی طور پر ملا کرے اور ہر نیک کام کے لئے تُمہارے پاس بہت کچھ موجود رہا کرے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اس نے بکھیرا ہے اُس نے کنگالوں کو دیا ہے۔ اس کی راستبازی ابد تک باقی رہے گی۔ پس جو بونے والے کے لئے بیج اور کھانے والے کے لئے روٹی بہم پہنچاتا ہے وہی تُمہارے لئے بیج بہم پہنچائے گا اور اُس میں ترقی دے گا اور تُمہاری راستبازی کے پھلوں کو بڑھائے گا۔ اور تُم ہر چیز کو افراط سے پاکر سب طرح کی سخاوت کرو گے جو ہمارے وسیلہ سے خُدا کی شکرگزاری کا باعث ہوتی ہے"۔۲۔کرنتھیوں ۸:۷، ۲-کرنتھیوں ۸:۱۱-۱۲، ۹:۷-۱۱

خود غرضی سے پاک سخاوت نے ابتدائی کلیسیاوں کو خُوشیوں کے جُھولے میں بٹھادیا کیونکہ ایماندار سمجھتے تھے کہ جو مددوہ بھیج رہے ہیں اس سے اُن کو انجیل سُنائی جائے گی جو تاریکی میں بیٹھے ہیں۔ اُن کی فیاضی اس بات کی غمازی کرتی تھی کہ خُدا کا فضل انہیں بیکار نہیں ملا۔ اس طرح کی سخاوت کو صرف رُوح کی تقدیس ہی پیدا کر سکتی ہے۔ ایمانداروں اور بے ایمانوں دونوں کی نظر میں یہ فضل کا معجزہ تھا۔

روحانی اقبالمندی اور فلاح و بہبود مسیحی سخاوت کےلئے ہے۔ اپنی زندگیوں سے اپنے نجات دہندہ کی بھلائی کو ظاہر کرنے کے شرف پر مسیح کے شاگردوں کو شادمان ہونا چاہئے۔ جیسے وہ خُدا وند کو دیتے ہیں انہیں اس بات کا پکا یقین ہوتا ہے کہ اُن کا خزانہ اُن سے پہلے آسمانی بارگاہوں میں پہنچ جائے گا۔ کیا لوگ اپنے سرمایہ کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں؟ تو اس کے ہاتھ میں دے دیں جو مصلوبیت کے زخم رکھتا ہے۔ کیا وہ اپنے سرمایہ کا خط اُٹھانا چاہتے ہیں؟ تو چاہئے کہ وہ اپنا سرمایہ دکھیوں اور حاجت مندوں کو دیں ۔ کیا وہ اپنے سرمایہ کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں؟ تو اس کے ہاتھ میں دے دیں جو مصلوبیت کے زخم رکھتا ہے ۔ کیا لوگ اپنے سرمایہ کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں؟تو چاہئے کہ وہ اپنا سرمایہ دکھیوں اور حاجت مندوں کو دیں۔ کیا وہ اپنے سرمایہ میں اضافے کے متمنی ہیں؟ تو پھر وہ ذات الہٰی کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ ‘‘اپنے مال سے اور اپنی پیداوار کے پہلے پھلوں سے خُدا وند کی تعظیم کر۔ یوں تیرے کھاتے خُوب بھرے رہیں گے اور تیرے حوض نئی مے سے لبریز ہوں گے’’۔ (امثال ۳:۹۔۱۰۔ اگر وہ خود غرضی سے اپنے سرمایہ کو روک لیں گے تو یہ اُن کے لئے ابدی نقصان ٹھہرے گا۔ لیکن اگر وہ اپنا خزانہ خُدا وند کو دیں گے اُسی وقت سے اُس پر خُداوند کی مہر ثبت ہو جائے گی۔ یہ دوام کی مہر ہو گی جو تغیر پذیر نہ ہو سکےگی۔

خُدا وند فرماتا ہے کہ ‘‘تم خُوش نصیب ہو جو سب نہروں کے آس پاس بوتے ہو اور بیلوں اور گدھوں کو اُدھر لے جاتے ہو’’۔ یسعیاہ ۳۲:۲۰۔ خُدا وند کی نعمتوں کو حاجت مندوں کو دینے سے غربت و عُسرت واقع نہیں ہوتی۔ ‘‘کوئی تو بتھراتا ہے پر تو بھی ترقی کرتا ہے۔ اور کوئی واجبی خرچ سے دریغ کرتا ہے پر تو بھی کنگال ہے’’۔ امثال ۱۱:۲۴۔ بیج بونے والا اسی لئے زیادہ پاتا ہے کیونکہ وہ پہلے اُسے بکھیرتا ہے۔ یہ اُن کے حق میں بھی سچ ہے جو خُدا کی نعمتوں کو وفا داری سے بانٹتے چلے جاتے ہیں۔ دوسروں کو دینے سے ہی ان کی برکات میں اضافہ ہوتا ہے۔ ‘‘دیا کرو تمہیں بھی دیا جائے گا۔’’ اچھا پیمانہ داب داب کر واور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تُمہارے پلے میں ڈالیں گے کیونکہ جس پیمانے سے تُم ناپتے ہو اُسی سے تُمہارے لئے ناپا جائے گا’’۔ لوقا ۶:۸۳

باب ۳۳ - کام کی عظمت

پولُس جبکہ نئے ایمانداروں میں خُدا کے کام میں مدد کرنے کے بارے کلام مقدس کی سادہ اور واضح تعلیم دے رہا تھا، تو اُس نے اپنے بارے خود فرمایا کہ میں انجیل کا خادم ہوں "صرف مجھے اور نباس کو ہی محنت مشقت سے باز رہنے کا اختیار نہیں؟" ۱۔کرنتھیوں ۹:۶ اپنی مدد آپ کے تحت میں اپنی روزی خُود کماتا ہوں ۔ کیونکہ بارہا اس نے اپنی خدمت کے دوران ہاتھ سے کام کرکے خود اپنی ضرُورتوں کو پُورا کیا۔

یہودیوں میں محنت مشقت کو بُری نظروں سے نہیں دیکھا جاتا تھا اور نہ ہی اُسے حقیر خیال کیا جاتا تھا۔ موسیٰ کے ذریعہ عبرانیون کو خُدا وند نے ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اپنے بچون کو منافع بخش محنت مشقت کے لئے تربیت دیں۔ وہ بچے اور بچیاں جو کوئی ہنر سیکھے بغیر سنِ بلوغت کو پہنچ جاتے اُن کے حق میں گناہ خیال کیا جاتا۔ بے شک ایک بچے کو ہیکل کی مقدس خدمت کے لئے تعلیم دی جاتی پھر بھی اس کے لئے جسمانی مشقت اور کوئی ہنر سیکھنا لازم ہوتا۔ ہر نوجوان کو خواہ اُس کے والدین اپنے بچوں کو ہُنر سکھانے میں غفلت برتتے، اُن کے بارے خیال کیا جات کہ وہ خُدا کی ہدایات سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس دستُور کے موافق پولُس رسُول نے اوائل عمری میں ہی خیمہ دوزی کا ہُنر حاصل کر لیا تھا۔

اس سے پہلے کہ پولُس مسیح کا شاگرد بنا وہ ایک اعلیٰ مرتبہ پر فائض تھا اور اسے کسی طرح کی جسمانی مشقت کرنے کی ضرُورت نہیں تھی۔ لیکن بعد میں جب اس نے اپنی ساری دولت، خُدا کے کام کی بڑھتی کے لئے خرچ کر دی تو اپنی روزی کمانے کے لئے بعض اوقات وہ اپنے ہنر سے فائدہ اٹھاتا۔ اور بعض جگہوں پر مسیح کی خدمت کے علاوہ روزی کمانے پر اُس کی نیت پر شک کیا گیا (یعنی اُنہوں نے سوچا کہ یہ شخص منادی کی آڑ میں اپنے پیشےکو فروغ دے کر روپیہ پیسہ بٹورتا ہے)۔

منادی کرنے کے ساتھ ساتھ پہلی بار ہم پڑھتے ہیں کہ رسُول نے تھسلُنیکے میں محنت مشقت کر کے اپنی روزی کمائی۔ ایمانداروں کو لکھتے ہوئے اُس نے اُنہیں یاد دلایا "اور ہم نہ آدمیوں سے عزت چاہتے تھے نہ تُم سے نہ اورون سے اگرچہ مسیح کے رسُول ہونے کے باعث تُم پر بوجھ ڈال سکتے تھے کیون کہ اے بھائیو! تُم کو ہماری محنت مزدُوری کر کے تُمہیں خُدا کی خُوشخبری کی منادی کی۔" ۱۔ تھسلنیکیوں ۲:۶۔۹--- اور اپنے دوسرے خط میں بھی تھسلنیکیوں کی کلیسیا کو جتایا کہ نہ میں نہ میرے معاونین تُم پر بوجھ بنے۔ "اور کسی کی روٹی مفت نہ کھاتے تھے بلکہ محنت مشقت سے رات دن کام کرتے تھے تاکہ تُم میں سے کسی پر بوجھ نہ ڈالیں۔ اس لئے نہیں کہ ہم کو اختیار نہ تھا بلکہ اس لئے اپنے آپ کو تُمہارے واسطے نمونہ ٹھہرائیں تاکہ تُم ہماری مانند بنو۔" ۲۔ تیمتھیس ۳:۸۔۹

تھسلینکے میں پولُس ایسے لوگوں سے بھی ملا جنہیں محنت مشقت کرنا منظور نہ تھا۔ یہی وہ طبقہ ہے جسے رسُول نے بعد میں یوں لکھا "ہم سُنتے ہیں کہ تُم میں بعض بے قاعدہ چلتے ہیں اور کچھ کام نہیں کرتے بلکہ اوروں کے کام میں دخل دیتے ہیں۔ ایسے شخصوں کو ہم خُدا وند یسُوع مسیح میں حُکم دیتے اور نصیحت کرتے ہیں کہ چُپ چاپ کام کر کے اپنی ہی روٹی کھائیں۔ اور جب ہم تُمہارے پاس تھے اُس وقت بھی تُم کو یہ حُکم دیتے تھے کہ جسے محنت کرنا منظور نہ ہو وہ کھانے بھی نہ پائے۔" ۲۔تھسلُنیکیوں ۳:۱۱۔۱۲، ۱۰

ابلیس کی ہر زمانہ میں کلیسیا کے اندر مذہبی جنون اور کڑپن پیدا کرکے خُدا کے خادموں کی کوششوں کو زائل کرنے کی سازش جاری رہی ہے۔ پولُس کے زمانہ میں اور کئی صدیوں بعد اصلاح مذہب کے زمانہ میں بھی ایسا ہی تھا۔ ویکلف اور لوتھر ان کے علاوہ کئی اور جنہوں نے دُنیا کو اپنی تاثیر بخشی، اُن کے مقابلہ میں ابلیس مذہبی جنون، غیر تقدیس شدہ مخبوط الحواس لوگوں کو لے کر آیا۔ یہ گمراہ کن، روحیں یہ تعلیم دینے لگیں کہ حقیقی تقدیس و پاکیزگی حاضل کرنے کے لئے تارک الدنیا ہونا لازم ہے۔ اور ایسی رُوحوں کو جو خُدا کی قُربت کی خواہاں ہیں اُنہیں ہر طرح کی محنت و مشقت سے دُور رہنا چاہیئے۔ بعض نے یہاں تک کہہ دیا کہ محنت مشقت کرنا گناہ ہے۔ اور مسیحیوں کو اپنی اور اپنے خاندان کی عارضی ضروریات زندگی کی بالکل فکر نہ کرنا چاہئے بلکہ اپنی زندگیاں کُلی طور پر خُداوند کے لئے وقف کردینا چاہئیں۔ پولُس کی ہدایات، تعلیم اور نمونہ ایسے لوگوں کی تعلیم کے خلاف سخت ملامت ہے۔

جب پولُس تھسلُنیکے میں تھا تو اُس کا پُوری طرح اپنی ضرُورتوں کو رفع کرنے کے لئے محنت مشقت پر ہی انحصار نہ تھا بلکہ بعض بھائی بھی اُس کی مدد کرتے تھے، بعد میں اُس نے فلپیوں کی کلیسیا کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا"چنانچہ تھسلُنیکے میں بھی میری احتیاج رفع کرنے کے لئے تُم نے ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ کچھ بھیجا تھا"۔ فلپیوں ۱۶:۴۔ اس مدد کے حاصل کرنے کے باوجود رسُول تھسلُنیکیوں کے سامنے مشقت کا نمونہ رکھنے کے لئے بڑا ہی محتاط تھا۔ تاکہ کوئی اُسے لالچی ہونے کا الزام نہ دے، اور اُن کے لئے جو مذہبی جنوں میں محنت مشقت کو ناجائز قرار دیتے تھے عملی طور پر ملامت کا کام دے۔

جب پولُس پہلی بار کُرنتھس میں گیا تو اُس کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی جو اجنبیوں کی نیت پر شک کرتے تھے۔ ساحل سمندر پر بسنے والے یونانی بڑے مکار، مشاق اور ماہر تاجر تھے۔ اُن کے ایمان کے مطابق کاروبار میں نفع جائز یا ناجائز کسی بھی طریقہ سے حاصل کرنا باعث فخر تھا۔ پولُس اُن کے اس وصف سے بخوبی واقف تھا اس لئے وہ ان کو یہ کہنے کا کوئی ایسا موقع دینا نہیں چاہتا تھا کہ پولُس دولتمند بننے کے لئے انجیل کی منادی کرتا ہے۔ رسُول کُرنتھس کے ایمانداروں کو مدد کے لئے کہہ سکتا تھا لیکن اُس نے اپنے اس حق کو اس لئے استعمال نہ کیا، مبادہ اس کی کارآمد اور کامیاب خدمت شک و شبہات کی نظر ہو جائے اور لوگ یہی سمجھنے لگیں کہ پولُس نفع کے لالچ میں منادی کرتا ہے۔ چنانچہ اُس نے غلط فہمیوں کے دروازے بند کرنے کے لئے حتٰی الوسع کوشش کی تاکہ اُس کے پیغام کی قُوت زائل نہ ہو جائے۔

کُرنتھس میں آنے کے فوراً بعد پولُس کی ملاقات اکولہ نام ایک یہودی سے ہوئی جو پُنطُس کی پیدائش تھا اور اپنی بیوی پر سِکلہ سمیت اطالیہ سے نیا نیا آیا تھا۔ کیونکہ کلودیس نے حُکم دیا تھا کہ سب یہودی رومہ سے نکل جائیں۔ پس وہ اُن کے پاس گیا اور چونکہ ان کا ہم پیشہ تھا ان کے ساتھ رہا اور وہ کام کرنے لگے اور ان کا پیشہ خیمہ دوزی تھا۔ اور وہ ہر سبت کو عبادتخانہ میں بحث کرتا اور یہودیوں اور یونانیوں کو قائل کرتا تھا"۔ اعمال ۴۔۲:۱۸

بعد میں سیلاس اور تیمتھیس بھی کُرنتھس میں پولُس کے ساتھ آملے۔ اور خُدا کے کام کے لئے مکدُونیہ کی کلیسیاوں سے فنڈز (امداد) لائے۔ کرنتھیوں کے نام اپنے دوسرے خط میں پولُس رسُول نے اپنا طریقہ ءکار کایوں اعادہ کیا کہ "کیا یہ مُجھ سے خطا ہوئی کہ میں نے تُمہیں خُدا کی خُوشخبری مفت پہنچا کر اپنے آپ کو پست کیا تاکہ تُم بلند ہو جاو؟ میں نے اور کلیسیاوں کو لُوٹا یعنی اُن سے اُجرت لی تاکہ تُمہاری خدمت کروں۔ اور جب میں تُمہارے پاس تھا اور حاجتمند ہو گیا تھا تو بھی میں نے کسی پر بوجھ نہیں ڈالا کیونکہ بھائیوں نے مکدونیہ سے

آ کر میری حاجت کو رفع کر دیا تھا اور میں ہر ایک بات میں تُم پر بوجھ ڈالنے سے باز رہا اور رہوں گا۔ مسیح کی صداقت کی قسم جو مجھ میں ہے اخیہ کے علاقہ میں کوئی شخص مجھے یہ فخر کرنے سے نہ روکے گا۔ "۲۔کرنتھیوں ۱۱:۷۔۱۰

رسُول بتاتا ہے کہ اُس نے اس لئے مشقت کی یہ راہ اختیار کی تاکہ جو اس پر الزام لگانے کا موقع ڈھونڈتے تھے انہیں ایسا کوئی موقع نہ دوں"۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۱:۱۲ رسُول جب خیمہ دوزی کرتا تھا اس دوران بھی وہ وفاداری سے منادی کیا کرتا تھا اس بارے وہ خُود یوں بیان کرتا ہے۔ "رسُول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیت کاموں اور معجزوں کے وسیلہ سے تُمہارے درمیان ظاہر ہوئیں۔ تُم کون سی بات میں اور کلیسیاوں سے کم ٹھہرے بجز اُسکے کہ میں نے تُم پر بوجھ نہ ڈالا؟ میری یہ بے انصافی معاف کرو۔ دیکھو یہ تیسری بار میں تُمہارے پاس آنے کے لئے تیار ہوں اور تُم پر بوجھ نہ ڈالوں گا۔ اس لئے کہ میں تُمہارے مال کا نہیں بلکہ تُمہارا ہی خواہاں ہوں کیونکہ لڑکوں کو مان باپ کے لئے جمع کرنا نہیں چاہئے بلکہ ماں باپ کو لڑکوں کے لئے اور میں تُمہاری رُوحوں کے واسطے بہت خُوشی سے خرچ کروں گا بلکہ خُود بھی خرچ ہو جاوں گا اگر میں تُم سے زیادہ محبت رکھوں تو کیا تُم مُجھ سے کم محبت رکھو گے؟" (۲۔کرنتھیوں ۱۲:۱۲۔۱۵)

افسس میں تین برس کی خدمت کے دوران جہاں رسُول نے سارے علاقے میں بڑی سرگرم خدمت انجام دی پولُس نے اپنی حاجتوں کو رفع کرنے کے لئے اپنے پیشے کا سہارا لیا۔ کُرنتھس کی طرح افسس میں بھی رسُول اکولہ اور پرسکلہ کی موجودگی سے دوسرے مشنری سفر کے اختتام پر خُوش ہُوا جنہوں نے ایشیا واپس جانے کے لئے اس کا ساتھ دیا۔

وہاں کچھ ایسے لوگ تھے جنہوں نے پولُس کے محنت مشقت کرنے پر اعتراض کیا۔ اُن کے خیال کے مطابق یہ انجیل کے خُدام کی خدمت کے متضاد تھا۔ وہ حیران تھے کہ کیوں رسُول جو اعلیٰ پائے کا خادم ہے انجیل کی خدمت کو دنیاوی کام کے ساتھ منسلک کرنا چاہتا ہے؟ کیا یہ خدمت اس کے شایان شان نہ تھی؟ اُسے کیوں اتنا وقت خیمہ دوزی میں صرف کرنا تھا جبکہ وہ یہ وقت انجیل کی منادی میں صرف کر سکتا تھا جو خیمہ دوزی سے کہیں زیادہ کار آمد ثابت ہوتا؟

مگر اس طرح صرف کئے ہوئے وقت کو رسُول وقت کا زیاں تصور نہیں کرتا تھا۔ جب وہ اکولہ کے ساتھ کام کرتا تھا اُس کا رابطہ عظیم مُعلم سے تھا اور وہ گواہی کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ اُن لوگوں کی مدد سے بھی باز نہیں آتا تھا جو حاجتمند ہوتے تھے۔ اُس کا ذہن رُوحانی علم کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت بیتاب رہتا تھا۔ اُس نے رُوحانی باتوں کے بارے اپنے معاونین کو ہدایات جاری کیں اور اُن کے سامنے کام کی عظمت اور محنت و مشقت کی برکت کو بطور نمونہ پیش کیا۔ وہ ماہر کاریگر چُست اور بڑا ہی محنتی شخص تھا۔ "کوشش میں سُستی نہ کرو۔ رُوحانی جوش میں بھرے رہو۔ خُداوند کی خدمت کرتے رہو"۔ رومیوں ۱۲:۱۱۔۔۔ پولُس جب خیمہ دوزی کے پیشہ کرتا تھا تو اُس کی ملاقت ایسے لوگوں سے بھی ہو جاتی جن سے وہ کسی اور ذریعہ سے نہیں مل سکتا تھا۔ اُس نے اپنے معاونین کو دکھایا کہ ہنر خُدا کی طرف سے نعمت ہے جو اُسے راستی سے استعمال کرنے کے لئے حکمت عطا کرتا ہے۔ اُس نے انہیں سکھایا کہ روز مرہ کے کارمنصبی میں خُدا وند کو جلال دیا جا سکتا ہے۔

پولُس کبھی کبھی دن رات کام کرتا نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے کارگذار بھائیوں کی مدد کے لئے بھی خدمت کرتا تھا۔ اُس نے اپنی کمائی لوقا اور تیمتھیس کی مدد پر بھی خرچ کی۔ حاجت رفع کرنے کے لئے بعض دفعہ اُسے خُود بھی بھُوکا رہنا پڑتا۔ اُس کی زندگی خُود غرضی سے پاک زندگی تھی۔ اپنی خدمت کے اختتام پر الوداعی خطبہ دیتے ہوئے وہ افسس کے بزرگوں کے سامنے اپنے مشقت اُٹھانے والے ہاتھوں کے بارے میں کہہ سکتا تھا۔ "تُم آپ جانتے ہو کہ انہی ہاتھوں نے میری اور میرے ساتھیوں کی حاجتیں رفع کیں۔ میں نے تمکو سب باتیں کر کے دکھا دیں کہ اس طرح محنت کر کے کمزوروں کو سنبھالنا اور خُدا وند یسُوع کی باتیں یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے خُود کہا "دینا لینے سے مُبارک ہے"۔ اعمال ۲۰:۳۳۔۳۵

اگر انجیل کے خادم یہ محسُوس کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی خدمت کرنے کی وجہ سے عُسرت و مشکلات کے نرغے میں ہیں تو اُنہیں پولُس کی مشقت کو یاد رکھنا چاہئے کہ خُدا کا چنیدہ رسُول ہوتے ہوئے وہ خُود اپنے ہاتھوں سے محنت مشقت کر کے اپنی روٹی آپ کماتا تھا۔۔۔

کام برکت ہے لعنت نہیں۔ آرام طلبی اور کاہلی کی روح خُدا ترسی کو نابود اور خُدا کی روح کو رنجیدہ کرتی ہے۔ تعفن زدہ تالاب بربادی کا باعث ہے جب کہ رواں دواں ندی زمین کی صحت اور خوشحالی اور شادابی کا باعث ہے۔ پولُس اس بھید سے واقف تھا کہ جو محنت سے جی چراتے ہیں وہ جلد کمزور اور سست پڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ پولُس کی یہ خواہش تھی کہ نوجوانوں خادم ہاتھوں سے کام کرنے ، اپنے پٹھوں اور نسچوں کو کام میں لانے سے سختیوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائیں اور اُس غربت اور مشکالت کا مقابلہ کر سکیں جو اُنہیں خُدا کی خدمت میں پیش آنے کو ہیں۔ وہ خُود بھی محسُوس کرتا تھا کہ اُس کی منادی اتنی اثر پذیر نہیں ہو گی اگر وہ اپنے بدن کے پورے نظام کو درُست انداز میں کام میں نہیں لائے گا۔

آرام طلبی اور کاہلی، وفاداری سے کئے گئے کام کے بیش قیمت تجربہ سے محروم کر دیتی ہے۔ صرف چند ایک ہی نہیں بلکہ ہزاروں حضرات ایسے ہیں جو خُداوند کی دی ہوئی نعمتوں کو استعمال تو کرتے ہیں۔ لیکن جو نعمتیں اُس نے اُنہیں دے رکھی ہیں اُن کے لئے وہ خُداوند کے حضور شکرگزاری کے ہدیہ جات پیش نہیں کرتے۔ وہ بُھول جاتے ہیں کہ جو توڑے خُدا وند نے اُن کو دیئے ہیں اُنہیں ایمانداری اور وفاداری سے استعمال کرنے سے ہی وہ کماتے اور استعمال کرتے ہیں۔ اگر وہ اُن فرائض کو سمجھیں جن کی انجام دہی کے لئے خُداوند اُن سے توقع کرتا ہے کہ اُس کے کام میں اُس کا ہاتھ بٹائیں تو پھر وہ اپنی ذمہ داریوں سے جی نہیں چرائیں گے۔

ایک نوجوان شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ منادی کرنے کی اُس کی بُلاہٹ خُداوند کی طرف ہے اُس کی افادیت کا انحصار زیادہ تر اس بات پر ہے کہ وہ خُداوند کے بتائے ہوئے طور اطوار پر عمل کرتے ہوئے اپنی خدمت میں داخل ہو۔ جو خُدا کی خدمت کے لئے خُدا کی طرف سے چنے گئے ہیں وہ اچھے کارگزار ہونے کا پُورا پُورا ثبوت فراہم کریں گے۔ وہ ایسا تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو اُنہیں اُس کی خدمت کے قابل بنائے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ اُن کی بلاہٹ خُداوند خُدا کی طرف سے ہے وہ خُودضبطی کے ذریعہ اپنی سیرت سے اپنے آقا کی بھلائی، محبت اور صداقت کو آشکارہ کرتے ہوئے اُس کی مانند بنتے چلے جائیں گے۔ اور جیسے ہی وہ خُدا کی طرف سے دیتے ہوئے توڑوں کو ایمانداری سے بڑھاتے ہیں تو کلیسیا کے لئے لازم ہے کہ اُن کی بڑی ہوشمندی اور عقلمندی سے مدد فرمائے۔

وہ سب جو یہ محسُوس کرتے ہیں کہ خُدا نے انہیں انجیل کی خُوشخبری پھیلانے کے لئے بلاہٹ دی ہے اُن کی اس بات میں حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہئے کہ وہ فوراً ہی خُود اور اُن کے خاندان مسلسل مالی اعانت کے لئے کلیسیا پر بوجھ بن جائیں ۔ اس میں خطرہ یہ ہے کہ محدود تجرب رکھنے والا شخص بگڑ سکتا ہے اور تھوڑی سی چاپلوسی کر کے کُلی امداد کی توقع کر سکتا ہے۔ خُدا کے کام کی بڑھتی کے لئے جو فنڈز مخصوص کئے گئے ہیں اُن آدمیوں پر خرچ نہیں کرنے چاہئیں جو صرف اس لئے منادی کرنا چاہتے ہیں کہ اُن کو جو فنڈز ملیں گے انہیں وہ اپنی رغبتوں اور آرام طلب زندگی پر صرف کر سکیں گے۔

وہ نوجوان جو اپنے توڑوں کو خُدا کی خدمت کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے پولُس رسُول کے تھسلنیکے، کرنتھس، افسس اور دوسری جگہوں کے تجربات کارآمد اور مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ شعلہ بیان مقرر، جسے خُداوند نے اپنی خاص خدمت کے لئے منتخب کیا، اس نے کبھی بھی محنت سے جی نہ چرایا اور نہ ہی اُس نے اُس خدمت کے لئے کسی قربانی سے دریغ کیا جو اسے عزیز تھی۔ "کیوں کہ ہم جیتے جی یسُوع کی خاطر ہمیشہ موت کے حوالہ کئے جاتے ہیں تاکہ یسُوع کی زندگی بھی ہمارے فانی جسم میں ظاہر ہو۔ پس موت تو ہم میں اثر کرتی ہے اور زندگی تُم میں"۔۲۔کرنتھیوں ۴:۱۱۔۱۲

پولُس انسانوں میں ایک اعلیٰ و بالا استاد ہونے کے باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ اور حقیر سے حقیر خدمت کو بھی خُوشی سے انجام دیا کرتا تھا۔ مسیح کی خدمت میں حالات کے تقاضا کے مطابق اس نے خیمہ دوزی بھی کی۔ لیکن جب بھی انجیل کے دشمنوں کی مخالفت یا مسیح کی خاطر رُوحوں کو جیتنے کی ضرُورت محسُوس ہوئی اُس نے فوراً جسمانی مشقت ترک کر دی۔ اُس کا جذبہ اور مشقت دونوں ہی اُن کے لئے ملامت ہیں جو تن آسانی کے دلدادہ ہیں۔ پولُس رسُول نے ان تاثرات کے خلاف نمونہ پیش کیا ہے کہ "انجیل کی منادی تبھی کامیابی سے انجام دی جاسکتی ہے اگر انسان پوری طرح جسمانی محنت و مشقت سے آزاد ہو"۔ اُس نے اپنے عملی نمونہ سے ثابت کیا کہ مخصوص شدہ خُود پور کارگزاروں کی بدولت ایسی جگہوں میں کیا کچھ ہو سکتا ہے جہاں کے باسی انجیل کی سچائی سے ناواقف ہوں۔ پولُس کا اپنا نمونہ بہت سے فروتن دلوں کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ خُدا کے کام کی بڑھتی کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں ضرور کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے محنت مشقت کریں۔ اکولہ اور پرسکلہ کو کل وقتی انجیل کی منادی کے لئے بُلاہٹ نہیں ملی تھی۔ تاہم ان حلیم مزدوروں کو خُداوند نے استعمال کیا تاکہ اپلُوس کو زیادہ صحت کے ساتھ سچائی کی راہیں بتائیں۔ اپنی خدمت کو پایہء تکمیل تک پہنچانے کے لئے خُداوند مختلف انواع کے ذرائع استعمال کرتا ہے۔ بعض کے پاس خاص توڑے ہوتے جو انجیل کی تشہیر اور تعلیم کے لئے اپنی تمام تر قُوت صرف کر دیتے ہیں جبکہ بعض ایسے بھی ہیں جن پر انسانی ہاتھ نہیں رکھے گئے مگر انہیں اہم کام یعنی رُوحوں کو بچانے کے لئے بلاہٹ دی گئی ہے۔

انجیل کی تشہیر کرنے والے خود پرور کارگزاروں کے سامنے بڑا وسیع میدان پڑا ہے۔ اُن میں سے بیشتر مسیح کی خدمت میں جسمانی مشقت کے ساتھ ساتھ بہت ہی قابل قدر تجربہ حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرز طریقہ سےضرُورت مند علاقوں میں اہم خدمت کے لئے ان میں سے مضبُوط کار گزار پیدا ہو سکتے ہیں۔

خُدا کا ایثار پسند خادم جو کلام سُنانے اور تعلیم دینے میں انتھک محنت کرتا ہے اس کے دل پر بہت بڑا بوجھ ہوتا ہے۔ وہ اپنے کام کا تخمینہ گھنٹوں کے حساب سے نہیں لگاتا نہ ہی تنخواہ اس کے کام پر اثر انداز ہوتی ہے اور نہ ہی نامساعد حالات میں وہ اپنے فرض سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اُسے خُدا کی طرف سے انجیل کی تشہیر کا حُکم

ملا ہے اور جب اُسے اس خدمت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے تو وہ اجر کے لئے آسمان کے خالق کی طرف ہی دیکھتا ہے۔

یہ خُدا وند منشا ومنشور ہے کہ ایسے کار گذار تمام غیر ضروری فکروں سے آزاد ہوں تاکہ ان کے پاس پولُس کے مشوروں پر عمل کرنے کے تمام مواقع ہوں جو اس نے تیمتھیس کو دیئے۔ "ان باتوں کی فکر رکھ ان ہی میں مشغُول رہ تاکہ تیری ترقی سب پر ظاہر ہو"۔۱۔تیمتھیس ۱۵:۴۔ جہاں انہیں بڑی احتیاط سے اپنے ذہن و بدن کو کافی ورزش کے ذریعہ چوق و چوبند رکھنے کی ضرورت ہے وہاں خُدا کا یہ ہرگز منشا نہیں کہ انہیں بہت زیادہ جسمانی محنت مشقت کرنے پر مجبور کیا جائے تاکہ وہ اپنی ضروریات زندگی کے لئے روزی کما سکیں۔

یہ وفادار خادم انجیل کی تشہیر کے لئے ہی استعمال ہونا چاہتے ہیں اور ہوتے ہیں، تاہم وہ بھی آزمائشوں سے مستثنیٰ نہیں۔ جب وہ فکروں تلے دب کر، اس لئے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں کیوں کہ کلیسیا اُن کی مالی اعانت کرنے میں ناکام ہو گئی ہے تو بہتیرے ہیں جو خونخوار آزمانے والے کے محاصرہ میں آ جاتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کی خدمت کا بہت ہی کم معاوضہ ملا ہے وہ دلبرداشتہ ہو جاتے ہیں۔ یہ تو سچ ہے کہ وہ حقیقی اجر کے لئے روز عدالت کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس دوران ان کے خاندانوں کو روٹی کپڑا تو ملنا چاہئے۔ اگر وہ یہ محسُوس کریں کہ وہ خُدا کے حُکم سے چھوٹ گئے ہیں تو وہ آزادانہ محنت مشقت کرنے پر راضی ہو جائیں گے۔ لیکن وہ تو یہ محسُوس کرتے ہیں کہ یہ وقت خُدا وند کا ہے۔ گویہ اُن کی تنگ نظری ہے جو اُنہیں مناست فنڈز مہیا نہیں کرتے ایسے ایماندار کار گذار ہاتھوں سے کام کر کے نوکری وغیرہ کرنے کی آزمائش سے بالا تر ہو جاتے ہیں اگر ہم اُن کی تمام ضرُورتوں کو پُورا کرتے۔ اور وہ خُدا کے کام کی بڑھتی کے لئے تواتر سے انجیل کی خدمت کرتے رہتے جو انہیں اپنی جان سے بھی عزیز ہے۔ ایسا کرنے کے لئے انہیں مجبوراً محنت مشقت کرنے میں پولُس کا نمونہ اپنانا پڑتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ خدمت کو بھی ترک نہیں کرتے۔ یہ سب کچھ وہ اپنی بزرگی کے لئے نہیں بلکہ زمین پر خُدا کے کام کی بڑھتی اور اُس کی بزرگی کے لئے کرتے ہیں۔

ایسا بھی وقت آتا ہے جب خُدا کے خادم کو ایسے دکھائی دیتا ہے کہ جو ضرُوری خدمت انجام دینا چاہئے تھی وہ نا ممکن ہے۔ کیونکہ ٹھوس اور مضبوط کام کے لئے فنڈز کی کمی ہے۔ بعض کو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس فنڈ سے ناممکن ہے جو میسر ہے۔ لیکن اگر وہ ایمان سے آگے بڑھیں گے تو خُداوند کی نجات ظاہر ہوگی اور اُن کی کوششیں برومند ہوں گی۔ وہ جس نے یہ حُکم دیا کہ تمام دُنیا میں جا کر انجیل کی منادی کرو وہی اُن کی محنتوں کو پھلدار بنائےگا جو اس کے حُکم کے مطابق وفاداری سے پیغام کو پھیلاتے ہیں۔

خُدا وند اپنے کام کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنے خادموں کے سامنے ہر چیز سادہ اور ہموار نہیں رکھتا ۔ یعض اوقات خُدا وند اپنے لوگون کے اعتماد کو آزمانے کے لئے ان پر ایسے حالات طاری کر دیتا ہے جو اُنہیں ایمان کے بل بوتے پر آگے بڑھنے پر مجبُور کرتے ہیں۔ اسی طرح اکثر وہ اپنے لوگوں کو ایسی جگہ لے آتا ہے جہاں براہِ راست وہ امتحان سے دو چار ہو جاتے ہیں اور خُداوند انہیں آگے بڑھنے کا حُکم دیتا ہے اور اُنہیں ایسا معلُوم ہوتا ہے جیسے ان کے پاوں یردن کے پانیوں کو چُھو رہے ہوں۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب اُس کے خادموں کی مخلص دُعائیں مخلص ایمان کے ساتھ اُس کے حضور بخُور کی مانند پہنچتی ہیں۔ اور خُداوند اُن کے سامنے راستہ کھول دیتا اور وہ اُن کو کھلے میدان میں لے آتا ہے۔

جب خُدا کے پیامبر، خُدا کے تاکستان کے ضرُورت مند حصے میں کام کرنے کی ذمہ داری کو محسُوس کرتے اور رُوحوں کو جیتے کے لئے اپنے آقا کی سی رُوح میں انتھک محنت کرتے ہیں تو خُداوند کے فرشتے اُن کے آگے آگے راہ تیار کرنے کے علاوہ خُدا کے کام کی بڑھتی کے لئے ضروری وسائل بھی مہیا کردیں گے۔ جن کو نُور مہیا کیا جاتا ہے وہ اُس کام کے لئے جو اُن کے لئے کیا جاتا ہے دل کھول کر دیں گے۔ جب بھی مدد کے لئے کہا جائے گا وہ فیاض دلی سے اس کا جواب دیں گے۔ اور خُداوند کی رُوح اُن کے دلوں پر جنبش کرے گی اور وہ نہ صرف خُدا کے کام کے لئے اپنی کلیسیا کو ہی دیں گے بلکہ دُور دراز علاقوں میں بھی فنڈز مہیا کریں گے۔ یوں دوسرے علاقوں میں کام کرنے والوں کو کُمک پہنچے گی اور خدا وند کا کام اس کے اپنے مقرر کردہ نظام کے تحت ترقی پائے گا۔

باب ۳۴ - پاک خدمت

اپنی زندگی اور اسباق کے ذریعہ مسیح یسُوع نے خُود غرضی سے پاک خدمت کا کام نمونہ پیش کیا ہے جس کا سر چشمہ خُود خُداوند ہے۔ خُداوند صرف اپنے ہی لئے زندہ نہیں۔ دُنیا کو تخلیق کرنے اور اسے قائم رکھنے سے وہ مسلسل دوسروں کی خدمت کررہا ہے۔ "وہ پانے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے۔ اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔" متی ۴۵:۵---- یہ مثالی خدمت باپ نے اپنے بیٹے کے سپُرد کر دی۔ مسیح یسُوع انسانیت کا سربراہ ٹھہرا اور اس نے اپنا نمونہ دیکر سکھایا کہ خدمت کرنے کا کیا مطلب ہے۔ اس کی ساری زندگی خدمت کی شریعت تلے گُزری۔ اس نے سب کی ضرورتوں کو پُورا کیا، اس نے سب کی خدمت کی۔

بار بار خُدا وند یسُوع مسیح نے مذکورہ اصول کو اپنے شاگردوں کے درمیان قائم کرنے کی کوشش کی۔ جب یعقوب اور یوحنا نے مسیح سے درخواست کی کہ انہیں دوسرے شاگردوں پر فضیلت دی جائے تو اس نے فرمایا "تُم میں ایسا نہ ہوگا بلکہ جو تُم میں بڑا ہونا چاہے وہ تُمہارا خادم بنے۔ اور جو تُم میں اول ہونا چاہئے وہ تُمہارا غلام بنے۔ چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" متی ۲۸-۲۶:۲۰

جب سے مسیح یسُوع آسمان پر صعود فرما گیا ہے وہ اپنے چُنیدہ سفیروں کے ذریعے کام کو چلا رہا ہے اور اُن کے ذریعہ وہ آل آدم سے کلام کرتا اور اُن کی ضرورتیں رفع کرتا ہے۔ کلیسیا کا عظیم سربراہ (یسوع مسیح) اپنے کام کی نگرانی اُن انسانوں کے ذریعہ کرتا ہے جنہیں خُداوند نے اس کے نمائندوں کے طور پر مخصوص کیا ہے۔

ان کی ذمہ داری بڑی ہی سنجیدہ اور بھاری ہے جنہیں خُدا وند نے اپنی کلیسیا کی تعمیر کے لئے کلام اور تعلیم دینے کی خدمت سونپ رکھی ہے۔ مسیح کی خاطر انہیں مردوزن سے اپیل کرنا ہے کہ وہ خُدا کے ساتھ ملاپ کر لیں۔ اور وہ اپنے مشن میں تبھی کامیاب ہو سکتے ہیں اگر وہ اُوپر سے یعنی مسیح یسُوع سے حکمت اور قُوت حاصل کریں۔

مسیح کے خادم ان لوگوں کے رُوحانی اُستاد ہیں جو اُن کے سپرد کئے گئے ہیں۔ ان کا کام کویا نگہبان کے کام سے منسلک ہے۔ قدیم زمانہ میں نگہبان کو عموماً شہر کی فصیلوں پر تعینات کیا جاتا تھا جہاں سے وہ اُن اہم جگہوں کی خبر رکھتے جہاں سے حملہ ہوتا اور دشمن کے آنے کی خبر دیتے۔ اُن کی وفادار پر ہی شہریوں کی سلامتی کا انحصار تھا۔ اور یہ بھی ان کے فرض میں شامل تھا کہ وقفے وقفے بعد وہ ایک دوسرے کو آواز دے کر یقین کر لیں کہ سب جاگ رہے ہیں اور خطرے کی کوئی بات نہیں۔ خُوشی کی پُکار یا خطرے کی آگاہی ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے تک پہنچتی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یوں سب کی آوازیں شہر میں اور اُس کے گردونواح میں گونج جاتیں ۔ ان آوازوں کا اعادہ جاری رہتا----

ہر خادم سے خُدا وند مطالبہ کرتا ہے "سو تو اے آدم زاد اس لئے کہ میں نے تجھے بنی اسرائیل کا نگہبان مقرر کیا مریے منہ کا کلام سن رکھ اور میری طرف سے ان کو ہوشیار کر جب میں شریر سے کہوں اے شریر تو یقیناً مرے گا اُس وقت اگر تُو شریر سے نہ کہے اور اُسے اُس کی روش سے آگاہ نہ کرے تو وہ شریر تو اپنی

بدکرداری میں مرے گا پر مین تجھ سے اُس کے خون کی باز پُرس کروں گا۔ لیکن اگر تُو اس شریر کو جتائے کہ وہ اپنی روش سے باز آئے اور وہ اپنی روش سے باز نہ آئے تو وہ تو اپنی بدکرداری میں مرے گا لیکن تُو نے اپنی جان بچالی"۔ حزقی ایل ۳۳:۷۔۹

نبی کا کلام اُن کی سنجیدہ ذمہ داری کا بیان کرتا ہے جو خُدا کی کلیسیا کے بطور چوپان مقرر کئے گئے ہین اور جو خُدا کے بھیدوں کے مختار ہیں۔ انہیں نگہبانوں کی مانند صیّوں کی دیوار پر کھڑا ہونا ہے اور دشمن کے آنے کے خطرے کی آگاہی دیتے رہنا ہے۔ روحیں آزمائش میں گرنے کے خطرے میں ہیں۔ جب تک خُدا کے خادم اپنی ذمہ داری کو ایمانداروی سے نہ نبھائیں گے وہ برباد ہو جائیں گے۔ اگر کسی وجہ سے اُن کے رُوحانی حواس خمسہ بے حس ہو جائیں اور وہ خطرے کو نہ بھانپ سکیں اور انکی اس ناکامی سے لوگ برباد ہو جائیں تو خُدا وند برباد ہونے والی جانوں کے خون کا مطالبہ اُن سے کرے گا۔

صیوں کی دیواروں کے نگہبانوں کا یہ شرف ہے کہ وہ خُدا وند کی قُربت میں رہیں اور اُس کی رُوح سے اثر قبُول کریں تاکہ خُدا وند اُن کے ذریعہ گنہگار مردوزن کو آگاہ کر کے اُنہیں محفوظ مقام کی طرف لے جائے۔ نگہبانوں کا فرض ہے کہ وہ ایمانداری سے گناہ کے حتمی نتائج سے اُنہیں آگاہ کریں۔ ایمانداری سے ہی انہیں کلیسیا کی حفاظت کرنا ہے اور کسی بھی وقت انہیں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرنا ہے۔ اُن کی خدمت یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنی تمام قوا کو کام میں لائیں نر سنگے کی صدا میں ان کی آوازوں کو بلند ہونا ہے، اور انہیں کبھی بھی غیر یقینی، متزلزل سُر کو نہیں دبانا ہے۔ تنخواہ کے لئے نہیں جس کے لئے وہ کام کرتے ہیں بلکہ اس لئے کہ اس کے بغیر ان کا چارہ ہی نہیں۔ وہ یہ محسُوس کرتے ہیں اگر وہ انجیل کی منادی کرنے میں ناکام ہو گئے تو ان پر افسوس ہے۔ خدا کے چنیدہ لوگوں پر مقدس خون کی مہر لگ چکی ہے اور انہیں تمام بہن بھائیوں کو آنے والی تباہی سے بچانا ہے۔

وہ خادم جو مسیح یسُوع کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے اسے اس کے کام کے تقدس کا بھی گہرا اندازہ ہے اور وہ اس مشقت اور قربانی سے بھی واقف ہے جو اس کی کامیابی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اُسے اپنی فکر نہیں کھوئی ہوئی بھیڑ کی تلاش میں وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ بھوکا پیاسا یا تھکا ماندہ ہے۔ بلکہ اس کے سامنے ہی مقصد ہے یعنی کھوئے ہوؤں کو بچانا۔

وہ جو اُس جھنڈے تلے خدمت انجام دیتا ہے جو مسیح یسُوع کے خون سے داغدار ہے، اُسے سور ماوں کی سی جدوجہد اور صبر کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ مگر صلیب کا سپاہی جنگ کی صف اول میں بلا تامل (بے خوف و خطر) کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب دشمن اس پر حملہ آور ہتا ہے تو وہ اپنے قلعہ میں مدد کے ل ئے چلا جاتا ہے اور وہاں سے خُدا کے کلام کے وعدے لاتا ہے جن سے وہ اپنی اس وقت کی ذمہ داریوں سے عہد برآ ہوتا ہے۔ اسے اس بات کا ہر وقت احساس رہتا ہے کہ اسے آسمانی قُوت کی اشد ضرُورت ہے۔ اور جب اُسے کامرانیاں اورظفریابیاں نصیب ہوتی ہیں ان سے وہ خُود کو جلال نہیں دیتا بلکہ ان سے وہ قادرِ مطلق پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کرنا سیکھتا ہے۔ اس وقت خُدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے وہ نجات کے پیغام کو اتنی شدت سے پیش کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے اذہان میں گونجتا رہتا ہے۔

جو خُدا کے کلام کی تعلیم دیتا ہے اسے خُود بھی کلام سے با خبر ہوتا چاہئیے۔ دُعا اور اس کے کلام کے ذریعہ سے خُدا وند سے رفاقت رکھے ، یہی قوت کا چشمہ ہے۔ خُدا کے ساتھ رفاقت اس کی تبلیغ کی تاثیر سے کہیں

زیادہ قُوت عطا کر سکتی ہے۔ اس قُوت سے اسے کسی طرح بھی خُود کو محروم نہیں رکھنا چاہئے۔ خلوص نیتی سے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اُسے خُدا سے التجا کر نا چاہئے کہ وہ اُسے قوت عطاکر جو اُسے اپنے فرائض کو نبھانے کے قابل بنائے اور آزمائش سے محفوظ رکھے نیز اس کے لبوں کو زندہ آگ سے چھوئے۔ خُدا کے سفیروں کی ابدی صداقتوں پر نہائت ہی ڈھیلی گرفت ہوتی ہے۔ اگر انسان خُداوند کے ساتھ چلیں تو وہ انہیں چٹان کے شگافوں میں پناہ دے گا۔ اس چٹان میں چھپے ہوئے وہ خُدا کو اسی طرح دیکھیں گے جیسے موسیٰ نے اس کو دیکھا تھا۔ وہ قوت اور روشنی جو وہ عطا کرے گا وہ بہتر سمجھ پائیں گے اور جس کام کو وہ ناممکن خیال کرتے تھے اس کی تکمیل پائیں گے۔

ابلیس کی مکاری ان کے خلاف زیادہ کامیابی کے ساتھ استعمال ہوتی ہے جو بے دل اور پست ہمت ہوتے ہیں۔ جب خادم کو پست ہمتی کے دبا لینے کا خطرہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی ضرُوریات کو خُدا وند کے سامنے رکھے۔ اسی وقت جب پولُس پر آسمان تانبے کی مانند سخت ہو گیا اُس نے خُدا پر کُلی اعتماد کرنا سیکھا۔ بیشتر آدمیوں سے اسے زیادہ معلوم تھا کہ دُکھ اور مصائب کے کیا معنی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی فتح کی پکار پر کان لگائیے جب وہ آزمائشوں اور دُکھوں کے ہاتھوں بے بس ہو گیا تھا۔۔۔ اس کے قدم آسمان کی طرف گامزن رہے۔ "کیوں کہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے ازحد بھاری اور ابدی جلال پیدا کرتی جاتی ہے۔ جس حال میں کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں۔ کیوں کہ دیکھی ہوئی چیزیں چند روزہ ہیں مگر اندیکھی چیزیں ابدی ہیں"۔۲۔کرنتھیوں ۴:۱۷-۱۸ پولُس رسُول کی نظریں ہمیشہ اندیکھی اور ابدی چیزوں پر لگی رہتی تھیں۔ یہ محسُوس کرتے ہوئے کہ اس کی جنگ فوق الفطرت قوتون سے ہے اس لئے وہ اپنا توکل قادر خُداوند میں رکھتا تھا اور اسی میں اس کی قوت کا راز مخفی تھا۔ اسی کو دیکھنے سے جو غیر مرئی ہے رُوح کی قوت اور تازگی حاصل ہوتی ہے اور ذہن و دماغ اور چالچلن پر سے زمینی قوتوں کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔

ایک پاسبان کو ان لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا چاہئے جن کے لئے وہ خدمت کر رہا ہے تاکہ اُن سے شناسائی حاصل کرنے کے بعد وہ اُن کی ضرُوریات کے مطابق تعلیم کو ڈھال سکے۔ جب پاسبان نے واعظ پیش کر لیا ہے اسی وقت سے اُس کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ کچھ کام اسے شخصی اور ذاتی طور پر بھی کام انجام دینا ہے اُسے لوگوں سے اُن کے گھروں میں جا کر ملاقات کرنی چاہئے۔ بڑی فروتنی اور دینتداری سے ان کے ساتھ گفتگو اور دُعا مانگنی چاہئے۔ بعض خاندان ایسے ہیں جن تک خُدا کا کلام اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اُس کے فضل کا کوئی خادم اُن کے گھر میں داخل ہر کر اُن کو حق کے بارے تعلیم نہ دے۔ مگر جو دیانتدار مختار یہ خدمت انجام دیتے ہیں لازم ہے کہ اُن کا دل مسیح یسُوع کے دل کے ساتھ مل کر دھڑکے۔

اس حُکم کے ذریعہ بہت کچھ سمجھا جا سکتا ہے۔ "مالک نے اس نوکر سے کہا سڑکوں اور کھیت کی باڑوں کی طرف جا اور لوگوں کو مجبور کر کے لا تاکہ میرا گھر بھر جائے"۔ لوقا ۱۴:۲۳۔۔۔ خادموں کو چاہئے کہ خاندانوں کو صداقت کی تعلیم سے آراستہ کریں اور ان کو خُدا نزدیک لائیں جن کے لئے وہ خدمت کر رہے ہیں اور جب وہ خُدا کے ساتھ تعاون کریں گے و وہ انہیں رُوحانی قوت سے ملبس کرے گا۔ خُداوند یسُوع مسیح ان کے کام میں ان کی رہبری کرے گا۔ وہ انہیں بولنے کے وقت اپنا کلام دے گا جو سامعین کے دلوں میں اترتا جائے گا۔ ہر ایک خادم کا شرف ہے کہ وہ پولُس رسُول کے ساتھ مل کر یہ کہہ سکے۔ "کیوں کہ میں خُدا کی ساری مرضی تُم سے پورے طور پر بیان کرنے سے نہ جھجکا۔ بلکہ یہودیوں اور یونانیوں کے رُوبرُو گواہی دیتا رہا کہ خُدا کے سامنے توبہ کرنا اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح پر ایمان لانا چاہئے۔" اعمال ۲۰:۲۷۔ ۲۰:۲۱

مسیح یسُوع نے گھر گھر جا کر بیماروں کو شفاء سوگواروں کو تسلی، مصیبت زدوں کو دلاسا اور پریشان حالوں کو اطمینان بخشا۔ اُس نے چھوٹے بچوں کو اپنی گود میں لے کر برکت دی اور پریشان ماوں سے اطمینان اور اُمید کا کلام کیا۔ بڑی نرم دلی اور شرافت سے وہ انسانوں کے ہر دُکھ کا مداوا بنا۔ اس نے اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے محنت مشقت کی۔ وہ سب کاخادم بنا۔ جن لوگوں کے ساتھ وہ ملاقات کرتا اُن کے لئے اُمید اور قُوت فراہم کرنا ہی اُس کا کھانا پینا تھا۔ اور جونہی وہ اس کے منہ سے سچائی کا کلام سنتے تو اس کلام سے بالکل فرق ہوتا جو وہ ربیوں کی روایات اور عقیدوں سے سنتے تھے۔ اس لئے ان کے دلوں میں اُمید کی کرن جگمگا اُٹھتی۔ اسکی تعلیم میں صداقت کارفرما ہوتی ہے جو سامعین کے دل میں قائلیت کی روح کے ساتھ اُتر جاتی۔

خُدا کے خادموں کو مسیح کی خدمت کے طریقہء کار کو سیکھنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ان کی رُوحانی ضروریات رفع کرنے کے لئے خزانہ سے رسد بھیجے جن کے لئے وہ کام کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے فرائض کی تکمیل کر سکیں گے۔ خادموں کو بھی وہی روح درکار ہے جو مسیح میں مقیم تھی کہ جب وہ ہدایات دے رہا تھا اسی وقت وہ مسلسل حاصل بھی کر رہا تھا، وہی رُوح علم کا سرچشمہ اور نجات دہندہ کے کام کو دُنیا میں آگے لے جانے کا راز ہے۔

بعض ایک جنہوں نے خُدا کی خدمت کی مگر کامیابی حاصل کرنے میں ناکام رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے خُدا کی خدمت میں پورے انہماک کے ساتھ دلچسپی نہ لی۔ ایک خادم کی رُوحوں کو نجات دنہدہ کے پاس لے جانے سے زیادہ کسی اور چیز میں بھی حد سے زیادہ دلچسپی نہ ہونا چاہئے۔ مسیح یسوع نے ماہی گیروں کو جب بلاہٹ دی تو وہ فوراً جال وغیرہ چھوڑ کر اس کے پیچھے ہولئے۔ کوئی بھی خادم اپنا ذاتی (وسیع پیمانے پر) کاروبار کر کے خُدا کے قابل قبول خدمت انجام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح کی دو حصوں میں منقسم دلچسپی ان کی اپنی رُوحانی بصیرت کو دھندلا کر دے گی۔ اس طرح یوں ہو گا کہ پاسبان کا ذہن و دماغ اور دل تو دنیاوی چیزوں میں مگن رہے اور خُدا کی خدمت کو دوسرا درجہ حاصل رہے گا۔ ایسے لوگ خُدا کے لئے اپنے کام کو حالات کے مطابق ڈھالتے ہیں جبکہ ہونا یہ چاہئے کہ وہ حالات کو خُدا کے مطالبات کی روشنی میں ترتیب دیں۔

خُدام کی ساری کی ساری قُوت خُدا کی بُلاہٹ کی تکمیل پر صرف ہونی چاہئے۔ اُس کی بہترین قُوتیں خُداوند کی ملکیت ہیں۔ اسے کسی بھی ایسے کاروبار میں نہیں پڑنا چاہئے جو اسے خُدا کی عظیم خدمت سے دُور کر دے۔ رسُول فرماتا ہے "کوئی بھی سپاہی جب لڑائی کو جاتا ہے اپنے آپ کو دُنیا کے معاملوں میں نہیں پھنساتا تاکہ اپنے بھرتی کرنے والے کو خُوش کرے۔" ۲۔تیمتھیس ۲:۴۔۔۔ یوں رسُول اس بات پر زور دیتا ہے کہ خادم کلی طور پر خُود کو مسیح کی خدمت کے لئے وقف کر دے۔ ایسا خادم جو پُوری طرح خُدا کی خدمت کے لئے وقف ہو چکا ہے وہ کسی بھی ایسے بزنس میں ملوث نہ ہو گا جو اسے پانی مقدس بُلاہٹ کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو۔ وہ دنیوی جاہ و حشمت اور دولت کے لئے جدوجہد نہیں کرتا۔ اس کا ایک ہی کام ہے کہ دوسروں کو نجات دہندہ کی خبر دے جس نے خُود کو تمام دُنیا کے لئے اس لئے دے دیا تاکہ انہیں ابد زندگی کی دولت عطا فرمائے۔ نہ ہی انکی بڑی خواہش ہے کہ اس دُنیا میں دولت کے خزانے جمع کر لیں بلکہ جو وفادار نہیں ان تک ابدی حقائق پہنچانا ہی اُس کا کام ہے۔ اسے شاید ایسے کاروبار میں شمولیت کرنے کے لئے دعوت دی جائے جو بڑا منافع بخش ہو اس طرح کی آزمائشوں کے لئے اس کا یہ جواب ہوتا ہے "اور آدمی اگر ساری دُنیا کو حاضل کرے اور اپنی جان کا نقصاں اٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہو گا"۔ مرقس ۸:۳۶

ابلیس نےبھی یہ سمجھتے ہوئے مسیح کو اسی کا لالچ دیا تھا اگر وہ اُسے قبول کر لیتا تو دُنیا کا کبھی بھی فدیہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔ آج بھی ابلیس مختلف رنگوں میں خُدا کے خادموں کے سامنے اُسی آزمائش کو یہ سمجھ کر رکھتا ہے کہ اگر وہ دھوکے میں آگئے تو وہ اس ذمہ داری کے ناقابل ٹھہریں گے جو انہیں سونپی گئی ہے۔ یہ خُدا کی مرضی نہیں کہ اس کے خادم امیر بننے کی دُھن میں رہیں۔ اس کے بارے پولُس نے تیمتھیس کو یوں لکھا۔ ‘‘کیوں کہ زرکی دوستی ہر قسم کی برائی کی جڑ ہے جس کی آرزو میں بعض نے ایمان سے گمراہ ہو کر اپنےدلوں کی طرح طرح کے غموں سے چھلنی کر لیا۔ مگر اے مردِ خُدا تو ان باتوں سے بھاگ اور راستبازی، دینداری، ایمان، محبت ، صبر اور حِلم کا طالب ہو۔ اس موجودہ جہان کے دولتمندوں کو حُکم دے کہ مغرور نہ ہوں اور ناپائیدار دولت پر نہیں بلکہ خُدا پر اُمید رکھیں جو ہمیں لُطف اُٹھانے کے لئے سب چیزیں افراط سے دیتا ہے۔ اور نیکی کریں اور اچھے کاموں میں دولتمند بنیں اور سخاوت پر تیار اور امداد پر مستند ہوں۔ اور آئندہ کے لئے اپنے واسطے ایک اچھی بنیاد قائم کر رکھیں تاکہ حقیقی زندگی پر قبضہ کریں’’۔۲۔ تیمتھیس ۶:۱۰۔۱۱، ۱۹۔۱۷:۶

خادم کی مقدس خدمت کے بارے پولُس رسُول کے تجربات اور ہدایات انجیل کے خادموں کے لئے نہایت ہی مفید ہیں ۔ پولُس کا دل گنہگاروں کے لئے جل اُٹھتا تھا اور وہ رُوحوں کو بچانے کے لئے اپنی تمام تر قوتوں کو بروئے کار لاتا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی اور ثابت قدم اور ایثار پسند نہ تھا کیوں کہ جو برکات اُسے ملیں، انکو اس نے دوسروں کے لئے خرچ کر دیا۔ اس نے کبھی مسیح کی گواہی دینے اور مصیبت زدہ کی مدد کرنے کے موقع کو ضائع نہ کیا۔ وہ جگہ جگہ انجیل سناتا پھر اور خُدا وند کے کلیسیا ئیں قائم کیں۔ جہاں کہیں اس نے دیکھا کہ سامعین ہیں وہاں اس نے بعدی کو دُور کرنے اور مردوخواتیں کے قدم راستبازی کی راہ پر چلانے کی از حد کوشش کی۔

پولُس اُن کلیسیاوں کو کبھی نہ بُھولا جن کو اُس نے قائم کیا تھا۔ مشنری دورہ کرنے کے بعد اُس نے اور نباس نے ان کلیسیاوں کا بھی دورہ کیا جو اُنہوں نے قائم کی تھیں۔ اور ان میں سے بعض بھائیوں کو موثر تربیت دی جو انجیل کی منادی کر سکیں۔

پولُس کی اس طرح کی خدمت آج کے خادموں کے لئے اہم اسباق رکھتی ہے۔ پولُس نے نوجوان کو خدمت کے لئے تیار کرنا اپنا کام کو حصہ بنا لیا تھا۔ وہ انہیں اپنے ساتھ مشنری سفر پر ساتھ لے جاتا یوں وہ جو تجربات حاصل کرتے مستقبل میں انکو ذمہ داریاں نبھانے میں مدد ثابت کرتے۔ اور جب پولُس اُن سے علیحدہ ہوتا پھر بھی اُن کے ساتھ رابطہ رکھتا۔ تیمتھیس اور طِطُس کو لکھے گئے اس کے خطوط اس بات کا ثبوت ہیں کہ پولُس کو انکی کامیابی کس قدر عزیز تھی۔

تجربہ کار خادم اس وقت بہتر خدمت انجام دیتے ہیں جب وہ سارا کام خُود کرنے کی بجائے نوجوان کارگزاروں کو تربیت دے کر ان کے کندھوں پر بوجھ رکھ دیتے ہیں۔ پولُس نے اس ذمہ داری کو کبھی بھی فراموش نہ کیا جو اس پر مسیح کے خادم کے طور پر رکھی گئی تھی۔ کیوں کہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اگر اس کی غفلت سے کوئی رُوح برباد ہوئی تو خُدا اُسے اُس کی بربادی کا ذمہ دار ٹھہرائے گا۔ ‘‘جس کا میں خُدا کے اس انتظام کے مطابق خادم بنا جو تُمہارے واسطے میرے سپرد ہوا تاکہ میں خُدا کے کلام کی پُور ی پُوری منادی کروں۔ یعنی اس بھید کی جو تمام زمانوں اور پشتوں سے پوشیدہ رہا لیکن اب اس کے ان مقدسوں پر ظاہر ہوا جن پر خُدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیر قوموں میں اُس بھید کے جلال کی دولت کیسی کچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو

جلال کی اُمید ہے تُم میں رہتا ہے۔ جس کی منادی کر کے ہم ہر ایک شخص کو مسیح میں کامل کرکے خُوش کریں۔ اور اسی لئے کہ میں اس کی اس قوت کے موافق جانفشانی سے محنت کرتا ہوں جو مُجھ میں زور سے اثر کرتی ہے"۔ کلیسیوں ۱:۲۷۔۲۹۔

یہ کلام مسیح کے خادموں کے سامنے اعلیٰ استعداد پانے کے لئے پیش کیا گیا۔ اس استعداد کو وہ سب کارگزار حاصل کر سکتے ہیں جو خُود کو معلمِ اعظم کے زیر نگرانی دے دیتے ہیں اور روزانہ مسیح کے سکول سے درس لیتے ہیں۔ خُدا کے حُکم کی قُوت لا محدود ہے اور وہ خدام جو اپنی اشد ضرورت کے پیشِ نظر خُود کو خُداوند میں چھپا لیتا ہے تو یقینی طور پر خُدا وند اسے اس کے سامعین کے لئے وہ سب کچھ عطا کر دیتا ہے جو انہیں زندگی بخشنے کے لئے ضروری اور کافی ہے۔

پولُس کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ انجیل کے خادموں کو اس سچائی کا نمونہ بننا چاہئے جو وہ سکھاتے ہیں۔ "ہم کسی بات میں ٹھوکر کھانے کا کوئی موقع نہیں دیتے تاکہ ہماری خدمت پر حرف نہ آئے۔ بلکہ خُدا کے خادموں کی طرح ہر بات سے اپنی خوبی ظاہر کرتے ہیں ۔ بڑے صبر سے مصیبت سے احتیاج سے تنگی سے غمگینوں کی مانند ہیں لیکن ہمیشہ خُوش رہتے ہیں۔ کنگالوں کی مانند ہیں مگر بہتیروں کو دولت مند کر دیتےہیں۔ ناداروں کی مانند ہیں تو بھی سب کچھ رکھتے ہیں"۔ ۲۔کرنتھیوں ۶:۳۔۴، ۶:۱۰۔ رسُول نے تیمتھیس کو لکھا "جو بے الزام ایک ایک بیوی کے شوہر ہوں اور ان کے بچے ایماندار اور بدچلنی اور سرکشی کے الزام سے پاک ہوں۔ کیوں کہ نگہبان کو خُدا کا مختار ہونے کی وجہ سے بے الزام ہونا چاہئے نہ خود درائی ہو نہ غصہ ور۔ نہ نشہ میں غل مچانے والا۔ نہ مار پیٹ کرنے والا اور نہ نا جائز نفع کا لالچی۔ بلکہ مسافر پر ور خیر دوست۔ مُتقی۔ مُنصف مزاج، پاک اور ضبط کرنے والا ہو"۔ تیمتھیس ۲:۶۔۸

خُدا کی نظر میں خادموں سے زیادہ کوئی اور چیز قابل قدر اور قیمتی نہیں جو دُنیا کے ویرانوں میں پہنچ کر صداقت کا بیج بوتے ہیں اور فضل کا انتظار کرتے ہیں۔ کوئی اور نہیں صرف خُداوند یسُوع مسیح اپنے خادموں کے تفکرات کا اندازہ کر سکتا ہے، جو کھوئی ہوئی رُوحوں کو تلاش کرتے ہیں۔ وہ اپنی رُوح اُن کو بخشتا ہے اور اُن کی کوششوں سے روحیں گناہ سے منہ موڑ کر راستبازی کی طرف پلٹ آتی ہیں۔

خُدا وند ایسے مردوزن کو بُلاتا ہے جو اپنے کھیت، بزنس اور اگرضرُورت پڑے تو اپنے خاندان بھی ترک کر کے اس کے لئے مشنری بننے کے لئے رضامند ہوں۔ بلاہٹ کا جواب دیا جائے گا ماضی میں ایسے مردرہے جو مسیح کی محبت اور کھوئے ہووں کی ضرورت کے لئے حرکت میں آگئے تھے اور انہوں نے اپنے گھر کا آرام۔ دوستوں کی محفل، بیوی بچے غیرممالک میں جانے کے لئے ترک کر دئیے تاکہ بُت پرستوں اور وحشیوں کے درمیان انجیل کی خُوشخبری سُنا سکیں۔ اس کوشش میں بہتیرے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ تاہم اس خدمت کو آگے بڑھانے کے لئے اور پیدا ہو گئے۔ یوں آہستہ آہستہ قدم یہ قدم مسیح کے مشن کو تقویت ملی اور وہ بیج جو دکھ اور آنسوں کے ساتھ بویا گیا تھا بڑا پھل لایا۔ خُدا کی آگاہی دُور دور تک دی گئی اور انجیل کا جھنڈا بُت پرستوں کی سر زمین میں گاڑا گیا۔

ایک رُوح کو مسیح کے قدموں میں لانے کے لئے خادم کے پاس جتنے بھی وسائل ہوں اُن کو بروئے کار لایا جائے۔ ہر ایک رُوح جسے خُدا وند نے تخلیق کیا ہے اور مسیح یسوُع نے اسے نجات بخشی ہے وہ اس لئے بڑی قیمتی ہے کیونکہ اس کے سامنے بہت سی ممکنات ہیں۔ روحانی حقوق جو اسے دئیے گئے ہیں اور جو قابلیتیں

یہ رُوح رکھتی ہے اگر خُدا کے کلام کے ذریعہ ان میں قُوت حیات پیدا ہو جائے۔ تو یہ اُس اُمید کی بدولت ابدی زندگی حاضل کر سکتی ہے جو اسے انجیل سے دی گئی ہے ۔ اور اگر خُدا وند یسُوع مسیح ننانوے بھیڑوں کو چھوڑ کر ایک کھوئی ہوئی کو بچانے کے لئے نکل پڑا تو کیا ہم اس سے کم خدمت کرکے خُود سے انصاف کریں گے۔ جس طرح مسیح نے خدمت کی اگر ہم اس طرح خدمت نہیں کرتے، جیسے اُس نے قربانی دی اگر اس طرح قربانی نہیں دیتے۔ تو یہ اس مقدس فریضہ سے بے انصافی ہے جو خُدا نے ہمیں سونپا ہے۔ اور یوں خُداوند کی بھی ہتک ہے۔

سچے خادم کا دل رُوحوں کو بچانے کے لئے تڑپتا ہے۔ اُنہیں بچانے کے لئے وقت اور پیسہ خرچ کیا جاتا ہے۔ محنت شفقت سے گریز نہیں کیا جاتا۔ جو صداقت خادم کے دل میں خوشی، اُمید اور اطمینان کا باعث بنی ہے لازم ہے کہ دُوسروں تک بھی پہنچے۔ خُدا وند کی رُوح اس پر ٹھہرتی ہے وہ رُوح کی ایسے خبر گیری کرتا ہے جیسے اسے ان کا حساب دینا ہو۔ صلیب پر آنکھیں جما کر، صلیب پر چڑھائے گئے نجات دہندہ کو دیکھتا ہے اور اس پر اپنی قُوت استعداد کو بڑھانے کے لئے اس کے فضل پر تکیہ کرتا ہے۔ التماسوں ، دعوتوں اور خُدا کی محبت کی یقین دہانی کے ساتھ وہ یسُوع کے لئے رُوحوں کو جیتنے کے لئے پُوری پُوری تلاش کرتا ہے۔ آسمان میں اس کا شمار ان میں ہوتا ہے جو "بُلائے ہوئے اور برگزیدہ اور وفادار ہیں"۔ مکاشفہ ۱۴:۱۷

باب ۳۵ - یہودیوں کے لئے نجات

بہت سی ناگزیر تاخیر کے بعد پولُس بالآخر کُرنتھس پہنچ ہی گیا جہاں اس نے ماضی میں بڑے ذوق شوق سے خدمت کی تھی اور اب کچھ دیر سے اسے اس کلیسیا کی فکر دامنگیر تھی۔ اس نے دیکھا کہ ابھی تک یہاں بہت سے لوگ موجود ہیں جو یہ سمجھتے ہوئے اسے پیار کرتے ہیں کہ اس نے سب سے پہلے ہمیں انجیل کی روشنی پہنچائی تھی۔ جیسے ہی وہ بھائیوں سے ملا اور ان کے جوش و خروش کو دیکھا تو اسے اس بات پر بڑی خُوشی ہوئی کہ اس کی محنت یہاں رائیگاں نہ گئی۔

کُرنتھس کے وہ ایماندار جو کسی وقت پانی مسیحی بلاہٹ سے گمراہ ہوگئے تھے اب انہوں نے مسیحی چال چلن میں بڑی تقویت پانی تھی۔ اُن کے کام اور کلام دونوں خُدا کے فضل کی تبدیل کرنے والی قوت کو ظاہر کرتے تھے اور اب وہ بت پرستی کے گڑھ میں نیکی اور بھلائی کی بڑی قُوت کے طور پر اُبھرے تھے۔ ان وفادار ایمانداروں اور تبدیل شدہ بھائیوں کے درمیان آ کر رسُول کی شکستہ اور بے چین رُوح نے آرام پایا۔

کُرنتھس میں قیام کے دوران پولُس رسُول نے نئے علاقوں میں کام کھولنے کے بارے سوچا۔ روم کو جاتے ہوئے اس کے ذہن میں یہ خیالات چھائے ہوئے تھے۔ دُنیا کے بڑے بڑے مراکز میں مسیحی ایمان کو بڑھتا پھولتا دیکھنا اس کی دلی تمنا اور اُمید تھی ۔ روم میں پہلے ہی کلیسیا قائم ہو چکی تھی اور وہ ایمانداروں کی مدد سے اٹلی اور دوسرے ممالک میں بھی خُداوند کی کلیسیا کو قائم کرنے کا خواہاں تھا۔ ان بھائیوں میں خدمت کرنے کی راہ تیار کرنے کے لئے اس نے بہت سے ایسے حضرات کو بھی خط بھیجے جو اس کے لئے اجنبی تھے اور ان خطوط میں اس نے بتایا کہ میرا روم میں آنے کا مقصد یہ ہے کہ سپین میں مسیح کی صلیب تلے کلیسیا قائم کی جائے۔

رومیوں کے خط میں پولُس رسُول نے رومیوں کے سامنے انجیل کے عظیم اصول رکھ دیئے تھے۔ اس نے ان مسائل پر اپنی رائے دی جو یہودی ایمانداروں اور غیر قوم ایمانداروں کے درمیان وجہ ء اضطراب بنے ہوئے تھے۔ پولُس نے انہیں اس خط کے ذریعہ دکھایا کہ وہ وعدے جو پہلے خصوصاً یہودیوں کے لئے تھے وہی وعدے غیر قوم والوں کو بھی پیش کئے گئے ہیں۔

بڑی صفائی اور قُوت کے ساتھ رسُول نے مسیح میں ایمان کے ذریعہ راستباز ٹھہرنے کی تعلیم پر یہ سمجھتے ہوئے سیر حاصل تبصرہ کیا کہ روم میں دوسری کلیسیا ئیں بھی اس خط کے ذریعہ بھیجی کئی ہدایات سے مستفید ہو سکیں گی۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے کلام کی تاثیر روم سے بھی کہیں دُور نکل جائے گی۔ تاہم اس نے اپنے خط کی دُھندلی سی تاثیر ہی دیکھی۔ ایمان سے راستباز ٹھہرنے کی تعلیم کی سچائی ہر زمانہ میں تائب گنہگاروں کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوئی ہے۔ اسی روشنی کی بدولت لُوتھر کے ذہن سے وہ اندھیرے چھٹ گئے جو چھائے ہوئے تھے اور اس پر واضح ہو گیا کہ صرف یسُوع مسیح کے خون کی قُوت اور قُدرت ہی گناہ سے پاک صاف کر سکتی ہے۔ اسی روشنی نے ہزاروں گنہگاروں کی معافی اور اطمینان بخشنے والے سر چشمہ کی جانب رہبری فرمائی ہے۔ رومیوں کے نام لکھے ہوئے خط کے لئے ہر مسیحی کو خُدا کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

اس خط کے ذریعہ پولُس نے آزادانہ طور پر اس بوجھ کا کھل کر ذکر کیا جو وہ یہودیوں کے لئے رکھتا تھا۔ جب سے مسیح نے اسے پکڑا تھا اسی وقت سے اُس کی یہ دلی تمنا تھی کہ یہودی بھائی انجیل کے پیغام کی واضح

سُوجھ بُوجھ حاصل کر لیں "اے بھائیو! میرے دل کی آرزُو اور ان کے لئے (یہودیوں) خُدا سے میری دُعا یہ ہے کہ وہ نجات پائیں"۔ رومیوں ۱۰:۱

پولُس کی یہ خواہش عارضی نوعیت کی نہین تھی جسے وہ محسُوس کی کرتا تھا۔ وہ مسلسل بنی اسرائیل کے حق میں التجا کی کرتا تھا جو یسُوع ناصری کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس نے رومی ایمانداروں کو یقین دلاتے ہوئے فرمایا "میں مسیح میں سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں بولتا اور میرا دل بھی رُوح القدس میں گواہی دیتا ہے کہ مجھے بڑا غم ہے اور میر دل برابر دُکھتا رہتا ہے۔ کیوں کہ مجھے یہاں تک منظور ہوتا کہ اپنے بھائیوں کی خاطر جو جسم کے رُو سے میرے قرابتی ہیں میں خُود مسیح سے محروم ہو جاتا۔ وہ اسرائیل ہیں اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے ان ہی کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ ان ہی کے ہیں اور جسم کے رُو سے مسیح بھی ان ہی میں سے ہُوا جو سب کے اوپر اور ابد تک خدائی محمود ہے۔" رومیوں ۹:۱-۵

یہودی خُدا وند کی چنیدہ قوم تھی جس کے ذریعہ اس نے تمام دُنیا کو برکت دینے کا عہد کیا تھا۔ ان میں سے ہی خُدا وند نے بہت سے نبی پیدا کئے انہوں نے مسیح موعود کے آنے کی پیشنگوئی کی تھی اور یہ بھی کہ وہی لوگ اُسے رد کر کے مصلوب کریں گے جنہیں سب سے پہلے اسے مسیح موعود تسلیم کرنا تھا۔

یسعیاہ نبی کے رویا کے ذریعہ صدیوں سے دیکھا کہ ایک نبی کے بعد دوسرے کو رد کیا گیااور آکر کار خُدا کے بیٹے بھی قبول نہ کیا۔ اس نے الہام کی رُو سے یہ بھی بتایا کہ پھر مسیح موعود کو وہ تسلیم کر لیں گے جن کا شمار کبھی بھی بنی اسرائیل کے ساتھ نہ ہوا تھا اس پیشنگوئی کا حوالہ دیتے ہوئے پولُس فرماتا ہے۔

"جنہوں نے مجھے نہیں دُھونڈا انہوں نے مجھے پالیا۔ جنہوں نے مجھ سے نہین پوچھا ان پر میں ظاہر ہو گیا۔ لیکن اسرائیل کے حق میں یوں کہتا ہے میں دن بھر ایک نافرمان اور حُجتی اُمت کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے رہا۔" رومیوں ۱۰:۲۰-۲۱

بے شک بنی اسرائیل نے مسیح موعود کو رد کردیا مگر نجات دہندہ نے اُنہیں ترک نہ کیا--- پولُس رسُول کے دلائل پر توجہ دیں۔ "پس میں کہتا ہوں کیا خُدا نے اپنی اُمت کو رد کر دیا؟ ہرگز نہین کیوں کہ میں بھی اسرائیلی ابرہام کی نسل اور بنیمین کے قبیلہ میں سے ہوں۔ خُدا نے اپنی امت کو رد نہیں کیا جیسے اس نے پہلے سے جانا۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ کتاب مقدس ایلیاہ کے ذکر میں کیا کہتی ہے؟ کہ وہ خُدا سے اسرائیل کی یوں فریاد کرتا ہے کہ اے خداوند! انہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو ڈھا دیا۔ اب میں اکیلا باقی ہوں اور وہ میرے جان کےبھی خواہاں ہیں۔ مگر جواب الہٰی اس کو کیا ملا؟ یہ کہ میں نے اپنے لئے سات ہزار آدمی بچا رکھے ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ پس اسی طرح اس وقت بھی فضل سے برگزیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں"۔

بنی اسرائیل لڑکھڑائے اور گرے مگر اس میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اُن کا اُٹھنا ناممکنات میں سے ہے "پس میں کہتا ہوں کہ کیا انہوں نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ گر پڑیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ ان کی لغزش سے غیر قوموں کو نجات ملی تاکہ انہیں غیرت آئے۔ پس جب ان کی لغزش دُنیا کے لئے دولت کا باعث اور ان کا گھٹنا غیر قوموں کے لئے دولت کا باعث ہوا تو ان کا بھر پور ہونا ضرور ہی دولت کا باعث ہو گا"۔ "میں یہ باتیں تُم غیر قوموں

سے کہتا ہوں چونکہ میں غیر قوموں کا رسُول ہوں اس لئَ اپنی خدمت کی بڑائی کرتا ہوں۔ تاکہ کسی طرح سے اپنے قوم والوں کو غیرت دلا کر ان میں سے بعض کو نجات دلاوں کیونکہ جب ان کا خارج ہو جانا دُنیا کے آ ملنے کا باعث ہُوا تو کیا ان کا مقبول ہونا مردوں میں سے جی اٹھنے کے برابر نہ ہو گا؟

یہ تو خُدد کا ارادہ تھا کہ اس کا فضل غیر قوموں اور بنی اسرائیل دونوں میں ظاہر ہو اور یہ صداقت عہد عتیق کی پیشنگوئیوں میں بڑی واضح حیثیت رکھتی ہے۔ رسُول نے ان میں سے بعض ایک پیشنگوئیوں کو پیش بھی کیا۔ "کیا کمہار کو مٹی پر اختیار نہیں کہ ایک ہی لوندے میں سے ایک برتن عزت کے لئے بنائے اور دوسرا بے عزتی کے لئے؟ پس کیا تعجب ہے اگر خُدا اپنا غضب ظاہر کرنے اور اپنی قُدرت آشکارا کرنے کے ارادہ سے غضب کے برتنوں کے ساتھ جو ہلاکت کے لئے تیار ہوئے تھے نہایت تحمل سے پیش آیا۔ اور یہ اس لئے ہُوا کہ اپنےجلال کی دولت رحم کے برتنوں کے ذریعہ سے آشکارا کرے جو اس نے جلال کے لئے پہلے سے تیار کئے تھے۔ یعنی ہمارے ذریعہ سے جنکو اس نے نہ فقط یہودیوں میں سے بلکہ غیر قوموں میں سے بھی بُلایا۔ اور جیسے وہ ہوسیع کی معرفت یوں فرماتا ہے "جو میری امت نہ تھی اسے پیاری کہوں گا۔ اور جو پیاری نہ تھی اسے پیاری کہوں گا۔ اور ایسا ہو گا کہ جس جگہ ان سے یہ کہا گیا تھا کہ تُم میری اُمت نہیں ہو اسی جگہ وہ زندہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے"۔ رومیوں ۹:۲۱۔۲۶، ہوسیع ۱:۱۰

بنی اسرائیل کی قوم کی ناکامی کے باوجود ان میں ابھی تک کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں بچانے کی ضرورت ہے۔ مسیح یسُوع کی پہلی آمد کے وقت بہت سے ایماندار مردوزن ایسے تھے جو یوحنا کے پیغام پر ایمان لائے اور یوں مسیح موعود سے علاقہ رکھنے والی پیشنگوئیوں کا انہیں مطالعہ کروایا گیا۔ جب ابتدائی کلیسیا معرض وجود میں آئی؟ یہ کلیسیا انہیں وفادار یہودیوں پر مشتمل تھی جو یسوع ناصری کی آمد کے منتظر تھے۔ پولُس اسی بقیہ کا ذکر کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے "جب نذر کا پہلا پیڑا پاک ٹھہرا تو سارا گوندھا ہوو آٹا بھی پاک ہے اور جب جڑ پاک ہے تو ڈالیاں بھی ایسی ہی ہیں"۔

پولوس رسُول بنی اسرائیل کو زیتوں کے درخت سے تشبیہ دیتا ہے جسکی بعض شاخیں ٹوٹ گئی ہیں۔ وہ غیر قوموں کو جنگلی زیتوں کی ٹہنیوں کے مشابہ قرار دیتا ہے جو خُدا کے گھر میں قائم کی گئی ہیں۔ "لیکن اگر بعض ڈالیاں توڑی گئیں اور تُو جنگلی زیتوں (غیر قوموں سے مخاطب) ہو کر اُن کی جگہ پیوند ہوا اور زیتوں کی روغن دار جڑ میں شریک ہو گیا۔ تو ان ڈالیوں کے مقابلہ میں فخر نہ کر اور اگرفخر کرے گا تو جان رکھ کہ تو جڑ کو نہیں بلکہ جڑ تجھ کو سنبھالتی ہے۔ پس تو کہے گا کہ ڈالیاں اس لئے توڑی گئیں کہ میں پیوند ہو جاوں۔ اچھا وہ تو بے ایمانی کے سبب سے توڑی گئیں اور تو ایمان کے سبب سے قائم ہے۔ پس مغرور نہ ہو بلکہ خوف کر۔ کیوں کہ جب خُدا نے اصلی ڈالیوں کو نہ چھوڑا توتجھ کو بھی نہ چھوڑے گا۔ پس خُدا کی مہربانی اور سختی کو دیکھ سختی ان پر جو گر گئے ہیں اور خُدا کی مہربانی تجھ پر بشرطیکہ تُو اس مہربانی پر قائم رہے ورنہ تو بھی کاٹ ڈالا جائے گا۔

بے ایمانی اور خُدا کے منصوبہ کو رد کرے کے سبب بنی اسرائیل کا ناطہ خُدا سے ٹوٹ گیا۔ لیکن ڈالیاں جو والدین سے جدا ہو گئیں انہیں خُدا وند حقیقی والدین میں قائم کرنے پر قادر ہے۔ "وہ بھی" (رسول توڑی ہوئی شاخوں سے مخاطب ہوا) اگر بے ایمان نہ رہیں تو پیوند کئے جائیں گے۔ کیونکہ خُدا انہیں پیوند کر کے بحال کرنے پر قادر ہے۔ اس لئے جب زیتوں کے اس درخت سے کٹ کر جسکی اصل جنگلی ہے اصل کے برخلاف اچھے زیتوں میں پیوند ہو گیا تو وہ جو اصل ڈالیاں ہیں اپنے زیتوں میں ضرور ہی پیوند ہو جائیں گی۔ اس لئے

میں نہیں چاہتا کہ تُم اس بھید سے ناواقف رہو اور ایسا نہ ہو کہ تُم اپنے آپ کو عقلمند سمجھ لو اسرائیل کا ایک حصہ سخت ہو گیا ہے اور جب تک غیر قومیں پُوری پُوری داخل نہ ہوں وہ ایسا ہی رہے گا۔ ”

“اور اس صورت سے تمام اسرائیل نجات پائے گا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ چھڑانے والا صیّون سے نکلے گا اور بے دینی کو یعقوت سے دفع کرے گا اور ان کے ساتھ میرا یہ عہد ہو گا۔ جبکہ میں ان کے گناہوں کو دُور کر دوں گا۔ انجیل کے اعتبار سے تو وہ تمہاری خاطر دشمن ہیں لیکن برگزیدگی کے اعتبار سے باپ دادا کی خاطر پیارے ہیں۔ اس لئے کہ خُدا کی نعمتیں اور بلاوا بے تبدیل ہے۔ لیکن جس طرح تُم پہلے خُدا کے نافرمان تھے لیکن اُن کی نافرمانی کے سبب سے تُم پر رحم ہوا۔ اسی طرح اب یہ بھی نافرنان ہوئے تاکہ تُم پر رحم ہونے کے باعث اب ان پر بھی رحم ہو۔ اس لئے کہ خُدا نے سب کو نافرمانی میں گرفتار ہونے دیا تاکہ سب پر رحم فرمائے۔”

“واہ خُدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے! اس کے فیصلے کس قدر ادراک سے پرے اور اس کی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں! خُدّا کی عقل کو کس نے جانا؟ یا کون اس کا اصلاح کار ہوا؟ یا کس نے پہلے اُسے کچھ دیا ہے جس کا بدلہ اسے دیا جائے؟ کیوں کہ اسی کی طرف سے اور اسی کے وسیلہ سے اور اسی کے لئے سب چیزیں ہیں۔ اس کی تمجید ابد تک ہوتی رہے۔

یوں پولُس دکھاتا ہے کہ یہودیوں اور غیر قوموں کے دلوں کو تبدیل کرنے کی خُدا وند میں کثرت سے قُوت موجود ہے۔ اور ہر ایماندار کو وہ برکات دینے پر قادر ہے جن کا اُس نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا۔ خُدا کے لوگوں کے متعلق رسول، یسعیاہ نبی کا بیان پیش کرتا ہے۔ “گو بنی اسرائیل کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہو تو بھی ان میں سے تھورے ہی بچیں گے۔کیونکہ خُداوند اپنے کلام کو تمام اور منقطع کر کے اس کے مطابق زمین پر عمل کرے گا۔ چنانچہ یسعیاہ نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر رب الافواج ہماری کچھ نسل باقی نہ رکھتا تو ہم سدوم کی مانند اور عمورہ کے برابر ہو جاتے”۔

یروشلیم میں ہیکل کی تباہی کے موقع پر ہزاروں یہودی غلام بنا کر بت پرستوں کے ہاتھوں فروخت ہوئے۔ تباہ شدہ جہاز کی مانند جو صحراوں میں بکھرا پڑا ہو، بنی اسرائیل قوموں کے اندر پراگندہ ہو گئے تھے، اٹھارہ سال تک یہودی دُنیا بھر میں جگہ بہ جگہ مارے مارے پھرتے رہے اور کسی بھی جگہ انہیں یہ حق نہ دیا گیا کہ وہ پہلے کی طرح بطورِ قوم عزت ووقار کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ صدیوں تک لعنتیں، نفرت، ظلم و ستم اُن کا مقدر بنا رہا۔

بنی اسرائیل پر بطور ایک قوم کے یسُوع ناصری کو رد کرنے پر ہولناک سزا کا حُکم سنایا گیا تھا، اس کے باوجود ہر زمانہ میں بہت سے خُدا ترس خواتین و حضرات موجود رہے ہیں جنہوں نے بڑی خاموشی سے ظلم برداشت کیا۔ خُدا نے مصیبت کے وقت انہیں تسلی دی اور ان کے خطر ناک حالات پر دل سوزی کے ساتھ نگاہ کی۔ اُسے اُن پر ترس آیا۔ اس کے حضور ان کی آہ و زاری کے ساتھ دعائیں پہنچی جنہوں نے اپنے پورے دل سے اس کے پاک کلام کو راست سمجھنے کے لئے چاہت کی۔ بعض نے یسُوع ناصری میں مسیح موعود کو دیکھنا شروع کر دیا تھا جسے ان کے بزرگوں نے رد کر دیا تھا۔ جیسے کہ ان کے اذہان مسیح یسُوع سے علاقہ رکھنے والی پیشنگوئیوں کو سمجھنا کر دیا تھا جو روایات اور غلط تفسیر و تاویل کی وجہ سے بند ہو چکے تھے ان کے لئے دل خُدا وند کی شکر گزاری سے بھر پور ہو گئے کہ وہ ان پر بے بیان نعمتیں عطا کرتا ہے جو یسُوع کو شخصی نجات دہندہ کو قبول کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔

اسی جماعت کے لوگوں کا یسعیاہ حوالہ دیتے ہوئے فرماتا ہے "بقیہ بچایا جائے گا" چنانچہ پولُس کے دنوں سے لے کر آج تک خُداوند کی رُوح یہودیوں اور غیر قوموں دونوں کو بلاتا ہے۔ اسی لئے رسُول فرماتا ہے کہ "خُدا کسی کا طرفدار نہین" اور پولُس یہ بھی فرماتا ہے کہ میں یہودیوں اور غیر قوموں کا قرضدار ہوں۔ لیکن وہ یہ بات کبھی نہ بھولا کہ یہودیوں کو دوسری قوموں پر اس لئے فضیلت تھی کیونکہ خُدا وند نے انہیں اپنی شریعت دے رکھی تھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ انجیل ان کے لئے خُدا کی وہ قُوت ہے جو ایمن لاتے ہیں پہلے یہودی اور پھر یونانی کے لئے۔ کیونکہ خُدا وند کی راوستبازی اُن میں ایمان سے ہی آشکارا ہوتی ہے۔ جیسے کہ لکھا ہے "راستباز ایمان سے جیتا رہے گا" یہ تو مسیح کی انجیل ہی ہے جو یہودیوں اور غیر قوموں کے لئے برابر تاثیر رکھتی ہے۔ اسی لئے پولپس رومیوں کے خط میں لکھتا ہے کہ میں انجیل سے نہیں شرماتا۔

جب یہ انجیل یہودیوں کو بھر پور انداز میں سنائی جائے گی تو بیش تر مسیح یسُوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیں گے۔ مسیحی خادموں میں بہت ہی کم خادم ایسے ہیں جو یہ محسُوس کرتے ہیں کہ انہیں یہودیوں کے لئے خدمت کرناہے۔ تاہم جن یہودیوں یا ان کے علاوہ کسی اور کو بھی اگر نظر انداز کیا گیا ہے اُنہیں بھی مسیح میں رحم اور اُمید کا پیغام پہنچایا جانا چاہئے۔

انجیل کی منادہ کی اخیر دنوں میں ان لوگوں کے لئے جن کو اب تک نظر انداز کیا گیا ہے اُن کے لئے اب خاص کام کیا جانا چاہئے۔ مسیح خُدا وند پانے پیغام رساں ایلچیوں سے توقع کرتا ہے کہ وہ یہودی لوگوں میں خاص دلچسپی لیں جو انہیں دُنیا کے ہر کونے میں مل جائیں گے۔ جیسے کہ پرانے عہد نامے کے صحائف عہد جدید کے ساتھ مدغم ہیں جو یہواہ کے ابدی مقصد کی وضاحت کرتے ہیں یہ بہت سے یہودیوں کی رُوح کے لئے نئی تخلیق (پیدائش) ہوگی جیسے ہی وہ مسیح کی انجیل کو عہد عتیق میں پائیں گے، اور جان جائیں گے کہ عہد جدید کس صفائی سے عہد عتیق کے صحائف کی تشریح کرتا ہے تو ان کی اونگھتی ہوئی قوا بیدار ہو جائیں گی۔ تب وہ مسیح کو دُنیا کے نجات دہندہ کی صُورت میں پہچان جائیں گے۔ بہتیرے ایمان سے مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کر لیں گے۔ ان کے لئے خُدا کا یہ کلام پُورا ہوگا "لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں" ۔ یوحنا ۱۲:۱

یہودیوں میں کچھ ساول ترسی کی طرح کتاب مقدس کے ماہر ہیں اور یہ بڑی قُدرت کے ساتھ خُدا کی شریعت کے لا تبدیل ہونے کے لئے منادی کریں گے--- بنی اسرائیل کا خُداوند یہ سب کچھ ہمارے ہی دنوں میں پُورا کرے گا۔ اس کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہو گیا کہ بچا نہ سکے۔ خُدا کے خادم جب ایمان کے ساتھ ان کے لئے خدمت کرتے ہیں جو عرصہ تک نظر انداز یا رد کئے گئے تو خُداوند کی نجات آشکارہ کی جائے گی۔

"اس لئے خُدا وند جو ابر ہام کا نجات دینے والا ہے یعقوب کے خاندان کے حق میں یوں فرماتا ہے کہ یعقوب اب شرمندہ نہ ہو گا اور وہ ہرگز زرد رُو نہ ہو گا۔ بلکہ اس کے فرزند اپنے درمیان میری دستکاری دیکھ کر میرے نام کی تقدیس کریں گے۔ ہاں وہ یعقوب کے قدوس کی تقدیس کریں گے اور اسرائیل کے خُدا سے ڈریں گے۔ اور وہ بھی جو رُوح میں گمراہ ہیں فہم حاصل کریں گے اور بڑبڑانے والے تعلیم پذیر ہوں گے"۔ یسعیاہ ۲۹:۲۲۔۲۴

باب ۳۶ - گلتیہ میں برگشتگی

کُرنتھس میں قیام کے دوران پولُس کو بعض کلیسیاوں کی جانب سے ایسی برائیوں کے بارے شُبہ ہوا جو اُن میں پیشتر ہی جڑ پکڑ چکی تھیں۔ جھوٹے اساتذہ کے اثر سے جو یروشلیم کے ایمانداروں میں پیدا ہو چکے تھے، کلیسیاوں میں دھڑے بند، بدعتیں اور ہوس پرستی گلتیہ کے ایمانداروں میں بڑی سرعت سے جڑ پکڑ رہی تھیں یہ جھوٹے استاد یہودی روایات کو انجیل کی سچائی کے ساتھ ملا کر پیش کرتے تھے، نیز یروشلیم کی جنرل کونسل کے فیصلوں کو نظر انداز کرتے ہوئے غیر قوم ایمانداروں کو رسمی شریعت کو ماننے کی ترغیب دیتے تھے۔

صُورتِ حال بڑی گھمبیر تھی۔ وہ برائیاں جو متعارف کروا دی گئی تھیں گلتیہ کی کلیسیا کو بڑی سرعت سے برباد کرنے پر تلی ہوئی تھیں۔ اس سے پولُس کا دل بیٹھ گیا اور اس کی رُوح ان لوگوں کی کھلم کھلا برگشتگی پر بھڑک اٹھی جن کو اُس نے تعلیم دی تھی۔ اس نےفریب کھانے والے ایمانداروں کو فوراً سخت لعنت ملامت کے ساتھ (جو ایمان سے منحرف ہو رہے تھے) لکھا اور ان پر وہ غلط نظریات واضح کئے جو انہوں نے تسلیم کر لئے تھے۔ گلتیوں کی کلیسیا کو ان الفاظ میں سلام دُعا پیش کی "خدا باپ اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی طرف سے تُمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے" ازاں بعد انہیں ان سخت الفاظ میں ملامت کیا۔

"میں تعجب کرتا ہوں کہ جس نے تُمہیں مسیح کے فضل سے بُلایا اُس سے تُم اس قدر جلد جلد پھر کر کسی اور طرح کی خُوشخبری کی طرف مائل ہونے لگے مگر وہ دوسری نہیں البتہ بعض ایسے ہیں جو تُمہیں گھبرا دیتے اور مسیح کی خُوشخبری کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اس خُوشخبری کے سوا جو ہم نے تُمہیں سنائی اور خُوشخبری تُمہیں سنائے تو ملعون ہو"۔ پولُس کی تعلیم کتاب مقدس کے صحائف کے مطابق تھی اور رُوح القدس نے اس کی خدمت کی گواہی دی تھی۔ اسی لئے اس نے اپنے بھائیوں کو انتبا کیا کہ وہ صداقتیں جو اُس نے انہیں سکھائی ہیں ان کے برعکس کسی تعلیم کو قبول نہ کریں۔

رسُول نے گلتیہ کو کلیسیا کے ایمانداروں کو کہا کہ وہ اپنی پہلی مسیحی زندگی کے تجربہ پر غور کریں۔ "اے نادان گلتیو! اس نے کہا "کس نے تُم پر افسون کر لیا؟ تُمہاری تو گویا آنکھوں کے سامنے یسُوع مسیح صلیب پر دکھایا گیا۔ میں تُم سے صرف یہ دریافت کر نا چاہتا ہوں کہ تُم نے شریعت کے اعمال سے رُوح کو پایا ایمان کے پیغام سے؟ کیا تُم ایسے نادان ہو کہ رُوح کے طور پر شُروع کر کے اب جسم کے طور پر کام پُورا کرنا چاہتے ہو۔ کیا تُم نے اتنی تکلیفیں بے فائدہ اٹھائیں۔ مگر شاید بے فائدہ نہیں پس جو تُمہیں رُوح بخشتا اور تُم میں معجزے ظاہر کرتا ہے کیا وہ شریعت کے اعمال سے ایسا کرتا ہے یا ایمان کے پیغام سے؟

یوں پولُس نے گلتیوں کے ایمانداروں کے ضمیر کو جھنجھوڑا اور اُن کو اپنی نظر میں مُجرم ٹھہرایا اور چاہا کہ وہ اپنے جال میں خُود ہی پھنس جائیں۔ خُدا کی بچانے والی قُوت پر بھروسہ رکھنا، اور برگشتہ اساتذہ کی تعلیم کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا، رسُول نے ایمانداروں کو ترغیب دی کہ وہ دیکھیں اور پرکھیں کہ انہیں فریب دیا گیا ہے مگر انجیل کے پہلے ایمان میں واپس لوٹنے سے وہ ابلیس کے منصوبوں کو ناکام بنا سکتے ہیں۔ اس نے بڑی ثابت قدمی سے راستبازی اور صداقت کا ساتھ دیا۔ اور جو پیغام اس نے دیا اس میں اس ایمان اور اعتماد کی بدولت بہتیروں کو مدد ملی جن کا ایمان ناکام ہو گیا تھا ان میں سے زیادہ تر مسیح یسُوع کے قدموں میں آ گئے۔

کرنتھیوں کو پولُس رسُول کا لکھنے کا اندازگلتیوں کو کلیسیا کو لکھنے کی نسبت کتنا ہی فرق تھا۔ کرنتھیوں کی اس نے بڑی احتیاط اور نرمی سے ملامت کی جبکہ گلتیوں کی کلیسیا کو کھلم کھلا لعنت ملامت کی۔ کرنتھیوں کی کلیسیا آزمائش سے مغلوب ہو گئی تھی یہ کلیسیا جعلی استادوں کے نرغے میں پھنس گئی تھی جو جھوٹ کو سچ کے ساتھ ملا کر پیش کرتے تھے۔ چنانچہ کرنتھیوں کے ایماندار جھوٹ اور سچ میں امتیاز نہ کرنے کے سبب انتشار اور تذبذب کا شکار ہو گئے تھے۔ اس کلیسیا کو جھوٹ اور سچ میں امتیاز سکھانے کے لئے احتیاط اور صبر کی ضرورت تھی۔ جلد بازی سختی یا غیر دانشمندی سے پولُس کا اثر ان پر سے جاتا رہتا جن کی وہ مدد کرنا چاہتا تھا۔

گلتیوں کی کلیسیا میں کھلم کھلا غلطیاں انجیل کے پیغام پر بڑی چالاکی سے اثر انداز ہو رہی تھی۔ مسیح یسُوع جو ایمان کی حقیقی بنیاد ہے اس کا یہودیوں کی غیر مروجہ رسموں کے عوض عملاً انکار کیا جا رہا تھا۔ رسُول نے دیکھا کہ اگر گلتیوں کے ایمانداروں کو ان خطرات سے بچا لیا گیا جن سے وہ دو چار تھے تو پھر پہلے سے بھی کہیں زیادہ فریب دینے والے اقدام ان ہدایات کے برخلاف اٹھائے جا سکتے ہیں جو کلیسیا کو دی جائیں۔

اس میں بہت ہی اہم سبق ہے جو ہر ایک خادم کو سیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی خدمت کے طریقہ ء کار کو ان لوگوں کے حالات کے مطابق ڈھال لے جن کو فائدہ پہنچانے کے لئے وہ کام کرتا ہے۔ نرمی، صبر، فیصلہ اور سختی کی ضرورت ہے مگر اس کا شعور ہونا لازم ہے کہ کسی وقت کس کے لئے یہ حربے استعمال کئے جانے چاہئیں۔ عقل مندی کے ساتھ مختلف طبقات کے لوگوں کے شعور کے مطابق سلوک کرنا جبکہ اُن کے حالات اور کیفیت بھی فرق فرق ہو، اُس حکمت کا مطالبہ کرتی ہے جو خُدا کی رُوح سے روشن اور تقدس شُدہ ہو۔

گلتیوں کی کلیسیا کو خط لکھتے وقت پولپس نے بڑے اختصار کے ساتھ اپنی تبدیلی کے واقعات اور اپنے ابتدائی مسیحی تجربہ کا اعادہ کیا۔ یوں اس نے انہیں یہ دکھانے اور بتانے کی کوشش کی کہ خاص الہٰی قُوت کے ظہور کی بدولت اس کی رہنمائی کی گئی کہ وہ انجیل کی عظیم سچائی کو دیکھ اور پکڑ سکے۔ یہ اُن ہدایا ت کے ذریعہ ہی پولُس نے گلتیوں کی کلیسیا کو خبردار کیا تھا جو اُس نے خُدا سے حاصل کی تھیں۔ اسے شک و شبہات اور ہچکچاہٹ کی روشنی میں نہ لکھا بلکہ پوری قائلیت اور کامل علم کے ساتھ اس نے بڑی صفائی سے یہ خاکہ لکھا کہ انسانوں سے ہدایات اور براہ راست ذات الہٰی سے ہدایات پانے میں کیا فرق ہے؟۔

رسُول نے گلتیوں کو ترغیب دی کہ وہ جھوٹے حادیوں سے جان چھڑائیں جو انہیں گمراہ کرتے ہیں۔ اور اس ایمان کی طرف لوٹیں جس کے ہمراہ ایسے ثبوت ہیں جن پر غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا اور جسے خُداوند کی منظوری بھی حاصل ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے انہیں سچائی سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی وہ ریا کار تھے اور ان کے دل گندے اور زندگیاں ناپاک تھیں۔ اُن کا مذہب رسموں کا پلندہ تھا جن کی ادائیگی کی صورت میں وہ خُدا کی حمایت کی توقع کرتے تھے۔ ان کی انجیل کے لئے کوئی خواہش نہیں تھی جو کلام کی تابعداری کے لئے بلاتی ہے۔ ‘‘یسوع نے جواب میں اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی دیکھ نہیں سکتا’’۔ یوحنا ۳:۳۔۔۔ ان کے خیال کے مطابق جس کی بنیاد ایسی تعلیم پر رکھی گئی ہو وہ بہت بڑی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اس لئے وہ اپنی غلطیوں اور سیاہ کاریوں سے چمٹے رہے کیوں کہ وہ خود کو اور دوسروں کو بھی فریب دیتے رہے۔

دل و جان کی پاکیزگی کے لئے ظاہری مذہبی رسوم اور دستور آج بھی غیر تائب دل کے لئے اُسی قدر دلکشی رکھتے ہیں جیسے قدیم میں یہودی معلمین کے لئے رکھتے تھے۔ آج بھی جھوٹے رُوحانی رہبر موجود ہیں۔ جنکی تعلیم کو لوگ بڑے ذوق و شوق سے سنتے ہیں۔ یہ ابلیس کا آزمودہ حربہ ہے جس کے وسیلہ سے وہ لوگوں کی توجہ خُدا کی شریعت، مسیح کے وسیلہ سے نجات اور اُمید سے ہٹا دیتا ہے۔ ہر زمانہ میں ابلیس ایسے لوگوں کے ذہنوں میں آزمائش بھر دیتا ہے جن کو وہ فریب دینے کا خواہاں ہوتا ہے۔ رسُولی زمانہ میں اس نے یہودیوں کو استعمال کیا۔ جنہوں نے اپنی رسمی عبادتوں کی بڑائی کی اور مسیح یسُوع کو رد کر دیا۔ موجودہ زمانہ میں بہت سے مسیحی مسیح یسُوع کی بڑائی کے بہانہ اخلاقی شریعت کی بے حرمتی کر رہے ہیں اور یہی تعلیم دے رہے ہیں کہ اس شریعت کو توڑنے کی کوئی سزا نہیں۔ اس لئے ہر ایک سچے مسیحی کا فرض ہے کہ ایسے گُمراہ کن اشخاص کا سختی سے منہ بند کرے اور سچائی کے کلام کی مدد سے بے خوف و خطر ان کی غلطیوں کو آشکارہ کرے۔ گلتیہ کی کلیسیا میں اپنے اعتماد کو بحال کرنے کے لئے پولُس رسُول نے حقیقی معنوں میں مسیح کا شاگرد ہونے کا ثبوت فراہم کیا اس نے اعلانیہ کہا کہ میں رسُول ہوں مجھے کسی انسان نے رسُول نہیں بنایا بلکہ یسُوع مسیح اور باپ نے بنایا جس نے مجھے مردوں میں سے زندہ کیا۔ اس کے اس اعزاز کو یروشلیم کی جنرل کونسل تسلیم کرتی تھی۔

اُس نے اپنی بڑائی کرنے کے لئے یہ سب کچھ نہ کہا بلکہ خُدا کے فضل کو عزت و بزرگی دینے کی خاطر اُس نے یہ اقرار کیا۔ اور جو اس کے رسول ہونے کا انکار کرتے تھے ان کو ثبوت فراہم کیا۔ ‘‘میں تو اپنے آپ کو اُن افضل رسُولوں سے کچھ کم نہیں سمجھتا’’ ۲ کرنتھیوں ۵:۱۱ وہ جو اس کی خدمت اور بلاہٹ کو ناچیز جانتے تھے حقیقت میں وہ مسیح کے خلاف جنگ کرتے تھے جس کا فضل اور جس کی قُوت پولُس کے ذریعہ آشکارا ہوئی۔ رسُول کے دُشمنوں کی مخالفت نے اُسے مجبُور کیا کہ وہ اپنے اختیار اور مرتبہ کی خاطر یہ راہ اختیار کی۔

رسُول نے ان سبھوں سے جنہوں نے خُدا کو ایک بار اپنا لیا تھا التجا کی کہ وہ انجیل کی سچائی کی طرف لوٹ آئیں۔ اس ے مسیح میں آزاد مردو خواتین بننے کے حقوق پیش کئے۔ اور ایسے دلائل پیش کئے جن کے خلاف ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ جس کے فدیہ کے فضل سے وہ سب جو اس کی غلامی قبول کر لیتے ہیں وہ انہیں راستبازی کے لباس سے ملبس کر دیتا ہے۔ اسنے بڑی صفائی سے بتایا کہ جو بھی جان بچنے کی خواہش رکھتی ہے۔ لازم ہے کہ اس کا حقیقی اور ذاتی تجربہ خُدا کی باتوں میں ہو۔

رسُول کی التماس بے سُود نہ رہی۔ رُوح القدس بڑی قُوت اور قُدرت کے ساتھ نازل ہوئی اور بہت سی روحیں جن کے پاوں اجنبی راہوں پر چل پڑے تھے اپنے پہلے ایمان کی طرف پلٹ آئے۔ اس وقت سے وہ اس آزادی میں شامل ہوگئے جو مسیح نے مہیا کر رکھی تھی۔ ان کی زندگیوں میں رُوح کے یہ پھل ظاہر ہو گئے۔ ‘‘محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی ، نیکی، ایمانداری، حلم پرہیزگاری’’۔ گلتیوں ۲۲:۵۔ خُداوند کے نام کو جلال ملا اور اس علاقے سے بے شمار رُوحیں کلیسیا میں شامل ہو گئیں۔

باب ۳۷ - پولُس کا یروشلیم کی جانب آخری سفر

پولُس کی یہ بڑی خواہش تھی کہ عید فسح سے پہلے یروشلیم پہنچے تاکہ ان سبھوں سے ملاقات کر سکے جو دُنیا کے مختلف حصوں سے عید منانے آرہے تھے۔ اور اُسے بڑی اُمید تھی کہ وہ اپنے لوگوں کے دلوں سے تعصب کو دُور کر سکے گا تاکہ وہ انجیل کے بیش قیمت نُور کو قبول کر سکیں۔ وہ یروشلیم کے ایمانداروں کو مل کر وہ چندے بھی دینا چاہتا تھا جو غیر قوموں سے ایمان لانے والوں نے یہودیہ کے غریب بھائیوں کے لئے جمع کئے تھے۔ یوں اسے پُوری پُوری اُمید تھی کہ وہ یہودی مسیحیوں اور غیر قوم مسیحیوں کو مسیح میں متحد کر سکے گا۔

کُرنتھس میں اپنی خدمت ختم کرنے کے بعد پولُس سیدھا جہاز پر بیٹھ کر فلپی کی ایک بندرگاہ میں پہنچنا چاہتا تھا۔ سارے انتظام مکمل ہو گئے اور جب وہ جہاز میں بیٹھنے کو تھا تو یہودیوں کی طرف سے پولُس کو جان سے مار دینے کی سازش کا انکشاف ہوا۔ ماضی میں بھی ایمان کے ان دشمنوں نے پولُس کی جان لینے کے لئے کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہ کیا تھا۔

پولیس کو منادی میں جو کامیابیاں حاصل ہوں ان کے پیش نظر یہودی پھر سے اس کی جان لینے کے لئے سرگرم ہو گئے۔ ہر طرف اس نئی تعلیم کا چرچا تھا کہ یہودی رسمی شریعت سے آزاد ہو گئے ہیں اور غیر قوموں کو یہودیوں کے ساتھ ابرہام کے بچے ہونے کے مساوی حقوق حاصل ہوگئے ہیں۔ پولُس نے کُرنتھس میں ایسی تعلیم کو بڑی شدت سے پیش کیا اور اس کا دلائل کے ساتھ مفصل ذکر اپنے خطوط میں کر دیا۔ اس نے اعلانیہ کہا۔۔۔ ‘‘وہاں نہ یونانی رہا نہ یہودی۔ نہ ختنہ نہ نامختونی۔ نہ وحشی نہ سکوتی۔ نہ غلام نہ آزاد۔ صرف مسیح سب کچھ اور سب میں ہے’’ کُلسیوں ۳:۱۱ پولس کے دشمنوں نے اسے کفر سے تعبیر کیا چنانچہ انہوں نے اس کی منادی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

اس سازش کے انکشاف کے بعد پولُس نے فیصلہ کیا کہ وہ مکدُونیہ کے گردا گرد ہو کر یروشلیم چلا جائے گا۔ اب عید فسح پر یروشلیم جانے کی اُمید جاتی رہی۔ ہاں البتہ اس نے سوچا کہ اب وہ پنتِکُست کی عید کے موقع پر یروشلیم ضرور پہنچ جائے گا۔ پولُس اور لوقا کے ساتھ درج ذیل حضرات آسیہ تک گئے۔

‘‘پُرس کا بیٹا سو پترس جو بیریہ کا تھا اور تھسلنیکیوں میں سے ارسترخُس اور سکُندُس اور گیُس جو در بے کا تھا اور تیمتھیس اور آسیہ کا تخکُس اور تُر فمس آسیہ تک ان کے ساتھ گئے’’ پولُس کے پاس غیر قوم مسیحیوں کی طرف سے دیئے ہوئے چندوں کی کافی رقم تھی جسے وہ یہودیہ کے بھائیوں کو سونپنا چاہتا تھا۔ اسی وجہ سے اس نے ان بھائیوں کو جو مختلف کلیسیاوں کی نمائندگی کرتے تھے اپنے ساتھ یروشلیم لے جانے کا بندوبست کیا۔

فلپی میں پولُس عید فسح منانے کے لئے ٹھہرا۔ صرف لوقا یہاں اس کے ساتھ رہا باقی بھائی روآس جا کر اُن کا انتظار کرنے لگے۔ فلپی کے باشندے بڑی ہی محبت دکھانے والے لوگ تھے انہیں پولُس کی تبدیلی پر بڑی خُوشی ہوئی۔ پولُس نے اُن کے ساتھ عید کے آٹھ دن ہنسی خُوشی اور اطمینان کے ساتھ بسر کئے۔

فلپی سے جہاز پر بیٹھ کر لوقا اور پولُس ترو آس میں پانچ دن کے بعد اپنے ساتھیوں سے جا ملے۔ اور سات دن وہیں رہے۔ وہاں سے روانہ ہونے کی آخری شام "بھائی روٹی توڑنے کے لئے جمع ہوئے" بھائیوں کو معلوم تھا کہ اُن کا چہیتا اُستاد وداع ہونے کو ہے۔ تو اُنہوں نے معمول سے زیادہ لوگوں کو جمع کیا۔ وہ تیسری منزل کے بالا خانہ میں جمع ہوئے پولُس وہاں اُن سے آدھی رات تک کلام کرتا رہا۔

بالاخانہ کی ایک کھلی کھڑکی میں یُوتخُس نامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس پر نیند کا بڑا غلبہ تھا وہ کھڑکی سے گر کر نیچے صحن میں آپڑا۔ اس کی وجہ ہُلڑ مچ گیا۔ جب نوجوان کو اُٹھایا تو وہ مردہ پایا گیا۔ اب بہت سے لوگ رونے اور نوحہ کرتے ہوئے اُس کے گرد جمع ہو گئے۔ لیکن پولُس اُن غمزدہ لوگوں کے پاس سے گزر کر لڑکے کے پاس پہنچا اور اس سے لپٹ کر خُدا وند سے دُعا کی اور وہ لڑکا جی اُٹھا ۔۔۔ نوحہ اور ماتم کی جگہ ایمانداروں کے منہ خُوشی اور شکر گذاری سے بھر گئے۔ وہ خُوشی مناتے ہوئے دوبارہ بالا خانہ میں جمع ہوئے۔ پھر اُنہوں نے روٹی توڑنے میں حصہ لیا۔ پولُس اُن سے پو پھٹنے تک باتیں کرتا رہا۔

وہ جہاز جس پر پولُس اور اُس کے ساتھی سفر کرنے کا ارادہ رکھتے تھے وہ چلنے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ بھائیوں نے جلدی کی اور انہیں جہاز میں سوار کرایا۔ پولُس نے ترو آس اور اسس کے درمیان نزدیک ترین زمینی سفر کا انتخاب کیا۔ چنانچہ بھائی وہاں تک اس کے ساتھ گئے۔ اس سے وسُول کو غوروخوض اور دُعا کے لئے وقت مل گیا۔ وہ تکالیف اور خطرات جو یروشلیم جانے سے علاقہ رکھتے تھے، وہاں کی کلیسیا کا اس کے ساتح رویہ، کلیسیاوں کی حالت اور دوسرے علاقوں میں انجیل کی منادی کا کام، یہ سب مسائل دُعا اور غوروخوض کے متقاضی تھے۔ چنانچہ اُس نے اس موقع سے خاص فائدہ اُٹھایا اور خُدا وند کو قُوت اور رہنمائی کے لئے پُکارا۔

جب جہاز اسُس کی جنوبی طرف سے گزرا تو وہ افسس شہر سے ہو کر گزرے جہاں پولُس نے کافی دیر کام کیا تھا۔ پولُس کی بڑی خواہش تھی کہ وہاں کی کلیسیا سے مُلاقات کرے کیونکہ وہ انہیں نہایت ہی ضروری ہدایات اور صلاح مشورہ دینا چاہتا تھا۔ مگر یہ سوچ کر وہ آگے بڑھ گیا "اگر ہو سکے تو پنتکُست دن یروشلیم میں ہو" ملیتے پہنچے پر جو افسس سے تقریباً تیس میل دُور تھا، اسے پتہ چلا کہ جہاز روانہ ہونے سے پہلے وہ کلیسیا کے ساتھ ملاقات کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی کلیسیا کے بزرگوں کو پیغام بھیجا کہ ملیتے پہنچیں تاکہ وہ اپنا سفر جاری کرنے سے پہلے اُن کو مل سکے۔

رسُول کےبُلانے پر جب وہ ہاں پہنچے تو اُس نے اُن کو ہدایات اور نہایت ہی موثر الوداعی دیا۔ "تُم خُود جانتے ہو کہ پہلے ہی دن سے کہ میں نے آسیہ میں قدم رکھا ہر وقت تُمہارے ساتھ طرح رہا۔ یعنی کمال فروتنی سے اور آنسو بہا بہا کر اُن آزمائشوں میں جو یہودیوں کی سازش کے سبب سے مجھ پر واقع ہوئیں خُدا وند کی خدمت کرتا رہا۔ اور جوجو باتیں تُمہارے فاءدے کی تھیں اُن کے بیان کرنے اور اعلانیہ اور گھر گھر سکھانے سے کبھی نہ جھجکا۔ بلکہ یہودیوں اور یونانیوں کے رُوبرو گواہی دیتا رہا کہ خُدا کے سامنے توبہ کرنا اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح پر ایمان لانا چاہئے"۔

پولپس نے ہمیشہ الہٰی شریعت کی بڑائی کی۔ اُس نے ثابت کیا کہ شریعت میں کوئی ایسی قُوت نہیں جو انسانوں کو بے وفائی کی سزا سے بچا سکے۔ گنہگاروں کو اپنے گناہوں سے توبہ کر کے خُدا کے حضور فروتن ہونا چاہئے جس کی شریعت کو توڑ کر اُنہوں نے اُس کے غضب کو اپنے اُوپر نازل کیا ہے۔ اور معاجی کے لئَ انہیں

مسیح یسُوع کے خون میں ایمان لانا ہے۔ خُدا کے بیٹے نے ان کے گناہوں کا کفارہ دے دیا ہے اور آسمان پر چڑھ کر باپ کے دہنے ہاتھ ہماری شفاعت کرنے کے لئے بیٹھا ہے۔ توبہ کرنے اور مسیح میں ایمان لانے سے وہ خُدا کی غلامی سے آزاد ہو سکتے ہیں اور پھر مسیح کے فضل سے وہ خُدا کی شریعت کو ماننے کے لائق بھی ہو سکتے ہیں۔

"دیکھو میں رُوح میں بندھا ہوا یروشلیم کو جاتا ہوں اور نہ معلوم کہ وہاں مجھ پر کیا کیا گزرے۔ سوا اس کے کہ رُوح القدس ہر شہر میں گواہی دے دے کر مُجھ سے کہتا ہے کہ قید اور مصیبت تیرے لئے تیار ہیں۔ لیکن میں اپنی جان کو عزیز نہیں سمجھتا کہ اس کی کچھ قدر کروں بمقابلہ اس کے اپنا دور اور وہ خدمت جو خُدا وند یسُوع سے پائی ہے پُوری کروں یعنی خُدا کے فضل کی خُوشخبری کی گواہی دوں۔ اور اب دیکھو میں جانتا ہوں کہ تُم سب جن کے درمیان میں بادشاہی کی منادی کرتا پھرا میرا منہ پھر نہ دیکھو گے۔ "

پولُس نے یہ گواہی پہلے سے تیار نہیں کی تھی بلکہ جب وہ کلام کر رہا تھا تو رُوح القدس اُس پر نازل ہوئی اور جو اس کے خدشات تھے افسس کے بھائیوں سے آخری ملاقت کے وقت" اُن کی تصدیق ہو گئی۔

"پس مَیں آج کے دن تُمہیں قطعی کہتا ہوں کہ سب آدمیوں کے خُون سے پاک ہوں۔ کیونکہ میں خُدا کی ساری مرضی تُم سے پُورے طور پر بیان کرنے سے نہ جھجکا۔ کلیسیا کو خُدا کی طرف سے جو ہدایات، تنبیہ، آگاہی اور درُستی کا کلام ملا اُسے پیش کرنے میں نہ دل آزاری، نہ دوستی اور نہ ہی تعریف پولُس کی راہ میں حائل ہوئیں۔ خُدا وند اپنے خادموں سے یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ اس کے کلام کو بے خوف و خطر پیش کریں اور اس کے قوانین کی تشہیر کرتے چلے جائیں۔ مسیح کے خادم کو صرف وہی سچائیاں پیش نہیں کرنا جو بہت ہی بھلی اور دلپسند ہیں اور ان سے گریز کرے جن سے لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اُسے چاہئے کہ بڑی تشویش سے چالچلن کی نشوونما پر نظر رکھے۔ اگر وہ دیکھتا ہے کہ اس کے گلے میں کوئی رُوح گناہ کی رغبت کرتی ہے تو اچھے چرواہے ہے کی طرح اُس کے مناست حال خُدا کا کلام پیش کرے اور ایسی ہدایات دے جن کا اطلاق ان کی زندگیوں پر ہو۔ اگر وہ انہیں ان کی آزاد مرضی پر چھوڑ دیتا ہے اور انہیں آگاہ نہیں کرتا تو ان کی جانوں کا حساب خادم سے لیا جائے گا۔ وہ خادم جو خُدا وند کی بُلاہٹ کا جواب دیتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مسیحی ایمان سے علاقہ رکھنے والی عام ہدایات دے تاکہ کلیسیا خُدا وند کے دن کامل پائی جائے۔ وہ جو وفادار معلم ہیں وہی پولُس رسُول کے ساتھ مل کر کہہ سکتے ہیں "میں تمام انسانوں کے خون سے پاک ہوں۔ "

چنانچہ رسُول بھائیوں کو خبردار کرتا ہے "پس اپنی اور اس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس کا رُوح القدس نے تُمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ خُدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔" اگر انجیل کے خادم ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں کہ وہ اس گلہ کے نگہبان ہیں جسے خون سے خریدا گیا ہے تو وہ اپنی خدمت کی اہمیت سے واقف ہو سکیں گے جو نہایت ہی عمیق ہے۔ انہیں اپنی اور اپنے گلہ کی خبر گیری کرنا ہے۔ اُن کا اپنا نمونہ ان ہدایات میں جان ڈال دے گا جو وہ دوسروں کے لئے جاری کرتے ہیں۔ زندگی کی راہ کے اساتذہ کو کوئی ایسا موقع نہیں دینا چاہئے جس کی وجہ سے لوگ اُس سچائی کے بارے بدی کا خیال کریں جو وہ پیش کرتے ہیں۔ مسیح کے نمائندگان ہونے کے ناطے میں انہیں مسیح کے نام کی لاج رکھنا ہو گی۔ ان کی دینداری، زہد و عبادت، پاکیزہ زندگی اور حقیقی تبدیلی ہی انہیں خُدا کی بُلاہٹ کے قابل بنا سکتی ہے۔

پولُس کو جو افسس کی کلیسیا کے بارے خدشہ تھا اس کی اُس نے یوں تشویش ظاہر کر دی۔ ‘‘لیکن یہ جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنے والے بھیڑیئے تُم میں آئیں گے جنہیں گلہ پر کچھ ترس نہ آئے گا اور خُود تُم سے ایسے آدمی اٹھیں گے جو اُلٹی اُلٹی باتیں کہیں گے تاکہ شاگردوں کو بھی اپنی طرف کھینچ لیں ’’ پولُس نے جب کلیسیا کا مستقبل دیکھا تو وہ کانپ اُٹھا’’ اُس نے دُشمن کے اندرونی و بیرونی حملے دیکھے جن سے کلیسیا کو دو چار ہونا تھا۔ چنانچہ اس نے بڑی سنجیدگی سے بھائیوں کو کہا کہ خبردار رہیں اور اُس نے انہیں اپنا نمونہ یاد دلایا۔۔۔ ‘‘اس لئے جاگتے رہو اور یاد رکھو کہ میں تین برس تک رات دن آنسو بہا بہا کر ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا’’۔

‘‘اب میں تُمہیں خُدا کے اور اُس فضل کے کلام کے سپرد کرتا ہوں جو تُمہاری ترقی کر سکتا ہے۔ اور تمام مقدسوں میں شریک کر کے میراث دے سکتا ہے۔ میں نے کسی کی چاندی یا سونے یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا۔ ’’ افسس کے بعض بھائی بڑے دولتمند تھے مگر رسُول نے اُن سے کبھی کوئی ذاتی فائدہ نہ اُٹھایا۔ یہ اس کے پیغام کا حصہ نہیں تھا کہ دوسروں کی توجہ اپنی ضروریات پر لگائے۔ ‘‘تُم آپ جانتے ہو کہ انہی ہاتھوں نے میرے اور میرے ساتھیوں کی حاجتیں رفع کیں۔’’ سفر اور اپنے کام کی مشکلات کے پیش نظر محنت مشقت کرکے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے ساتھیوں اور حاجتمندوں کی بھی حاجتیں دور کرنے کے لئے کما لیتا تھا۔ ۔۔۔ ‘‘میں نے تمکو سب باتیں کر کے دکھا دیں کہ اس طرح محنت کر کے کمزوروں کو سنبھالنا اور خُدا وند مسیح کی باتیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے خُود کہا ‘‘دینا لینے سے مُبارک ہے’’۔

‘‘اور اُس نے یہ کہہ کر گھٹنے ٹیکے اور ان سب کے ساتھ دُعا کی اور وہ سب بہت روئے اور پولُس کے گلے لگ لگ کر اس کے بو سے لئے اور خاص کر اس بات پر غمگین تھے جو اُس نے کہی تھی کہ تُم پھر میرا منہ نہ دیکھو گے۔ پھر اسے جہاز تک پہنچایا’’۔

‘‘اور جب ہم اُن سے بمشکل جُدا ہو کر جہاز پر روانہ ہوئے تو ایسا ہوا کہ سیدھی راہ سے کوس میں آئے اور دوسرے دن رُدُس میں اور وہاں سے پترہ میں ’’ ایشیا صغیر کے جنوب مغربی کنارے جہاں ‘‘پھر ایک جہاز سیدھا فنیکے کو جاتا ہوا ملا اور اُس پر سوار ہر کر روانہ ہوئے جب کُپرس نظر آیا تو اسے بائیں ہاتھ چھوڑ کر سُوریہ کو چلے اور صور میں اُترے کیونکہ وہاں جہاز کا مال اُتارنا تھا۔ جب شاگردوں کا تلاش کر لیا تو ہم سات دن وہاں رہے۔ اُنہوں نے رُوح کی معرفت پولُس سے کہا کہ یروشلیم میں قدم نہ رکھنا’’مگر پولُس کو اپنے مقصد سے کوئی خوف، خطرہ یا قید پیچھے نہ ہٹا سکا۔

صورمیں ہفتہ کے اختتام پر سب بھائی اپنے خاندانوں سمیت پولُس کے ساتھ جہاز پر گئے ۔ لیکن جہاز پر سوار ہونے سے پہلے اُس نے گھٹنے ٹیک کر خُدا وند سے ایک دوسرے کے لئے دُعا مانگی (بھائیوں نے پولُس کے لئے، پولُس نے بھائیوں اور اُنکے بیوی بچوں کے لئے)۔

جنوب کی طرف سفر کرتے ہوئے مسافر قیصر یہ میں پہنچے۔ ‘‘فلپس مبشر کے گھر جو اُن ساتوں میں سے تھا اُتر کر اُس کے ساتھ رہے’’ جہاں پولُس نے چند پُر اطمینان اور پُر مسرت دن گزارے۔ اور اُسے اس کامل آزادی سے آخری بار لطف اُٹھانا تھا۔

جب پولُس قیصریہ میں ٹھہرا ہوا تھا تو "اگبس نام ایک نبی یہودیہ سے آیا (لوقا فرماتا ہے) اُس نے ہمارے پاس آ کر پولُس کا کمر بند لیا اور اپنے ہاتھ پاوں باندھ کر کہا رُوح القدس یوں فرماتا ہے کہ جس شخص کا یہ کمر بندھ ہے اُس کو یہودی یروشلیم میں اسی طرح باندھیں گے اور غیر قوموں کے ہاتھ میں حوالہ کریں گے۔ "

"جب یہ سُنا (لوقا بیان جاری رکھتے ہوئے فرماتا ہے) تو ہم نے اور وہاں کے لوگوں نے اُس کی منت کی کہ یروشلیم کو نہ جائے--- مگر پولُس اپنی ڈیوٹی سے کسی طرح بھی انحراف کرنے کو تیار نہ تھا۔ اُسے اپنے آقا کی پیروی کرنا تھی خواہ موت ہو خواہ قید، اس کی اُسے ذرا بھر پرواہ نہ تھی۔ "مگر پولُس نے جواب دیا کہ تُم کیا کرتے ہو؟ کیون رو رو کر میار دل توڑتے ہو؟ میں تو یروشلیم میں خُداوند یسوع کے نام پر نہ صرف باندھے جانے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہوں--- یہ دیکھتے ہوئے کہ ہم نے اُسکے دل کو تکلیف پہنچائی ہے۔ اور اُس کے ارادے کو بھی بدل نہیں سکتے تو یہ کہہ کر چپ ہوگئے "خُداوند کی مرضی پُوری ہو۔"

قیصریہ کو چھوڑنے کا وقت جلد آ پہنچا۔ بعض بھائیوں کے ہمراہ پولُس اور اس کے معاونین یروشلیم کی طرف چل پڑے، مگر اُن کے دلوں میں کسی آنے والے بُرے واقعہ کا خدشہ چھایا ہُوا تھا۔

رسُول اس سے پہلے کبھی بھی اتنا غمگین اور دل برداشتہ ہو کر یروشلیم میں داخل نہیں ہُوا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ وہاں اُس کے چند دوست اور بے شمار دشمن ہیں۔ یہ اس شہر کے قریب ہوتا جارہا تھا جس نے اُس کے آقا کو رد اور قتل کیا تھا۔ اور اب اُس شہر پر خُدا کا غضب منڈلا رہاتھا۔ یہ یاد کر کے کہ ایک وقت وہ خُود بھی مسیح کے پیرو کاروں کا جانی دشمن تھا اپسے اپنے ہموطن فریب خوردہ بھائیوں پر بڑا ترس آیا اور اب اُسے ان کی مدد کرنے کی بہت کم اُمید تھی۔ وہ غضب جو کبھی اُس کے دل میں مسیحیوں کے خلاف بھڑکا کرتا تھا آج پُوری قوم کے دل میں اُس کے خلاف (پولُس) بھڑک رہا ہے۔

رسُول وہاں کسی سے بھی ہمدردی کی توقع نہیں رکھتا تھا حتٰی کہ اُسے اپنے ہم ایمان بھائیوں سے بھی کسی اخلاقی مدد اور دلجوئی کی کوئی اُمید بھی نہ تھی۔ غیر تائب شدہ یہودی جنہوں نے بڑی حد تک اس کی راہ کی پیروی کی تھی وہ یروشلیم میں کسی بھی بُری خبر کو جو پولُس اور اس کے کام کے بارے ہوا زبانی یا خطوط کے ذریعہ شائع کرنے میں سُستی نہیں کر رہے تھے۔ اور بعض رسولوں اور کلیسیا کے بزرگون نے بھی ان خبرون کو سچ مان لیا اور انہیں جھٹلانے کی کوئی کوشش نہ کی۔

پحر بھی ان مایوسیوں کے درمیان پولُس بیدل نہ ہُوا۔ اُسے یقین تھا کہ جو آواز اُس سے ہمکلام ہوءی ہے وہی آواز اپس کے ہموطنوں کے دلوں سے بھی ہمکلام ہو گی۔ اور ہمارا آقا جس کو پولُس کے ہم خدمت شاگرد پیار کرتے اور اس کی خدمت کرتے تھے اس کے ساھ مل کر اُن کے دلوں کو اس کے دل کے ساتھ انجیل کی خدمت کے لئے متحد کرے گا۔

باب ۳۸ - پولُس ایک قیدی

"جب ہم یروشلیم پہنچے تو بھائی بڑی خُوشی کے ساتھ ہم سے ملے اور دوسرے دن پولُس ہمارے ساتھ یعقوب کے پاس گیا اور سب بزرگ وہاں حاضر تھے۔"

اس موقع پر پولُس اور اس کے ساتھیوں نے یروشلیم کے سامنے وہ امداد پیش کی جو غیر قوم مسیحی کلیسیاوں نے اپنے یہودی غریب بھائیوں کے لئے ارسال کی تھی۔ ان چندوں کو جمع کرنے کے لئے پولُس اور اُس کے دوسرے ہمخدمت بھائیوں کو بہت جدوجہد کرنا پڑی تھی۔ اور یہ امداد بھائیوں کی توقعات سے کہیں بڑھ کر تھی۔ سب سے بری بات یہ تھی کہ ان چندوہ کے دینے میں بہت سے غیر قوم ایمانداروں کی قُر بانیاں شامل تھیں۔

غیر قوم مسیحیوں کے اپنی آزاد مرضی سے ہدیہ جات کی رُوح دُنیا کے تمام ایمانداروں کی منظم کلیسیاوں میں پائی جانی چاہئے۔ اور لینے والوں کو بھی شُکر گزاری کے ساتھ وصُول کرنی چاہئے۔ ان چندوں کو وصول کرنے کے باوجود پولُس اور اُس کے معاونین کو یہ خدشہ تھا کہ یروشلیم کے بعض بھائی اس امداد کو اور برادرانہ محبت کو ہرگز نہ سراہیں گے۔

ابتدائی سالوں میں غیر اقوام میں انجیل کی خدمت کے سلسلہ میں بعض بھائی جو یروشلیم میں تھے قدیم خیالات، عادات اور تعصبات کو اپنے دلوں میں پالے ہوئے تھے اور اُنہوں نے پولُس اور اُس کے معاونین سے دلی تعاون نہیں دکھایا تھا۔ بعض غیر ضروری رسموں کو قائم رکھنے کے لئے اُن کی نظریں اُن برکات سے ہٹ گئی تھیں جو اُنہیں اور خُدا کے کام کو حاضل ہوتیں جسے وہ پیار کرتے تھے۔ اور یہ اُسی صورت میں ممکن تھا اگر وہ خُدا کے کام کے مختلف حصوں کو یکجا کرنے کی کوشش کرنے۔ بیشک کلیسیا کی بہتری ہی اُن کے پیش نظر تھی مگر وہ خُدا کے منصوبہ کو اُس کی مرضی کے مطابق عمل میں لانے میں ناکام رہے اور انسانی حکمت پر تکیہ کرتے ہوئے اُنہوں نے کلیسیا پر کئی غیر ضروری پابندیاں عائد کر دیں۔ یوں یروشلیم میں ایک ایسا گروپ پیدا ہو گیا جو ذاتی طور پر بدلتے ہوئے حالات سے واقف نہ تھا اور نہ ہی اُسے یہ معلوم تھا کہ دُور دراز علاقوں میں جہاں ایمانداروں کی جماعتیں قائم ہیں اُن کی کیا ضروریات ہیں اور وہاں کس طرح انجیل کی منادی کا کام اُن کی تجاویز کے مطابق کرنا چاہئے؟۔

یروشلیم میں مختلف کلیسیاوں سے بھیجے ہوئے نمائندگان کی کونسل کو عرضہ ہو گیا اور وہ اُن سوالات پر غوروخوض کرتے رہے جو غیر قوموں کے درمیان خدمت کرنے والے مبشروں کو پیش آتے تھے اور زیادہ تر پیچیدگیاں کام کرنے کے طریقہ ((Methods سے علاقے رکھتی تھیں۔ جب یہ کونسل قائم ہو گئی تو بھائیوں نے متفقہ طور پر بعض رسم و رواج سے متعلق کلیسیاوں کو اپنی سفارشات دیں۔ جس میں ختنہ کی رسم بھی شامل تھی۔ اسی جنرل کونسل میں بھائیوں نے متفقہ طور پر تمام کلیسیاوں کو پولُس اور برنباس کے بارے سفارش کی گئی کہ وہ ایماندار خدمت گزار ہیں۔ (اُن کی نیت پر کسی طرح کا شک نہ کیا جائے)۔

جنرل کونسل کی اس میٹنگ میں ایسے بھائی شامل تھے جو رسُولوں کی خدمت کے طریقہء کار پر جن کے کندھوں پر غیر قوموں میں منادی کرنے کا بڑا بوجھ تھا سخت نکتہ چینی کرتے تھے۔ مگر اس میٹنگ کے دوران اُن کے نظریات کو وسعت ملی اور اُنہوں نے بھائیوں کے ساتھ مل کر نہایت دانشمند انہ فیصلے کئے جن کی بدولت تمام کلیسیاونمیں یکسانیت ممکن ہو سکی۔

بعد میں جب یہ دیکھا گیا کہ غیر اقوام میں کام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے تو یروشلیم میں چند بار سُوخ بھائی تھے جو پولُس اور اُس کے معاونین کے طریقہ کار کی مخالفت کرنے لگے۔ وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی بدگمانیاں زور پکڑتی گئیں۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ بعض ایک لیڈروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ انجیل کی منادی اب سے ہمارے خیالات اور بتائے ہوئے طریقہء کار (Methods) کے مطابق منعقد کی جانی چاہئے۔ اگر پولُس ہماری پالیسیوں کے مطابق اپنا طریقہ ڈھال لے جن کی ہم تائید کرتے ہیں تو ہم اُس کے کام کو تسلیم کریں گے ورنہ اُسے ہماری طرف سے کسی امداد کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

یہ لوگ اس بات کی کُلی طور پر بُھول گئے کہ صرف خُدا وند اپنے لوگوں کا مُعلم ہے۔ اور ہر ایک کارگزار کو خُداوند کی خدمتت میں فرداً فرداً اُسی معلم اعلیٰ سے تجربہ حاصل کرنا چاہئے۔ اُنہیں ہرگز براہ راست کسی انسان کی ہدایات پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ انسانوں کے خیالات اور طریقہء کار کی نسبت اُنہیں الہٰی نمونہ پر عمل کرنا چاہئے۔

اپنی خدمت کے دوران پولُس رسُول نے لوگوں کو سکھایا تھا "میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ رُوح اور قُدرت سے ثابت ہوئی تھیں " (کرنتھیوں ۲:۴)۔ جن صداقتوں کی وہ تعلیم دیتا تھا وہ رُوح القدس نے اُس پر ظاہر کی تھیں۔ "لیکن ہم پر خُدا نے اُن کو رُوح کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیوں کہ رُوح سب باتیں بلکہ خُدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے۔ کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سوا انسان کی اپنی رُوح کے جو اُس میں ہے؟ اس طرح خُدا کے رُوح کے سوا کوئی خُدا کی باتیں نہیں جانتا۔ مگر ہم نے نہ دُنیا کی رُوح بلکہ وہ رُوح پایا جو خُدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتوں کی جانیں جو خُدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔ اور ہم اُن باتوں کو اُن الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ اُن الفاظ میں جو رُوح نے سکھائے ہیں۔ اور رُوحانی باتوں کا رُوحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں"۔ (۱۔ کرنتھیوں ۲:۱۰۔۱۳)

اپنی پُوری خدمت کے دوران پولُس نے اپنی راہبری کے لئے براہ راست خُدا وند کی طرف ہی دیکھا اور اُس کے ساتھ ساتھ وہ یروشلیم کی جنرل کونسل کے فیصلوں کے مطابق کام کرنے میں بڑا محتاط تھا اسی لئے "پس کلیسیائیں ایمان میں مضبوط اور شمار میں روز بروز زیادہ ہوتی گئیں" (اعمال ۱۶:۵)۔ گو اب بعض ایک بھائیوں نے اُس کے ساتھ ہمدردی نہ جتائی اس کے باوجود اُسے اپنے دل میں اس بات کی بڑی تشفی تھی کہ اُس نے ایمانداروں میں وفاداری، فیاض دلی اور برادرانہ محبت کی رُوح پیدا کی ہے۔ اور یہ تمام ہدیے اُن کی فیاض دلی کا ثبو تھے جو یروشلیم کے یہودی بزرگوں کے سامنے پیش کئے گئے۔

یہ چندے پیش کرنے کے بعد پولُس نے اپنی ایک چھوئی سی رپورٹ میں بتایا کہ غیر قوموں میں اُس کی خدمت کے ذریعہ خُدا نے کیا کیا عجیب کام کئے ہیں۔ اور جب اُنہوں نے یہ سب کچھ سُنا تو خُدا وند کی تعریف کی اور جانا کہ انجیل کی منادی کرنے کا طریقہ جو پولُس نے اختیار کیا ہے اُس پر خُود خُداوند نے اپنی مہر ثبت کر رکھی ہے۔ اور وہ چندے جو بزرگوں کے سامنے پڑے تھے وہ زندہ ثبوت تھے کہ غیر قوموں میں قائم شدہ نئی کلیسیائیں خُدا سے کس قدر وفادار ہیں۔ وہ آدمی جو یروشلیم کے کام کے انچارج تھے اور جنہوں نے یہ ترغیب دی تھی کہ ہمارے طریقہءکار کے مطابق انجیل کی منادی کی جائے، اُنہوں نے پولُس کی خدمت کو نئی روشنی میں دیکھا اور اقرار کیا کی اُن کا اپنا طریقہءکار غلط تھا کیونکہ وہ یہودی رسم و رواج اور روایات کے چکروں

میں پھنس گئے تھے اور چونکہ وہ اُس دیوار کو جو یہودیوں اور غیر قوم والوں کے درمیان حائل تھی۔ مسیح یسوع کی موت کے ذریعہ ٹوٹتا ہوا دیکھنے میں ناکام رہے۔ بدیں وجہ انجیل کی منادی میں ہم بڑی رکاوٹ کا باعث ہوئے۔

یہ تمام رہنما بھائیوں کے اقرار کرنے کا سنہری موقع تھا کہ خُدا وند نے پولُس کے ذریعہ نہایت ہی عجیب و غریب کام کئے ہیں۔ اور دُشمنوں کی غلط خبروں کو تسلیم کرنا اُن کی غلطی تھی جن کی وجہ سے اُن میں حسد اور تعصب نے جڑ پکڑی۔ بد قسمتی سے اُن سے یہ نہ وہ سکا برعکس اس کے اُنہوں نے اُسے مشورہ دیا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ کلیسیا میں تعصب کی جڑ تُم ہو اور تاکیداً کہا کہ اگر تُم ہمارے بتائے ہوئے طریقہ پر کام کرو گے تو تمام غلط فہمیاں دُور ہو جائیں گی۔

"پھر اُس سے کہا اے بھائی تُوکیا دیکھا ہے یہودیوں میں ہزارہا آدمی ایمان لے آئے ہیں اور سب شریعت کے بارے میں سرگرم ہیں، اور اُن کو تیرے بارے سکھایا گیا ہے کہ تُو غیر قوموں میں رہنے والے سب یہودیوں کو یہ کہہ کر موسیٰ سے پھر جانے کی تعلیم دیتا ہے کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو نہ موسوی رسموں پر چلو۔ پس کیا کیا جائے۔ لوگ ضرور سنیں گے کہ تُو آیا ہے۔ اس لئے جو ہم تجھ سے کہتے ہیں وہ کر۔ ہمارے ہاں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے منت مانی ہے۔ اُنہیں لے کر اپنے آپ کو اُن کے ساتھ پاک کر اور اُن کی طرف سے کچھ خرچ کرتا کہ وہ سر مُنڈوائیں تو سب جان لیں گے کہ جو باتیں اُنہیں تیرے بارے میں سکھائی گئی ہیں اُن کی کچھ اصل نہیں بلکہ تُو خُود بھی شریعت پر عمل کر کے دُرستی سے چلتا ہے۔ مگر غیر قوموں میں سے جو ایمان لائے اُن کے باعث ہم نےیہ فیصلہ کر کے لکھا تھا کہ وہ صرف بُتوں کی قُربانی کے گوشت سے اور لہو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرامکاری سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں"۔

بھائیوں کا خیال تھا کہ پولُس کو جو ہم نے مشورے دیئے ہیں اُن پر عمل کرے یوں وہ اُن خبروں کی تردید کر سکے گا جو اس کے بارے پھیلائی گئی تھیں۔ اُنہیں نے اُسے دلایا کہ جنرل کونسل کے غیر قوم ایمانداروں اور رسمی شریعت کے بارے فیصلے بالکل ٹھیک تھے۔ لیکن پولُس کو جواب مشورہ دیا گیا وہ اُن فیصلوں کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ خُداوند کی رُوح نے ان ہدایات کی تائید و تصدیق نہ کی کیونکہ یہ سب کچھ بُزدلی کا پھل تھا۔ یروشلیم کی کلیسیا کے رہنما یہ سمجھتے تھے کہ اگر مسیحیوں نے رسمی شریعت کو نہ مانا تو تمام یہودی اُنہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اُن پر ظلم کرنا شروع کر دیں گے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کونسل انجیل کی منادی میں رکاوٹ پیدا کرنے کی حتّٰی الوسع کوششیں کر رہی تھی۔ چنانچہ کچھ لوگوں کو اسی کام کے لئے منتخب کیا گیا کہ وہ رسُولوں کے پیچھے لگے رہیں اور خصوصاً پولُس کے اور جہاں تک ممکن ہو سکے اُن کے کام کی مخالفت کریں۔ اور اگر یہ خُدا کی شریعت کو توڑنے کے مرتکب ہوں تو انہیں سنہیڈرن سے یہودی ایمان کی بے حُرمتی کرنے کی پاداش میں فوراً سخت سزاد دی۔

بہتیرے یہودی جنہوں نے انجیل کو قبول کر لیا تھا اس کے باوجود اُن کے دل میں ابھی تک رسمی شریعت کے لئے بڑی عزت تھی۔ اور وہ بھی صرف اس لئے تھوڑی بہت رعایت برتتے تھے تاکہ اپنے ہم وطنوں کے دلوں کو جیت سکیں۔ اور تعصب کو دور کر کے دُنیا کو نجات دہندہ کے لئے جیت سکیں۔ لہٰذا پولس نے محسوس کیا کہ جب تک یروشلیم کی کلیسیا کے یہ بااثر ممبران اُس کے خلاف اپنے دل میں تعصب پا لے رکھیں گے وہ اُس کی خدمت کے اثر کو زائل کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اُس نے یہ سوچ لیا کہ اگر وہ کسی بے ضرر تدبیر کے ذریعے اُنہیں مسیح کی صداقت کے لئے جیت لے تو دوسری جگہوں میں انجیل کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں

کو سر کیا جا سکتا ہے۔ تاہم جو کچھ یہ لوگ کہتے تھے خُدا کی طرف سے اُسے قبول کرنے کا اجازت نامہ نہیں ملا تھا۔

جب ہم پولُس کی اس خواہش پر غور کرتے ہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کی مانند بنے تو ہم اُس کی نرم دلی پر غور کرتے ہیں جو وہ ایمان میں کمزور بھائیوں کے بارے رکھتا تھا، ہم اُس کی اس عزت و توقیر کو دیکھتے ہیں جو وہ اُن شاگردون کے ساتھ رکھتا تھا جو مسیح کے ساتھ رہتے تھے اور یعقوب کے لئے جو مسیح کا بھائی تھا اور اُس کا اپنا مقولہ کہ میں اصول کو قربان کئے بغیر "سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنتا ہوں"۔ جب ہم محولہ بالا باتوں پر غور کرتے ہیں تو مقابلتہً ہمیں یہ بہت ہی کم حیران کن لگتا ہے کہ رسُول اپنے اُن حتمی فیصلوں سے دستبردار ہو جائے جان کی روشنی میں وہ اب تک خدمت کرتا رہا ہے۔ مگر جو کچھ بھائیوں کا مقصد تھا اُسے پُورا کرنے کی بجائے اُس کی مصالحت کی کوششیں نا عاقبت اندیش انحطاط کا باعث بنیں۔ مصائب وقت سے پہلے آ گئے اور بھائیوں سے جُدائی کی صورت میں اُ س کا نتیجہ برآمد ہوا۔ نیز کلیسیا ایک بہت بڑے لیڈر سے محروم ہو گئی جس کا افسوس ہر خطے کے مسیحی کو ہوا۔

اگلی صبح پولُس بزرگوں کی صلاح پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گیا وہ چار آدمی جنہوں نے منت مانی تھی (گنتی ب ۶) اور جن کی معیاد تقریباً ختم تھی پولُس اُنہیں اپنے ساتھ ہیکل میں لے گیا۔ "اس پر پولُس اُن آدمیوں کو لے کر اور دوسرے دن اپنے آپ کو اُن کے ساتھ پاک کر کے ہیکل میں داخل ہوا اور خبر دی کہ جب تک ہم میں سے ہر ایک کی نذر نہ چڑھائی جائے تقدس کے دن پورے کریں گے"۔ تقدس کے لئے قیمتی قُربانیاں ابھی پیش نہیں کی گئی تھیں۔

وہ بھائی جنہوں نے پولُس کو یہ قدم اُٹھانے کا مشورہ دیا تھا وہ اُس خطرے سے بے خبر تھے جو وقوع میں آنے کو تھا۔ اس موقع پر یروشلیم تمام ملکوں سے آنے والے عبادت گزاروں سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ اُس حُکم کی تعمیل میں جو اُسے خُدا کی طرف سے ملا تھا پولُس غیر قوموں کو انجیل سُنانے لگا۔ اُس نے دُنیا کے کئی بڑے بڑے شہروں کو دیکھا تھا اور ہزاروں لوگ جو مختلف ملکوں سے یروشلیم میں عبادت کے لئے آئے وہ اُسے جانتے تھے۔ اُن لوگوں میں ایسے لوگ بھی تھے جن کےدل میں پولُس کے لئے سخت نفرت تھی۔ اور ایسے موقع پر اُس کے لئے ہیکل میں داخلہ موت کو دعوت دینے کے برابر تھا۔ چند دنوں تک وہ عبادت گذارون کے ساتھ اندر باہر جاتا آتا رہا اُسے کسی نے بھی نہ پہچانا۔ لیکن ٹھہرائی ہوئی مدت کے اختتام سے پہلے جب وہ کاہن کے ساتھ قربانی گذراننے کی بابت گفتگو کر رہا تھا تو اُسے ایشیا سے آئے ہوئے چند یہودیوں نے پہچان لیا۔

وہ بد رُوحوں کی طرح چلاتے ہوئے اُس کی طرف دوڑے اور چلائے" اے اسرائیلیو! مدد کرو۔ یہ وہی آدمی ہے جو ہر جگہ سب آدمیوں کو اُمت اور شریعت اور اس مقام کے خلاف تعلیم دیتا ہے بلکہ اُس نے یونانیوں کو بھی ہیکل میں لا کر اس پاک نام کو ناپاک کیا"۔

یہودی قانون کے مطابق ہیکل کے مقدس حصہ میں نا مختونوں کے داخلہ پر موت کی سزا دی جاتی تھی۔ پولُس کے ساتھ لوگوں نے شہر میں تُرفمس افسی کو دیکھا تھا۔ "اُسی کی بابت اُنہوں نے خیال کیا کہ پولُس اُسے ہیکل میں لے آیا ہے۔ بہر کیف وہ اُسے اپنے ساتھ ہیکل میں نہیں لایا تھا۔ اور چونکہ وہ خُود یہودی تھا تو اُس کا ہیکل میں داخلہ قانون کی خلاف ورزی نہیں تھی۔ بے شک الزام بالکل غلط تھا اس کے باوجود لوگ تعصب سے بھڑک اُٹھے۔ جب یہ شور شرابا ہیکل کے اندر سے باہر صحن میں پہنچا تو جو بھیڑ وہاں جمع تھی اُس نے طوفان بد

تمیزی برپا کر دیا۔ یہ خبر یروشلیم کے گلی کوچہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ ایک برگشتہ اسرائیلی نے ہیکل کو اُس وقت ناپاک کیا ہے جب دُنیا کے ہر حصہ سے عبادت گذار یروشلیم میں آئے ہوئے تھے۔ اس خیال نے بھیڑ کے جذبات کو بے قابو کر دیا۔ "تمام شہر میں ہلچل پڑ گئی اور لوگ دوڑ کر جمع ہوئے اور پولس کو پکڑ کر ہیکل سے باہر گھسیٹ کر لے گئے اور فوراً دروازے بند کر لئے گئے"۔

"جب وہ اُسے قتل کرنا چاہتے تھے تو اُوپر پلٹن کے سردار کے پاس خبر پہنچی کہ تمام یروشلیم میں کھلبلی پڑ گئی ہے ۔ وہ اُسی دم سپاہیوں اور صوبہ داروں کو لے کر اُن کے پاس نیچے دوڑا آیا۔ اور وہ پلٹن کے سردار اور سپاہیوں کو دیکھ کر پولُس ی مار پیٹ سے باز آگئے"۔

اس کھلبلی کی وجہ تو اُسے معلوم نہ ہوئی تاہم بھیڑ کو پولُس کی طرف غضب ناک نگاہوں سے دیکھنے پر اندازہ کیا کہ یہ فلاں فلاں مصری باغی ہے جس کے بارے اُس نے سُن رکھا تھا کہ وہ قانون کے ہاتھوں بچ نکلا تھا ۔ اس لئے وہ اُسے دور زنجیروں سے باندھنے کا حُکم دے کر پُوچھنے لگا کہ یہ کون ہے اور اس نے کیا کیا ہے؟ ایک دم بہت سی آوازیں اکٹھی سنائی دیں کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ "بھیڑ میں سے بعض کچھ چلائے بعض کچھ" پس جب وہ پکڑنے کے سبب سے کچھ حقیقت دریافت نہ کر سکا تو حُکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لے جاو جب وہ سیڑھیوں پر پہنچا تو بھیڑ کی زبردستی کے سبب سے سپاہیوں کو اُسے اُٹھا کر لے جانا پڑا۔ کیوں کہ لوگوں کی بھیڑ یہ چلاتی ہوئی اُس کے پیچھے پڑی کہ اُس کا کام تمام کر۔

اِس ہُلڑ بازی کے درمیان پولُس بالکل پُر سکون تھا۔ اُس کا ذہن صرف خُدا وند پر جما ہوا تھا اور اُسے یقین تھا کہ آسمانی فرشتے اُس کے گردا گرد کھڑے ہیں۔ وہ اپنے ہم وطنوں کے سامنے سچائی پیش کئے بغیر ہیکل سے نکلنا نہیں چاہتا تھا۔ اور جب اُسے قلعہ کے اندر لے جانے کو تھے تو اُس نے پلٹن کے سردار سے کہا کیا مجھے اجازت ہے کہ تجھ سے کچھ کہوں؟ اُس نے کہا تو یونانی جانتا ہے؟ کیا تو وہ مصری نہیں جو اس سے پہلے غازیوں میں سے چار ہزار آدمیوں کو باغی کر کے جنگل میں لیا گیا ؟ پولُس نے کہ میں یہودی آدمی کلکیہ کے مشہور شہر ترسُس کا باشندہ ہوں۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بولنے کی اجازت دے۔

اُس کی درخواست منظور کی گئی تو پولُس نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب وہ چپ چاپ ہو گئے تو عبرانی زبان میں یوں کہنے لگا۔ "اے بھائیو! اور بزرگو! میرا عُذر سُنو جواب تُم سے بیان کرتا ہوں۔ جب اُنہوں نے سُنا کہ ہم سے عبرانی زبان میں بولتا ہے تو اور بھی چُپ چاپ ہو گئے اور اس سکوت کے عالم میں اُس نے اپنا بیان جاری رکھا --- "میں یہودی ہوں اور کلکیہ کے شہر ترسُس میں پیدا ہوا مگر میری تربیت اس شہر میں گملی ایل کے قدموں میں ہوئی اور میں نے باپ دادا کی شریعت کی خاص پابندی کی تعلیم پائی اور خُدا کی راہ میں ایسا سرگرم تھا جیسے تُم سب آج کے دن ہو۔ جو کچھ رسُول نے فرمایا اُس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ ابھی یروشلیم میں ایسے لوگ زندہ تھے جو اُس کی تصدیق کر سکتے تھے۔ پھر اُس نے اپنے اُس جوش و جذبہ کا ذکر کیا جس کے تحت وہ مسیح کے شاگردوں پر ظلم کرتا تھا۔ اُس نے اپنی تبدیلی کے واقع پر بھی روشنی ڈالی اور کس طرح اپس کا مغرور دل یسُوع ناصری کی صلیب کے آگے سربسجُود ہو گیا۔ اگر پولُس اپنے مخالفین کے ساتھ بحث میں اُلجھتا تو وہ ہٹ دھرمی سے اُس کی ایک بھی نہ سنتے۔ مگر اُس کے تجربہ کا ناطہ قائلیت کی قُوت کے ساتھ نتھی تھا۔ اس لئے کچھ دیر کے لئے ایسے معلوم ہوا کہ سامعین کے دل نرم ہو کر مسیح کے مطیع ہو گئے ہیں۔ پھر اُس نے یہ بھی بتایا کہ غیر قوموں میں خدمت کرنے کا چناو میرا نہیں تھا۔ اُس نے کہا جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو اپنی ہی قوم کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔ مگر اسی ہیکل

میں خُدا کی آواز نے مقدس رویا کے ذریعہ مجھ سے ہمکلام ہو کر یوں فرمایا "اُس نے مجھ سے کہا جا۔ میں تجھے غیرقوموں کے پاس دُور دُور بھیجوں گا"۔

یہاں تک تو لوگوں نے اُس ک بڑے غور سے سُنی لیکن جب پولُس اُس مقام پر آیا کہ خُدا نے اُسے غیر قوموں کے لئے ایلچی مقرر کیا ہے تو وہ اپنے غصے پر قابو نہ پا سکے۔ کیونکہ وہ سوچتے تھے کہ ہماری قوم ہی خُدا کے نزدیک پسندیدہ قوم ہے۔ اس لئے اُنہوں نے اُس کی یہ بات گوارہ نہ کی کہ ملعون غیر قوموں کے بھی وہی حقوق ہیں جو ہمارے ہیں۔ چنانچہ"وہ اُس بات تک تو اُس کی سنتے رہے۔ پھر بلند آواز سے چلائے کہ ایسے شخص کو زمین پر سے فنا کر دے، اُس کا زندہ رہنا مناسب نہیں"۔

"جب وہ چلائے اور اپنے کپڑے پھینکتے اور خاک اُڑاتے تھے پلٹن کےسردار نے حُکم دے کر کہا کہ اپسے قلعہ میں لے جاو اور کوڑے مار کر اُس کا اظہار لو تاکہ مجھے معلوم ہو کہ وہ کس سبب سے اُس کی مخالفت میں یوں چلاتے ہیں"۔

"جب اُنہوں نے اُسے تسموں سے باندھ لیا تو پولُس نے اُس صوبیدار سے جو پاس کھڑا تھا کہ کیا تُمہیں روا ہے کہ ایک رومی آدمی کے کوڑے مارو اور وہ بھی قصور ثابت کئے بغیر؟ صوبیدار یہ سُن کر پلٹن کے سردار کے پاس گیا اور اُسے خبر دے کر کہا تُو کیا کرتا ہے؟ یہ تو رُومی آدمی ہے۔ پلٹن کے سردار نے اُس کے پاس آ کر کہا مجھے بتا تو۔ کیا تُو رُومی ہے؟ اُس نے کہا ہاں۔ پلٹن کے سردار نے جواب دیا کہ میں نے بڑی رقم دے کر رُومی ہونے کا رُتبہ حاصل کیا۔ پولُس نے کہا میں تو پیدائشی ہوں۔ پس جو اُس کا اظہار لینے کو تھے فوراً اُس سے الگ ہو گئے۔ اور پلٹن کا سرداربھی یہ معلوم کر کے ڈر گیا کہ جس کو میں نے باندھا وہ رُومی ہے"۔

صبح کو یہ حقیقت معلوم کرنے کے ارادہ سے کہ یہودی اُس پر کیا الزام لگاتے ہیں اُس نے اُس کو کھول دیا اور سردار کاہن اور سب صدرِ عدالت والوں کو جمع ہونے کا حُکم دیا اور پولُس کو نیچے لے جا کر اُن کے سامنے کھڑا کر دیا"۔

پولُس اب اُسی عدالت کے سامنے کھڑا تھا جس کا وہ اپنی تبدیلی سے پہلے ممبر ہوا کرتا تھا۔ جیسے وہ اُن یہودی حاکموں کے سامنے کھڑا تھا تو اُس کی خاطر جمع تھی وہ بالکل پُر سکون تھا اور اُس کے چہرے سے یسُوع کا اطمینان ٹپکتا تھا"۔ "پولُس نے صدرِ عدالت والوں کو غور سے دیکھ کر کہا اے بھائیو! میں نے آج تک کمال نیک نیتی سے خُدا کے واسطے عمر گذاری ہے"۔ اس پر اُن کا غضب پولُس پر بھڑکا--- اس لئے "سردار کاہن حنیناہ نے اُن کو جو پاس کھڑے تھے حُکم دیا کہ اُس کے منہ پر طمانچہ مارو۔ پولُس نے اُس سے کہا اے سفیدی پھری ہوئی دیوار! خدا تجھے ماریگا۔ تُو شریعت کے موافق میرا انصاف کرنے کو بیٹھا ہے اور کیا شریعت کے برخلاف مجھے مارنے کا حُکم دیتا ہے؟ وہ جو پاس کھڑے تھے اُنہوں نے کہا کیا تُو خُدا کے سردار کاہن کو بُرا کہتا ہے؟ پولُس نے کہا اے بھائیوں! مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ سردار کاہن ہے کیوں کہ لکھا ہے کہ اپنی قوم کے سردار کو بُرا نہ کہہ"۔

"جب پولُس نے یہ معلوم کیا کہ بعض صدوقی ہیں اور بعض فریسی تو عدالت میں پُکار کر کہا اے بھائیو میں فریسی اور فریسیوں کی اولاد ہوں۔ مردوں کی اُمید اور قیامت کے بارے میں مجھ پر مقدمہ ہو رہاہے۔ جب اُس نے یہ کہا تو فریسیوں اور صدُوقیوں میں تکرار ہوئی اور حاضرین میں پھُوٹ پڑگئی۔ کیوں کہ صدوقی تو کہتے

ہیں کہ نہ قیامت ہو گی نہ کوئی فرشتہ ہے اور نہ رُوح۔ مگر فریسی دونوں کا اقرار کرتے ہیں۔ پس بڑا شور ہوا اور فریسیوں کے فرقہ کے بعض فقیہ اُٹھے اور یوں کہہ کر جھگڑنے لگے کہ ہم اس آدمی میں کچھ برائی نہیں پاتے اور اگر کسی رُوح یا فرشتہ نے اس سے کلام کیا ہو تو پھر کیا؟"

جب اس ہُلڑ میں کچھ سمجھ میں نہیں پڑتا تھا تو صدوقی پولُس کو پکڑ کر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تُل گئے جب کہ فریسی اُس کو پناہ دینا چاہتے تھے۔ تب "جب بڑی تکرار ہوئی تو پلٹن کے سردار نے اُس سے کہا کہ مُباداً پولس کے ٹکڑے کر دئیے جائیں فوج کو حُکم دیا کہ اُتر کر اُسے اُن میں سے زبردستی نکالو اور قلعہ میں لے جاو"۔

جب سارے دن کے تجربہ پر رسُول نے غور کیا تو دل میں ڈرا کہ کہیں اُس کا یہ رویہ خُدا کے نزدیک ناپسندیدہ نہ ٹھہرا ہو۔ اور کیا یروشلیم آنے کی اُس نے غلطی کی ہے؟ وہ یہ بھی خیال کرنے لگا کہ شائد بھائیوں کے ساتھ متحد ہونے کے نتیجہ میں یہ ساری تکلیف آئی ہے؟

اس سے بڑھ کر اُسے اس بات پر دُکھ تھا کہ بُت پرست قوموں کے سامنے خُدا کے ماننے والے یہودی لوگوں کا کیا مقام ہے جنہوں نے رسُول کو اتنی ایذا پہنچائی ہے؟ بُت پرست آفیسر ان نام نہاد خُدا کے لوگوں کو کس نظر سے دیکھیں گے؟ ان کا دعویٰ تو یہ ہے کہ یہواہ کی عبادت کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ سب مقدس عہدوں پر بھی بُرا جمان ہیں اس کے باوجود اپنے آپ کو خُدا کے غضب کے حوالے کر رہے ہیں۔ نیز اختلاف رائے رکھنے والے اپنے ہی بھائیوں کو تباہ کرنے پر تُلے رہتے ہیں۔ پولُس نے یہ محسُوس کیا کہ اس طرح تو بُت پرستوں اور غیر اقوام کے سامنے خُدا کا نام بدنام ہوتا ہے۔

اب وہ قید خانہ میں تھا اور جانتا تھا کہ اُس کے دُشمن اُسے مروانے کے لئے ہر حیلے بہانے کا سہارا لیں گے۔ وہ سمجھا کہ شائد اب اُس کی خدمت کے دن پورے ہو گئے ہیں اور گلے میں بھیڑئیے آدبکے ہیں تاکہ گلے کو برباد کریں۔ مسیح کی خدمت پولُس کو بڑی عزیز تھی چنانچہ دُکھ بھرے دل سے اُس نے پراگندہ کلیسیاوں کے بارے سوچا جو ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں ستائے جائیں گے جو رسُول کو ستا رہے تھے۔ اپنی اس پریشانی اور مایوسی میں وہ رویا اور دُعا مانگی۔

ظُلمات کی ان گھڑیوں میں خُدا وند اپنے خادم کے بارے غافل نہ تھا۔ اُس نے اُسے بھیڑ کے ہاتھوں ہیکل کے صحن میں قتل ہونے سے محفوظ رکھا تھا۔ سنہیڈرن کی کونسل میں وہ اُس کے ساتھ تھا۔ قلعہ میں بھی وہ اُس کے ہمراہ تھا اور اُس کی دُعا کے جواب میں اُس کی رہبری کی تھی۔ "اُسی رات خُدا وند اُس کے پاس آ کھڑا ہوا اور کہا خاطر جمع رکھ کہ جیسے تُو نے میری بابت یروشلیم میں گواہی دی ہے ویسے ہی تجھے رومہ میں بھی گواہی دینا ہو گی"۔

پولُس عرصہ سے روم جانے کے لئے ترس رہا تھا۔ اُس کی بڑی خواہش تھی کہ وہ وہاں پر یسُوع کی گواہی دے۔ مگر اُسے ڈر تھا کہ کہیں اُس کے مقاصد یہودیوں کی ہُلڑ بازی کی نذر نہ ہو جائیں۔ ابھی بھی اُسے اس کا کم ہی یقین تھا کیونکہ وہ تو اب قید خانہ میں تھا۔ جس وقت خُداوند نے اپنے خادم کی حوصلہ افزائی کی پولُس کے دُشمنوں نے اُسے صفحہء ہستی سے مٹانے کی سازش کا منصوبہ تیار کر لیا تھا۔

"جب دن ہُوا تو یہودیوں نے ایکا کر کے اور لعنت کی قسم کھا کر کہا کہ جب تک ہم پولُس کو قتل نہ کر لیں نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے۔ اور جنہوں نے آپس میں یہ سازش کی وہ چالیس سے زیادہ تھے "گویا اُنہوں نے پولُس کے قتل تک روزہ رکھنے کا عہد کیا۔ جب کہ اس طرح کے روزہ کو خُدا وند نے یسعیاہ نبی کے ذریعہ معلون ٹھہرایا۔۔ "دیکھو تُم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مُکے مارو"۔ یسعیاہ ۵۸:۴

سازشیوں نے "سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس جا کر کہا کہ ہم نے سخت قسم کھائی ہے کہ جب تک پولُس کو قتل نہ کر لیں کچھ نہ کھائیں گے۔ پس تم صدرِ عدالت والوں سے ملکر پلٹن کے سردار سے عرض کرو کہ اُسے تُمہارے پاس لائے۔ گویا تُم اُس کے معاملہ کی حقیقت زیادہ دریافت کرنا چاہتے ہو اور ہم اُس کے پہنچنے سے پہلے اُسے مار ڈالنے کو تیار ہیں"۔ اس سکیم کی ملامت کرنے کی بجائے بزرگ اور سردار اُن کے ساتھ متفق ہو گئے۔ پولُس نے اُس وقت غلط بیانی نہیں کی تھی جب اُس نے حننیاہ سردار کاہن کو سفیدی پھری ہوئی قبر کہا تھا۔

لیکن خُداوند نے اپنے خادم کی جان بچانے کے لئے مداخلت کی۔ " پولُس کا بھانجا اُن کے منصوبہ سے واقف ہو کر آیا اور قلعہ میں جا کر پولُس کو خبر دی۔ پولس نے صوبیداروں میں سے ایک کو بلا کر کہا اس جو ان کو پلٹن کے سردار کے پاس لے جا۔ یہ اُس سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ پس اُس نے اُس کو پلٹن کے سردار کے پاس لے جا کر کہا کہ پولُس قیدی نے مجھے بُلا کر درخواست کی کہ اس جوان کو تیرے پاس لاوں کہ تجھ سے کچھ کہنا چاہتا ہے کلودیس لو سیاس (Lysias Claudius) اُس نوجوان کو ایک طرف لے گیا اور بات چیت کی۔ اور پوچھا تو میرے ساتھ کیا بات کرنا چاہتا ہے؟ اُس نے جواب دیا "یہودیوں نے ایکا کیا ہے کہ تجھ سے درخواست کریں کہ کل پولُس کو صدرِ عدالت میں لائے گویا تُو اُس کے حال کی اور بھی تحقیقت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن تُو اُن کی نہ ماننا کیونکہ اُن میں چالیس شخص سے زیادہ اُس کی گھات میں ہیں جنہوں نے لعنت کی قسم کھائی ہے کہ جب تک اُسے مار نہ ڈالیں نہ کھائیں گے نہ پئیں گے۔ اور اب وہ تیار ہیں۔ صرف تیرے وعدے کا انتظار ہے۔ پس سردار نے جو ان کو یہ حُکم دے کر رُخصت کیا کہ کسی سے نہ کہان کہ تُو مجھ پر یہ ظاہر کیا"۔

صوبیدار کلُو دیس لُو سیاس نے فوراً دو صوبیداروں کو بُل کر کہا کہ دو سو سپاہی اور ستر سوار اور دو سو نیشہ بردار پہر رات گئے قیصر یہ جانے کو تیا رکر رکھنا۔ اور حُکم دیا کہ پولُس کی سواری کے لئے جانوروں کو بھی حاضر کریں تاکہ اُسے فیلکس حاکم کے پاس صحیح سلامت پہنچا دیں۔

پولُس کو بھیجنے میں کوئی وقت ضائع نہ کیا گیا۔ پس سپاہیوں نے حُکم کے موافق پولُس کو لے کر راتوں رات انتیپتر س میں پہنچا دیا۔ اُس جگہ سے سوار پولُس کے ساتھ قیصریہ گئے جب کہ چار سو سپاہی واپس یروشلیم آگئے۔۔ قیصر یہ پہنچ کر افسر انچارج نے قیدی پولُس کوفیلکس کے حوالہ کر دیا اور اس مضمون کا خط بھی جو پلٹن کے سردار نے فیلکس کے لئے لکھا تھا دے دیا۔۔۔

"کلو دیس لو سیاس کافیلکس بہادر حاکم کو سلام۔ اس شخص کو یہودیوں نے پکڑ کر مار ڈالنا چاہا مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ رومی ہے تو فوج سمیت چڑھ گیا اور چُھڑا لایا اور اس بات کے دریافت کرنے کا ارادہ کر کے کہ وہ کس سبب سے اُس پر نالش کرتے ہیں اُسے اُن کی صدر عدالت میں لے گیا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ اپنی شریعت کے مسلوں کی بابت اُس پر نالش کرتے ہیں۔ لیکن اُس پر کوئی ایسا الزام نہیں لگایا گیا کہ قتل یا قید

کے لائق ہو اور جب مجھے اطلاع ہوئی کہ اس شخص کے برخلاف سازش ہونے والی ہے تو میں نے اُسے فوراً تیرے پاس بھیج دیا ہے اور اس کے مُدعیوں کو بھی حُکم دے دیا ہے کہ تیرے سامنے اس پر دعویٰ کریں۔۔۔ خُدا حافظ۔

"اُس نے خط پڑھ کر پُوچھا کہ یہ کس صوبہ کا ہے؟ اور یہ معلوم کر کے کلکیہ کا ہے۔ اُس سے کہا کہ جب تیرے مُدعی بھی حاضر ہوں گے تو میں تیرا مقدمہ کروں گا اور اُسے ہیرو دیس کے قلعہ میں قید رکھنے کا حُکم دیا"۔

یہ کوئی پہلا واقعہ نہ تھا کہ پولُس کی طرح خُدا کے کسی خام نے بُت پرستوں کے ہاں اُن لوگوں کے ظلم و ستم سے پناہ پائی ہو جو خود کو یہواہ کی اُمت کہتے ہیں۔ چنانچہ پولُس کے خلاف تعصب اور غضب سے اندھے ہو کر یہودیوں نے اپنی تاریخ کو مزید سیاہ اور سچائی کے خلاف اپنے دلوں کو مزید سخت کر کے اپنی بربادی کا یقینی سامان مہیا کر لیا۔

بہت ہی کم لوگ مسیح کے اُس کلام کے معنوں کو سمجھ پائے جو اُس نے ناصرت کی ہیکل میں کیا تھا۔ اُس نے خُود کو ممسوح ہونے کا اعلان کیا۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ اُس کا مشن شکستہ دلوں کو تسلی دینا، قیدیوں کو رہائی اور اسیروں کے لئے آزادی کا اعلان کرنا ہے۔۔۔ مگر اُس نے دیکھا کہ اُن کے دل پہلے سے بھی سخت ہو گئے ہیں "جتنے عبادت خانہ میں تھے ان باتوں کو سُنتے ہی قہر سے بھر گئے"۔ لوقا ۲۸:۴۔ چنانچہ اس نے اپنے سامعین کو بتایا کہ ماضی میں خُدا وند اپنے چُنیدہ لوگوں سے اُن کی بے وفائی کی وجہ سے منہ موڑ کر غیر قوموں کی طرف رُجوع ہو گیا جنہوں نے آسمانی نُور کو رد نہ کیا۔ سارپت کی بیوہ اور نعمان ارامی اس روشنی کے مطابق زندگی بسر کر رہے تھے جو اُن تک پہنچی تھی۔ مگر وہ خُدا کے چنیدہ لوگوں کی نسبت جو برگشتہ ہو گئے تھے اور جنہوں نے دُنیاوی جاہ و حشمت اور تن آسانی کے عوض اصولوں کی قربانی دے دی تھی اُن سے زیادہ راست باز گنے گئے۔

مسیح یسُوع نے ناصرت میں یہودیوں کو ایک ہولناک سچائی سے آگاہ کیا کہ برگشتہ (توبہ شکن) اسرائیلو کے درمیان خُدا کے وفادار پیامبر محفوظ نہیں ہیں۔ وہ اُس کی قدر منزلت سے آگاہ نہیں اور نہ ہی اُس کی خدمت کو سراہتے ہیں۔ گو یہودی رہبر خُدا کی عزت و تکریم کرنے اور بنی اسرائیل کی بھلائی کرنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر وہ دونوں کے دُشمن تھے۔ اپنے نمونے سے وہ لوگوں کو خُدا کی وفاداری دُور کرتے جاتے تھے۔ اور ان کو اسقدر دُور لے جاتے کہ مصیبت کے دن دفاع کے لئے خُداوند ان تک رسائی نہ کر سکتا۔

مسیح یسُوع نے ناصرت کے لوگوں کو جو ڈانٹ ڈپٹ اور لعن طعن کی وہ پولُس کے معاملہ میں نہ صرف بے ایمان یہودیوں پر بلکہ اس کے اپنے ایماندار بھائیوں پر بھی صادق آتی تھی۔ اگر بھائی اپنی نفرت کو دُور کرتے اور کلیسیا کے رہبر اپنی تلخیوں پر غالب آتے جو وہ رسُول کے خلاف رکھتے تھے اور اُسے غیر قوموں کے رسُول کے طور پر قبول کرتے جسے خُدا نے بھیجا ہے، تو خُدا وند اسے ان کی خدمت کے لئے سونپ دیتا۔ خُداوند کی مرضی یہ نہیں تھی کہ پولُس کی خدمت یروشلیم میں جلد اختتام پذیر ہو مگر اس نے ایسا معجزہ بھی کیا جو یروشلیم کے رہنماوں کے پیدا کر دہ حالات کے خلاف کام کرے۔

ماضی میں پائی جانے والی بد خواہی کی وہی رُوح آج بھی کار فرما ہے۔ الہٰی فضل کی قدر نہ کرنے اور اُس کے دیئے ہوئے وسائل کو ترقی نہ دینے کی وجہ سے کلیسیا بہت سی برکات سے محروم ہو گئی ہے۔ خُدا وند بعض وفادار خادموں کی خدمت کو اور طور دے سکتا تھا بشرطیکہ کلیسیا ان کے کام کی قدر کرتی۔ لیکن اگر کلیسیا رُوحوں کے دشمن کو اپنی سوچ کو پراگندہ کرنے کی اجازت دے اور وہ مسیحی خادم کے کام کی غلط تفسیر کریں اور اس کے کردار کی غلط نمائندگی کریں، اور اگر وہ اس کی راہ میں رکاوٹ بن جائے اور اس کی افادیت کو زائل کر دے تو خُدا وند کلیسیا سے وہ برکات بھی لے لیتا ہے جو اُس نے اُنہیں دے رکھی تھیں۔

ابلیس اپنے گماشتوں کے ذریعہ ان کو برباد اور بے دل کرنے میں مصروف رہتا ہے جن کو خُدا وند نے عظیم کام کی نشوونما اور بھلائی کے لئے چُن رکھا ہے۔ وہ شاید خُداوند کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے اپنی جانوں کی قُربانیاں بھی دینے کو تیار ہوں، مگر شیطان جو سب سے بڑا دھوکے باز ہے بھائیوں کو اس کے بارے شکُوک میں ڈال دے گا اور اگر اس کی بات مان لی جائے تو خادم پر وہ اعتماد نہیں کریں گے۔ یوں خادم کی افادیت مفلوج ہوکر رہ جائے گی۔ اکثر اوقات ابلیس خادموں پر ان کے اپنے بھائیوں کے ذریعہ اس طرح کے دل دکھانے والے مصائب لے آتا تو پھر خُداوند اپنے رحم میں اس غم زدہ اور اذیت زدہ خادم کو اپنے آرام میں بُلا لیتا ہے۔ اور جب اس کے ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھ بند کر دیا جاتا ہے اور جب تنبیہ اور حوصلہ افزائی کی آواز خاموش ہو جاتی ہے، تو پھر اگر سرکش اور اور ضدی محسُوس کریں اور اُن برکات کے لئے شکریہ ادا کریں جو اُن کی وجہ سے کلیسیا کو ملیں تو ان کی موت سے وہ کچھ حاصل ہو گیا جو شاید ان کی زندگی بھی نہ دے سکی-----

باب ۳۹ - قیصریہ میں پیشی

پولُس کے قیصریہ میں پہنچنے کے پانچ روز بعد اس پر الزام لگانے والے یروشلیم سے ترطلُس نامی ایک وکیل کو ساتھ لے کر وہاں آگئے جو ان کا مشیر تھا۔ جلد سماعت کے لئے مقدمہ کی منظوری مل گئی۔ پولُس کو اسمبلی کے سامنے لایا گیا تو ترطلس "الزام لگا کر" کہنے لگا (یہ سمجھتے ہوئے کہ رومی گورنر سادہ سچائی اور انصاف کے کلمات کی نسبت ستائشی کلمات سے زیادہ متاثر تو مکاروکیل نے اپنی تقریر اُس کی تعریف میں یوں شروع کی)--- اے فیلکس بہادر! چونکہ تیرے وسیلہ سے ہم بڑے امن میں ہیں اور تیری دُوراندیشی سے اس قوم کے فائدہ کے لئے خرابیوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ ہم ہر طرح اور ہر جگہ کمال شکر گزاری کے ساتھ تیرا احسان مانتے ہیں"

ترطلُس یہاں کھلم کھلی جھوٹی گواہی دینے پر تُل گیا تھا اور جو کچھ اس نے ترطلُس کے حق میں کہا وہ سب لغو تھا۔ کیونکہ ترطلُس کا چالچلن نفرت انگیز تھا۔ وہ لوگ جنہوں نے ترطلُس کو اُس کی تعریف کرتے سُنا وہ جانتے تھے کہ وہ غلط بیانی اور چاپلُوسی سے کام لے رہا ہے، مگر سچائی کی نسبت اُنہیں بھی پولُس کو مجرم ثابت کر کے سزا دلانے میں زیادہ دلچسپی تھی۔

اپنی تقریر میں ترطلُس نے پولُس پر جو الزامات لگائے اگر وہ ثابت ہو جاتے تو وہ سب سے بڑا فتنہ انگیز اور باغی مانا جاتا۔ "ہم نے اس شخص کو مفسد اور دُنیا کے سب یہودیوں میں فتنہ انگیز اور ناصریوں کے بدعتی فرقہ کا سر گروہ پایا۔ اس نے ہیکل کو ناپاک کرنے کی بھی کوشش کی تھی" اور پھر ترطلُس نے یہ بھی کہا کہ جب ہم اُسے اپنی عدالت کے مطابق اس کا فیصلہ کرنے والے تھے تو لُوسیاس جو یروشلیم میں پلٹن کا سردار تھا آکر اُسے ہمارے ہاتھ سے چُھڑا کر لے گیا۔ چنانچہ ہم مجبوراً فیصلے کے لئے تیرے پاس آئے ہیں۔ اس ساری تقریر کا مقصد صرف یہ تھا کہ پولُس کو یہودی عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ یہ سماعت یہودیوں کے رُوبرو ہوئی اور اُنہوں نے اس معاملہ میں پولُس کے برخلاف اپنی نفرت کا اظہار کھل کر کیا۔

فیلکس پولُس پر الزام تراشی کرنے والوں کے ارادوں کو فوراً بھانپ گیا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُنہوں نے کیوں اُس کی تعریف کی ہے۔ اور اُس نے یہ بھی دیکھ لیا کہ جو الزامات اُنہوں نے پولُس پر لگائے ہیں اُن کے ثبوت فراہم کرنے میں یہ ناکام رہے ہیں۔ پھر فیلکس نے پولُس کی طرف اشارہ کیا کہ تُو ان الزامات کا کیا جواب دیتا ہے؟--- پولُس نے ستائشی کلمات کا سہارا نہ لیا بلکہ وقت ضائع کئے بغیر اُس نے کہا مجھے خُوشی ہے کہ میں خاطر جمعی سے تیرے سامنے اپنا عُذر پیش کر سکتا ہوں۔ چونکہ فیلکس کافی عرصہ سے اس قوم کی عدالت کر رہا تھا اس لئے اُسے یہودی قوانین اور رسُوم سے کافی وقفیت تھی۔ اُن الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے جو اُس پر لگائے گئے تھے اُس نے بڑی سادگی سے بتایا کہ اُن میں سے ایک بھی درست نہیں۔ اس نے یہ بھی واضح کیا کہ اس نے یروشلیم کے کسی حصہ میں انتشار نہیں پھیلایا اور نہ ہی ہیکل کو ناپاک کیا ہے۔ "اور اُنہوں نے مجھے نہ ہیکل میں کسی کے ساتھ بحث کرتے یا لوگوں میں فساد اُٹھاتے پایا نہ عبادت خانوں میں نہ شہر میں اور نہ ہی وہ ان باتوں کا جن کے مجھ پر اب الزامات لگاتے ہیں تیرے سامنے ثابت کر سکتے ہیں"۔

"لیکن تیرے سامنے یہ اقرار کرتا ہوں کہ جس طریق کو یہ بدعت کہتے ہیں اسی کے مطابق میں اپنے باپ دادا کے خُدا کی عبادت کرتا ہوں اور جو کچھ توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے اُن سب پر میرا ایمان ہے۔ اور خُدا سے اسی بات کی اُمید رکھتا ہوں جس کے وہ خُود بھی منتظر ہیں کہ راستبازوں اور ناراستوں دونوں کی

قیامت ہو گی۔ اسی لئے میں خُود بھی کوشش میں رہتا ہوں کہ خُدا اور آدمیوں کے **باب** میں میرا دل مجھے کبھی ملامت نہ کرے"۔

بڑے ہی صاف سیدھے اور اعلیٰ انداز میں پولُس نے یروشلیم میں اپنے آنے کے مقصد پر روشنی ڈالی، اور اپنی گرفتاری اور پیشی کے بارے بھی بتایا "بہت برسوں کے بعد میں اپنی قوم کو خیرات پہنچانے اور نذریں چڑھانے آیا تھا۔ انہوں نے بغیر ہنگامہ یا بلوے کے مجھے طہارت کی حالت میں یہ کام کرتے ہوئے ہیکل میں پایا۔ ہاں آسیہ کے چند یہودی تھے اور اگر اُن کا مجھ پر کچھ دعویٰ تھا تو انہیں تیرے سامنے حاضر ہو کر فریاد کرنا واجب تھا۔ یا یہی خُود کہیں کہ جب میں صدرِ عدالت کے سامنے کھڑا تھا تو مجھ میں کیا برائی پائی تھی۔ سوا اس ایک بات کے کہ میں نے ان میں کھڑے ہو کہ بُلند آواز سے کہا تھا کہ مردوں کی قیامت کے بارے میں آج مجھ پر تمہارے سامنے مقدمہ ہو رہا ہے"۔

رسُول نے بڑی دیانتداری اور خلوص دلی سے بات کی۔ اس کی باتوں میں وزن تھا جس سے سامعین قائل ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ کلودیُس لو سیاس نے فیلکس کو اپنے خط میں پولُس کے بارے یہی کچھ لکھا تھا جو پولُس نے ابھی ابھی بیان دیا تھا۔ علاوہ ازیں فیلکس کو خُود بھی لوگوں کے خیال سے کہیں زیادہ یہودی مذہب کی کافی واقفیت تھی۔ چنانچہ جب پولُس نے اپنا بیان دیا تو فیلکس یہودیوں کی سازش سے بخوبی واقف ہو گیا کہ وہ دھوکے سے پولُس کو مارنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ گورنر یہودیوں کے ایک رومی شہری کے برخلاف غیر ضروری اور بے انصافی پر مبنی دلائل سننے کے لئے تیار نہ تھا اور نہ ہی اُسے بغیر مقدمہ چلائے موت کے لئے اُن کے حوالہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کے باوجود اُسے ترقی (پروموشن) کی اُمید تھی اور وہ یہودیوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا چنانچہ اُس نے اُس شخص کے ساتھ پُورا انصاف نہ کیا جس کو وہ خُود بھی بے گناہ سمجھتا تھا۔ چنانچہ اُس نے لو سیاس کے آنے تک مقدمہ ملتوی کر دیا "فیلکس نے جو صحیح طور پر اس طریق سے واقف تھا یہ کہہ کر مقدمہ کو ملتوی کر دیا کہ جب پلٹن کا سردار لو سیاس آئے گا تو میں مقدمہ کا فیصلہ کروں گا۔"

چنانچہ پولُس بدستُور قید میں رہا۔ اور فیلکس نے صوبہ دار کو حُکم دیا کہ "اسکو قید تو رکھ مگر آرام سے رکھنا اور اس کے دوستوں میں سے کسی کو اس کی خدمت کرنے سے منع نہ کرنا" اور چند روز کے بعد فیلکس اپنی بیوی درُوسلہ کو جو یہودی تھی ساتھ لے کر آیا اور پولُس کو بُلوا کر اُس سے مسیح یسوع کے دین کی کیفیت سُنی۔ وہ ان صداقتوں کو سُننے کے لئے رضا مند تھے بلکہ سننے کے مشتاق تھے جو شاید پھر کبھی نہ سُنیں۔ اور اگر ان صداقتوں کو رد کردیں تو روز عدالت یہ سب کچھ اُن کے خلاف گواہ ہو گا۔

پولُس نے سمجھا کہ خُدا نے یہ موقع فراہم کیا ہے چنانچہ اُس نے بڑی وفاداری اور ایمانداری سے اس موقع کا فائدہ اُٹھایا۔ رسُول کو اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ ایسے شخص کے حضور کھڑا ہے جو اُسے موت کے گھاٹ اُتار سکتا ہے اور چاہے تو آزاد بھی کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود اُس نے فیلکس یا درُوسلہ کی خوشامد نہ کی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا کلام ان کے لئے زندگی یا موت ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہر ہر بات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جو کچھ اُن کی ابدی زندگی کے لئے کافی تھا تفصیلاً عرض کردیا۔

پولُس کو اس بات کا پُورا پُورا احساس تھا کہ جو انجیل کو سُنتے ہیں ان کا یہ شرف ہو گا کہ خُدا کے تخت کے قریب مقدسین میں کھڑے ہوں یا ان لوگوں میں کھڑے ہوں جنکو مسیح یسوع یہ کہے گا "اے بدکار میرے پاس سے چلے جاو" متی ۲۳:۷ اُسے معلوم تھا کہ وہ اپنے سامعین میں سے ہر ایک کوآسمانی عدالت کے سامنے اپنا اپنا حساب دینے کے لئے کھڑا پائے گا۔ نہ صرف اس کا حساب دینا ہو گا جو انہوں نے کہا اور کیا بلکہ کس نیت سے کلام کیا اس کا بھی حساب دینا ہو گا۔ فیلکس کی زندگی ظلم اور تشدد سے عبارت رہی تھی۔ یہاں تک کہ کوئی اُسے یہ بتانے کی جرات بھی نہیں کرتا تھا کہ اس کا چالچلن درُست نہیں ہے۔ مگر پولُس کو کسی انسان کا ڈر نہیں تھا۔ اُس نے بڑی صفائی سے مسیح میں اپنے ایمان کا اظہار کیا، اس ایمان کی وجہ بھی بتائی اور پھر مسیحی چالچلن کی اشد ضروری خوبیوں پر سیر حاصل تبصرہ کیا، جو ان دونوں میاں بیوی میں سرے سے مفقود تھیں۔

رسُول نے س جوڑے کے سامنے خُدا کی سیرت، اس کی رستبازی، انصاف، مساوات اور اس کی شریعت کو رکھا۔ رسُول نے بتایا کہ یہ انسان کا فرض ہے کہ شائشتہ اور پرہیز گاری کی زندگی بسر کرے، اپنے جذبات کو اپنے قابو میں رکھے، خُدا وند کی شریعت کے مطابق زندگی گزارے اور اپنی جسمانی اور دماغی قوا کو صحت مند حالت میں پرکھے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ عدالت کا ایک دن مقرر ہے جس دن انسان کو اُن سب کاموں کا حسات دینا ہو گا جو اُس نے اپنے بدن کے ذریعہ کئے ہیں۔ اور اس دن واضح ہو جائے گا کہ خُدا کی طرف داری حاصل کرنے کے لئے اور گناہ سے خلاصی پانے کے لئے دھن دولت یا مرتبہ (Position) سب کچھ ناکام ہو جائے گا۔ رسُول نے بتایا کہ آنے والی زندگی کے لئے ہمیں اسی زندگی میں تیاری کرنا ہو گی۔ اگر انسان اس زندگی میں میسر مواقع اور مراعات کو نظر انداز کر دے گا تو وہ ابدی نُقصان اُٹھائے گا اور اس کے بعد اس کے لئے اور کوئی موقع میسر نہ آئے گا۔

پولُس خُدا کی شریعت کے دُور رس دعووں پر جیتا تھا۔ اُس نے انہیں بتایا کہ کس طرح شریعت انسان کے اُن اخلاقی پہلوؤں کو اُجاگر کرتی ہے جو انسانی آنکھ سے پوشیدہ ہیں۔ یعنی جو کچھ انسانی ہاتھ کرتا ہے، زبان بولتی ہے یہ ظاہری زندگی ہے اس سے کسی بھی انسان کا پُوری طرح احاطہ نہیں ہوتا کہ اُس کی سیرت کیسی ہے؟ انسانی آنکھ اُس کے ناتمام اخلاقی چالچلن کا اندازہ نہیں کرسکتی۔ شریعت ہی اس کے خیالات ارادوں اور مقاصد کو ڈُھونڈ نکالتی ہے۔ وہ گھناو نے جذبات و خیالات جو انسانی نظر سے پوشیدہ ہیں مثلاً حسد، نفرت، بد پرہیزی، بُری رغبتیں، بد فعلیاں، خُدا کی شریعت ان سب کی مخالفت کرتی ہے۔

ان باتوں کے علاوہ پولُس اپنے سامعین کی توجہ گناہ کے لئے دی گئی عظیم قُربانی کی طرف دلانا چاہتا تھا۔ اُس نے اُن رسمی قربانیوں کی طرف اشارہ کیا جو آنے والی قربانی کی نظیر تھیں، پھر اُن قربانیوں کے عوض مسیح یسُوع کو پیش کیا جو گری ہوئی نسلِ انسانی کی واحد اُمید اور زندگی کا منبع ہے۔ اُس نے مزید بتایا کہ قدیم میں مقدسین کے خون میں ایمان رکھنے سے بچائے گئے۔ جب وہ ذبح ہونے والے جانوروں کی جان کنی کی حالت کو دیکھتے تو اُن کی نگاہیں خُدا کے برے کی طرف اٹھ جاتیں جو دُنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔

خُدا وند اپنی تمام مخلوقات سے محبت اور وفاداری کے مطالبہ میں سچا اور راست ہے۔ اُس نے اپنی شریعت میں اُن کو راستی کا بالکل درست معیا ر عطا فرمایا ہے مگر بہتیرے ہیں جو خُدا کی مرضی کے برخلاف اپنی راہوں کی پیروی کرنے کا انتخاب کر لیتے ہیں۔ وہ محبت کی بجائے عداوت پیش کرتے ہیں جو آسمان کی طرح بلند اور کائنات کی طرح وسیع ہے۔ بدکار لوگوں کے معیار کی ہمسری کرنے کے لئے خُداوند اپنی شریعت کے مطالبات

کا معیار گرا نہیں سکتا۔ اور نہ ہی انسان اپنی طاقت میں شریعت کی تکمیل کر سکتا ہے۔ صرف مسیح میں ایمان رکھنے کی بدولت ہی گنہگار اپنے گناہوں سے مخلصی پا سکتا ہے اور اپنے خالق کی شریعت کی پابندی کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

اسی طرح پولُس قیدی نے الہٰی شریعت کے مطالبات یہودیوں اور غیر قوم مسیحیوں کو ماننے کے لئے ترغیب دی اور یسُوع کو جو خُدا کا بیٹا اور دُنیا کا نجات دہندہ ہے ان کے سامنے پیش کیا۔

یہودی شہزادی نے شریعت کے تقدس کو بخوبی سمجھ لیا جسے اُس نے بڑی بے حیائی سے توڑا تھا، مگر مسیح مصلُوب کے خلاف اس کے تعصب نے زندگی کے کلام کے خلاف دِل کو پتھر کر دیا۔ فیلکس نے تو اس سے پہلے کبھی یہ سچائی نہیں سُنی تھی اور جب خُدا کے رُوح نے اُسے قائل کیا تو وہ بہت ہی گھبرا گیا۔ اس کا ضمیر جاگ اُٹھا اور اُس نے اپنے ضمیر کی آواز کو سُنا اور محسُوس کیا کہ پولُس کا کلام سچا ہے۔ اس کا دھیان اپنے غلیظ داغدار ماضِ کی طرف چلا گیا۔ بڑے نمایاں انداز میں اُس کے سامنے اوائل عمری کی پوشیدہ اوباشی اور عیاشی، خون خرابہ، اور پچھلی عمر کا وحشتناک ریکارڈ آ گیا۔ اس نے خود کو عیاش، ظالم اور غارت گر اور لالچی پایا۔ اس سے پہلے اس کے دل میں اس طرح کی سچائی نے گھر نہیں کیا تھا۔ اس سے پہلے اس کی رُوح اس قدر خوف و ہراس سے نہیں بھری تھی۔ یہ خیال آتے ہی کہ اُس کی زندگی کے تمام پوشیدہ جرائم خُدا کی آنکھوں کے سامنے بے پردہ ہوں گے اور اس کی عدالت اس کے اعمال کے مطابق ہو گی، یہ سوچ کر وہ دہشت زدہ ہو گیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ اپنی قائلیت کی روشنی میں توبہ کرتا، برعکس اس کے اس نے اس ناپسندیدہ کلام کو سُننا نہ چاہا اور پولُس سے کہا "اس وقت تُو جا۔ فُرصت پا کر تجھے پھر بلاوں گا"۔

فیلکس اور فلپی کے داروغہ کی زندگیوں میں کتنا وسیع تضاد ہے۔ خُدا کے خادم پا بجولان قید خانے میں لائے گئے جیسے پولُس فیلکس کے پاس لایا گیا۔ خُدا کے خادموں کے پاس یہ ثبوت کافی تھے کہ خُدا وند خُود انہیں سنبھالتا اور قائم رکھتا ہے--- یعنی رسوائی اور ظلم ستم کے درمیان بھی خُوش وخرم، ان کا بھونچال میں اطمینان جب دھرتی لڑکھڑاتی اور ڈُگمگاتی تھی اور مسیح کی مانند معاف کرنے کی رُوح نے داروغہ کے دل میں قائلیت پیدا کی۔ اور اس نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے توبہ کر کے گناہوں کی معافی کی درخواست کی۔ فیلکس بھی دہشت زدہ ہو گیا۔ وہ بھی خوف سے بھر گیا مگر اُس نے توبہ نہ کی ۔ داروغہ نے خُدا وند کے رُوح کو بخوشی اپنے دل اور گھر میں خُوش آمدید کہا جبکہ فیلکس نے خُدا کے خادم کو چلے جانے کے لئے حُکم دیا۔ ایک نے خُدا کا فرزند بننے اور خُدا کی بادشاہی کا وارث ہونے کا چناو کیا اور دوسرے نے بدی کے کارندوں کا ساتھ دیا---

اگلے دو برس تک پولُس کے خلاف کوئی کاروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ فیلکس نے کئی بار اُس سے ملاقات کی اور اس کی باتیں بڑے غور سے سُنیں۔ مگر بظاہر اس دوستی کا مقصد پولُس سے بھاری رقم ملنے کی اُمید تھی جس کے بعد وہ اُسے رہا کر دیتا مگر رشوت دے کر رسُول آزاد ہونے کے حق میں نہ تھا۔ اس نے کوئی جرم نہیں کیا تھا اس لئے وہ آزادی حاصل کرنے کے لئے کوئی بھی غلط حربہ استعمال کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ اتنی بڑی رقم کہاں سے دیتا؟ اور اگر اسے اتنا انتظام کرنا پڑتا تو وہ ہرگز اپنے لئے ایمانداروں سے ہمدردی اور فیاض دلی سے دینے کی اپیل نہ کرتا۔ وہ محسُوس کرتا تھا کہ وہ خُدا کے ہاتھوں میں ہے اور اُسے اپنی بڑائی کے لئے خُدا کے مقاصد میں رکاوٹ کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

بالآخر فیلکس کو یہودیوں کے ساتھ بعض زیادتیاں کرنے کی وجہ سے روم میں بُلا لیا گیا۔ اس جواب دہی کے لئے قیصریہ چھوڑنے سے پہلے اس نے سوچا کہ میں یہودیوں کو اپنی کچھ ہمدردیاں دکھاوں سو وہ پولُس کو قید خانہ میں ہی چھوڑ گیا۔ مگر فیلکس اس طرح بھی یہودیوں کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ اُسے بڑی رُسوائی کے ساتھ اس عہدے سے اُتارا گیا پُر کیس فیستس، فیلکس کی جگہ مقرر ہوا۔

جب پولُس فیلکس کے ساتھ راستبازی ، پرہیزگاری اور آنے والی عدالت کا ذکر کر رہا تھا تو روشنی کی ایک کرن کو خُدا وند نے فیلکس پر چمکنے کی اجازت دی تھی۔ یہ خُدا کی طرف سے اسے ایک موقع دیا گیا تھا کہ وہ اپنی خطاوں پر نگاہ کر کے انہیں ترک کر دے مگر اُس نے خُدا کے ایلچی کو یوں کہہ کر موقع کھو دیا "اس وقت تُو جا۔ فُرصت پا کر تجھے پھر بُلاوں گا" اس نے رحم کی آخری دعوت کو بھی ٹھُکرادیا۔ اس کے بعد اُسے زندگی بھر دوسری بار دعوت نہ دی گئی۔

باب ۴۰ - پولُس کی قیصر کے ہاں اپیل

‘‘پس فیستس صوبہ میں داخل ہو کر تین روز کے بعد قیصریہ سے یروشلیم کو گیا۔ اور سردار کاہنوں اور یہودیوں کے رئیسوں نے اُس کے ہاں پولُس کے خلاف فریاد کی۔ اور اُس کی مخالفت میں یہ رعایت چاہی کہ وہ اُسے یروشلیم میں بلا بھیجے’’ یہ درخواست کرنے سے اُن کی مراد یہ تھی کہ پولُس کو راستہ میں ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ فیستس کو اپنی پوزیشن اور ذمہ داری کا بڑا احساس تھا۔ چنانچہ اس نے بڑی حلیمی اور شائستگی سے پولُس کو یروشلیم نہ بھیجنے کی معذرت کر لی۔ ‘‘رومیوں کا یہ دستور نہیں کہ کسی آدمی کو رعایتاً سزا کے لئے حوالہ کریں جب تک کہ مُدعا علیہ کو اپنے مدعیوں کے رُوبرو ہو کر دعویٰ کے جواب دینے کا موقع نہ ملے۔ ‘‘اس نے مزید کہا کہ ‘‘میں اب جلد وہاں جاوں گا پس تُم میں سے جو اختیار والے ہیں وہ ساتھ چلیں اور اگر اس شخص میں کچھ ایسی بات ہو تو اُس کی فریاد کریں۔’’

یہودی یہ نہیں چاہتے تھَے قیصریہ میں وہ اپنی پہلی شکست کو نہ بُھولے تھے۔ پولُس کے پُر سکون اور زور دار دلائل کے برعکس اُن کے بے بنیاد الزامات مبنی برتعصب تھے۔ انہوں نے دوبارہ ترغیب دی کہ پولُس کو پیشی کے لئے یروشلیم بھیجا جائے مگر فیستس اپنی بات پر قائم رہا اور کہا کہ ہم مقدمہ قیصریہ میں ہی سُنیں گے۔ خُداوند نے فیستس کے فیصلے کو کنٹرول کیا تاکہ اُس کے رسُول کی عُمر دراز ہو۔

یہودیوں کے ارادے ناکام ہو گئے۔ چنانچہ یہودی لیڈر یک دم صدر عدالت میں پولُس کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ قیصر یہ پہنچ کر یروشلیم میں چند دن ٹھہرنے کے بعد فیستس تخت عدالت پر بیٹھا اور پولُس کو لانے کا حُکم دیا۔ جب وہ حاضر ہوا تو جو یہودی یروشلیم سے آئے تھے وہ اُس کے آس پاس کھڑے ہو کر اُس پر بے شمار الزامات لگانے لگے مگر اُن کو ثابت نہ کر سکے ۔ اس بار یہودی اپنے وکیل کے بغیر تھے اور سوچا ہم خُود اس پر الزامات عائد کریں گے۔ جب یہ مقدمہ آگے بڑھتا چلا گیا، تو ملزم نے بڑے سکُون سے اور فصاحت سے اُن کے غلط اور جُھوٹے ہونے کو ثابت کیا۔

فیستس نے یہ تو شناخت کر لیا کہ جھگڑے کی جڑ یہودی عقیدہ ہے۔ اور اس میں پولُس کے خلاف کوئی الزام نہیں ہے۔ اور اگر وہ ثابت کر لیتے تو پولُس کو موت کی سزا ہو سکتی تھی، یا کم از کم اُسے قید کی سزا سنائی جاتی۔ اور اگر اُسے موت کی سزا نہ سُنائی جاتی یا اُن کے حوالہ نہ کیا جاتا، تو پولُس نے ان کی آنکھوں میں اس طوفان کو بڑی صفائی سے دیکھ لیا تھا جس کو وہ برپا کر سکتے تھے۔ پس فیستس نے ‘‘یہودیوں کو اپنا احسان مند بنانے کی غرض سے پولُس سے پوچھا کیا تجھے یروشلیم جانا منظور ہے کہ تیرا یہ مقدمہ وہاں میرے سامنے فیصل ہو؟

رسُول یہ جانتا تھا کہ ان لوگوں سے انصاف کی اُمید نہیں کی جاسکتی جن پر اُن کے اپنے جرائم کے سبب کا غضب نازل ہونے کو ہے۔ رسُول جانتا تھا کہ ایلیاہ نبی کی مانند وہ اپنے لوگوں کی نسبت جنہوں نے آسمانی نُور کو رد اور انجیل کے لئے دلوں کو سخت کر لیا ہے بُت پرستوں میں زیادہ محفوظ ہے۔ فساد سے دلبرداشتہ ہو کر اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کی سرگرم رُوح دوبارہ لمبے عرصے تک قیدوبند سے نڈھال نہ ہو جائے، چنانچہ اُس نے فیصلہ کیا کہ اُس کے مقدمے کا فیصلہ رومی شہری ہونے کے ناطہ میں قیصر کے سامنے روم میں ہی کیا جائے۔

چنانچہ گورنر کے سوال کے جواب میں پولُس نے فرمایا "میں قیصر کے تخت عدالت کے سامنے کھڑا ہوں۔ میرا مقدمہ یہیں فیصل ہونا چاہئے۔ یہودیوں کا میں نے کچھ قصور نہیں کیا چنانچہ تُو بھی خُو ب جانتا ہے ۔ اگر بدکار ہوں یا میں نے قتل کے لائق کوئی کام کیا ہے تو مجھے مرنے سے انکار نہیں۔ لیکن جن باتوں کا وہ مجھ پر الزام لگاتے ہیں اگر ان کی کچھ اصل نہیں تو اُن کی رعایت سے کوئی مجھ کو اُن کے والے نہیں کر سکتا۔ میں قیصر کے ہاں اپیل کرتا ہوں"۔

فیستس پولُس کے قتل کی یہودی سازش سے بالکل بے خبر تھا وہ رسُول کی قیصر کے ہاں اپیل کرنے پر حیران تھا۔ پولُس کے درخواست کے بعد مزید کاروائی روک دی گئی۔ "پھر فیستس نے صلا ح کاروں سے مصلحت کر کے جواب دیا کہ تُو نے قیصر کے ہاں اپیل کی ہے تو قیصر ہی کے پاس جائے گا"۔

پھر اپنے لوگوں کے تعصب، نفرت کے سبب خُدا کے خادم کو بُت پرستوں کے ہاں ایک بار پھر پناہ لینا پڑی۔ یہ وہی نفرت تھی جس کے سبب ایلیاہ کو صیدا کے سار پت کی بیوہ کے پاس بھاگ کر پناہ لینا پڑی، اسی نفرت کی بدولت انجیل کی خُوشخبری کا پیغام یہودیوں سے لے لیا گیا اور غیر قوم والوں کو سُنایا گیا۔ موجودہ زمان میں خُدا کے لوگوں کو بھی اسی نفرت سے دوچار ہونا ہو گا۔ بہت سے مسیحیوں کے اندر غرور، خود غرضی اور برباد کرنے کی وہی رُوح ہے جو یہودیوں کے دل میں تھی۔ مستقبل میں بعض جو مسیح کے نمائندہ ہونے کا اقرار کریں کہ وہ بھی وہی اُسی سلوک کی پیروی کریں گے جو کاہنوں اور سرداروں نے مسیح اور رسُولوں کے ساتھ کیا تھا۔ اس عظیم بحران جس میں سے خُدا کے وفادار خادم جلد گزریں گے اُنہیں بھی اس طرح کے سرکشوں سے واسطہ پڑے گا اور اسی طرح کے ظلم اور نفرت سے پالا پڑے گا۔

وہ جو اس آنے والے بُرے دن میں خُدا کی خدمت بے خوف و خطر کرنے کے خواہاں ہوں گے انہیں جُرات، ثابت قدمی اور خُدا کے کلام کا علم ہونا لازم ہے۔ جو خُدا کے ساتھ وفادار ہوں گے ان کو ستایا جائے گا، ان کی نیتوں اور ارادوں کو شک کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ ان کے نام مٹا دئیے جائیں گے۔ ابلیس اپنی تمام دھوکہ دہی کی قُوت کے ساتھ دلوں کو متاثر اور ذہنوں کو کند کر دے گا۔ بدی کی صورت کو ایسا بنا دے گا کہ وہ نیکی دکھائی دے اور نیکی بدی۔ خُدا کے لوگوں کا ایمان جس قدر پاک اور مضبوط ہو گا، اور خُدا کی تابعداری کرنے کے لئے اُن کے ادارے جس قدر مستحکم ہوں گے، شیطان اُسی قدر ایسے ایمانداروں کے خلاف اُن اصحاب کے غیض و غضب کو نازل کرے گا جو خود کو راستباز گردانتے ہیں اور خُدا کی شریعت کو پامال کرتے ہیں۔

خُداوند چاہتا ہے کہ اس کے لوگ آنے والے بحرانوں کا مقابلہ کرنے کے لئَ تیار ہو جائیں۔ جو تیار ہوں گے یا جو تیار نہیں ہوں گے دونوں کو اس بحران کا سامنا کرنا ہو گا۔ اور وہ جن کی زندگیاں الہٰی معیار کے مطابق ہوں گی وہی اس آزمائش کے سامنے ثابت قدم ٹھہر سکیں گے۔ جب دُنیا کے اختیار والے مذہبی خادموں کے ساتھ متحد ہو کر یا وہ کرنے کا حُکم دیں گے تو اس وقت دیکھا جائے گا کہ کون حقیقت میں خُداوند سے ڈرتا اور اس کی خدمت کرتا ہے۔ جب چارو ں طرف بد اعتمادی ہو گی پھر دیکھا جائے گا کہ کس کا خُدا میں سا قائم رہنے والا بھروسہ ہے۔ اور جب سچائی کے دُشمن چاروں طرف ہوں گے اور خُدا کے خادموں میں بدی ڈھونڈتے پھریں گے اُس وقت خُداوند اُن پر سایہ افگن ہو گا، وہ ان کے سروں پر ویرانوں میں عظیم چٹان کے سایہ کی مانند ہو گا۔

باب ۴۱ - تُو مجُھے مسیحی کر لینا چاہتا ہے

پولُس نے قیصر کے ہاں اپیل کی تھی اس لئے فیستس کے لئے اُسے روم بھیجنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ اس سے پہلے کہ کوئی مناست جہاز ملتا، کیونکہ پولُس کے ہمراہ اور بھی قیدیوں کو روم بھیجنا تھا اس لئے ان کے مقدمات کی کیفیت کے سبب مزید تاخیر ہوگئی ۔ اس دیری کی وجہ سے پولُس کو موقع مل گیا کہ وہ قیصریہ کے بڑے بڑے لوگوں سے اپنے ایمان کا اظہار کر سکے۔ جن میں اگر پا بادشاہ بھی شامل تھا۔

"کچھ دن گزرنے کے بعد اگر پابادشاہ اور برنیکے نے قیصریہ میں آ کر فیستس سے ملاقات کی۔ اور اُن کے کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد فیستس نے پولُس کے مقدمہ کا حال بادشاہ سے یہ کہہ کر بیان کیا کہ ایک شخص کو فیلکس قید میں چھوڑ گیا ہے۔ جب میں یروشلیم میں تھا تو سردار کاہنوں اور یہودیوں کے بُزرگوں نے اُس کے خلاف فریاد کی اور سزا کے حُکم کی درخواست کی۔ اُس نے اُن حالات کا بھی ذکر کیا جن کے تحت قیدی نے قیصر کے ہاں اپیل کی، اور اس پیشی کا بھی ذکر کیا جس میں اُنہوں نے پولُس پر الزامت لگائے مگر ثابت نہ کر سکے۔ نیز یہ الزامات اُن کے عقیدہ سے علاقہ رکھتے تھے۔ اور ایک شخص یسُوع ناصری کے متعلق تھے جو مر گیا تھا اور پولُس اُسے زندہ ثابت کرتا ہے۔

جونہی فیستس نے یہ کہانی سُنی تو اُس نے پولُس کی زبانی یہ سب کچھ سُننا پسند کیا۔ "اگر پا نے فیستس سے کہا میں بھی اس آدمی کی سُننا چاہتا ہوں" اُس کی خواہش پر اگلے ہی روز میٹنگ بُلا لی گئی۔ "پس دوسرے دن جب اگر پا اور برنیکے بڑی شان و شوکت سے پلٹن کے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ دیوانخانہ میں داخل ہوئے تو فیستس کے حُکم سے پولُس حاضر کیا گیا۔ " مہمانوں کی عزت افزائی کے لئے تقریب کوبڑا شاندار بنایا گیا۔ خوبصورت کپڑون میں ملبُوس مہمان، سپاہیوں کی شُعلہ زن تلواریں، کمانڈرز کے زرہ بکر اس ضیافت کو چار چاند لگا رہے تھے۔

پولُس ابھی تک پابہ زنجیر تھا اور حاضرین کے سامنے کھڑا تھا۔ یہ کیسا تقابل تھا! اگر پا اور برنیکے اختیارات کے مالک تھے اس لئے دُنیا نے انہیں ہاتھوں پر اُٹھا رکھا تھا۔ مگر وہ اُن خوبیوں اور برکات اختیارات کے مالک تھے اس لئے دُنیا نے انہیں ہاتھوں پر اُٹھا رکھا تھا۔ مگر وہ اُن خوبیوں اور برکات سے محرُوم تھے جو صرف خُدا وند کی طرف سے ملتی ہیں۔ وہ خُدا کی شریعت کو عدول کرنے والے تھے اور اُن کے دل اور زندگیاں ناپاک تھیں۔ اُن کے اعمال خُداوند کی نظر میں نفرت انگیز تھے۔

دوسری طرف ایک عمر رسیدہ قیدی، پابجولان سپاہیوں کی نگرانی میں ہے جس میں ظاہری طور پر ایسی کوئی خوبی نہیں کہ لوگ اُس کے مداح ہوں۔ مگر اس ہستی میں سارا آسمان دلچسپی رکھتا ہے جس کا نہ کوئی دوست ہے، نہ مرتبہ اور خُدا کے بیٹے مسیح یسُوع میں ایمان رکھنے کی وجہ سے وہ قیدی ہے۔ فرشتے اس کے خدمت گذار تھے۔ اگر یہاں ان فرشتوں میں سے صر ف ایک فرشتے کا ہی جلال یہاں ظاہر ہو جاتا تُو اس کے سامنے اُن کی ساری شان و شوکت ماند پڑ جاتی۔ شہنشاہ اور درباری زمین میں دھنس جاتے جیسے مسیح یسُوع کی قبر پر رومی پہریدار مردہ سے ہو گئے تھے۔

فیستس نے پولُس کو ان الفاظ کے ساتھ خُود اسمبلی کے سامنے پیش کیا "اے اگرپا بادشاہ اور اے سب حاضرین تُم اس شخص کو دیکھتے ہو جس کی بابت یہودیوں کی ساری گروہ نے یروشلیم میں اور یہں بھی چلا چلا کر

مجھ سے عرض کی کہ اسکا آگے جیتا رہنا مناست نہیں۔ لیکن مُجھے معلوم ہوا کہ اُس نے قتل کے لائق کچھ نہیں کیا اور جب اُس نے خُود شہنشاہ کے ہاں اپیل کی تو میں نے اُس کو بھیجنے کی تجویز کی۔ اس کی نسبت مجھے کوئی ٹھیک بات معلوم نہیں کہ سرکار عالی کولکھوں اس واسطے میں نے اس کو تُمہارے آگے اور خاص کر اگر پابادشاہ تیرے حضور حاضر کیا ہے تاکہ تحقیقات کے بعد لکھنے کے قابل کوئی بات نکلے۔ کیوں کہ قیدی کے بھیجتے وقت اُن الزاموں کو جو اُس پر لگائے گئے ہوں ظاہر نہ کرنا مجھے خلاف عقل معلوم ہوتا ہے۔"

اب اگر پا بادشاہ نے پولُس کو اپنے واسطے بولنے کی اجازت دی۔ اس اعلیٰ مرتبہ سامعین سے پولُس بے خبر نہ تھا۔ گو وہ جانتا تھا کہ دُنیا وی شان و شوکت جاہ و حشمت کتنی فرومایہ ہے اور یہ سب کچھ اُسے پست ہمت نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے بے ضبطی پر مائل کر سکتا تھا۔ "اے اگرپا بادشاہ جتنی باتوں کی یہودی مجھ پر نالش کرتے ہیں آج تیرے سامنے اُن کی جوابدہی کرنا اپنی خُوش نصیبی جانتا ہوں۔ خاص کر اس لئے کہ تُو یہودیوں کی سب رسموں اور مسئلوں سے واقف ہے۔ پس میں منت کرتا ہوں کہ تحمل سے میری سُن۔ "

پولُس نے اپنی تبدیلی کی کہانی بتاتے ہوئے کہا کہ پہلے میں ضدی اور ہٹ دھرم ایمان میں تھا جبکہ تبدیلی کے بعد میں یسُوع ناصری میں ایمان رکھتا ہوں جو دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اس نے آسمانی رویا کا بھی ذکر کیا جس کے سبب پہلے میں ہولناک خوف کی لپیٹ میں آ گیا مگر بعد میں وہ میرے لئے بڑے سکون کا سبب ہوا۔ یہ الہٰی جلال کا مکاشفہ تھا۔ اسی کو میں نے آسمان پر خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھے دیکھا جس کو رد کر دیا جائے۔ جس کو میں خُود نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اور اس کی حقارت کرتا تھا بلکہ اس کے حواریوں کو بھی میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر برباد کرتا تھا۔ جب سے یسُوع ناصری نے مجھے پکڑا ہے میں نیا انسان بن گیا ہوں اور مسیح یسوع کا وفادار غلام جس نے مجھ میں عجیب و غریب تبدیلی پیدا کر دی ہے۔

پھر رسُول نے اگر پابادشاہ کے سامنے مسیح یسوع کی زمینی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات پر روشنی ڈالی جب وہ اس دھرتی پر تھا۔ اس نے گواہی دی کہ مسیح موعود یسوع ناصری کے روپ میں پیشتر ہی ظاہر ہو چُکا ہے۔ اور اس نے عہد عتیق سے دکھایا کہ یہ مسیح موعود انسانی روپ میں انسانوں میں آ کر رہے گا اور جو کچھ موسیٰ اور نبیوں نے مسیح موعود کی زندگی کے بارے پیشنگوئیاں کی تھیں وہ یسُوع ناصری میں پوُری ہو چکی ہیں۔ کھوئی ہوئی دُنیا کو بچانے کے لئے خُدا کے بیٹے نے صلیبی موت گوارہ کی۔ زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔

پولُس نے اس قدر دلائل بازی کیوں کی کیامسیح کا مردوں میں سے زندہ ہونا خارج ازقیاس معلوم ہوتا ہے؟ ایک بار اُس نے اُسے دیکھا اور سُنا تھا اب وہ اس بات سے کیوں کر انکاری ہو سکتا تھا؟ دمشق کی راہ پر اُس نے مسیح مصلوب اور مردوں میں سے زندہ ہونے والے مسیح کو دیکھا تھا، وہی جو یروشلیم کی گلیوں میں چلتا پھرتا تھا، جس نے کلوری پر جان دی، جس نےموت کے بندھن توڑ دیئے اور جو آسمان پر چڑھ گیا۔ جسے کیفا، یعقوب، یوحنا اور دوسرے شاگردوں نے دیکھا۔ پولُس نے خُود اسے دیکھا اور اُس کے ساتھ باتیں کیں۔ اسی آواز نے اُسے حُکم دیا کہ زندہ مسیح کی انجیل کی منادی کر۔ پولُس اپس کی کیوں کر نافرمانی کر سکتا تھا؟ دمشق یروشلیم اور تمام یہودیہ میں اور دُور دراز کے تمام علاقوں میں اُس نے مسیح مصلوب کی گواہی دی تھی اور سب طبقے کے لوگوں سے التجا کی تھی کہ وہ توبہ کریں اور خُدا کی طرف رُجوع لائیں اور توبہ کے موافق پھل لائیں۔

"انہی باتوں کے سبب سے یہودیوں نے مُجھے ہیکل میں پکڑ کر مار ڈالنے کی کوشش کی لیکن خُدا کی مدد سے میں آج تک قائم ہوں اور چھوٹے بڑے کے سامنے گواہی دیتا ہوں اور ان باتوں کے سوا کچھ نہیں کہتا جن کی پیشنگوئی نبیوں اور موسیٰ نے بھی کی ہے، کہ میسح کو دُکھ اٹھانا ضرُور ہے اور سب سے پہلے وہی مردوں میں سے زندہ ہو کر اُس اُمت کو اور غیر قوموں کوبھی نُور کا اشتہار دے گا"۔

ساری اسمبلی نے پولُس کے تجربہ کو اس قدر انہماک کے ساتھ سُنا جیسےاُن پر کسی نے جادو کر دیا ہو۔ یہ پولُس کا دل پسند موضوع تھا جس کے بارے پولُس کلام کرتا تھا۔ سامعین میں سے کسی کو بھی اُس کے خلوص پر شک نہ گزرا تا ہم پولُس کی شعلہ بیاں تقریر میں فیستس مخل ہو کر کہنے لگا"اے پولُس! تُو دیوانہ ہے بہت سے علم نے تجھے دیوانہ کر دیا ہے"۔

"پولُس نے کہا کہ اے فیستس بہادار! میں دیوانہ نہیں بلکہ سچائی اور ہوشیاری کی باتیں کہتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ جس سے میں دلیرانہ کلام کرتا ہون یہ باتیں جانتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اُن باتوں میں سے کوئی اُس سے چھپی نہیں کیونکہ یہ ماجرہ کہیں کو نے میں نہیں ہوا۔ اے اگرپا بادشاہ کیا تُو نبیوں کا یقین کرتا ہے؟ میں جانتا ہوں کہ تُو یقین کرتا ہے۔"

پولُس کے کلام سے نہایت متاثر ہو کر اور اپنے مرتبے اور گردوپیش (اسمبلی کے ممبران) سے بے نیاز ہو کر اس صداقت کو اس کے ضمیر نے قبول کیا، اور ایک قیدی کو جو خُدا کا ایلچی تھا اپنے سامنے کھڑے پاکر غیر ارادی طور پر جواباً کہا "تُو تو تھوڑی ہی سی نصیحت کر کے مجھے مسیحی کر لینا چاہتا ہے؟"۔ "پولُس نے کہا میں تو خُدا سے چاہتا ہوں کہ تھوڑی نصیحت سے یا بہت سے صرف تُو ہی نہیں بلکہ جتنے لوگ آج میری سُنتے ہیں میری مانند ہو جائیں سوا ان زنجیروں کے"۔

چاہئے تو یہ تھا کہ فیستس اگرپا اور برنیکے انصاف کے تقاضا کے تحت خُود ان زنجیروں کو پہنتے جو پولُس کو پہنا رکھی تھیں۔ کیونکہ یہ حضرات بڑے بڑے جرائم کے مرتکب ہوئے تھے۔ ان گنہگاروں نے مسیح کے نام سے نجات کے بارے ضرُور سُنا تھا، ان میں سے ایک نے تو تقریباً خُدا کے فضل اور معافی کو قبول کر ہی لیا تھا جو پیش کی گئی تھی مگر اگر پانے خُدا کے رحم کو ایک طرف رکھ دیا اور نجات دہندہ مسیح مصلُوب کی صلیب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

بادشاہ کے تجسس کو تشفی ملی چنانچہ اپنی نشست سے اُٹھتے ہوئے اجلاس کو برخاست ہونے کا اشارہ کیا۔ اور جونہی اسمبلی برخاست ہو گئی تو وہ آپس میں کہنے لگے "اور الگ جا کر ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور کہنے لگے کہ یہ آدمی ایسا تو کچھ نہیں کرتا جو قتل یا قید کے لائق ہو"۔

بے شک اگر پا یہودی تھا تاہم اس نے فریسیوں کے سے تعصب کا مظاہر ہ نہ کیا۔ اس نے فیستس سے کہا کہ اگر یہ آدمی قیصر ے ہاں اپیل نہ کرتا تو چُھوٹ سکتا تھا۔ اور چونکہ اب معاملہ صدر عدالت تک جا پہنچا تھا اس لئے اس معاملہ میں فیستس یا اگرپا کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔

باب ۴۲ - بحری سفر اور جہاز کی تباہی

بالآخر پولُس روم کی طرف روانہ ہو گیا (لوقا لکھتا ہے)---- جب جہاز پر انطاکیہ کو ہمارا جانا ٹھہر گیا تو اُنہوں نے پولُس اور بعض اور قیدیوں کو شہنشاہی پلٹن کے ایک صوبہ دار یُولیُس نام کے حوالہ کیا۔ اور ہم اور متیم کے ایک جہاز پر جو آسیہ کے کنارے کی بندرگاہوں میں جانے کو تھا سوار ہو کر روانہ ہوئے اور تھسلنیکے کا اِرستر خس مُکدنی ہمارے ساتھ تھا۔"

مسیحی دور کی پہلی صدی میں سمندری سفر صعوبتوں اور خطرات سے بھرپور ہوتا تھا۔ ملاح زیادیہ تر سورج اور ستاروں کی مدد سے اپنی منزل کا تعین کرتے تھے۔ اور اگر یہ نمودار نہ ہوتے اور طوفان کے بھی آثار نظر آرہے ہوتے تو جہاز کے مالک کھلے سمندر میں سفر کرتے ہوئے خوفزدہ اور پریشان ہو جاتے۔ سال کا کچھ حصہ بحری سفر کے لئے تقریباً ناممکن ہُوا کرتا تھا۔

اب زنجیروں سے جکڑے ہوئے پولُس رسُول کو اٹلی کی طرف مشکل اور طویل سفر کرتے ہوئے ان مشکلات کو جھیلنا تھا۔ اس کے ساتھ لوقا اور ارسترخس کو جانے کی اجازت مل گئی تھی۔ یہ ہمیں اس کے اس خط سے معلوم ہوتا ہے جو بعد میں رسُول نے کلسیوں کی کلیسا کو لکھا (کلسیوں ۴:۱۰) یہاں یہ واضح کرتے چلیں کہ ارسترخس رضا کارانہ پولُس کے ہمراہ گیا تاکہ اس کی مُشکلات میں اُس کی خدمت کر سکے۔

سفر کا آغاز بہت اچھا ہوا۔ دُوسرے دن جہاز صیدا میں جا ٹھہرا اور یولیُس نے پولُس پر مہربانی کر کے دوستوں کے پاس جانے کی اجازت دی تاکہ اُس کی خاطر داری ہو۔ چُونکہ پولُس خاصا لاغر ہو چُکا تھا اس لئے اس مدد کے لئے رسُول یولیُس کا بڑا احسان مند ہوا۔

صیدا سے روانہ تو ہوگئے مگر ہوا مخالف تھی اس لئے سفر آہستہ آہستہ کٹا۔ مورہ میں جو لوکیہ کا صوبہ تھا وہاں اُترے۔ وہاں صوبیدار کو اسکندریہ کا ایک جہاز طالیہ جاتا ہوا ملا۔ پس ہمکو اس میں بٹھا دیا مگر ہوا مخالف تھی اور جہاز کا آگے بڑھنا ابھی تک بدستور مشکل تھا۔ (لوقا لکھتا ہے) "ہم بہت دنوں تک آہستہ آہستہ چل کر جب مشکل سے کندس کے سامنے پہنچے تو اس لئے کہ ہوا ہمکو آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی سلمونے کے سامنے سے ہو کر کریتے کی آڑ میں چلے۔ اور بمشکل اس کے کنارے کنارے چل کر حسین بندر نام ایک مقام میں پہنچے جس سے لسیہ شہر نزدیک تھا۔ "

حسین بندر میں اُنہیں مجبوراً موافق ہوا کے انتظار میں کچھ دیر ٹھہرنا پڑا۔ اور جاڑا بہت قریب تھا "جہاز کا سفر اس لئے خطرناک ہو گیا" جہاز کے انچارج حضرات کو جاڑے سے پہلے منزل مقصود پر پہنچنے کی اُمید نہ رہی، اور اب سوچنا یہ تھا کہ کیا حسین بندر میں ہی ٹھہریں یا جاڑا گذارنے کے لئے اس سے کہیں بہتر جگہ چلے جائیں جو ہمارے موافق ہو۔ کیونکہ اگر حسین بندر میں ٹھہرتے تو ایک سال تک سمندری سفر نا ممکن تھا۔

اس خیال پر بڑی سنجیدگی سے غوروخوض کیا گیا---- اور پھر صوبیدار نے پولُس سے بھی مشورہ لیا کیونکہ صوبیدار اور دوسرے سپاہی اور سب ملاح اُس کی بڑی عزت کرتے تھے۔ چنانچہ پولُس نے بغیر ہچکچاہٹ کے مشورہ دیا کہ ہمیں یہیں ٹھہرنا چاہئے جہاں ہم ہیں۔ انہیں یہ کہہ کر نصیحت کی "اے صاحبو! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس سفر میں تکلیف اور بہت نقصان ہو گا، نہ صرف مال اور جہاز کا بلکہ ہماری جانوں کا بھی۔" مگر

عملےکے زیادہ تر لوگ اس کی نصیحت ماننے پر رضامند نہ ہوئے کیوں کہ حسین بندر میں جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے "جاڑوں میں رہنے کے لئے اچھا نہ تھا اس لئے اکثر لوگون کی صلاح ٹھہری کہ وہاں سے روانہ ہوں اور اگر ہو سکے تو فینکس مینں پہنچ کر جاڑا کاٹیں۔ وہ کریتے کی ایک بندرگاہ ہے جس کا رُخ شمال مشرق اور جنوب مشرق کا ہے۔

چنانچہ صوبیدار نے اکثریت کی بات ماننے کا فیصلہ کیا "جب کچھ دکھنا ہوا چلنے لگی تو انہوں نے یہ سمجھ کر کہ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا لنگڑا اٹھایا اور کریتے کے کنارے کے قریب قریب چلے۔ لیکن تھوری دیر بعد ایک بڑی طوفانی ہوا جہاز پر آئی۔ اور جب جہاز ہوا کے قابو میں آ گیا اور اس کا سامنا نہ کر سکا تو ہم نے لاچار ہو کر اس کو بہنے دیا۔ اور کودہ نام ایک چھوٹے جزیرہ کی آڑ میں بہتے بہتے ہم بڑی مشکل سے ڈونگی کو قابو میں لائے۔ لائف بوٹ جان بچانے والی کشتی کا استعمال جہاز کے ڈوب جانے کی صورت میں تھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ چند لمحوں میں جہاز پاش پاش ہو جائے گا۔ چنانچہ ان کا پہلا کام یہ تھا کہ اس کشتی کو جہاز کے عرشہ پر لائیں۔

چنانچہ جہاز کو بچانے اور طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام حفاظتی تدابیر کر لی گئیں۔ کودہ نامی چھوٹا جزیرہ زیادہ دیر تک حفاظت نہ کر سکا لہٰذا بہت جلد دوبارہ تُند و تیز طُوفان کی لپیٹ میں آ گئے۔ ساری رات ہم طوفان کی زد میں رہے اور باوجود تمام حفاظتی تدابیر کے جہاز میں سوراخ ہو گئے اور وہ بہنا شُروع ہو گیا۔ "دوسرے دن جہاز کا سازوسامان اتار لیا"۔

رات پڑ گئی مگر آندھی نہ رُکی۔ طوفان زدہ جہاز ٹوٹے پھوٹے مستول اور بادبانوں کے ساتھ آندھی سے ادھر ادھر ہچکولے کھاتا پھرا۔ ایسے لگتا تھا جیسے جہاز طوفان کے ہاتھوں پاش پاش ہو جائے گا اور دم بھر میں مرُلیا بج جائے گی۔ سوراخ بڑی تیزی سے وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا تھا اور ملاح اور مسافر دونوں پانی کو باہر بڑی سُرعت سے نکال رہے تھے۔ ایک منٹ کے لئے بھی کسی نے آرام نہ کیا "تیسرے دن (لوقا لکھتا ہے) انہوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے جہاز کے آلات و اس**باب** بھی پھینک دئیے۔ اور جب بہت دنوں تک سُورج نظر نہ آیا نہ تارے، اور شدت کی آندھی چل رہی تھی، تو ہمیں بچنے کی بالکل اُمید نہ رہی۔

چودہ دن تک وہ چاند، سورج اور ستاروں کے بغیر آسمان تلے ہچکولے کھاتے رہے۔ رسُول کے پاس گو اُسے خود بھی جسمانی تکالیف کا سامنا تھا اس تاریک وقت میں اُمید کا کلام تھا جو ہر ہنگامی صورت میں باعث مدد بنتا ہے۔ اُس نے ایمان سے قادرِ مُطلق خُدا وند کا ہاتھ تھام لیا اور اس کا دل اُس کے ساتھ پوری طرح جُڑ ہوا تھا۔ اُسے اپنی جان کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ روم میں گواہی دینے کے لئے خُدا اُسے ضرور بچائے گا۔ مگر اُس کا دل اُن بے بس رُوحوں کے لئے بھر آیا جو گنہگار تھیں اور مرنے کے لئے تیار نہ تھیں۔ جب اُس نے خُداوند سے اُن کی جانیں بچانے کی دُعا کی تو اُسے معلوم ہو گیا کہ خُدا نے اُس کی دُعا کو سُن لیا ہے۔

اور جب بہت فاقہ کر چکے پولُس نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر کہا "اے صاحبو! لازم تھا کہ تُم میری بات مان کر کریتے سے روانہ نہ ہوتے اور یہ تکلیف اور نقصان نہ اُٹھاتے ، مگر اب میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ خاطر جمع رکھو کیوں کہ تُم میں سے کسی کی جان کا نقصان نہ ہوگا مگر جہاز کا۔ کیونکہ خُدا جس کا میں ہوں اور جسکی عبادت بھی کرتا ہوں اس کے فرشتہ نے اسی رات کو میرے پاس آکر کہا اے پولس! نہ ڈر ضرور

ہے کہ تُو قیصر کے سامنے حاضر ہو اور دیکھ جتنے لوگ تیرے ساتھ جہاز میں سوار ہیں اُن سب کی خُدا نے تیری خاطر جان بخشی ہے۔ اس لئے اے صاحبو! خاطر جمع رکھو کیونکہ میں خُدا کا یقین کرتا ہوں کہ جیسا مجھ سے کہا گیا ہے ویسا ہی ہو گا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم کسی ٹاپُو میں جاپڑیں"۔

اس کلام سے سب کے دل میں اُمید کی کرن پیدا ہو گئی۔ مسافر اور جہاز کا عملہ مایوسی اور بے دلی کی کیفیت سے باہر نکل آئے۔ مگر ابھی بہت کچھ کرنے کو تھا۔ جو کچھ انسانی بس میں تھا وہ کرکے اس تباہی سے بچنا لازم تھا۔ سیاہ پھُنکارتی لہروں میں ہچکولے کھانے کی یہ چودھویں رات تھی۔ .

"جب چودھویں رات ہوئی اور ہم بحر ادریہ میں ٹکراتے پھرتے تھے تو آدھی رات کے قریب ملاحوں نے اٹکل سے معلُوم کیا کہ کسی ملک کے نزدیک پہنچ گئے۔ اور پانی کی تھاہ لے کر بیس (۲۰) پُرسہ پایا اور تھوڑا آگے بڑھ کر اور پھر تھاہ لے کر پندرہ پُرسہ پایا۔ اور اس ڈر سے کہ مُبادہ چٹانوں پر جا پڑیں جہاز کے پیچھے سے چار لنگر ڈالے اور صبح ہونے کے لئے دُعا کرتے رہے"۔

دن نکلنے پر طُوفانی ساحل دُھند لے دُھندلے نظر آنے لگے مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کس سر زمیں کا حصہ ہیں۔ چنانچہ بُت پرست ملاحوں نے دل چھوڑ دیا اور مایُوس ہو گئے۔ "ملاحوں نے چاہا کہ جہاز سے بھاگ جائیں" اور اس بہانے سے کہ گلی سے لنگر ڈالیں ڈونگی کو سمندر میں اُتارا۔ وہ بھاگنے کا انتظام کر چکے تھے جب پولُس نے اُن کی اس کمینہ حرکت کو بھانپا۔ چنانچہ اُس نے اُن کے ناپاک عزائم سے صوبیدار کو مطلع کر دیا۔ اس پر سپاہیوں نے ڈونگی کی رسیاں کاٹ کر اُسے چھوڑ دیا۔

مشکل وقت ابھی آنے والا تھا۔ رسُول نے دوبارہ اُن سے اُمید افزا کلام کیا۔ اور تمام ملاحوں، مسافروں سے کھانا کھانے کی التماس کی۔ "اور جب دن نکلنے کو ہوا تو پولس نے سب کی منت کی کہ کھانا کھالو اور کہا کہ تم کو انتظار کرتے کرتے اور فاقہ کھینچتے کھینچتے آج چودہ دن ہو گئے اور تُم نے کچھ نہیں کھایا۔ اس لئے تمہاری منت کرتا ہوں کہ کھانا کھالو کیوں کہ اس پر تمہاری بہتری موقوف ہے اور تُم میں سے کسی کے سر کا ایک بال بیکا نہ ہو گا۔ .

یہ کہہ کر اُس نے روٹی لی اور اُن سب کے سامنے خُدا کا شکر کیا اور توڑ کھانے لگا۔ پھر اُن سب کی خاطر جمع ہوئی اور آپ بھی کھانا لگے اور ہم سب مل کر جہاز میں دو سو چھہتر (۷۶) آدمی تھے۔ جب وہ کھا کر سیر ہوئے تو کہیوں کو سمندر میں پھینک کر جہاز و ہلکا کرنے لگے"۔

دن پوری طرح نکل آیا لیکن انہیں کوئی ایسی نشانی نہ ملی جس کی مدد سے وہ اپنے حدود اربعہ سے واقف ہو سکتے۔ "جب دن نکل آیا تو انہوں نے اس ملک کو نہ پہنچانا مگر ایک کھاڑی دیکھی جس کا کنارا صاف تھا اور صلاح کہ اگر ہو سکے تو جہاز کو اُس پر چڑ ھا لیں۔ پس لنگر کھول کر سمندر میں چھوڑ دیئے اور پتواروں کی بھی رسیاں کھول دیں اور اگلا پال ہوا کے رُخ پر چڑھا کر اُس کنارے کی طرف چلے۔ لیکن ایک ایسی جگہ جا پڑے جس کی دونوں طرف سمندر کا زور تھا اور جہاز زمین پر ٹک گیا۔ پس گلہی تو دھکا کھا کر پھنس گئی دُنبالہ لہروں کے زور سے ٹُوٹنے لگا۔ "

پولُس اور دوسرے قیدی ڈرے کیونکہ جو انہیں اب نظر آرہا تھا وہ جہاز کے ٹُوٹنے سے زیادہ ہولناک تھا۔ سپاہیوں نے دیکھا چونکہ اب ہر ایک خشکی پر پہنچنے کی کوشش میں ہے چنانچہ ہم قیدیوں کو بھاگنے سے نہ روک سکیں گے۔ کیونکہ ہر ایک کو اپنی ہی جان بچانے کی فکر لاحق تھی۔ اور اگر اس دوران کوئی قیدی کم ہو گیا تو جو اُن کی نگرانی کرنے کے ذمہ دار ہیں اُن کی اپنی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔ چنانچہ سپاہیوں نے چاہا کہ تمام قیدیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔ رومی قانون اس ظالم پالیسی کی اجازت دیتا تھا۔ اس تجویز پر شاید فوراً عمل کا حُکم دے دیا جاتا۔ لیکن صوبیدار جُو لیس جانتا تھا کہ پولُس ہماری جانو کو اب تک محفوظ رکھنے کا وسیلہ بنا رہا ہے، اور وہ اس بات کا قائل تھا کہ خُدا اُس کے ہمراہ ہے۔ اس لئے وہ پولُس کو کوئی نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تھا۔ اس خیال کے تحت اُس نے حُکم دیا "لیکن صوبہ دار نے پولُس کو بچانے کی غرض سے ان کو اس ارادہ سے باز رکھا اور حُکم دیا کہ جو تیر سکتے ہیں پہلے کُود کر کنارے پر چلے جائیں اور باقی لوگ بعض تختوں پر اور بعض جہاز کی اور چیزوں کے سہارے سے چلے جائیں اور اسی طرح سب کے سب خشکی پر سلامت پہنچ گئے" اور جب حاضری کے لئے نام پُکارے گئے تو ایک شخص بھی کم نہ نکلا۔

برباد شُدہ جہاز کے مسافروں کے ساتھ ملیتے کے اجنبی بڑی مہربان سے پیش آئے۔ "انہوں نے آگ جلائی" لوقا لکھتا ہے " اُن اجنبیوں نے ہم پر خاص مہربانی کی کیوں کہ مینہ کی جھڑی اور جاڑے کے سبب سے اُنہوں نے آگ جلا کر ہم سب کی خاطر کی۔ جب پولُس نے لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے آگ میں ڈالا تو ایک سانپ گرمی پا کر نکلا اور اُس کے ہاتھ پر لپٹ گیا۔ جس وقت اُن اجنبیوں نے وہ کیڑا اس کےہاتھ سے لٹکا ہوا دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنےلگے کہ ب شک یہ آدمی خُونی ہے۔ اگرچہ سمندر سے بچ گیا تو بھی عدل اُسے جینے نہیں دیتا۔ پس اُس نے کیڑے کو آگ میں جھٹک دیا اور اُسے کچھ ضرر نہ پہنچا۔ مگر وہ منتظر تھے کہ اُس کا بدن سُوج جائے گا یا یہ مر کر یکا یک گر پڑے گا۔ لیکن جب دیر تک انتظار کیا اور دیکھا کہ اُس کو کچھ ضرر نہ پہنچا تو خیال کر کے کہا کہ یہ توکوئی دیوتا ہے"۔

جہاز کے تمام مسافروں نے ملیتے میں کم و بیش تین ماہ قیام کیا۔ پولُس اور اس کے ہمخدمت بھائیوں نے کئی بار وہاں انجیل کی منادی کی۔ خُدا وند نے اُن کے ذریعہ وہاں بڑے بڑے عجائب دکھائے۔ پولُس کی وجہ سے جہاز پر کے تمام مسافروں کی بڑی خاطر تواضع ہوئی، تمام حاجتیں رفع کی گئیں اور جب ملیتے سے روانہ ہوئے تو جہاز پر جن جن چیزوں کی اُنہیں ضرورت تھی ان اجنبیوں نے مہیا کر دیں۔ وہاں کے نمایاں واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لوقا لکھتا ہے۔

"وہاں سے قریب پُبلیُس نام اُس ٹاپو کے سردار کی ملک تھی۔ اس نے گھر لے جا کر تین دن تک بڑی مہربانی سے ہماری مہمان کی۔ اور ایسا ہوا کہ پُبلیُس کا باپ بُخار اور پیچس کی وجہ سے بیمار پڑا تھا۔ پولُس نے اس کے پاس جا کر دُعا کی اور اس پر ہاتھ رکھ کر شفا دی۔ جب ایسا ہوا تو باقی لوگ جو اُس ٹاپو میں بیمار تھے آئے اور اچھے کئے گئے۔ اور اُنہوں نے ہماری بڑی عزت کی اور چلتے وقت جو کچھ ہمیں درکار تھا جہاز پر رکھ دیا"۔

باب ۴۳ - روم میں

بحری جہاز ملنے پر صوبیدار اور اُس کے قیدی روم کی طرف روانہ ہو گئے۔ "تین مہینے کے بعد ہم اسکندریہ کے ایک جہاز پر روانہ ہوئے جو جاڑے بھر اس ٹاپو میں رہا تھا اور جس کا نشان دیسکوری تھا۔ اور سُر کُوسہ میں جہاز ٹھہرا کر تین دن رہے۔ اور وہاں سے پھیر کھا کر ریگُیم میں آئے اور ایک روز بعد دکھنا چلی تو دوسرے دن اٹلی کے کنارے پُیتلی میں آئے۔

اس جگہ ہمیں چند مسیح بھائی مل گئے اوراُنہوں نے پولُس کی منت کی کہ وہ اُن کے ساتھ سات دن تک رہے جس کی اجازت صوبیدار نے دے دی۔ جب سے روم میں بھائیوں نے پولُس کا خط موصول کیا تھا اسی وقت سے وہ پولُس سے ملنے کے لئے بیتاب تھے۔ وہ نہیں سوچتے تھے کہ وہ قیدی بن کر اُن کے ہاں آئے گا، مگر اب اُس کی مصیبتوں کے سبب وہ اور بھی انہیں عزیز ہوگیا۔ پُتیلی سے روم کا فاصلہ ایک سو چالیس میل کا تھا اور بندر گاہ ہونے کے ناطہ میں شہر سے اُس کا مسلسل رابطہ رہتا تھا۔ جب روم کے مسیحیوں کو پولُس کی آمد کی خبر ملی تو بعض وہاں سے اُسے ملنے اور خُوش آمدید کہنے کو چل پڑے۔

جہاز سے اُترنے کے آٹھویں دن صوبیدار اور قیدی روم کی طرف چل پڑے۔ یُولیُس پولُس کو جتنی رعایت دے سکتا تھا اس نے مرحمت فرمائی۔ مگر وہ قیدی پن کی حالت کو نہ بدل سکتا تھا اور نہ ہی اُس کی زنجیریں جو محافظ سپاہیوں کے ساتھ بندھی تھیں کھول سکتا تھا۔ لہٰذا دُنیا کے جس مہذب ترین شہر کو وہ عرصہ سے دیکھنے کا متمنی تھا وہاں وہ بوجھل دل کے ساتھ پہنچا۔ یہ حالات اُن حالات سے کس قدر فرق تھے جن کی وہ توقع رکھتا تھا۔ اُسے کیا معلوم تھا وہ قیدی بن کر روم پہنچے گا۔ اب وہ کس طرح زنجیروں میں جکڑا ہوا انجیل کی منادی کرے گا؟ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے اُس کی روم میں سچائی کے لئے بہت سی رُوحوں کو جیتنے کی اُمید معدوم ہو گئی ہے۔

آخر کار مسافر اپئیس کے چوک میں پہنچے جو روم سے چالیس میل دُور تھا۔ جب وہ بھیڑ میں سے گزر رہے تھے تو دیکھنے والوں نے جب ایک اُدھیڑ عُمر سفید بالوں والے شخص کو دیکھا تو سمجھے کوئی نامی گرامی مُجرم ہے۔ اس پر انہوں نے اُسے حقارت، نفرت اور تضحیک بھری نظروں سے دیکھا۔

پھر یُوں ہُوا کہ اُس بھیڑ میں سے کوئی اچانک لپک کر قیدی کے گلے لگ گیا، وہ نہ صرف خُوشی منا رہا تھا بلکہ اُس کی آنکھوں سے خُوشی کے آنسو بھی ٹپک رہے تھے اور اس نے قیدی کا یوں خیر مقدم کیا جیسے بیٹا باپ سے مدتوں بعد ملا ہو۔ اس طرح کا منظر بار بار دیکھنے کو ملا کیونکہ روم میں بہتیری آنکھیں اُس کو دیکھنے کے لئے ترس رہی تھیں۔ زنجیروں میں جکڑے ہوئے قیدی کو بعض نے کُرنتھس میں زندگی کا کلام سُناتے دیکھا تھا اور بعض نے فلپی اور افسس میں، اس لئے اُنہوں نے اُسے پہچان لیا۔

جیسے کہ پُرتپاک محبت سے بھر پُور شاگرد اپنے روحانی باپ کےچوگرد جمع تھے تو باقی ساری کمپنی بھی ایک جگہ جم کر کھڑی ہو گئی۔ اس تاخیر پر سپاہیوں کے صبر کا پیالہ لبریز ہو گیا تاہم اُنہوں نے اس پُر طرب محفل میں مداخلت کرنا نہ چاہی کیونکہ اُنہوں نے بھی اپنے اس قیدی (پولس) کی عزت و احترام کرنا سیکھ لیا تھا۔ اس زخمی اور درد سے رنجُور چہرے میں سے شاگرد یسُوع کا پر تو (عکس) دیکھ سکتے تھے انہوں نے پولُس کو یقین دلایا کہ وہ نہ تو اُسے بُھولے تھے اور نہ ہی پیار کرنا ترک کیا تھا۔ بلکہ وہ اُس کے اُس اطمینان،

اُمید اور خُوشی کے لئے قرضدار ہیں جو اس نے انہیں مسیح عطا کی۔ اگر اجازت ہوتی تو وہ جلوس کی صُورت میں اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر شہر لے آتے۔

بھائیوں کو دیکھ کر پولُس کے ان چند الفاظ کی قدر و منزلت اور اہمیت کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں جو اس نے ادا کئے "پولس نے انہیں دیکھ کر خُدا کا شکر کیا اور اس کی خاطر جمع ہوئی" آنسو بہانے اور ایمانداروں کی دلجوئی کے دوران جو اس کی زنجیروں کے باعث شرمندہ نہ تھے رسُول نے اونچی آواز میں خُدا کا شکر ادا کیا۔ غم و اندوہ کا وہ بادل جو اس کی روح پر چھا گیا تھا اُٹھ گیا۔ اسکی مسیحی زندگی دکھوں، تکلیفوں اور مایوسیوں سے عبارت تھی مگر آج اسے اس کا کثرت سے اجر ملا۔ چنانچہ ثابت قدمی اور بڑی خُوشی سے وہ اپنی ظاہر کیا۔ وہ جانتا تھا کہ قید و بند اور مصیبتیں اس کی منتظر ہیں، مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُن کے وسیلہ سے وہ اُن رُوحوں کو آزاد کرائے گا جو ابلیس کے نرغے میں پھنس چُکی ہیں۔ اس لئے مسیح کی خاطر وہ اُن دُکھوں پر خُوش تھا۔

روم پہنچ کر صوبیدار نے قیدیوں کو شہنشاہ کے محافظ کپتان کے حوالے کر دیا۔ اس نے فیستس کے خط کے ساتھ پولُس کی اچھی سفارش کی۔ لہٰذا رسُول کو قید خانہ میں پھینکنے کی بجائے اُسے اجازت مل گئی کہ وہ اپنے کرائے کے گھر میں رہ سکے۔ گو ابھی تک وہ متواتر زنجیر میں جکڑا ہُوا ایک سپاہی کی نگرانی میں تھا، تاہم اُسے اجازت تھی کہ اُس کے دوست اُسے مل سکیں اور وہ خُود مسیح کے کام کی بڑھتی کے لئے اپنے مشن کو جاری رکھے۔

بہت سے یہودیوں کو جن کا چند سال پہلے روم میں داخلہ ممنوع تھا اب اُنہیں روم بھی میں آنے کی اجازت مل گئی۔ اس لئے وہاں کافی تعداد میں یہودی نظر آنے لگے۔ اس سے پہلے کہ اُس کے دُشمن ان کے ذہنوں میں نفرت بھر دیتے رسُول نے ان ہی کو پہلے اپنے اور اپنے کام کے بارے بتانا چاہا۔ چنانچہ روم میں پہنچنے کے تین دن بعد اُس نے یہودیوں کے رئیسوں کو اکٹھا بُلایا اور اُنہیں بڑی سادگی سے بتایا کہ وہ کیوں روم میں قیدی بن کر آیا ہے؟ چنانچہ اس نے ان سے کہا "اے بھائیوں! ہر چند میں نے اُمت کے اور باپ دادا کی رسموں کے خلاف کچھ نہیں کیا تو بھی یروشلیم سے قیدی ہر کر رومیوں کے ہاتھ حوالہ کیا گیا اُنہوں نے میری تحقیقات کر کے مجھے چھوڑ دینا چاہا کیوں کہ میرے قتل کا کوئی سبب نہ تھا۔ مگر جب یہودیوں نے مخالفت کی تو میں نے لاچار ہو کر قیصر کے ہاں اپیل کی مگر اس واسطے نہیں کہ اپنی قوم پر مجھے الزام لگانا تھا۔ پس اس لئے میں نے تمہیں بُلایا ہے کہ تُم سے ملوں اور گفتگو کروں کیوں کہ اسرائیل کی اُمید کے سبب سے میں اس زنجیر سے جکڑا ہوا ہوں۔ "

اس نے یہودیوں کے بارے کوئی ایسی بُری بات نہ کہی جسکی وجہ سے وہ دُکھ سہہ رہا تھا اور نہ ہی اُس نے اُس سازش کا ذکر کیا جس کے تحت وہ اُسے قتل کرنا چاہتے تھے۔ اُس کے کلام میں مہربانی اور احتیاط شامل تھی۔ وہ ذاتی توجہ کا خواہاں تھا نہ دلجوئی کا۔ بلکہ سچائی کا دفاع کرنا چاہتا تھا تاکہ انجیل کی بڑائی ہو۔

اس کے جواب میں اُس کے سامعین نے بتایا کہ انہیں نہ اعلانیہ اور نہ ہی خفیہ اُس کے بارے کسی طرح کے الزامات کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اور نہ ہی روم میں کوئی یہودی آیا ہے جس نے آپ پر کیس طرح کی نالش کی ہو۔ بلکہ انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ خُود یہ جاننا چاہتے ہیں کہ مسیح میں تیرے ایمان کی کیا وجہ ہے۔ جہاں تک اس فرقے کا تعلق ہے "ہر جگہ اس کے خلاف کہتے ہیں"۔

"ہمارے پاس یہودیہ سے تیرے بارے خط آئے نہ بھائیوں میں سے کسی نے آ کر تیری کچھ خبر دی نہ بُرائی بیان کی۔ مگر ہم مناست جانتَ ہیں کہ تُجھ سے سُنیں کہ تیرےخیالات کیا ہیں۔ کیوں کہ اس فرقہ کی بابت ہمکو معلُوم ہے کہ ہر جگہ اس کے خلاف کہتے ہیں"۔

چونکہ انہوں نے خُود یہ خواہش ظاہر کی کہ اس پر پولُس نے کہا کہ کوئی دن مقرر کر لیں جب وہ انجیل کی سچائی بیان کر سکے۔ اور جو دن مقرر کیا گیا اُس دن بہت سے لوگ جمع ہو گئے"اور وہ خُدا کی بادشاہی کی گواہی دے دے کر اور موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں سے یسُوع کی بابت سمجھا سمجھا کر صبح سے شام تک ان سے بیان کرتا رہا"۔ اُس نے اپنا تجربہ بھی بیان کیا اور عہد عتیق سے بڑی سادگی، ایمانداری اور قُوت کے ساتھ دلائل پیش کئے۔

پولُس نے بڑی سادگی سے سمجھایا کہ مذہب رسموں رواجوں پر ہی مبنی نہیں ہوتا اور نہ ہی عقائد اور نظریات پر۔ اگر یہ ایسا ہوتا تو جسمانی شخص اُسے تحقیق کر کے سمجھ پاتا جیسے وہ دُنیا کی دوسری چیزوں کو سمجھ لیتا ہے۔ پولُس نے سکھایا کہ مذہب ایک عملی، اور بچانے والی قُوت کا نام ہے۔ اور اس کے کُلی اصول ذات الہٰی سے صادر ہوتے ہیں۔ یہ انسان کا خُدا کے ساتھ ذاتی تجربہ ہے جو اُ س کی رُوح کو نیا بنا دینے کی قُدرت رکھتا ہے۔

اس نے دکھایا کہ کس طرح موسیٰ نے بنی اسرائیل کی آنے والے مسیح کی طرف توجہ دلائی جس کی طرف اُنہیں متوجہ ہونا تھا اور صحیفوں سے واضح کیا۔ کس طرح تمام نبیوں نے اس کی گواہی دی تھی کہ وہی ہمارے گناہوں کا علاج ہے۔ وہی جو بے گناہ ہے وہی گناہوں کا کفارہ دے گا۔ اُس نے اُن کی رسوم میں خرابیاں ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی۔ مگر اُس نے اُنہیں یہ ضرور کہا کہ جب تُم ان رسموں پر بڑی پابندی کے ساتھ عمل کر رہے تھَ اسی وقت تُم اس عظیم قُربانی کو رد کر رہے تھے جس کی یہ رسم قُربانیاں نظیر تھیں۔

پولُس نے بتایا کہ میں یسُوع کو غیر تائب حالت میں جانتا تھا، ذاتی اور شخصی طور پر تو میں اس سے واقف نہ تھا۔ بلکہ جیسا دوسرے سوچتے تھے میں بھی وہی گمان کرتا تھا کہ جب وہ آئے گاتو اُس کی سیرت اور کام اس طرح کا ہو گا یا اُس طرح کا ہو گا۔ (اُن کا گمان تھا کہ وہ بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا)۔ اور بتایا کہ میں نے یسُوع ناصری کو رد کر دیا کیوں وہ (ہمارے خیال کے مطابق) ہمارے معیا ر پر پُورا نہ اُترا۔ لیکن اب پولُس کے نظریات مسیح اور اس کے مشن کے بارے بڑے روحانی اور جلالی تھے کیونکہ اب وہ تبدیل شدہ نیا انسان تھا۔ پولُس نے بڑے دعوے اور پُورے وثوق سے کہا کہ میں میں مسیح یسوع کو اُن کے سامنے جسمانی کے طور پر پیش نہیں کر سکتا تھا۔ ہیرو دیس نے اُسے بشریت کے عالم میں دیکھا تھا۔ حنا نے اُسے دیکھا تھا۔ پلا طُس، سرداروں اور کاہنوں نے اسے انسانی جامے میں دیکھا تھا مگر اُن میں سے کسی نے بھی اسے جلالی نجات دہندہ کے رُوپ میں نہ دیکھا تھا۔ ایمان سے مسیح یسُوع کو سمجھنا، اس کے بارے روحانی علم رکھنا، اسکو انسانی روپ میں دھرتی پر دیکھنے اور اس سے شناسائی کرنے کی خواہش سے کہیں زیادہ ہے۔ وہ رفاقت جس کا لطف پولُس اب اٹھا رہا تھا وہ انسانی رشتوں کی رفاقت سے کہیں گہری اور مستحکم تھی۔

جیسے ہی پولُس نے جو جانتا تھا اور جو اس نے دیکھا تھا اس کی گواہی دی کہ مسیح یسوع ہی بنی اسرائیل کی اُمید ہے تو جو ایمانداری سے سچائی کی تلاش میں تھے قائل ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ بعض کے ذہنوں پر یہ ایسا

نقش بن گیا جو تاقیامت کھر چا نہ جاسکا۔ مگر دوسروں نے ہٹ دھرمی سے صحیفوں کی گواہی کو اس کی زبانی قبول کرنے سے انکار کر دیا جس پر رُوح القدس نے خُود سب کچھ آشکارہ کر رکھا تھا۔ وہ اس کے دلائل کا مقابلہ تو نہ کر سکے مگر انہوں نے اس کے فیصلوں سے انکار کر دیا۔

پولپس کو روم میں آئے ہوئے کئی ماہ گذرنے کے بعد یروشلیم سے پولُس پر الزامات عائد کرنے والے آگئے۔ انہیں پہلے بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا۔ اور اب جب کہ پولس کو رومی عدالت کے سامنے پھر پیش ہونا تھا وہ اس بار شکست سے دوچار ہونا نہیں چاہتے تھے۔ لوسیاس، فیلکس، فیستس اور اگر پانے تو پہلے ہی اس کی بے گناہی کا اقرا کر لیا تھا۔ قیصر کو ورغلا کر اُس کی حمایت حاصل کرنے میں دشمنوں نے اپنی کامیابی کی اُمید خیال کی۔ مزید تاخیر اُن کے مقاصد کو تقویت دے سکتی تھی تاکہ وہ اپنے منصوبے کی تکمیل کر سکیں، لہٰذا اُنہوں نے پولُس پر الزامات لگانے اور خُود حاضر ہونے میں تاخیر کا مظاہرہ کیا۔

مگر خُدا وند کا کرشمہ دیکھئے کہ اس تاخیر کا نتیجہ انجیل کی بڑھتی کا باعث ہوا۔ پولُس کے نگرانوں کی مہربانی سے پولُس کو کشادہ آرام دہ گھر میں رہنے کی اجازت مل گئی جہاں وہ اپنے دوستوں سے آزادانہ مل سکتا تھا اور جتنے وہاں سُننے کے لئے آتے ان کو روزانہ سچائی کی گواہی دیتا۔ یوں دو سال تک اُس نے خُدا وند کی خدمت جاری رکھی۔ ”اور وہ پُورے دو برس اپنے کرائے کے گھر میں رہا۔ اور بغیر روک ٹوخ کے خُدا کی بادشاہی کی منادی کرتا اور خُدا وند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا۔“

اس دوران وہ ان کلیساوں کو بھی نہ بُھولا جو اس نے مختلف جگہوں پر قائم کی تھیں۔ یہ محسُوس کر کے کہ نئے ایمانداروں کو خطرات پیش آ سکتے ہیں، اُن خطرات سے محفُوظ رکھنے کے لئے پولُس نے انہیں عملی ہدایات اور آگاہی کے خطوط روانہ کئے تاکہ جہاں تک ممکن ہو اُن کی ضروریات (رُوحانی) پُوری ہو سکیں۔ روم ہی سے اُس نے خُدا کے لئے وقف شدہ کار گزار بھیجے۔ نہ صرف اُن کلیساوں میں جو اُس نے قائم کی تھیں بلکہ اُن علاقوں میں بھی جہاں وہ پہنچ نہ پایا تھا۔ ان کارگزاروں نے اچھے چرواہے کی طرح اس کام کو خُوب سنبھالا جو پولُس نے شُروع کیا تھا اور وہ پولُس کو کلیسیا کی حالت اور ان خطرات سے بھی مسلسل آگاہ کرتے رہتے جو انہیں در پیش ہوتے۔ اور پولُس اُن کی ضرورت کے مطابق قابل نگران کی طرح روم سے ہی اُن کی نگرانی کرتا۔

اب جبکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہلےکی طرح آزادانہ خدمت سے محرُوم ہے اور پہلے کی طرح کلیسیاوں میں جا کر خدمت نہیں کر سکتا، اُسی دوران دُور دراز علاقوں تک اس کی خدمت اور دیرپا رہنے والی تاثیر پہنچ رہی تھی۔ مسیح کا قیدی ہوتے ہوئے اسے اپنے بھائیوں کے جذبات و میلانات پر زیادہ مضبوط گرفت تھی۔ اور مسیح کی خاطر قیدی کے لکھے ہوئے کلام کی عزت توقیر اُس وقت سے کہیں زیادہ تھی جب وہ شخصی طور پر بھائیوں اور کلیساوں کے ساتھ تھا۔ جب تک پولُس ان کلیساوں سے جدا نہ ہو گیا ایمانداروں کو پتہ نہ چلا کہ پولس کس قدر ان کی خاطر بھاری ذمہ داری نبھا رہا تھا۔ اس وقت انہوں نے وہ ذمہ داریاں اور بوجھ نہ اُٹھائے کیوں کہ ان میں پولُس کی سی حکمت کی کمی تھی نہ ان میں اس جیسی ہمت تھی نہ سلیقہ، مگر اب اُنہیں اپنے تجربات کے لئے ان اسباق کو سیکھنا تھا جنکو اُنہوں نے ترک کر دیا تھا۔ چنانچہ اب انہوں نے اُس کے تنبیہ کے کلام، مشوروں اور ہدایات کی قدر کی جن کی اس وقت پرواہ نہ کی جب وہ ان کے ساتھ تھا۔ اور اب جبکہ وہ قید میں تھا، اس لمبی قیدوبند میں اس کی ہمت کو دیکھ کر مسیح کے مشن کے لئے ان کے جوش و جذبہ میں حیرت انگیز اضافہ ہوا۔

روم میں پولُس کے مدد گاروں میں اُس کے کئی پہلے ساتھی کارگذار اور ہم خدمت گزار بھائی تھے لوقا طبیب جو یروشلم میں سفر کے دوران اس کے ہمراہ تھا، وہ پھر دو سالہ قیصریہ میں قیدو بند کے دوران بھی اور روم کے ل بحری جہاز کے خطرناک سفر بھی اس کے ساتھ تھا۔ بلکہ اب بھی اس کے پاس تھا، وہاں تیمتھیس بھی اس کی دلجوئی کے لئے موجود تھا۔ تخُکس "پیارا بھائی اور دیانتدار خادم اور خُدا وند میں ہمخدمت پولُس کے پاس تھا۔ دیماس اور مرقس بھی اس کے ساتھ تھے۔ ارسترخُس اور اپفراس وہ اس کے ساتھ قید تھے۔ کُلسیوں ۱۴۔۷:۴

مرقس کی ابتدائی مسیحی زندگی میں اسی وقت سے مسیحی تجربہ نے گہرائی پکڑنا شُروع کر دی جب اس نے مسیحی ہونا کا اقرار کر لیا تھا۔ اور جونہی اس نے مسیح کی زندگی اور موت کے بارے تحقیق اور مطالعہ کیا نجات دہندہ کے مشن اور اس کےدکھوں اور کشمکش کے بارے نظریہ واضح ہو گیا۔ مسیح کے ہاتھوں اور پاوں میں داغوں کا مطالعہ کر کے جو اسے انسانی خدمت کے عوض لگے تھے اور مرتے ہوئے گنہگاروں کو بچانے کے لئے جو اس نے قربانی دی مرقس مسیح کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے بہ رضا و رغبت تیار ہو گیا۔ اب وہ پولُس قیدی کے دکھوں میں شامل تھا تو وہ اچھی طرح سمجھ گیا کہ مسیح کو حاصل کرنا ابدی منافع ہے جبکہ دُنیا کو حاصل کرنا ابدی نقصان ہے۔ سخت تکلیف اور پریشانی کے عالم میں بھی مرقس مسلسل پولُس کا ثابت قدم مددگار رہا۔

دیماس تو تھوڑی دیر کے لئے ثابت قدم رہا مگر بعد میں مسیح کی خدمت کو ترک کر دیا۔ اس کے حوالے سے پولُس نے لکھا "دیماس نے اس موجودہ جہاں کو پسند کر کے مجھے چھوڑ دیا"۔ ۲۔ تیمتھیس ۴:۱۰---- اس موجودہ جہان کو حاصل کر نے کے لئے اس نے خُدا وند کی بلاہٹ کو ٹھکرا دیا۔ یہ کتنا تنگ نظری کا سودا تھا۔ دنیاوی جاہ و دولت حاصل کر کے دیماس پھر بھی غریب تھا۔ (بیشک اس کے پاس دھن دولت ہو گا) اس کے برعکس مرقس کی خاطر دُکھ سہنا قبول کیا چنانچہ اس کے پاس ابدی دولت کے خزانہ آسمان میں جمع ہو گئے اور وہ خُداوند اور اس کے بیٹے کے ساتھ آسمانی خزانوں کا وارث بن گیا۔

روم میں پولُس کی خدمت کے ذریعہ جن لوگوں نے مسیح یسُوع کو اپنا لیا اُن میں بُت پرست اُنیسمُس بھی تھا۔ وہ فلیمون کا غلام تھا اور دھوکہ دے کر اس کے ہاں سے روم بھاگ آیا تھا۔ جبکہ فلیمون دیانتدار مسیح تھا۔ پولُس نے پہلے اس بد نصیب غلام اُنیسمُس کی غربت کو دُور کرنے کے بارے سوچا تاکہ بعد میں مسیح کی صداقت کا نور اس کے دل و دماغ میں چمکائے۔ اُنیسمُس نے خُدا کے کلام کو سُنا، اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور مسیح کو اپنے دل میں اُتار کر اپس کا غلام بن گیا۔

اُنیسمُس نے مُخلصی اور ایمانداری اور پرہیزگاری کے ذریعہ پولُس کا دل جیت لیا۔ وہ ہر طری سے پولُس کے آرام کا خیال رکھتا اور انجیل کو ترقی و وسعت دینے میں اس کا جوش و جذبہ دیدنی تھا۔ پولُس نے اُس میں وہ خوبیاں دیکھیں جو اُسے مشنری خدمت میں مفید مددگار بنا سکتی تھیں۔ چنانچہ اُس نے اُسے مشورہ دیا کہ وہ جلد فلیموں کے پاس چلا جائے گا، اس سے معافی مانگے اور مستقبل کے لئے پلان بنائے۔ رسُول نے وعدہ کیا کہ وہ رقم جو تُو اُس کے ہاں سے چُرا لایا ہے اس کا میں ذمہ لیتا ہوں۔ ایشیا صغیر میں مختلف کلیسیاوں کو خط دینے کے لئے تُخکس کے ساتھ ہی پولُس نےاُنیسمُس کو بھی بھیج دیا۔ اس غلام کے لئے یہ بڑا کڑا امتحان تھا کہ وہ

اپنے اُس آقا کے پاس واپس جائے جسے اُس نے ٹھگا تھا۔ چونکہ اب وہ حقیقی طور پر تبدیل ہو چُکا تھا اس لئے اُس نے اُس فرائض سے انحراف نہ کیا۔

پولُس نے اُنیسمُس کو ہی خط دیا تا کہ فلیموں کو پہنچا دے۔ جس میں پولُس نے اُنیسمُس کی تبدیلی کی وجہ بتائی اور التماس کی کہ اُسے خدمت کے لئے اپنے پاس رکھ لے۔ خط مسیحی سلام و محبت کے ساتھ شُروع کیا گیا جیسے دوستوں اور ہم خدمت بھائیوں کو لکھا کرتے ہیں "فضل اور اطمینان ہمارے خُدا اور خُداوند مسیح کی طرف سے تمہیں حاصل ہوتا رہے۔ میں تیری اس محبت کا اور ایمان کا حال سُنکر جو سب مقدسوں کے ساتھ اور خُداوند یسُوع پر ہے۔ ہمیشہ اپنے خُدا کا شکر کرتا ہوں اور اپنی دعاوں میں تجھے یاد کرتا ہوں تاکہ تیرے ایمان کی شراکت تمہاری ہر خوبہ کی پہچان میں مسیح کے واسطے موثر ہو۔ کیوں کہ اے بھائی! مجھے تیری محبت سے بُہت خوشی اور تسلی ہوئی اس لئے کہ تیرے سبب سے مقدسوں کے دل تازہ ہوئے ہیں"۔ پولیس نے فلیمون کو بتایا کہ اُنیسمُس میں ہر اچھی خُوبی مسیح کے فضل سے ہی پیدا ہوئی ہے۔ اسی نے ہی اُس کی نفرت اور گناہ بھری زندگی میں یہ تفاوت پیدا کر دی ہے۔ وہی فضل سب اوباشوں اور بد معاشوں کو خُدا کے مُفید بچے بچیاں بننے کی قُوت اور قُدرت رکھتا ہے۔ پولُس چاہتا تو فلیمون کو لکھتا کہ مسیحی ہوتے ہوئے تمہارا فرض بنتا ہے، مگر اس نے بڑی حلیم اور فروتن زبان استعمال کی۔

"میں بوڑھا پولُس بلکہ اس وقت مسیح یسُوع کا قیدی بھی ہو کر محبت کی راہ سے التماس کروں۔ سو اپنے فرزند اُنیسمُس کی بابت جو قید کی حالت میں مجھ سے پیدا ہوا تجھ سے التماس کرتا ہوں۔ پہلے تو وہ کچھ تیرے کام کا نہ تھا مگر اب تیرے اور میرے دونوں کے کام کا ہے"۔

پولُس نے اُنیسمُس کی تبدیلی کے پیش نظر فلیموں سے التماس کی کہ اپنے بیٹے کی طرح قبول کرے "غلام کی طرح نہیں بلکہ غلام سے بہتر بھائی کی طرح" پولُس نے خواہش ظاہر کی کہ میں اُسے اپنے پاس قید میں خدمت کے لئے رکھنا چاہتا تھا مگر تیری اجازت کے بغیر رکھنا مناست نہ جانا۔

پولُس کو اچھی طرح معلوم تھا کہ مالک غلاموں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔ اور اُسے یہ بھی معلُوم تھا کہ اُنیسمُس کے بُرے کردار کی وجہ سے فلیموں بھی اس کے ساتھ کیسے پیش آئے گا؟ اس نے اس کو اس انداز میں لکھا تاکہ ایک مسیحی ہونے کے ناطے میں وہ اُنیسمُس سے ہمدردی اور نرم دلی سے پیش آئے۔ اُنیسمُس کی تبدیلی نے ایمان میں اُسے بھائی کا رُتبہ دے دیا تھا، اگر اس نو مرید پر کسی طرح کا ظلم و تشدد ہوتا تو پولُس سمجھتا کہ یہ ظلم خُود اُس پر ہُوا ہے۔

پولیس نے رضا کارانہ اُنیسمُس کے قرض کا ذمہ اُٹھا لیا تاکہ اُسے سزا کی رسوائی سے بچا سکے۔ چنانچہ فلیموں کو اس نے اپنے ہاتھ سے یوں لکھا۔ "پس اگر تُو مجھے شریک جانتا ہے تو اُسے اس طرح قبول کرنا جس طرح مجھے۔ اور اگر اُس نے تیرا کچھ نقصان کیا ہے یا اُس پر تیرا کچھ آتا ہے تو میرے نام لکھ لے۔ میں پولُس اپنے ہاتھ سے لکھتا ہوں کہ خُود ادا کروں گا"۔

تائب دل گنہگاروں کے لئے مسیح کی محبت کی یہ کتنی نظیر ہے۔ غلام جس نے اپنے مالک کو ٹھگا ہے اس کے پاس قرض چُکانے کو کچھ بھی نہیں۔ وہ گنہگار جس نے خُدا کو کئی سالوں سے ٹھگا ہے اور اس کے پاس قرض

بیباق کرنے کو کچھ بھی نہیں۔ خُدا وند یسُوع مسیح، گنہگار اور خُدا کے درمیان یہ کہتے ہوئے آ گیا کہ میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں۔ گنہگار کو آزاد کر دو اس کی خاطر میں دُکھ برداشت کروں گا۔

قرض چُکا دینے کے بعد پولُس نے فلیموں کے بتایا کہ وہ خُود بھی رسُول کا کتنا قرضدار ہے۔ "اس کے کہنے کی کچھ حاجت نہیں کہ میرا قرض جو تجھ پر وہ تُو (فلیمون) خُود ہے"۔ کیونکہ پولُس کی وجہ سے وہ مسیحی ہوا تھا۔ چنانچہ پولُس نے اس سے التماس کی کہ جس طرح مقدسوں کو تیری وجہ سے خُوشی اور تسلی ہوتی ہے۔ میری اس درخواست کو قبول کر کے مجھے بھی خُوش کر دے "میں تیری فرمانبرداری کا یقین کرے تجھے لکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ جو کچھ میں کہتا ہوں تُو اس سے بھی زیادہ کرے گا۔"

پولُس کا خط فلیموں کے نام انجیل کی تاثیر غلام اور آقا کے تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ غلاموں کی خرید و فروخت کا کاروبار پُور ے روم میں ہوتا تھا۔ اور جن جن کلیسیاوں میں پولُس خدمت انجام دیتا تھا ان میں دونوں غلام اور آقا پائے جاتے تھے۔ شہروں میں جہاں غلاموں کی تعداد بُہت زیادہ تھی وہاں انہیں قابو میں رکھنے کے لئے بڑے سخت قوانین وضع کئے گئے تھے۔ رومی سرمایہ دار اکثر سینکڑوں غلام رکھتے جن میں ہر طبقے ، قوم اور ہر طرح کے ہنر اور جوہر رکھنے والے غلام شامل ہوتے۔ مالکوں کا ان بے بس لوگوں کی روحوں اور جسموں دونوں پر پُورا پُورا اختیار ہوا کرتا تھا، اور جو سزا چاہئیں ان کو دے سکتے تھے۔ اور اگر کوئی غلام بدلہ لینے یا خُود کو بچانے کے لئے اپنے مالک کے خلاف ہاتھ اُٹھاتا تو اُس کے پُورے خاندان کو عبرت ناک سزا دی جاتی نیز معمولی سی غلطی، حادثہ یا بے احتیاطی کی بڑی بے رحمی سے سزا دی جاتی۔

بعض مالک دوسروں کی نسبت زیادہ انسان دوست اور ہمدرد ہوا کرتے تھے۔ وہ دوسروں کی نسبت اپنے غلاموں پر زیادہ شفقت دکھاتے تھے۔ مگر اکثریت ایسے مال دار آقاوں کی ہُوا کرتی تھی جو عیش و نشاط ، کھاو اور شرابی اور ظالم ہوتے تھے۔ وہ غلاموں پر ظلم کر کے اُن کی زندگیوں کو جہنم بنا دیتے تھے۔ پُورے کا پُورا نظام نہایت ہی گھٹیا بن چُکا تھا۔

یہ پولُس کا کام نہیں تھا کہ وہ خُود سوسائٹی کے اس قائم شدہ نظام کو اچانک بدل دے۔ ایسا کرنے کو کوشش انجیل کی راہ میں باعث رکاوٹ ہو سکتا تھا، تاہم اُس نے خُدا وند کے رُوح کے تحت ہو کر اصول بتائے جو غلامی کی بنیادوں سے ٹکرائے تھے اور اگر ان پر عمل کیا جاتا تو وہ اس پُورے نظام کی جڑیں کھو کھلے کر سکتے تھے "اور خُدا وند رُوح ہے اور جہاں کہیں خُداوند کا روح ہے وہاں آزادی ہے"۔۲۔کرنتھیوں ۳:۱۷۔ جب ایک غلام تبدیل ہو جاتا ہے تو وہ مسیح کے بدن کا ایک عضو بن جاتا ہے اور کلیسیا اُسے بھائیوں میں سے ایک کی مانند سمجھتی ہے اور وہ اپنے مالک کے ساتھ انجیل کی برکات اور حقوق اور وعدوں کا وارث بن جاتا ہے۔ دوسری جانب رسُول نے غلاموں کو اُن کے فرائض کی نسبت لکھا "آدمیوں کو خُوش کرنے والوں کی طرح دکھاوے کے لئے خدمت نہ کرو بلکہ مسیح کےبندوں کی طرح دل سے خُدا کی مرضی پُوری کرو"۔ افسیوں ۶:۶۔

آقا اور غلام، بادشاہ اور رعیت، مبشر اور گنہگار جس نے مسیح کے خون میں معافی پائی ہے مسیحیت اُن کے درمیان نہایت ہی پختہ رشتہ قائم کر دیتی ہے "سب ایک ہی خُون میں دھوئے اور پاک صاف کئے گئے ہیں۔ سب کو ایک ہی رُوح نے زندگی بخشی ہے اور وہ سب مسیح میں ایک ہو گئے ہیں۔

باب ۴۴ - قیصر کا گھرانہ

حلیم اور فروتن طبقات میں انجیل عظیم ظفر یا بیاں حاصل کرتی ہے "بہت سے حکیم، بہت سے اختیار والے، بہت سے اشراف نہیں بلائے گئے"۔ ۱۔کرنتھیوں ۲۶:۱ --- اس لئے غریب اور بے یارو مدد گار پولُس قیدی سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ اعلیٰ طبقوں کے دولتمندوں کو جو رومی شہریت بھی رکھتے تھے اُن کو مسیحیت کے حلقہ بگوش کر سکتا۔ دولتمندوں اور اعلیٰ طبقات کے لوگوں کو تو آنکھوں کو چندھیا دینے والی بدی برائی ہی اپنا حلقہ بگوش بنا سکتی تھی۔ مگر آقاوں کے ظُلم تلے پسے اور کُچلے ہوئے، مشکلات جھیلنے والے اور غربت کے ماروں غلاموں میں سے بہتیروں نے پولُس کےکلام کو بڑی خُوشی سے سُنا اور مسیح میں ایمان رکھنے کے سبب ان مصیبتوں کے باوجود، اُمید اور اطمینان اور خُوشی پائی۔

تاہم جب پولُس کی خدمت ناداروں اور غربت کے ماروں میں شُروع ہوئی تو اُس کے اثرات نے سُلطان کے محلات تک رسائی کی۔ روم اُن دنوں میں دُنیا کا دارالخلافہ تھا۔ پُرتمکنت (مغرور — اکڑباز) قیصر تقریباً دُنیا بھر کی تمام قوموں کو احکام جاری کیا کرتا تھا۔ بادشاہ اور درباری یا تو یسُوع ناصری سے ناواقف تھے یا پھر اُس سے نفرت کرتے اور اُس کا تمسخر اُڑاتے تھے۔ اس کے باوجود انجیل نے اپنا راستہ دو سال کے عرصہ میں قیدی کے معمولی جھونپڑے سے شاہی ایوانوں تک بنا لیا۔ پولُس تو بدکار لوگوں کی وجہ سے زنجیروں میں جکڑا ہُوا ہے مگر "خُدا کا کلام قید نہیں"۔۲۔تیمتھیس ۹:۲۔

گزرے برسوں میں پولُس نے انجیل کی منادی فاتحانہ قُوت کے ساتھ کی تھی۔ نشانوں اور مُعجزات کے ذریعہ اُس نے خُداوند کی طرف سے اپنے اس اختیار کو ثابت کیا تھا۔ وہ بڑی ثابت قدمی کے ساتھ یونانی حکیموں کے مقابلہ کو کھڑا ہوا تھا اور اس نے اپنی شعلہ بیانی، فصاحت اور بلاہٹ کے زور پر فلاسفروں کے منہ بند کر دئیے تھے۔ بڑی بے باکی سے وہ بادشاہوں اور اختیار والوں کے سامنے کھڑا ہُوا۔ اور راستبازی، پرہیز گاری اور روز عدالت کی منادی کی جس کو سُن کر بڑے سرکش اور اکڑ باز حاکم بھی کانپنے لگے۔

اب رسُول کو اس طرح کا کوئی موقع نہ دیا گیا، بلکہ اُسے تو اسی مکان میں رہنا تھا جو اُس کے لئے مقرر تھا۔ وہ صرف ان سے ہی کلام کر سکتا تھا جو وہاں سننے کے لئے خُود آجاتے تھے۔ وہ موسیٰ اور ہارون کی مانند نہیں تھا جنہیں خُدا کی طرف سے حُکم ملا تھا کہ جا کر فرعون کو بتاو کہ "میں جو ہوں" نے تیرا ظلم و ستم دیکھ لیا ہے جو تو میرے لوگوں پر کرتا ہے۔ اُس وقت جب بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ پولُس کا رابطہ عوام سے کٹ گیا ہے اپسی دوران شاہی خاندان کے بہت سے افراد کلیسیا میں آ ملے اور یہ انجیل کی بہت بڑی جیت تھی۔

روم کے دربار کے سوا کسی اور جگہ مسیحیت کے لئے ماحول اتنا نا خوشگوار نہ تھا۔ ایسے دکھائی دیتا تھا جیسے نیر و بادشاہ نے اپنی روح پر سے ذات الٰہی بلکہ انسانیت کے بھی آخری عکس و نقش کو مٹا دیا ہے اور اپنی روح پر شیطان کی مہر ثبت کر لی ہے اُس کے محافظ اور درباری بھی آتش مزاج، بے حیا اور نیرو کی طرح رشوت خور اور بد اخلاق تھے۔

ہر طرح سے بظاہر یہی دکھائی دیتا تھا کہ نیرو کے محلوں اور دربار میں مسیحیت کی رسائی ناممکن ہے۔ مگر اس معاملہ میں اور کئی دیگر معاملات میں پولُس کا دعوی سچ ثابت ہوا ہے کہ اپس کے جنگ کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں ۲ کرنتھیوں ۴:۱۰ حتٰی کہ نیرو کے گھرانے میں بھی

صلیب نے فتح پائی۔ خبیث ترین بادشاہ کے خبیث ترین محافظوں میں سے مسیحیت کے حلقہ بگوش ہو کر خُدا کے بیٹوں میں پوشیدہ نہیں بلکہ اعلانیہ شامل ہوئے ۔ وہ اپنے نئے ایمان سے ہرگز شرمندہ نہ تھے۔

وہ کون سے وسائل تھے جن کی بدولت اس جگہ رسائی ممکن ہوئی اور مسیحیت نے قدم جمائے جہاں اس کا گزر بھی ناممکن دکھائی دیتا تھا؟ فلپیوں کو خط لکھتے وقت پولُس نے اپنی قید و بند کا اور نیرو کے گھرانے سے مسیح کے لئے روحوں کو جیتنے کی کامیابی کے بارے بیان کیا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں یہ نہ خیال کر لیا جائے کہ پولُس کی صعوبتوں نے انجیل کی خدمت میں رکاوٹ ڈال دی ہے اس نے یقین دلایا "اے بھائیو! میں چاہتا ہوں تُم جان لو جو مجھ پر گزرا وہ خُوشخبری کی ترقی ہی کا باعث ہوا" ۔ فلپیوں ۱۲:۱

مسیحی کلیسیاوں نے جب یہ سُنا کہ پولُس روم جا رہا ہے۔ تو وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر میں اب انجیل کی فتوحات دیکھنے کو ملیں گی۔ پولُس نے کئی ملکوں میں سچائی کا بیج بویا تھا۔ بڑے بڑے شہروں میں بھی اسے انجیل کی تشہیر کا موقع ملا تھا۔ ان کا خیال تھا انجیل کا یہ ہیرو دُنیا کے اس دار الخلافہ میں بھی روحوں کو جیتنے میں برابر کامیاب ہو گا۔ مگر اُس وقت اُن کی اُمیدوں پر پانی پھر گیا جب پو لُس قیدی بن کر روم پہنچا۔ اُنہیں تو بڑی اُمید تھی کہ اگر ایک بار یہ عظیم سنٹر انجیل کی منادی کےلئے قائم ہو گیا تو پھر یہاں سے دُنیا کی ہر قوم اس خطے میں انجیل کا پیغام تیزی سے پھیل جائے گی۔ مگر اُنہیں بڑی مایوُسی ہوئی۔ بے شک انسانی توقعات ناکام ہو گئی تھیں مگر خُدا کا عزم ناکام نہیں ہوا تھا۔

پولُس کے وعظ (SERMONS) نہیں بلکہ اُس کی زنجیروں نے درباریوں کی توجہ کو مسیحیت کی طرف مبذول کیا۔ یہ ایک قیدی تھا جس نے بہت سی زنجیروں میں جکڑی ہوئی رُوحوں کو گناہ کی غلامی سے آزاد کرادیا، یہی نہیں اُس نے پُکار کر کہا "اور جو خُدا وند میں بھائی ہیں ۔ان میں سے اکثر قید ہونے کے سبب سے دلیر ہو کر بے خوف خُدا کا کلام سنانے کی زیادہ جرات کرتے ہیں"۔ فلپیوں ۱۴:۱

پولُس کا صبر، لمبی اور بے انصافی پر مبنی قید، اُس کی ہمت ، ایمان اور خُوش مزاجی مسلسل ایک وعظ تھی۔ اس کی رُوح دنیاوی روح سے کس قدر مختلف تھی جو اس بات کی غماز تھی کہ اس میں زمینی قُوت سے بُلند تر قُوت جا گزیں ہے۔ اور اس کے نمونہ کو اپناتے ہوئے پبلک میں انجیل کی خدمت کے لئے جس سے پولُس کو خارج کر دیا گیا تھا، مسیحی عظیم قُوت (خدا) کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہوئے۔ یوں پولُس کی زنجیریں اثر انداز ہوئیں۔ پس جب اس کی قُوت اور افادیت جاتی ہوئی معلوم ہوئی اور ایسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اب کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ اسی وقت اُس نے اُسس کھیت سے پُولے جمع کئے جہاں سے اُسے نکال دیا گیا تھا۔

قیدو بند کے دو سال اختتام کو پہنچنے سے پہلے پولُس کہ کہہ سکتا تھا "یہاں تک کہ قیصری سپاہیوں کی ساری پلٹن اور باقی سب لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ میں مسیح کے واسطے قید ہوں" اور فلپیوں کو سلام لکھتے وقت رسُول نے قیصر کے گھرانے کا سلام بھی لکھا۔ سب مقدس خصوصاً قیصر کے گھر والے تمہیں سلام کہتے ہیں۔ فلپیوں ۱۳:۱، ۲۲:۴

کامیابیاں، ہمت اور صبر کا بکرہ ہے، اور آزمائشوں تلے فروتنی سے مسیح کے لئے رُوحیں جیتی جا سکتی ہیں۔ وہ مسیحی جو سوگواری اور ظلم و ستم کے دوران صبر اور زندہ دلی اور رُوح پروری کا مظاہر ہ کرتے ہیں اور جو غیر متزلزل ایمان کے ساتھ سکون اور اطمینان کے ساتھ موت کا سامنا کرتے ہیں وہ اپنی عمر بھر کی

وفادار خدمت کی نسبت یوں زیادہ موثر انجیل کی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ اکثر جب ایک خادم عملی خدمت سے خارج ہو جاتا ہے تو خُدا وند اُس سے ایسے طریقے سے خدمت لیتا ہے جو کسی اور طریقہ سے انجام نہیں دی جا سکتی تھی۔

خُدا کے پیروکاروں کو اُس وقت یہ نہ سوچ لینا چاہئے جب وہ خُدا کے لئے عملی خدمت کے قابل نہیں رہتے کہ اب وہ کچھ بھی کر سکتے اور اُن کے لئے کوئی اجر نہیں۔ انہیں ایسا نہیں سوچنا چاہئے۔ خُدا کے سچے اور وفادار خادم کبھی خدمت سے دستبردار نہیں ہوتے۔ صحت یا بیماری ، زندگی اور موت سبھی حالتوں میں خُدا انہیں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ جب شیطان کے ظلم و ستم کے سبب مسیح کے خادم ستائے جاتے تھے تو اُن کی عملی خدمت میں رکاوٹ تو پیدا ہو جاتی تھی۔ اور اسی طرح جب وہ جیلوں میں ڈالے جاتے، زنجیروں میں جکڑے جاتے تو یہ وہ وقت ہوتا تھا جب سچائی کی بڑی فتح ہوتی۔ جیسے ہی ان وفاداروں نے مسیح کی گواہی پر اپنے خون سے مہر کی، وہ روحیں جو پہلے شکوک اور بے یقینی کا شکار تھیں مسیح میں ایمان لانے کے لئے قائل ہو گئیں اور انہوں نے خُداوند کے لئے بڑا جرات مندانہ قدم اُٹھایا۔ شہیدوں کی راکھ سے خُداوند کے لئے بکثرت فصل اکٹھی کی گئی----

جب حالات ناگفتہ بہ تھے۔ مسیح کے خادموں کا کوئی اعتبار نہیں کرتا تھا اور انہیں حقارت کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا، اس وقت بھی پولُس اور اس کے ہم خدمتوں کے جوش و جذبہ اور دیانتداری میں کمی واقع نہ ہوئی۔ پولُس کے معاونین کہہ سکتے تھے کہ نیرو کے خادموں کو توبہ کرنے اور مسیح میں ایمان رکھنے کی تلقین کرنا فضول ہے کیونکہ وہ تو آتش مزاج اور ممنوعہ آزمائشوں کے تابع ہیں۔ مہیب اور بھیانک اژدہوں (آژدرکاوٹ) سے گھرے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر وہ ایمان لے آئے تو اُنہیں بھیانک مخالفت کا سامنا کر نا پڑے گا۔ ان حالات میں اگر وہ سچائی کے قائل ہو بھی جائیں تو وہ کس طرح وفاداری دکھا سکیں گے؟ مگر پولُس نے اس طرح کا کوئی مباحثہ نہ کیا۔ اس نے ان روحوں کے سامنے انجیل پیش کی اور ان میں بعض ایسے تھے جنہوں نے ہر قیمت پر وفاداری دکھانے کا فیصلہ کر لیا۔ رکاوٹوں اور خطرات کے باوجود انہوں نے نور کو قبول کر لیا اور خُدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے مدد چاہی کہ ان کی روشنی دوسروں کو بھی منور کرے۔

قیصر کے گھرانے سے نہ صرف سچائی کے لئے افراد جیت لئے گئے بلکہ وہ اپنی تبدیلی کے بعد بدستُور قیصر کے خاندان میں ہی رہے۔ انہوں نے اپنے فرائض منصبی سے یہ سمجھ کر انحراف نہ کیا کہ اب حالات خُوشگوار اور سازگار نہیں رہے۔ سچائی نے انہیں جہاں وہ تھے وہیں ڈھونڈ نکالا اور وہ بھی وہیں رہے، تاکہ اپنی تبدیل شدہ زندگیوں اور چالچلن کے ذریعے نئے ایمان کی تبدیل کرنے والی قُوت کی گواہی دے سکیں۔

کیا کوئی ایسا ہے جو اپنے حالات کو بہانہ بنا کر مسیح کی گواہی سے باز رہنے کی آزمائش میں ہے؟ انہیں قیصر کے گھرانے میں شاگردوں کی حالت کو مدِنظر رکھنا چاہئے۔ جہاں شہنشاہ کی سیاہ کاری اور درباریوں کی اوباشی کا دور دورہ تھا۔ ہم مسیحی زندگی کے لئے اس سے بدتر اور نامساعد حالات کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی اتنی قربانی اور مخالفت کا جو ان نئے ایمانداروں کو روم میں در پیش تھی۔ تاہم اس قدر مشکلات اور خطرات کے بیچ میں اُنہوں نے دیانتداری کو قائم رکھا۔ اُن رکاوٹوں کے سبب جن کو دُور کرنا ناممکن دکھائی دیتا ہو ایک مسیحی اگر ان کی آڑ میں سچائی کی پیروی نہ کرنے کا فیصلہ کرے تو وہ خُدا کو کیا حساب دے گا جس نے اپنے بچوں کے لئے مفت نجات کا انتظام کر رکھا ہے؟

وہ جس کا دل خُدا وند میں مستحکم ہے وہ اُس کی گواہی دینے کا ضرور کوئی نہ کوئی موقع ڈھونڈلے گا۔ وہ جو پہلے اُس کی بادشاہی اور راستبازی تلاش کرنے کا مصمم ارادہ باندھ لیتا ہے اُس کے سامنے رکاوٹیں بے بس ہو جاتی ہیں۔ کلام کے مطالعہ اور دُعا مانگنے سے جو قُوت حاصل ہوتی ہے اُس کے ذریعہ وہ بدی کو ترک کرنے اور بھلائی کرنے کے مواقع تلاش کرے گا۔ مسیح کی طرف دیکھتے ہوئے جو ہمارے ایمان کا بانی اور کام کرنے والا ہے گنہگاروں کی مخالفت کو جو وہ اپس کے خلاف کرتے ہیں برداشت کرتا ہے۔ ایماندار رضا کارانہ طور پر سفلہ پن اور تحقیر کو خیر باد کہہ دیں گے۔ وہ جس کا کلام سچ ہے اُس نے ہر طرح کے حالات کے لئے فضل اور مدد مہیا کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ رُوح جو مدد کے لئے اُس کے پاس آتی ہے اُس کے ابدی بازو اُسے گلے لگا لیتے ہیں۔ اُس کی نگہداشت میں یہ کہتے ہوئے ہم بحفاظت آرام پا سکتے ہیں۔ "جس وقت مجھے ڈر لگے گا میں تجھ پر توکل کروں گا"۔ زبور ۵۶:۳---- وہ جو اپنا بھروسہ یہواہ میں رکھتے ہیں اُن سبھوں کے لئے خُداوند اپنا وعدہ پُورا کرے گا۔

مسیح یسوع نے خُود اپنے نمونہ سے دکھا دیا کہ اُس کے پیروکار دُنیا میں رہ سکتے ہیں مگر دُنیا کے ہو کر نہیں۔ وہ دُنیا کی دلفریبیوں اور راحت و سرور سے لُطف اندوز ہونے کے لئے نہیں آیا تھا اور نہ ہی وہ اُس کے رسم و رواج کی غلامی کرنے کے معمول کو اپنانے آیا تھا۔ بلکہ اپنے باپ کی مرضی، یعنی کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا تھا۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے مسیحی ہر طرح کے ماحول میں بے داغ رہ سکتا ہے۔ اُس کی کوئی بھی خدمت کیوں نہ ہو اور جیسے بھی حالات ہوں یعنی خواہ وہ اعلیٰ عہدے پر فائز ہو یا معمولی خدمت انجام دے رہا ہو وہ ہر حال میں اپنے فرض کو وفاداری سے نبھانے کے لئے حقیقی مذہب کی قُوت کو ضروری اُجاگر کرے گا۔

مسیحی کردار کی نشوونما آزمائش سے آزاد ہو کر نہیں بلکہ آزمائش کے دوران ہوتی ہے۔ مزاحمتیں اور مخالفتیں مسیح کے پیروکارون کو جاگتے رہنے اور مخلص دُعا کی طرف راغب کرتی ہیں تاکہ قادرِ مطلق سے مدد حاصل کریں۔ سخت آزمائشوں کی برداشت کی برداشت خُدا کے فضل سے صبر، بیدار مغزی، تحمل، ضبط اور خُدا میں گہرا اور دیر پا رہنے والا ایمان پیدا کرتی ہے۔ یہ مسیح ایمان کی فتح ہے جو مسیحی پیروکاروں کو دکھوں کے ذریعہ سے مضبوط کرتا ہے۔ خُود کو مسیح کے تابعد کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔ ہر روز مرنے سے زندہ اور صلیب اُٹھانے سے جلالی تاج جیتنے کے قابل بناتا ہے۔

باب ۴۵ - روم سے لکھے گئے

پولُس رسُول کو اُ س کے ابتدائی مسیحی تجربہ میں مسیحی پیروکارون کے متعلق خُدا کی مرضی معلوم کرنے کے خاص مواقع ملے۔ وہ تیسرے آسمان تک اُٹھا لیا گیا ۔ وہاں ایسی باتیں سُنیں جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں۔ مکاشفوں کی زیادتی کے متعلق اُس نے خُود اقرار کیا۔ اُس کو انجیل کے اُصولوں کی۔ بڑے سےبڑے رسُول کے برابر سمجھ تھی۔ اُسے خُدا کی محبت کی چوڑائی، گہرائی، لمبائی اور اُونچائی کی ایسی سمجھ دی گئی جو جاننے سے باہر ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۲:۱۲، ۱۱،۱،۴،افسیوں ۳:۱۸۔۱۹۔

پولُس اُن ساری باتوں کا ذکر نہیں کرتا جو اُس نے رویا میں دیکھیں۔ کیونکہ اُس کے سامعین میں کچھ ایسے لوگ تھے جو اُس کی باتوں کو غلط رنگ دے دیتے۔ اور جو کچھ اُس پر ظاہر ہوا اُس نے اُسے اچھا لیڈر اور عاقل اُستاد بننے میں مدد دی نیز اُس کے پیغامات کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالا جو اُس نے آنے والے سالوں میں کلیسیاوں کو دیئے اور رویا میں جو کچھ اُس نے دیکھا وہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہا اور مسیحی سیرت کی صحیح نمائندگی کرنے کے لئے ہمیشہ مدد کرتا رہا۔ زبانی اور خطوں کے ذریعہ ایسا پیغام دیا جو آج تک کلیسیاء کے لئے مدد اور ہمت افزائی کا باعث۔ ایمانداروں سے یہ پیغام آج بھی ہمکلام ہو کر اُن خطرات سے آگاہ کر رہا ہے جو کلیسیا کو پیش آ سکتے ہیں۔ نیز کلیسیا کو کس قسم کی غلط تعلیم کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

جن جن کو اُس نے ہدایات جاری کیں یا تنبیہ کی اُن سب کے بارے اُس کی دلی خواہش تھی کہ وہ آگے کو بچے نہ رہیں۔ اور ہر گمراہ کن تعلیم کے جھونکے سےموجوں کی طرح اُچھلتے بہتے نہ پھریں۔ خُدا کے بیٹے کے ایمان اور اُس کی پہچان میں ایک ہو جائیں۔ جس طرح غیر قومیں اپنے بیہودہ خیالات کے موافق چلتی ہیں تم آئندہ کو اُس طرح نہ چلو۔ اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہے اور وہ اُس نادانی کی طرح نہیں بلکہ داناوں کی مانند چلو۔ افسیوں ۴:۱۳۔۱۴، ۱۷۔۱۸، ۵:۱۵۔۱۶۔ پھر اُس نے ایمانداروں کو مشورہ دیا کہ اُس وقت کے لئے تیار ہو جاو جب مسیح یسوع آئے گا۔ ‘‘مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کی اپنے آپ کو اُس کے واسطے موت کے حوالہ کر دیا۔ تاکہ ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ یا جُھری یا کوئی ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو۔ افسیوں ۵:۲۵۔۲۷

یہ پیغامات انسانی قُوت سے نہیں بلکہ الہٰی قُوت سے لکھے گئے۔ ان میں پائے جانے والے اسباق سب کو پڑھنے چاہئیں اور ان کا اکثر اعادہ کیا جانا چاہئے۔ ان میں عملی خُدا ترسی پائی جاتی ہے، ان میں اصولات دئیے گئے ہیں جن کی سب کلیسیاوں کو پیروی کرنا چاہئے۔ کس طرح یہ اُصول ابدی زندگی تک رہبری کرتے ہیں بڑی سادگی سے بیان سے بیان کیا گیا ہے۔

جب کلیسیوں کے مقدسین کے نام خط لکھا گیا اُس وقت پولُس روم میں قیدی تھا۔ رسُول ایمان میں اُن کی ثابت قدمی کے لئے خُوشی کا اظہار کرتا ہے اور یہ اچھی خبر اپفر اس نے اپسے پہنچائی تھی جسے پولُس نے لکھا ‘‘اُس سبب سے میں بھی اُس ایمان کا جو تمہارے درمیان خُداوند یسوع پر ہے اور سب مقدسون پر ظاہر ہے حال سُن کر تمہاری بابت شکر کرنے سے باز نہیں آتا اور اپنی دُعاوں میں تُمہیں یاد کیا کرتا ہوں۔ کہ ہمارے خُدا وند یسوع مسیح کا خُدا جو جلال کا باپ ہے تُمہیں اپنی پہچان میں حکمت اور مکاشفوں کی روح بخشے۔ اور تمہارے دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تا کہ تُم کو معلوم ہو کہ اُس کے بُلانے سے کیسی کچھ اُمید ہے اور ہم ایمان لانے والوں کے لئے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے’’۔

یوں کلسیوں کی کلیسیا کے لئے جو اُس کی دلی خواہش تھی اُس کو اُس نے تحریری شکل دے دی۔ مسیح کے پیروکاروں کے سامنے یہ کلام کتنا مثالی معیار رکھتا ہے۔ یہ کلام ظاہر کرتا ہے کہ مسیحی زندگی میں کتنی شاندار ممکنات ہیں اور خُدا کے بچوں کے سامنے ان برکات کو حاصل کرنے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں۔ خُدا کے علم میں مسلسل ترقی کرنے سے وہ مسیحی توبہ میں قُوت پر قُوت اور سرفرازی پر سرفرازی پاتے چلے جائیں گے۔ حتٰی کہ اُس کی جلالی قُوت کو پالیں گے۔ یعنی "اُس کی میراث کے جلال کی دولت"۔

پولُس نے مسیح یسوع کو ایمانداروں کے سامنے اُس کی مانند پیش کیا جس کے ذریعہ خُداوند نے ہر چیز کو تخلیق کیا۔ اور جس کے ذریعہ اُس نے اُن کی مخلصی کا انتظام کیا۔ اُس نے اعلانیہ کہا کہ جو ہاتھ خُدا کی کائنات کو سنبھالتا ہے اور کائنات کے تمام نظام کو درہم برہم ہوئے بغیر رواں دواں رکھتا ہے یہ وہی ہاتھ ہے جسے صلیب پر کیلوں سے جڑا گیاتھا۔ پولُس نے کہا کہ تمام چیزیں اُسی کے وسیلہ سے تخلیق کی گئیں۔ "کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اندیکھی۔ تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ وہ تمام چیزوں سے پہلے مولود ہے اور اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں"۔ کلسیوں ۱:۱۶۔۱۷۔ "جو پہلے خارج اور بُرے کاموں کے سبب سے دل سے دُشمن تھے تاکہ وہ تُم کو مقدس بے عیب اور بے الزام بنا کر اپنے سامنے حاضر کرے" کلسیوں ۱:۲۱۔۲۲

خُدا کا بیٹا دھرتی پر آگیا تاکہ گری ہوئی نسل انسانی کو سر بلند کرے۔ اُس کی خاطر اُس نے بے عیب دُنیا کو چھوڑ دیا یعنی ننانوے بھیڑیں جو اُسے پیار کرتی تھیں۔ ہماری خاطر اس دھرتی پر آیا تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پا سکیں۔ وہ ہماری بد کرداریوں کے باعث کُچلا گیا۔ یسعیاہ ۵۳:۵ وہ ہر بات میں اپنے بھائیوں کی مانند بنا۔ اُس نے ایسا ہی بدن دھارا جیسا ہمارا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ بھوکا پیاسا اور تھکا ماندا ہونے کا کیا مطلب ہے۔ وہ کھانا کھا کر طاقت حاصل کرتا اور آرام کر کے تازہ دم ہوتا۔ وہ دھرتی پر اجنبی اور مسافر تھا۔ وہ دُنیا میں تھا مگر دُنیا کا نہ تھا وہ اُسی طرح آزمایا گیا جیسے آج کل مردوخواتین آزمائے جاتے ہیں پھر بھی اُس نے گناہ نہ کیا۔ وہ دوسروں کے بارے ہمدرد نرم دل اور دلجوئی کرنے والا تھا۔ اُس کی سیرت خُداوند کی سیرت تھی "کلام مجسم ہُوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال"۔ یوحنا ۱:۱۴

کلسیُوں کے ایماندار چاروں طرف سے بت پرستوں کے رسم و رواج، عادات، معمولات زندگی اور عقائد میں گھرے ہوئے تھے اور ڈر تھا کہ کہیں وہ انجیل کی تعلیم سے پھر نہ جائیں۔ چنانچہ اُنہیں پولُس رسُول نے لکھا کہ مسیح یسوع ہی واحد اُمید ہے اور وہی ہمارا قلعہ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں تُم جان لو کہ تُمہارے لودیکیہ والوں اور اُن سب کے لئے جنہوں نے میری جسمانی صورت نہیں دیکھی کیا ہی جانفشانی کرتا ہوں۔ تاکہ اُن کے دلوں کو تسلی ہوا اور وہ محبت سے آپس میں گٹھے رہیں اور پُوری سمجھ کی تمام دولت کو حاصل کریں اور خُدا کے بھید یعنی مسیح کو پہچانیں جس میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں۔

یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ کوئی آدمی لُبھانے والی باتوں سے تُمہیں دھوکا نہ دے۔ کیونکہ میں گو جسم کے اعتبار سے دُور ہوں مگر رُوح کے اعتبار سے تمہارے پاس ہوں اور تمہاری

باقاعدہ حالت اور تمہارے ایمان کی جو مسیح پر ہے مضبوطی دیکھ کر خُوش ہوتا ہوں ۔ خبردار کوئی شخص تُم کو اُس فیلسوفی اور لا حاصل فریب سے شکار نہ کرے جو انسانوں کی روایت اور دینوی ابتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق، کیونکہ اُلوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہو کر سکُونت کرتی ہے۔ اور تُم اُسی میں معمور ہو گئے ہو جو ساری حکومت اور اختیار کا سر ہے"۔ کلیسیوں ۲:۱-۱۰

مسیح یسوع نےپیشتر ہی جتا دیا تھا، بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی"۔ متی ۲۴:۱۲ خُدا وند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ ستائے جانے کی نسبت، اس بدی کا کلیسیا کو زیادہ نقصان ہو گا۔ چنانچہ پولُس نے بھی بار بار جُھوٹے معلموں سے خبر دار رہنے کی تاکید کی۔ دوسری تمام قباحتوں کے مقابلہ میں کلیسیا کو اس سے چوکس رہنا زیادہ ضروری ہے۔ یہ جھوٹے نبی گمراہیوں کے دروازے کھول دیں گے۔ جن کے راستے دُشمن داخل ہو کر روحانی عقائد کو ہلا کر رکھ دے گا اور مسیحی جو ایمان میں بچے ہیں اُنہیں ورغلالے گا۔ مسیح یسوع ہی اُن کا معیار تھا جس کے مطابق اُنہیں جھوٹے یا سچے معلمین کا جائزہ لینا تھا۔ اور جو تعلیم مسیح کی تعلیم کے ساتھ مطابق نہیں رکھتی اُس تعلیم کو ردّ کرنا تھا۔ مسیح یسوع ہمارے گناہوں کے بدلے مصلوب ہوا۔ مسیح یسوع مردوں میں سے جی اُٹھا، آسمان پر چڑھ گیا۔ نجات کے لئے یہی علم اُنہیں سکھنا اور سکھانا تھا۔

جن بدعتوں اور قباحتوں سے بچنے کے لئے کلام مقدس نے آگاہی دی ہے وہ آج بھی ہماری کلیسیاوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ جیسے رسُولوں کے زمانہ میں روائتوں فیلسوفی لا حاصل باتوں سے صحیفوں میں ایمان کو برباد کیا جات ہے آج بھی نکتہ چینی، مسئلہ ارتقا ء اور اصالت ارواح، تصوف اور مظاہر پرستی کے ذریعہ روحوں کو ممنوعہ راستہ پر گامزن کر دیا جاتا ہے۔ بہتیروں کے لئے کلام

مقدس ایسا چراغ ہے جس میں تیل نہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے قیاس و گمان پر اپنا عقیدہ اُستوار کر رکھا ہے جس سے وہ غلط فہمی اور انتشار کا شکار ہو گئے ہیں۔ کلام مقدس کی تجزیہ نگاری جو الہام سے لکھی گئی ہے اُس کی تشریح، قیاس آرائیاں اور اُس کی دوبارہ اپنی مرضی کی تاویل کرنا، بائبل میں ایمان کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ یہ تو خُدا کے کلام کو ٹھگنا ہے جو انسانی زندگیوں کو کنٹرل کرتا، اُبھارتا اور سرفرازی عطا فرماتا ہے۔ سپرچولزم کے ذریعہ یہ سکھایا جاتا ہے کہ خواہش ہی سب سے بڑی شریعت ہے، یہی آزادی کی ضمانت ہے یہ بھی تعلیم دی جاتی ہے کہ انسان نے کسی کو نہیں بلکہ خُود کو اپنا حساب دینا ہے۔

مسیح کے پیروکار کو لُبھانے والے کلام کا سامنا کرنا ہونا ہوگا جس کے بارے رسُول نے کلیسیوں کی کلیسیا کو خبر دار کیا۔ اُسے اُن کا بھی سامنا کرنا ہو گا جو صحائف کی تشریح و تفسیر کرتے ہیں کیوں کہ یہ سب کچھ اُسے قابل قبول نہ ہو گا۔ وہ صر ف کلام مقدس کی سچائیوں کے حق میں ہی آواز بلند کرے گا۔ مسیح کا حواری صرف یسوع پر اپنی نظر جمائے رکھے گا اور ثابت قدمی سے اُسی راہ پر گامزن رہے گا جو اُس کے لئے متعین کر دیا گیا ہے۔ اور اُن تمام قیاس آرائیوں اور عقائد کو ترک کر دے گا جو یسوع کی تعلیم کے ہم آہنگ نہیں۔ اُسے صرف خُداوند کی صداقتوں پر ہی غورو خوض کرنا ہے۔ اُسےیہ صدق دل سے تسلیم کرنا ہے کہ کتاب مقدس خُدا کا الہامی کلام ہے جو براہ راست اُس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ یُوں وہ اُس حکمت کو پالے گا جو الہٰی ذات سے صادر ہوتی ہے۔

خُدا کا علم جو مسیح یسوع میں آشکارہ ہوا تمام نجات پانے والوں کو وہی علم سیکھنا چاہئے۔ یہی وہ علم ہے جو سیرت کی تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔ اور جب یہ علم ہماری زندگیوں میں آ جاتا ہے تو ہمارے اندر مسیح کی شبیہ پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وہ علم ہے جسے حاصل کرنے کے لئے خُدا وند اپنے بچوں کو دعوت دیتا ہے۔ اُس کے علاوہ باقی سب کچھ ہیچ ہے۔

ہر قوم اور سر زمین میں وہ اصول اور ضابطے جو خُدا کے کلام میں دئیے گئے ہیں چالچلن کی اُستواری کے لئے بنیاد ہیں۔ اور سب سے محفوظ اصول یہ ہے کہ جو کچھ خُدا وند تعالےٰ فرماتا ہے وہی کریں۔ خُداوند کے قوانین راست ہیں۔ وہ دل کو فرحت پہنچاتے ہیں، ایسے کام کرنے والا کبھی جنبش نہیں کھائے گا۔ زبور ۸:۱۹، ۱۵:۱۵ ۔۔۔ خُدا وند کے کلام کے ساتھ پولُس رسُول نے اپنے زمانے کے غلط نظریات کا یہ کہتے ہوئے مقابلہ کیا۔ ‘‘کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اور وہ یسوع مسیح ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا’’۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۱:۳

کلسیوں کے ایمانداروں نے اپنی تبدیلی اور بپتسمہ لینے کے وقت یہ عہد کیا تھا کہ وہ تمام عقائد، معمولات اور رسمیں جن کے وہ ماضی میں دلدادہ رہے ہیں، اب سے اُنہیں تک کر کے صرف زندہ خُدا کی عبادت و پرستش کریں گے۔ اپنے اس خط میں پولُس نے اُنہیں یہ سب کچھ یاد دلایا اور التماس کی کہ اپنے عہد پر قائم رہیں اور بدی کے خلاف متواتر کوشش کرتے رہیں جو اُنہیں اپنی غلامی میں لینے کی خواہاں ہے۔ ‘‘پاس جب تُم مسیح کے ساتھ جِلائے گئے تو عالم بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو جہاں مسیح موجود ہے اور خُدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔ عالم بالا کی چیزوں کے خیال میں رہو نہ کہ زمین پر کی چیزوں کے۔ کیونکہ تُم مر گئے اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خُدا میں پوشیدہ ہے۔ جب مسیح جو ہماری زندگی ہے ظاہر کیا جائے گا تو تُم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر کئے جاو گے’’۔

‘‘اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پُرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہو گئیں’’۔ ۲۔کرنتھیوں ۱۷:۵۔ مسیح کی قُوت سے مردوں اور عورتوں نے بدی کی عادات کی زنجیروں کو توڑ دیا ہے۔ اُنہوں نے خُود غرضی ترک کر دی ہے۔ مقدسین کی حقارت کرنے والا خُود مقدسین میں شامل ہو گیا۔ شرابی نے پرہیز گاری اور حرامکار نے شریفانہ زندگی اپنا لی ہے۔ وہ روحیں جو شیطانی رنگ میں رنگی ہوئی تھیں اُنہوں نے خُدا کی شبیہ اختیار کر لی ہے۔ یہ ساری تبدیلی کلام مقدس کی مرہون منت ہے اور کلام مقدس کا یہی گہرا راز ہے۔ ہم اُسے سمجھ تو نہیں سکتے، صرف اس بات کا یقین ہی کر سکتے ہیں جیسا کہ صحائف میں بھی آیا ہے ‘‘مسیح جو جلال کی اُمید ہے تُم میں رہتا ہے’’۔ کلسیوں ۲۷:۱

جب خُدا وند کا روح دل اور ذہن و دماغ پر قابض ہوتا ہے تو تبدیل شدہ رُوح نیا گیت گنگناتی ہے۔ کیوں کہ وہ محسوس کرتی ہے کہ اُس کے تجربہ میں خُداوند کے وعدے پُورے ہوئے ہیں۔ اُس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ اور الہٰی شریعت کے توڑنے پر اُس نے خُدا وند سے توبہ کر کے معذرت کر لی ہے اور وہ مسیح یسوع میں ایمان لے آئی ہے جس نے اُس کی خاطر جان دی۔ ‘‘پس جب ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے تو خُدا کے ساتھ اپنے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے صلح رکھیں’’۔ رومیوں ۱:۵۔

اور چونکہ مسیح نے ہمارے لئے یہ سب کچھ کر دیا ہے اس لئے یہ تو نہیں کہ ایک مسیحی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مطمئن ہو کر بیٹھ جائے۔ وہ جو خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے وہ جان جائے گا کہ تاریکی

کی تمام قوتیں اُس کے خلاف جمع ہو جائیں گی تاکہ اُس کی دلی تبدیلی کو پھر پہلی نہج پر لے آئیں۔ ہر روز اُسے اپنے عہد کی تجدید کرنا اور ہر روز بدی کے ساتھ اُسے جنگ آزما ہونا ہو گا۔ پرانی عادات اور وراثتی بدی کے رُجحانات غلبہ پانے کی کوشش کریں گے۔ جن کے خلاف اُسے ہر وقت چوکس رہنا ہو گا اور مسیح کی قُوت میں فتح پانے کے لئے جدوجہد کرنا ہو گا۔

"پس اپنے اُن اعضا کو مردہ کرو جو زمین پر ہیں یعنی حرامکاری اور ناپاکی اور شہوت اور بُری خواہش اور لالچ جو بت پرستی کے برابر ہے۔ کہ اُن ہی کے سبب سے خُدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر نازل ہوتا ہے۔ اور تُم بھی جس وقت اُن باتوں میں زندگی گزارتے تھے اُس وقت اُن ہی پر چلتے تھے۔ لیکن اب تُم بھی ان سب کو یعنی غصہ اور قہر اور بد خواہی اور بد گوئی اور منہ سے گالی بکنا چھوڑ دو۔ ایک دوسرے سے جُھوٹ نہ بولو کیونکہ تُم نے پُرانی انسانیت کو اُس کے کاموں سمیت اُتار ڈالا اور نئی انسانیت کو پہن لیا جو معرفت حاصل کرنے کے لئے اپنے خالق کی صورت پر بنتی جاتی ہے۔ اور اُن سب کے اُوپر محبت کو جو کمال کا پٹکا ہے باندھ لو اور مسیح کا اطمینا جس کے لئے تُم ایک بدن ہو کر بُلائے بھی گئے ہو تُمہارے دلوں پر حکومت کرے اور تُم شُکر گزار رہو"۔

جو خُداوند کی خدمت میں مشغول ہیں اُن کے لئے کلسیوں کے خط میں دیئے گئے اسباق بڑی ہی اقدار کے حامل ہیں۔ ان اسباق میں پائے جانے والے مقصد کی یکسوئی اور ارادہ کی بلندی صرف ان کی زندگی میں دیکھی جا سکے گی جو حقیقی معنوں میں مسیح یسُوع کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ ان سب چیزوں کو ترک کر دے گا جو ترقی کی راہ میں حائل ہوتی ہیں۔ ایک ایماندار کی زندگی سے مسیح کی محبت، فروتنی، انکساری، رحم اور مہربانی ٹپکے گی۔ ہمیں پاکیزہ، اعلیٰ و برتر اور شرافت کی زندگی گزارے کے لئے آسمانی قُوت کی ازحد ضرورت ہے۔ انسانی نیت کے لئے دُنیا میں بہت کچھ ہے جبکہ آسمانی بادشاہت میں بہت ہی کم۔

ایک مسیحی کو خُدا کے مثالی معیار تک پہنچنے کے لئے مایوس ہونے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ مسیح یسوع کی قُدرت اور فضل سے اخلاقی اور روحانی کاملیت کا وعدہ سب کے لئے موجود ہے۔ مسیح یسُوع ہی قُوت کا منبع ہے جو زندگی کا سر چشمہ ہے وہ ہمیں اپنے کلام کے پاس لاتا ہے اور زندگی کے درخت سے گناہ کی مریض روحوں کے لئے شفا بخش پتے مرحمت فرماتا ہے۔ وہ ہمیں خُدا کے تخت کے پاس لے جاتا ہے اور ہمارے منہ میں دُعا بھر دیتا ہے جو ہمیں اس کی قربت میں لے آتی ہے۔ ہمارے حق میں کام کرنے کے لئے وہ تمام طاقتور آسمانی وسائل کو استعمال میں لاتا ہے۔ ہر قدم پر ہم اس کی زندہ قُوت کو مس (چھوتے) کرتے ہیں۔

خُدا وند خُدا ان پر ترقی اور سرفرازی حاصل کرنے کی کوئی حد مقرر نہیں کرتا جو اسے حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ "کمال روحانی حکمت اور سمجھ کے ساتھ اور اس کی مرضی کے علم سے معمور ہو کر " دُعا کے ذریعہ جاگتے رہنے، سمجھ اور علم میں ترقی کر کے "اس کے جلال کی قدرت کے موافق ہر طرح کی قُوت سے قوی ہو کر " وہ دوسروں کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہو سکیں گے۔ نجات دہندہ کا یہی مقصد ہے کہ انسان پاک اور خُدا کے لئے وقف ہو کر اس کا ہاتھ بٹائیں۔ اس عظیم حق اور شرف کے لئے ہمیں اسکا شکرگزار ہونا چاہئے "اور باپ کا شکر کرتے رہو جس نے ہمکو اس لائق کیا کہ نور میں مقدسوں کے ساتھ میراث کا حصہ پائیں اسی نے ہم کو تاریکی کے قبضہ سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہی میں داخل کیا۔ " کلسیوں ۱۳-۱۲:۱

پولُس رسُول نے فلپیوں کی کلیسیا کو بھی کلیسیوں کی کلیسیا کی طرح روم سے لکھا جہاں وہ قید میں تھا۔ فلپیوں کی کلیسیا نے پولُس کو اپفردتُس کے ہاتھ کچھ مدد بھیجی تھی جسے پولُس "میرا بھائی اور ہمخدمت اور ہم سپاہ اور تمہارا قاصد اور میری حاجت رفع کرنے کے لئے خادم" کہتا ہے۔ جب اپفردتُس روم میں تھا تو بیماری سے مرنے کو تھا مگر خُدا نے اس پر رحم کیا پولُس نے لکھا کہ فقط اس پر ہی نہیں بلکہ مجھ پر بھی تاکہ مجھے غم پر غم نہ ہو۔ اور جب فلپیوں کی کلیسیا نے اس کی بیماری کے بارے سنا تو چاہا کہ وہ واپس آجائے۔ اس لئے پولُس لکھتا ہے کہ مجھے اس کے بھیجنے کا اور بھی زیادہ خیال ہوا کہ تُم بھی اس کی ملاقات سے خُوش ہو جاو اور میرا بھی غم گھٹ جائے۔ پس تُم اس سے خُداوند میں کمال خُوشی کے ساتھ ملنا اور ایسے شخصوں کی عزت کیا کرو۔ اس لئے کہ وہ مسیح کے کام کی خاطر مرنے کے قریب ہو گیا تھا اور اس نے جان لگا دی تاکہ جو کمی تمہاری طرف سے میری خدمت میں ہوئی اُسے پُورا کرے۔

اپفُردتُس کے ہاتھ پولُس نے فلپیوں کی کلیسیا کو خط روانہ کیا۔ جس میں اس نے امداد بھیجنے پر اُن کا شُکر یہ ادا کیا۔ فلپیوں کی کلیسیا پولُس کی حاجت رفع کرنے کے لئے باقی تمام کلیسیاوں کی نسبت زیادہ فیاض دل تھی۔ "اے فلپیو! تُم خُود بھی جانتے ہو کہ خوشخبری کے شُروع میں جب میں مکدنیہ سے روانہ ہُوا تو تمہارے سوا کسی کلیسیا نے لینے دینے کے معاملہ میں میری مدد نہ کی۔ چنانچہ تھسلُنیکے میں بھی میری احتیاج رفع کرنے کے لئے تُم نے ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ کچھ بھیجا تھا۔ یہ نہین کہ میں انعام چاہتا ہوں بلکہ ایسا پھل چاہتا ہوں جو تمہارے حساب میں زیادہ ہو جائے۔ میرے پاس سب کچھ ہے بلکہ افراط سے ہے۔ تمہاری بھیجی ہوئی چیزیں اپفُردتُس کے ہاتھ سے لے کر میں آسودہ ہو گیا ہوں۔ وہ خوشبو اور مقبول قربانی ہیں جو خُدا کو پسندیدہ ہے۔

"ہمارے باپ خُدا اور خُداوند یسُوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔ میں جب کبھی تمہیں یاد کرتا ہوں تو اپنے خُدا کا شکر بجا لاتا ہوں۔ اور ہر ایک دُعا میں جو تمہارے لئے کرتا ہوں ہمیشہ خُوشی کے ساتھ تُم سب کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تُم اول روز سے لے کر آج تک خُوشخبری کے پھیلانے میں شریک رہے ہو۔ اور مجھے اس بات کا بھروسہ ہے کہ جس نے تُم میں نیک کام شُروع کیا ہے وہ اسے یسُوع مسیح کے دن تک پُورا کر دے گا۔ چنانچہ واجب ہے میں تُم سب کی بابت ایسا ہی خیال کروں کیونکہ تُم میرے دل میں رہتے ہو اور میری قید اور خُوشخبری کی جواب دہی اور ثبوت میں تُم سب میرے ساتھ فضل میں شریک ہو۔ خُدا میرا گواہ ہے کہ میں مسیح یسُوع کی سی الفت کر کے تُم سب کا مشتاق ہوں ۔ اور یہ دُعا کرتا ہوں کہ تمہاری محبت علم اور ہر طرح کی تمیز کے ساتھ اور بھی زیادہ ہوتی جائے۔ تاکہ عمدہ عمدہ باتوں کو پسند کر سکو اور مسیح کے دن تک صاف دل رہو اور ٹھوکر نہ کھاو۔ اور راستبازی کے پھل سے جو یسُوع مسیح کے سبب سے ہے بھرے رہو تا کہ خُدا کا جلال ظاہر ہو اور اس کی ستائش کی جائے۔"

خُدا کے فضل نے پولُس کی قید خانہ میں دستگیری کی اور وہ مصیبتوں کے باوجود شاد کام ہو سکتا تھا اس نے فلپیوں کی کلیسیا کو ایمان اور یقین کے ساتھ خبر دی کہ میرے قید تنہائی انجیل کی بڑھتی کا باعث ہوئی ہے "اے بھائیو! میں چاہتا ہوں تُم جان لو کہ جو مجھ پر گزرا وہ خُوشخبری کی ترقی کا باعث ہوا۔ یہاں تک کہ قیصری سپاہیوں کی ساری پلٹن اور باقی سب لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ میں مسیح کے واسطے قید ہوں ۔ اور جو خُداوند میں بھائی ہیں ان میں سے اکثر میرے قید ہونے کے سبب سے دلیر ہو کر بے خوف خُدا کا کلام سنانے کی زیادہ جرات کرتے ہیں۔

پولُس کے اس تجربہ میں ہمارے لئے ایک سبق ہے۔ کیونکہ یہ خُدا کے کام کرنے کے راستوں اور وسائل کی نشاندہی کرتا ہے۔ خُداوند اس میں سے بھی فتح عطا فرما سکتا ہے جس کام میں ہمیں مات اور ہزیمت دکھائی دے رہی ہو۔ ہم ظاہری چیزوں کو دیکھتے ہوئے خُدا کو بھول جانے کے خطرے میں ہیں، لہٰذا ہمیں ایمان کی آنکھ سے ان چیزوں کو دیکھنا چاہئے جو اندیکھی ہیں۔ جب مصائب اور ناگہانی بلائیں نازل ہوتی ہیں تو ہم اپنی بے سمجھ عقل کے مطابق خُداوند کو اس بد بختی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ اگر وہ مہاری افادیت کو کسی جگہ سے کٹ کرنے کو مناسب خیال کرتا ہے، ہم گلہ شکوہ کرتے ہیں اور کراہتے ہیں، مگر یہ نہیں سوچتے کہ شاید یوں خُدا ہمارے لئے زیادہ بھلائی پیدا کرنے کا خواہاں ہے۔ ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے تادیب و سرزنش خُدا وند کے عظیم منصوبے کا ایک حصہ ہے اور ان آفات کے عصا تلے بعض اوقات مسیحی وہ خدمت انجام دے سکتا ہے جو وہ سرگرم خدمت میں انجام نہ دے سکا۔

مسیح کا نمونہ پیش کرتے ہوئے فلپیوں کی کلیسیا کو پولپس لکھتا ہے "اس نے اگرچہ خُدا کی صورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی"۔

"پس اے میرے عزیزو! جس طرح تُم ہمیشہ سے فرمانبرداری کرتے آئے ہو اسی طرح اب بھی نہ صرف میری حاضری میں بلکہ اس سے بہت زیادہ میری غیر حاضری میں ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کئے جاو۔ کیونکہ جو تُم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خُدا ہے، سب کام شکایت اور تکرار کے بغیر کیا کرو۔ تاکہ تُم بے عیب اور بھولے ہو کر ٹیڑھے اور کجر و لوگوں میں خُدا کے بے نقص فرزند بنے رہوں۔ (جن کے درمیان تُم دُنیا میں چراغوں کی طرح دکھائی دیتے ہو ، اور زندگی کاکلام پیش کرتے ہو) تاکہ مسیح کے دن مجھے فخر ہو کہ نہ میری دوڑ دھوپ بے فائدہ ہوئی نہ میری محنت اکارت گئی"۔

یہ کلام ہر ایک جانفشانی کرنے والی روح کی مدد کے لئے ورطہ تحریر میں لائے گئے۔ پولُس رسُول ان کے سامنے کاملیت کا معیار رکھتا ہے اور دکھاتا ہے کہ اس تک کس طرح رسائی ممکن ہے۔ "اپنی نجات کے کام کو کئے جاو کیونکہ یہ خُداوند ہے جو تُم میں کام کرتا ہے"۔ نجات حاصل کرنے کا کلام شراکت داری کا کام ہے ۔ خُدا اور تائب گنہگار میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا ازحد ضروری ہے۔ نجات کے لئے راست کردار کا بڑا عمل دخل ہے اور وہ راست اصولوں کے بغیر ناممکن ہے۔ انسان کے لئے لازم ہے کہ کاملیت کی راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ کو ٹھوکر مار کر راستے سے دور کر دے۔ مگر اس کامیابی کے لئے اسے کامل طور پر خُدا پر بھروسہ کرنا ہے۔ محض انسانی کوشش ناکافی ہوں گی ۔ الہٰی قُوت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ خُدا ور انسان دونوں مل کر اس کے لئے کام کرتے ہیں۔ آزمائش کی مزاحمت تو انسان کو کرنی ہے مگر اس مزاحمت کے لئے اسے خُدا سے قُوت حاصل کرنا ہوگی۔ ایک طرف تو غیر محدود حکمت ، ہمدردی ، دلجوئی اور بے پناہ قُوت ہے جبکہ دوسری جانب کمزوری ، خطا اور بے بسی ہے۔

خُدا کا منشا یہ ہے کہ ہمیں اپنے اُوپر پُوری طرح ضبط حاصل ہو۔ مگر وہ ہماری اجازت اور تعاون کے بغیر اس میں ہماری مدد نہیں کر سکتا۔ الہٰی روح اُن قوا کے ذریعہ کام کرتی ہے جو خُدا نے انسان کو پہلے سے دے رکھی ہیں۔ اپنی رغبتوں، خواہشوں اور منصوبوں کو ہم خُود بخود خُدا کی مرضی کے مطابق ڈھال سکنے کے

قابل نہیں ہیں۔ ہاں اگر ہم رضامند ہوں تو نجات دہندہ یہ کام ہمارے لئے انجام دے سکے گا۔ "چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخلاف سر اٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں"۔۲۔کرنتھیوں ۵:۱۰

وہ جو متناسب، سڈول چالچلن کی استواری کا خواہاں ہے اور جو متوازن مسیحی زندگی کا حامل ہونا چاہتا ہے اسے اپنا سب کچھ مسیح کو دے دینا چاہئے اور جو کچھ مسیح کے لئے کر سکتا ہے اسے کرنا چاہئے کیونکہ نجات دہندہ ادھوری خدمت کو قبول نہیں فرمائے گا۔ اپنے آپ کو خُدا کے تابع کرنے کا سبق اسے روزانہ سیکھنا ہو گا۔ اسے خُدا کے قوانین ماننے اور ان کا مطلب جاننے کے لئے کلام مقدس کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ یوں وہ مسیحیت کے اعلیٰ معیار تک پہنچ سکے گا۔ آئے روز خُدا وند کو اُس کی سیرت میں کام کرنا ہے تاکہ وہ آزمائش میں پورا اُتر سکے۔ آئے روز ایماندار کو فرشتوں اور انسانوں کے سامنے اس رفیع و برتر تجربہ کے لئے یہ دکھانا ہو گا کہ انجیل گری ہوئی نسل انسانی کے لئے کیا کر سکتی ہے۔

"میرا یہ گمان نہیں کہ پکڑ چکا ہوں بلکہ صرف یہ کرتا ہوں کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں ان کو بُھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھے ہوئے نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ اس انعام کو حاصل کروں جس کے لئے خُدا نے مجھے مسیح یسوع میں اُوپر بُلایا ہے"۔

پولُس نے بہت کچھ کیا جب وہ مسیح یسُوع کی غلامی میں آگیا اس نے بڑی مشقت کی۔ شہر شہر، اور ملک ملک کے سفر کے دوران اس نے صلیب کی کہانی بیان کی، انجیل کے لئے روحوں کو جیتا اور کلیسیائیں قائم کیں۔ ان کلیسیاوں کی خبر گیری اور ان کو بہت سے خطوط روانہ کئے جن میں ہدایات فرمائیں۔ بعض اوقات اپنی روزی خُود کمائی۔ اس سب کے باوجود اس عظیم مقصد سے نظریں نہ ہٹائیں جس کے لئے اُسے بُلایا گیا تھا۔ اور وہ ہر حال میں اس کے ساتھ ثابت قدم رہا جو اُسے دمشق کی راہ پر ملا تھا۔ اس سے اُسے کوئی طاقت پیچھے نہ ہٹا سکی۔ کلوری کی صلیب کو عظمت دینے سے ہی اس کے کلام اور اعمال کو پُر تاثیر کیا۔

وہ عظیم مقصد جس نے پولُس کو مشکلات اور تکالیفوں کے اندر بھی آگے بڑھنے کے لئے مجبور کیا وہ مقصد ہر ایک کار گزار کو خُدا کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے رہبری کر سکتا ہے۔ دنیاوی دلفریبیاں اس کی توجہ نجات دہندہ سے ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کریں گی مگر وہ نشان کی طرف بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ اور دنیا، فرشتوں اور انسانوں کو دکھا دے گا کہ خُدا کے چہرے کو دیکھنے کی اُمید کے سامنے ہر قربانی ہیچ ہے۔

گو پولُس قیدی تھا مگر وہ پست ہمت یا بیدل نہ تھا۔ بلکہ روم سے جو خطوط اس نے کلیسیاوں کو لکھے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح میں شادمان تھا۔ "خداون میں ہر وقت خُوش رہو۔ پھر کہتا ہوں کہ خُوش رہو۔ کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دُعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خُدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالون کو مسیح یسُوع میں محفوظ رکھے گا۔ "غرض اے بھائیو! جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں ان پر غور کیا کرو"۔ " میرا خُدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسُوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا۔ خُدا وند یسُوع مسیح کا فضل تمہاری روح کے ساتھ رہے"۔

باب ۴۶ - قید سے آزاد

پولُس کی خدمات با برکت ثابت ہو رہی تھیں بُہت سی رُوحیں تبدیل ہو کر زور پکڑ رہی تھیں اور ایماندار دلاسا، تسلی اور حوصلہ پا رہے تھے اسی دوران بلائیں سر اُٹھا رہی تھیں جن سے نہ صرف رسُول کی زندگی کو خطرہ لاحق تھا بلکہ کلیسیا کی اقبا لمندی اور فلاح و بہبودی بھی خطرے میں تھی۔ جب پولُس روم آیا تھا تو اسے شاہی دستے کے ایک محافظ کی نگرانی میں رکھا گیا تھا۔ وہ شخص ایماندار اور انصاف پسند تھا ۔ اسی کی نظر عنایت سے رسُول کو انجیل کی تشہیر کرنے کی سہولت میسر آئی تھی۔ مگر دو سالہ قید کی مدت ختم ہونے سے پہلے رسُول کو ایسے شخص کی تحویل میں دے دیا گیا جس سے پولُس کسی خاص حمایت کی اُمید نہ رکھتا تھا۔

پولُس کے یہودی دُشمن سے کہیں زیادہ سرگرم ہو گئے اور انہیں ایک شہوت پرست یہودن مل گئی جو نیرہ کی داشتہ (دوسری بیوی) تھی اس کے ذریعہ انہوں نے مسیحیت کے ہیرو کو مروانے کا منصوبہ تیار کر لیا۔

پولس کو قیصر سے انصاف کی بہت ہی کم اُمید تھی جس کے ہاں اس نے اپیل کر رکھی تھی۔ نیرو نہات ہی گھٹیا اخلاق کا شخص تھا اور جتنے اس سے پہلے بادشاہ گزرے تھے ان سب سے زیادہ بد ذات اور نابکار اور ظالم واقع ہُوا تھا۔ اس سے پیشتر عنان حکومت اس سے زیادہ جابر اور خُود سر کے ہاتھ میں آئی ہو گی۔ اس نے پہلے سال اپنے سوتیلے بھائی کو زہر دے کر مار دیا جو تخت کا جائز وارث تھا۔ نیرویکے بعد دیگرے بدکاریاں، سیہ کاریاں کرتا چلا گیا یہاں تک کہ اس نے اپنی ماں کو قتل کروا دیا اور پھر اپنی بیوی کو بھی اسی طرح موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کوئی ایسی حماقت نہیں تھی۔ جس سے یہ باز رہا ہو۔ اور کسی ذلیل سے ذلیل عمل کے لئے بھی اس نے ہاتھ کو نہ روکا۔ ہر شریف شخص کے دل میں اس کے لئے نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔

جو بدکاریاں اس کے دربار میں معمول بن گئی تھیں انکا بیان کرنا زبان اور قلم کو زیب نہیں دیتا۔ جن کو وہ ان برائیوں میں شریک ہونے کے لئے مجبور کرتا تھا ان کے لئے بھی یہ مکروہ تھیں۔ وہ ہر وقت اس خطرے میں رہتے تھے کہ نہ جانے اگلی بار یہ کس گناہ کبیرہ کا مشورہ دے دے۔ نیرو کے اس پاجی پن اور خباثت کے باوجود کوئی بھی اس کی تابعداری سے انحراف نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اسے تمام تہذیب یافتہ دُنیا کا حاکم اعلیٰ مانتے تھے اور اسے دیوتا کی طرح پوجتے تھے۔

انسانی نقطہ ء نظر سے ایسے منصف کے ہوتے ہوئے پولُس کی سزائے موت کا حُکم یقینی تھا۔ مگر رسُول کا یہ پُورا پُورا یقین تھا کہ جب تک وہ خُدا کے ساتھ وفادار ہے اسے کسی کا ڈر نہیں۔ وہ جو ماضی میں اسے سنبھالتا رہا ہے وہی اسے یہودیوں کے تعصب اور قیصر کےہاتھ سے پناہ دے گا۔

سچ مچ خُد ا نے اپنے قُوت بازو سے اپنے خادم سنبھالا اور پناہ دی۔ وہ الزامات جو پولُس پر لگائے گئے وہ ثابت نہ ہو سکے اور یہودیوں کی توقع کے خلاف نیرو نے پولُس کو بے گناہ قرار دیا۔ پولُس کی زنجیریں اُتار دی گئیں وہ دوبارہ آزاد ہو گیا۔

اگر پولُس کو کسی وجہ سے ایک اور سال روم میں ٹھہرنا پڑ جاتا اور اس کی پیشی کی مُدت بڑھ جاتی تو وہ ان ایذا رسانیوں کا شکار ہو جاتا جو اگلے سال شُروع ہو گئی تھیں۔ پولُس کی قید کے زمانہ میں مسیحیت کی تعداد اس قدر بڑھ گئی جن کی طرف سے ارباب اختیار کو تشویش ہوئی اور مسیحیوں کے لئے ان کے دل میں دشمنی

پیدا ہو گی۔ شہنشاہ کا غصہ اس کے اپنے گھر انے کے لوگوں کا مسیحیت کے حلقہ بگوش ہونے کے سبب بھڑکا۔ اور اسے جلد ہی مسیحیوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بنانے کا بہانہ مل گیا۔

اسی دوران روم میں آگ بھڑک اٹھی جس سے کم و بیش آدھا روم جل کر راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ خبری یہی تھی کہ نیرو ہی نے یہ آگ لگوائی تھی مگر اس پر پردہ پوشی کے لئے نیرو نے اُن لوگوں کو جو متاثر ہوئے دل کھول کر اُن کی امداد کی۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ناشائستہ حرکت اسی نے کی تھی اس لئے عوام غصہ سے آگ بگولہ ہو کر اشتعال انگیزی پر اُتر آئے تھے۔ چنانچہ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے اور اُن لوگوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے جن سے وہ نفرت کرتا تھا (یعنی مسیحیوں سے) نیرو نے مسیحیوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اس کا حربہ کامیاب رہا اور ہزاروں مسیحی بہن بھائی اور بچے بڑی بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دئیے گئے۔

اس ہولناک ایذا رسانی سے پولُس محفوظ رہا کیونکہ قید سے رہا ہونے کے فوراً بعد وہ روم سے چلا گیا۔ اس نے اپنا یہ آخری وقت بدل و جان کلیسیاوں کے سُدھار کے لئے صرف کیا۔ اس کی دلی تمنا تھی کہ وہ یونانی اور مشرقی کلیسیاوں کے درمیان نہ ٹوٹنے والا اتحاد قائم کر سکے۔ اور جھوٹی تعلیم کے خلاف جو کلیسیاوں میں گھُس رہی تھی اور ایمان کو خراب کر رہی تھی اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایمانداروں کو تیار کر سکے۔

آزمائشیں، تکالیف اور تفکرات جو پولُس کو برداشت کرنا پڑے اُن کی وجہ سے اُس کی جسمانی صحت برباد ہو گئی۔ عمر کے لحاظ سے کمزویوں اور بیماریوں نے اسے آ گھیرا۔ اس نے گمان کیا کہ اب اس کی خدمت اختتام پذیر ہونے کو ہے۔ اور جب اس کی خدمت کی معیاد کم ہو گئی اُس کی کوششیں مزید شدت اختیار کر گئیں۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ اس کے جوش و جذبہ کی کوئی حد نہیں۔ مقصد میں چابت قدم، اعمال میں مستعد و آمادہ، ایمان میں مستحکم اس نے کلیسیاوں میں جا جا کر جس قدر اس کے بس میں تھا ایمانداروں کے ہاتھ مضبوط کئے اور مسیح کےلئے رُوحوں کو جیتا اور اُنہیں تلقین کی کہ ظلم اور مصیبت اور آزمائش کے وقت جس میں وہ داخل ہو رہے تھے انجیل کے لئے ثابت قدم رہیں اور وفاداری سے مسیح کی گواہی دیں۔

باب ۴۷ - آخری گرفتاری

روم میں اپنے فرض کی انجام دہی کےبعد کلیسیاوں میں پولُس کی خدمت اس کے دشمنوں کی نظروں سے خفیہ نہ رہی۔ نیرو کی نگرانی میں شرع ہونے والی ایذا رسانی کے دوران مسیحیوں کو واجب القتل فرقہ قرار دیا گیا۔ کچھ دیر کے بعد یہودیوں کو جو سُوجھی تو اُنہوں نے پولُس پر الزام لگایا کہ اُس کے اُکسانے پر روم کو آگ لگائی گئی۔ سب کو ہی یہ معلوم کہ اس نے اس جُرم کا ارتکاب نہیں کیا، تاہم انہوں نے یہ ضرور سوچا کہ اس طرح کا الزام لگا کر پولُس کو دوبارہ گرفتار کرایا اور اُسے فوراً روم لے جا کر آخری بار قید خانہ میں ڈالا جا سکتا ہے۔

رسُول دوسری بار روم کے بحری سفر پر اپنے کئی پرانے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوا۔ بہتیرے اور بھی تھے جو پولُس کے ساتھ جانا چاہتے تھے مگر پولُس نے انہیں لے جانے سے انکار کر دیا تاکہ ان کی زندگیاں خواہ مخواہ خطرے کا شکار نہ ہو جائیں۔ پہلی بار جب پولُس قیدی بن کر روم گیا تھا اس وقت کی نسبت اس بار بہت ہی کم امکان اور مواقع اس کے حق میں تھے۔ نیرو کے ظلم و ستم کی وجہ سے روم میں مسیحیوں کی تعداد خاصی کم ہو گئی تھی۔ ہزاروں نے اپنے ایمان کی خاطر شہادت کا جام نوش کیا بہتیرے شہر چھوڑ گئے اور جو موجود تھے سخت پست ہمت ہو گئے کیونکہ ہر وقت موت کی تلوار ان کے سروں پر لٹکتی رہتی تھی۔

روم پہنچتے پر پولُس کو ایک تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ اسے اس کال کوٹھڑی میں اُس وقت تک رہنا تھا جب تک اس کا کام تمام نہ ہو جائے۔ لوگوں کو اُکسانے کا اس پر وہ گھٹیا الزام لگایا گیا جو شہر اور قوم کے خلاف نہایت ہی بھیانک جرم تھا۔ لہٰذا پولُس اب دُنیا کی نظر میں نہایت ہی مکروہ شے بن چُکا تھا۔

تھوڑے سے دوست جو رسُول کے بوجھ کو ہلکا کرتے وہ بھی رفو چکر ہونے لگے۔ بعض تو لوگوں کے تمسخر و تضحیک کے سبب اور بعض کو مختلف کلیسیاوں میں جانا پڑا۔ "مجھے چھوڑ کر جانے والوں میں فوگلس اور ہر مکنیس پہلے شخص تھے پھر دیماس خطرات کو بھانپتے ہوئے دکھی رسُول کو چھوڑ گیا۔ پولُس کر یسکینس کو گلتیہ بھیجا جب کہ طِطس کو دلمتیہ روانہ کیا۔ اور تخکس کو افسس۔ تیمتھیس کو لکھتے ہو پولپس نے کہا صرف لوقا میرے پاس ہے"۔۲۔تیمتھیس ۴:۱۱۔ جنتی رسُول کو خدمت گزار بھائیوں کی اس وقت ضرُورت تھی کبھی نہ تھی۔ اس وقت عمر رسیدہ ہونے کے باعث رسُول بہت کمزور ہو چُکا تھا بدن میں بہت سی کمزوریاں آ گئی تھیں اور مشقتیں جھیل نہیں سکتا تھا پھر وہ ایک تاریک اور سل زدہ تنگ کمرے میں رومی قید میں تھا۔ لوقا کی خدمات جو پیارا شاگرد اور وفادار دوست پولُس کے لئے بڑی مدد اور سکون دینے کا باعث تھا وہی اس کے لئے دُنیا بھر کے بھائیوں کے لئے ذریعہ رابطہ تھا۔

مصیبت کے اس وقت اپفُردتُس کی مُلاقاتوں سے دل شاد ہو جاتا جو باقاعدگی کے ساتھ اُسے ملنے آتا۔ اس افسی بھائی نے پولُس کی قیدی کی مصیبت کو جس قدر ہلکا کر سکتا تھا کیا۔ اس کا پسندیدہ استاد سچائی کی خاطر زنجیرونمیں جکڑا ہوا تھا اور وہ خُود آزاد چنانچہ اس ے پولُس کی ہر طرح خاطر و مدارت کی۔

پولُس نے اپنے آخری خط میں اس وفادار شاگرد کے بارے یوں لکھا "خداوند اپفُردتُس کے گھرانے پر رحم کرے کیونکہ اس نے بہت دفعہ مجھے تازہ دم کیا اور میری قید سے شرمندہ نہ ہُوا بلکہ جب وہ رومہ میں آیا تو کوشش

سے تلاش کر کے مجھ سے ملا۔ (خداوند اسے یہ بخشتے کہ اُس دن اس پر خُداوند کا رحم ہو) اور اس نے افسس میں جو جو خدمتیں کیں تو انہی خُوب جانتا ہے"۔۲۔ تیمتھیس ۱:۱۶۔۱۸

محبت اور دلجُوئی کی خواہش خُدا وند کے اپنے دل میں نقش ہے۔ مسیح یسُوع گتسمنی باغ میں اپنی جانکنی کے وقت شاگردو ں کی دلجُوئی کا خواہاں ہوا۔ پولُس کی اذیتیں گو مختلف تھی تاہم اس نے بھی رفاقت و شراکت اور ہمدردی کی چاہت کی۔ اُس وقت کُنج تنہائی میں اُنیسفیرس کی مُلاقاتیں پولُس کے لئے بڑی ہی راحت و سکُون کا باعث بنی جس نے عمر بھر دوسروں کی خدمت کی تھی۔

باب ۴۸ - پولُس نیرو کے رُوبرُو

جب پولُس کو نیرو کے حضور مقدمہ کی سماعت کے لئے بُلایا گیا تو خیال یہی تھا کہ اُسے ضرور سزائے موت ہو جائے گی۔ اس کے خلاف نہایت ہی تشویشناک الزامات عائد کئے گئے تھے اور مسیحیوں کے برکلاف سکت دُشمی کے پیشِ نظر اُمید کی بہت ہی گنجائش تھی۔

رومیوں اور یونانیوں میں دستُور کے مطابق جس شخص پر الزامات لگائے جاتے وہ اپنے وکیل کے ہمراہ عدالت میں اپنی عذر داری پیش کرنے کامجاز تھا جو اپنے دلائل کے زور پر یا شعلہ بیانی، یا التماس گزار کر مقدمہ ملزم کے حق میں کروا لیتا یا اس کی سزا میں کمی کروا لیتا۔ لیکن جب پولُس کو نیرو کے سامنے پیش ہونا پڑا کوئی وکیل بھی اس خطرے کا سامنا کرنے کے لئے آگے نہ بڑھا۔ کوئی دوست بھی قریب نہیں تھا جو الزامات جو اس کے خلاف لگائے گئے تھے یا وہ دلائل جو پولُس اپنے حق میں دینا چاہتا تھا ان کو محفوظ کر لیتا۔ روم میں ایک بھی مسیحی نہ تھا جو مصیبت کی ان گھڑیوں میں اس کے ساتھ آ کھڑا ہوتا۔ پولپس نے خُود ایک خط میں لکھا کہ "میری پہلی جواب دہی کے وقت کسی نے میرا ساتھ نہ دیا بلکہ سب نے مجھے چھوڑ دیا۔ کاشکہ اُنہیں اس کا حساب دینا نہ پڑے مگر خُداوند میرا مددگار تھا اور اس نے مجھے طاقت بخشی تاکہ میری معرفت پیغام کی پوری منادی ہو جائے اور سب غیر قومیں سن لیں اور میں شیر کے منہ سے چھڑایا گیا"۔ ۲۔ تیمتھیس ۴:۱۶۔۱۷

پولُس نیرو کے رُوبرُو، یہ کیسا موازنہ ہے! مغرور اور تُند خُو بادشاہ کے حضور خُدا کے بندے کو اپنے ایمان کا جواب دینا ہے۔ اُس بادشاہ کے سامنے جس کے اختیار، دولت اور بدکاریاں کمال کو پہنچی ہوئی تھیں۔ اور جس کے سامنے کوئی دم نہیں مار سکتا تھا۔ دُنیا کے دوسرے بادشاہ اس کے قدموں میں اپنا تاج رکھ دیتے تھے۔ طاقتور فوج اُس کے حُکم پر دھاوا بول دیتی تھی۔ اس کی نیوی کے جھنڈے فتح کی ضمانت ہوتے تھے۔ ججوں کے فیصلے اس کی مرضی کے مرہونِ منت ہوتے تھے کروڑوں نے اس کی وفاداری کا حلف اُٹھا رکھا تھا۔ نیرو کے نام سے دُنیا لرز اُٹھتی تھی۔ اس کی ناراضگی سے کوئی اپنی جائیداد ، آزادی اور جان سے ہاتھ دھو سکتا تھا اور اس کا غضب بھیانک وبا سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔

بغیر روپے پیسے کے خالی ہاتھ، بے یارومددگار ، بغیر وکیل کے بوڑھا قیدی نیرو کے رُو برُو کھڑا تھا۔ نیرو کے چہرے سے شرمناک بدی ٹپک رہی تھی جس سے اُس کے خشمگین جذبات کا اظہار ہوتا تھا۔ جبکہ ملزم کے چہرے سے اس اطمینان کا اظہار ہوتا تھا جو صرف خُدا سے صادر ہوتا ہے۔ پولُس کا اپنا تجربہ عسرت، خودانکاری اور تکالیف پر محیط تھا۔ اس کے علاوہ اس کے دشمن مسلسل خلاف بیان دے رہے تھے، اسے لعنت ملامت کر رہے تھے۔ اُس کے ساتھ بُرا برتاو کر رہے تھے، ڈرا دھمکا رہے تھے، ان سب زیادتیوں کے باوجود رسُول نے صلیب کے معیار کو بلند رکھا۔ وہ اپنے آقا کی طرح بے گھر رہا اور بنی نوع انسان کو برکت دینے کے لئے زندہ رہا۔ نیرو جو متلون مزاج، جذباتی اوباش جابر حُکمران تھا وہ کیوں کر خُدا کے اس بیٹے کی سیرت کی مدح کر سکتا تھا؟

بڑا ہال شوقین اور بے چین بھیڑ سے کھچا کھچ بھرا ہُوا تھا اور بحر متلاطم کی طرح آگے ہی آگے بڑھتا ہی جارہاتھا تاکہ وہ سب کچھ سُن اور دیکھ سکے جو ہونے کو تھا۔ سب چھوٹے بڑے طبقات سے تعلق رکھنے والے

پڑھے لکھے، ان پڑھ، غریب امیر، مغرور اور مسکین سبھی اُدھر موجود تھے جنہیں زندگی کی نجات کے لئے حقیقی علم کی ضرُورت تھی۔

یہودی، پولُس رسُول کے خلاف بغاوت اور بدعت کا پرانا الزام لے کر حاضر ہوئے، نیز رومی اور یہودی دونوں نے پولُس پر یہ الزام لگایا کہ اسی نے شہر کو جلانے والو کو بھڑکایا تھا۔ جب یہ تمام الزامات اس کے خلاف عائد کر چکے تو پولُس نے اپنے چہرے پر متانت اور سنجیدگی اور سکون کو قائم رکھا اور بالکل پریشان نہ ہوا۔ لوگ اور جج حضرات اس سے بڑے حیران ہوئے وہ کئی مقدمات کی سماعت کے وقت حاضر تھے اور مجرموں کو دیکھا تھا، مگر انہوں نے جیسا سکون اور تقدس اس قیدی کے چہرے پر دیکھا کسی کے چہرے پر نہ دیکھا تھا۔ جج صاحبان مجرموں کے چہرے سے اندازہ کر لیتے ہیں آیا وہ مجرم ہیں یا نہیں۔ مگر پولُس کے چہرے سے وہ اس کے مجرم ہونے کے کسی آثار یا ثبوت کو نہ پاسکے۔ جب اسے اپنے دفاع میں بولنے کی اجازت ملی تو سب نے بڑی دلچسپی سے اُس کی باتیں سُنیں۔

پولُس کو ایک بار پھر موقع مل گیا تاکہ وہ پراگندہ بھیڑ کے سامنے صلیب کے پرچم کو سر بلند کر سکے۔ جب اس نے اس بھیڑ پر نظر کی جن میں یہودی، یونانی، رومی اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے اجنبی شامل تھے تو اس کا جی ان کی نجات کے لئے اُمنڈ آیا۔ جو منظر اس کے سامنے تھا، اور جن خطرات میں وہ گھرا تھا (موت اور اس کے درمیان بہت ہی کم فاصلہ دکھائی دے رہا تھا) اُن سے قطع نظر کر کے یسُوع پر نظریں جمائیں جو اس کا وکیل اور درمیانی ہے اور جو گنہگار کے حق میں خُدا سے التماس کرتا ہے۔ پولُس نے انسانی قُوت اور تقریر سے کہیں بڑھ کر انجیل کی سچائی کو پیش کیا۔ اس نے سامعین کی توجہ اس قربانی کی طرف مبذول کر ائی جو گری ہوئی نسل انسانی کے لئے گزرانی گئی۔ اس نے پکار کر کہا کہ انسان کی نجات کے لئے بیش بہا قیمت ادا کی گئی اب انسان خُدا کی بادشاہی میں شریک ہو سکتا ہے۔ فرشتے جو خُداون کے ایلچی ہیں ان کے ذریعہ زمین آسمان کے منسلک ہو گئی اور انسانوں کے تمام کام اچھے یا برے کام منصف اعلیٰ (خدا) کے سامنے بے پردہ ہوگئے۔

یوں سچائی کا حامی التماس پیش کرتا ہے۔ ایماندار بے ایمانوں کے اور وفادار بے وفاوں کے بیچ میں خُدا کے نمائندہ کے طور پر کھڑا ہے اور اُس کی آواز یا اُس کے چہرے پر کوئی خوف، اداسی یا مایوسی عیاں نہیں۔ اس کا ضمیر بے الزام ہونے کے باعث قوی، سچائی کے زرہ بکتر سے ملبوس، اسے خُوشی ہے کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے۔ اس کا کلام ایسے ہے جیسے لڑائی کے شور شرابہ میں فتح کا نعرہ۔ اس نے اعلانیہ بتایا کہ اس نے کس مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور وہ مقصد کبھی بھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس نے بتایا کہ شاید وہ نابود ہو جائے مگر انجیل کبھی بھی نابود نہ ہو گی۔ خُدا وند زندہ ہے اور اس سچائی کی ہمیشہ جیت رہے گی۔ یہ کہتے ہی اُس کا چہرہ فرشتہ کا سا ہو گیا "اور ان سب نے جو عدالت میں بیٹھےتھے اس پر غور سے نظر کی تو دیکھا کہ اس کا چہرہ فرشتہ کا سا ہے"۔ اعمال ۶:۱۵

اس مجلس نے اس طرح کا کلام اس سے پہلے کبھی نہیں سُنا تھا۔ اس کلام کی صدا سخت سے سخت دل میں بھی بار بار گونجی۔ سچائی نے (جو واضح اور قائل کرنے والی تھی) جھوٹ کو مار بھگایا۔ بہتیروں کے ذہنوں میں نور چمکا جنہوں نے بعد میں اس کی کرنوں کی پیروی کی۔ اس دن جو صداقتیں اُن شہیدوں کے بعد بھی انسانوں کے دلوں پر اثر کرتی رہیں جنہوں نے یہ صداقتیں بیان کی تھیں۔

نیرو نے ایسی سچائی جو اس موقع پر سُنی کبھی نہیں سُنی تھی اور نہ ہی اس سے پہلے اس کی ضمیر میں پائی جانے والی بے شمار برائیوں کی اس طرح نشاندہی ہوئی تھی۔ آسمانی روشنی نے اس کی روح کے دریچے چاک کر دیئے اور وہ اس خیال سے کانپ اُٹھا کہ اسے (جو اس دُنیا کا حکمران ہے) ایک دن حساب کے لئے خالق خُداوند کے سامنے حاضر ہونا ہو گا جہاں مجھے میرے کاموں کے مطابق اجر دیا جائے گا۔ وہ رسُول کے خُدا سے بے حد خوف زدہ ہو گیا۔ اس لئے پولُس پر سزا کا حُکم دینے سے ڈرا جس پر الزام تراشی کی گئی تھی اس خونخوار کی رُوح پر کچھ دیر تک لرزہ طاری رہا۔

لمحہ بھر کے لئے سخت دل گنہگار نیرو پر آسمان کھلا اور اس نے سکُون اور پاکیزگی کی خواہش کی۔ رحم کی بخشش کی دعوت اُسے بھی پیش کی گئی۔ افسوس کہ صرف لمحہ بھر ہی اس نے معافی کے خیال کو خوش آمدید کیا۔ اس کے بعد اُس نے حُکم دیا کہ پولُس کو دوبارہ کال کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے اور جیسے ہی کوٹھڑی کا دروازہ خُدا کے بندے کے لئے بند کر دیا گیا اسی لمحہ رومی شہنشاہ پر آسمانی دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گئے۔ اس کے بعد اس تاریکی کو چاک کرنے کے لئے جس نے اُسے گھیر رکھا تھا کوئی روشنی کی کرن نہ چمکی۔ اور اب اسے جلد ہی خُدا کی عدالت سے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

اس کے تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رسوائے زمانہ بحری مہم کے لئے یونان چلا گیا جہاں اس نے خُود کو اور اپنی بادشاہت کو مکروہ اور بیہودہ حرکات کے سبب ذلیل کیا۔ وہاں سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ واپس آ کر اپنے درباریوں میں گھر کر ہر طرح کی حرام زدگی کا مظاہرہ کیا۔ جب وہ رنگ رلیاں منا رہا تھا اسی دوران روم کے گلی کوچوں میں کہرام مچ گیا۔ جس شخص کو بھیجا کہ وہ اس ہُلڑ بازی کی وجہ معلوم کر کے خبر دے وہ اس خوفزدہ خبر کے ساتھ واپس آیا اور بتایا کہ فوج کا سربراہ گالبا (Galba) روم پر بڑی سُرعت سے بڑھا چلا آ رہا ہے جسکی خبر شہر میں پہلے ہی پہنچ چکی تھی اور گلیاں بازار خشمگیں بھیڑ سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اور اب وہ بھیڑ محل کی طرف بڑھ رہی تھی تاکہ بادشاہ اور اُس کے حامیوں کو موت کے گھاٹ اتاردیں۔ سخت خطرے کے اس موقع پر نیرو نے پولُس کے خُدا کا سہارا نہ لیا جو قادر مطلق ہے۔ اذیت اور تکلیف سے بچنے کے لئے (جس کا اُسے سامنا تھا) اُس ظالم نے چاہا کہ خُود اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرے مگر اس کی ہمت جواب دے گئی۔ چارو نا چار وہ بدحواسی کے عالم میں بڑی رسوائی کے ساتھ ایک دیہات میں جا چُھپا جو شہر سے چند میل کے فاصلہ پر تھا۔ مگر اس کا بھی کچھ فائدہ نہ ہُوا۔ اُسے جلد ڈھونڈ لیا گیا۔ اور جب گھڑ سوار تعاقب کرتے ہوئے اس کے قریب پہنچے اس نے اپنی مدد کے لئے ایک غلام کو بُلایا اور اپنے آپ پر ایسا کاری زخم لگا لیا جو اُس کی موت کا باعث بنا۔ ظالم اور جابر حکمران نیرو بتیس سال کی عمر میں اگلے ملک کو سُدھار گیا۔

باب ۴۹ - پولُس کا آخری خط

قیصر کی عدالت سے پولُس کو واپس قید خانہ بھیج دیا گیا۔ پولُس نے محسُوس کیا اُسے عارضی طور پر تھوڑی سی مہلت مل گئی ہے۔ اور اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے دشمن اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک اُسے موت کی سزا نہ دلوادیں۔ اور وہ اس بات سے بھی بے خبر نہیں تھا کہ سچائی کی وقتی طور پر فتح ہوئی ہے۔ مگر اتنے بڑے ہجوم کے سامنے مسیح مصلوب اور مردوں میں سے جی اُٹھنے والے کی منادی کرنا اور ان کا سننا بذات خُود ایک عظیم فتح تھی۔ اس وقت روم میں وہ کام شُروع ہوا تھا جسے نشوونما پانا اور زور پکڑنا تھا اور جسے روکنا نیرو اور مسیح کے دُشمنوں کے بس کی بات نہیں تھی۔

قید خانے کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بیٹھے بیٹھے دن گزرتے گئے اور ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ نیرو کے ایک اشارے پر کسی وقت بھی رسُول جام شہادت نوش کرے گا۔ چنانچہ رسُول کو خیال آیا کہ کیوں نہ تیمتھیس کو بُلا لیا جائے۔ اسے افسس کلیسیا کی چوپانی بخشی گئی تھی۔ جب روم کی طرف پولُس نے آخری سفر اختیار کیا اسے وہیں رہنے دیا گیا تھا۔ پولُس اور تیمتھیس ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے گویا وہ یک جان دو قالب تھے۔ تیمتھیس اپنی تبدیل کے وقت سے ہی پولُس کے دُکھوں اور خدمات دونوں میں شامل و شریک رہا تھا۔ اس لئے اُن کی محبت گہری مستحکم اور باپ بیٹے کی محبت کی طرح پاک تھی تیمتھیس بُوڑھے رسُول کے لئے گویا بیٹے کی مانند تھا اور باپ کی طرح ہی اس کی عزت کرتا تھا۔ اسی لئے پولُس نے اس کُنج تنہائی اور پریشانی کے عالم میں اس سے ملنے کی چاہت کی۔

سازگار حالات کے تحت بھی ایشیا صغیر سے تیمتھیس کو روم پہنچتے پہنچتے کئی ماہ گزر جاتے۔ پولُس کو اپنی زندگی غیر یقینی دکھائی دے رہی تھی اور وہ سوچتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیمتھیس مرا منہ بھی نہ دیکھ سکے۔ رسول کے پاس اس نوجوان جسے بہت بڑی ذمہ داری دی گئی تھی دینے کے لئے نہایت ہی اہم ہدایات تھیں۔ چنانچہ ایک طرف تو رسُول نے اسے جلد آنے کا مشورہ دیا اور دوسری طرف وصیت کی کہ انہیں کلیسیا کو سُنانے سے باز نہ رہ۔ رسُول کا دل خدا میں اپنے اس بیٹے اور اس کلیسیا کے لئے محبت سے موجزن تھا جو اس کی نگرانی میں دی گئی تھی۔ چنانچہ پولُس نے تیمتھیس کو مقدس ذمہ داری کا احساس دلایا جو خُدا وند نے اسے دے رکھی تھی۔

پولُس نے وہ خط سلام دُعا سے شُروع کیا۔ تیمتھیس کے نام جو ایمان کے لحاظ سے میرا سچا فرزند ہے۔ فضل، رحم اور اطمینان خُدا باپ اور ہمارے خُدا وند مسیح یسُوع کی طرف سے تجھے حاصل ہوتا رہے۔ جس خُدا کی عبادت میں صاف دل سے باپ دادا کے طور پر کرتا ہوں اس کا شُکر ہے کہ اپنی دعاوں میں بلاناغہ تجھے یاد رکھتا ہوں"۔

ازان بعد پولُس نے تیمتھیس کو ایمان میں ثابت قدمی کی ضرورت پر تاکید کی "اُسی سبب سے میں تجھے یاد دلاتا ہو کہ تُو خُدا کی اس نعمت کو چمکا دے جو میرے ہاتھ رکھنے کے باعث تُجھے حاصل ہے۔ کیونکہ خُدا نے ہمیں دہشت کی رُوح سے نہیں بلکہ قُدرت اور محبت اور تربیت کی رُوح دی ہے۔ پس ہمارے خُدا وند کی گواہی دینے سے اور مُجھ سے جو اس کا قیدی ہوں شرم نہ کر بلکہ خُدا کی قُدرت کے موافق خُوشخبری کی خاطر میرے ساتھ دُکھ اٹھا۔"--- پولُس نے تیمتھیس کی منت کی کہ وہ اس بات کو یاد رکھے کہ خُدا نے اُسے بُلاہٹ دی ہے۔ "مگر اب ہمارے منجی مسیح یسُوع کے ظہور سے ظاہر ہُوا جس نے موت کو نیست اور زندگی اور بقا کو

اس خُوشخبری کے وسیلہ سے روشن کر دیا۔ جس کے لئے میں منادی کرنے والا رسُول اور اُستاد مقرر ہوا۔ اسی باعث سے میں یہ دکھ بھی اٹھاتا ہوں لیکن شرماتا نہیں کیونکہ جس کا میں نے یقین کیا ہے اسے جانتا ہوں اور مُجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اس دن تک حفاظت کر سکتا ہے"۔

پولپس اپنی اس دراز خدمت کے دوران نجات دہندہ کی وفاداری کی راہ میں نہ کبھی لڑکھرایا نہ ڈگمگایا جہاں کہیں بھی وہ ہوا۔۔۔ خواہ خشمگین فریسیوں کے سامنے، رومی حاکموں اور اختیار والوں کےسامنے لُسترہ کی بے لگام بھیڑ کے سامنے، مکدونیہ کے قید خانہ میں خواہ ملاحوں کے ساتھ برباد جہاز پر بحث و تکرار یا نیر کے سامنے تن تنہا مگر وہ اُس مشن سے پیچھے نہ ہٹا جس کے لئے اُسے اُوپر بُلایا گیا تھا۔ اُس کی مسیحی زندگی میں سب سے اہم مقصد یہی تھا کہ اُس کی خدمت کرے جس کے نام نے اُسے ایک دفعہ نافرمانی اور تحقیر سے بھر ویا تھا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے نہ کوئی مخالفت نہ کوئی ظلم اُسے باز رکھ سکا۔ اُس کا ایمان مشقت کرنے سے مضبوط اور قربانی دینے سے پاک ہو گیا، جس نے اُسے زور بخشا اور سرفراز کیا۔۔۔۔

"پس اے میرے فرزند! تو اُس فضل سے جو مسیح یسوع میں ہے مضبوط بن"۔ اور جو باتیں تُو نے بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سُنی ہیں اُن کو ایسے دیانتدار آدمیوں کے سپُرد کر جو اوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں۔ مسیح یسوع کے اچھے سپاہی کی طرح میرے ساتھ دُکھ اُٹھا"۔

خُدا کے سچے خادم مشکلات یا ذمہ داری سے نہ گھبرائیں گے نہ جی چُرائیں گے۔ وہ اُس چشمہ سے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔ قُوت پاتے ہیں جو اُنہیں آزمائشوں پر غالب آنے اور خُدا کی طرف سے دی گئی ذمہ داریوں کو نبھانے کے قابل بناتی ہے۔ وہ فضل جو اُسے نصیب ہوتا ہے۔ وہ اُسے خُدا اور اُس کے بیٹے کو سمجھنے کے لئے وسعت عطا کرتا ہے۔ اُس کی روح اپنے آقا کے لئے قابل قبول خدمت انجام دینے کے لئے تڑپتی ہے۔ اور جونہی وہ مسیح راہ میں آگے بڑھتا ہے تووہ اُس فضل میں جو مسیح یسوع میں پایا جاتا ہے مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اور یہی فضل اُسے اُن چیزوں کے بارے جو اُس نے سُنی ہیں وفادار گواہ بننے کے قابل کرتا ہے۔ وہ اُس علم کی تحقیر نہیں کرتا نہ ہی اُس سے غفلت برتتا ہے جو اُس نے خُداوند سے حاصل کیا ہے۔ بلکہ اس علم کو وہ اُن دیانتدار لوگوں کے سپُرد کرتا ہے جو دوسروں کو سکھا سکیں۔

تیمتھیس کے نام اپنے اس آخری خط میں پولُس نے نوجوان کارگزار کے آگے بہت اعلیٰ معیار رکھا اور اُن فرائض منصبی کی نشاندہی کی جو اُسے انجام دینا تھیں۔ "اپنے آپ کو خُدا کے سامنے مقبُول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو دُرستی سے کام میں لاتا ہو۔ لیکن بیہودہ بکواس سے پرہیز کر کیوں کہ ایسے شخص اور بھی بے دینی میں ترقی کریں گے۔ "جوانی کی خواہشوں سے بھاگ اور جو پاک دل کے ساتھ خُداوند سے دُعا کرتے ہیں اُن کے ساتھ راستبازی اور ایمان اور محبت اور صُلح کا طالب ہو۔ لیکن بیوقوفی اور نادانی کی حجتون سے کنارہ کر کیوں کہ تُو جانتا ہے کہ اُن سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اور مناسب نہیں کہ خُدا نہیں کہ خُداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سب کے ساتھ نرمی کرے اور تعلیم دینے کے لائق اور بُردباد ہو۔ اور مخالفوں کو حلیمی سے تادیب کرے۔ شائد خُدا اُنہیں توبہ کی توفیق بخشے تاکہ وہ حق کو پہچانیں"۔

پولُس نے تیمتھیس کو جھوٹے اُستادوں سے آگاہ کیا جو کلیسیا میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ جان رکھ کہ آخر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے۔ کیوں کہ آدمی خُود غرض، زر دوست، شیخی باز، مغرور، بدگو، ماں باپ کے

نافرمان، ناشکر، وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے مگر اُس کے اثر کو قبول نہیں کریں گے۔ ایسوں سے بھی کنارہ کرنا"۔

"اور بُرے اور دھوکا باز آدمی فریب دیتے ہیں اور فریب کھاتے ہوئے بگڑتے چلتے جائیں گے۔ مگر تُو اُن باتوں پر جو تو نے سیکھی تھیں اور جن کا یقین مجھے دلایا گیا تھا یہ جان کر قائم رہ کہ تُو نے اُنہیں کن لوگوں سے سیکھا تھا۔ اور تُو بچپن سے اُن پاک نوشتوں سے واقف ہے جو تجھے مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات حاصل کر نے کے لئے دانائی بخش سکتے ہیں۔ ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مرد خُدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے"۔ خُدا وند نے دُنیا میں پائی جانے والی بُرائی کے خلاف جنگ کرنے کے لئے کثرت سے وسائل مہیا کر رکھے ہیں۔ کتابِ مقدس علم حرب سے معمور ہے جہاں سے مسیحی بدی کے خلاف جنگ کے لئے مسلح ہو سکتے ہیں۔ سچائی سے کمر کس کر اور راستبازی کا بکتر لگا کر، ایمان کی سپر لگا کر، نجات کا خُود اور رُوح کی تلوار جو خُدا کا کلام ہے لیکر راستے میں ہر ایک رکاوٹ کو دُور کرنا ہے۔

پولُس جانتا تھا کہ کلیسیا کو خطرات درپیش ہوں گے۔ وہ جانتا تھا کہ جو کلیسیا کے رہنما ہیں اُنہیں ایمانداری اور وفا داری اور بڑی جانفشانی سے خدمت کرنا ہو گی ۔ "خُدا وند اور مسیح یسوع کو جو زِندوں اور مردوں کی عدالت کرے گا گواہ کر کے اور اُس کے ظہور اور بادشاہی کو یاد دلا کر میں تجھے تاکید کرتا ہوں۔ کہ تُو خُدا کی منادی کر وقت اور بے وقت مستعد رہ۔ ہر طرح کے تحمل اور تعلیم کے ساتھ سمجھا دے اور ملامت اور نصیحت کر "۔

یہ سنجیدہ ہدایت و تاکید اُس کے لئے ہے جو تیمتھیس کی طرح جوشیلا اور وفا کا پیکر ہے۔ نیز یہ انجیل کے خادم کے کام کی اہمیت اور ذمہ داری کی ٹھوس شہادت ہے۔ خُدا کے حضور حاضر کر کے پولُس تیمتھیس کو تاکید کرتا ہے کہ انسانی کہانیوں اور رسوم کی نہیں بلکہ کلام کی منادی کر۔ اور جہاں کہیں موقع ملے خُدا کی گواہی دینے کے لئے مستعد رہ۔ خواہ بڑی جماعت ہو یا نجی حلقے میں، گھر میں دوستوں کے رُوبرو یا دُشمنوں کے ، تنگی تکلیف اور آرام دہ حالت میں، لعنت ملامت یا نقصان کی حالت میں گواہی دینے سے نہ چُوک۔

تیمتھیس کی نرم مزاجی کے پیش نظر پولُس کو خوف تھا کہ کہیں وہ اپنی خدمت کے اہم حصہ سے جی چُرائے لہٰذا پولُس نے اُسے تاکیداً فرمایا کہ گناہ کی ملامت کرنے میں وفاداری دکھا اور جو بدی کے مرتکب ہوتے ہیں اُنہیں جھڑک۔ تاہم اُسے یہ خدمت بڑی فروتنی، تحمل سے انجام دینا تھی۔ اس میں اُسے مسیح کی سی محبت اور صبر کا مظاہرہ کرنا تھا اور خدا کے کلام کی سچائی کی روشنی میں اُس کی وضاحت کرنا اور خُدا کے کلام سے اپنی ڈانٹ ڈپٹ کا جواز پیدا کر کے خُدا کے احکام پر عمل درآمد کرانا تھا۔

بیشک گناہ سے نفرت کر کے اُس پر لعنت ملامت کرنا اور گنہگار کے لئے رحم، دلجوئی اور نرم دلی کا مظاہرہ کرنا کارِمحال است۔ تاہم پاکیزگی حاصل کرنے کے لئَ جسقدر ہماری اپنی کوشش مخلصی اور دیانتداری پر مبنی ہوں گی۔ اُسی قدر شدت کے ساتھ گناہ کے خلاف ہماری نفرت ہو گی اور راستی سے جو کچھ پرے ہو گا اُس کے خلاف ہمارے فیصلے سخت اور دُرُشت ہوں گے۔ گنہگاروں کے خلاف غیر ضروری سختی سے ہمیں گریز کرنا ہو گا۔ مگر خبر دار رہیں کیونکہ گناہ کی بے راہ روی کو بھی کھلی چھٹی نہیں دی جا سکتی۔ چنانچہ گناہ کی طرف سے آنکھیں نہ موند لیں۔ بیشک گنہگار کو مسیح کی سی محبت اور صبر دکھانے کی ضرورت ہے مگر

اُس کی غلطیوں کے لئے اُسے کچھ بھی نہ کہنا بھی غلط ہے یوں وہ سمجھے گا کہ اُس نے ایسا کچھ نہیں کیا جس پر اُسے سرزنش کی جاتی، یوں وہ بدی پھیلانے میں دلیر ہو جائے گا۔ کیونکہ بروقت اُس کی غلطیوں پر لعنت ملامت کر کے اُس کی اصلاح نہ کی گئی۔

انجیل کے خادم بسا اوقات گنہگاروں کو اپنا صبر دکھا کر زیادہ نقصان کرتے ہیں۔ اور اُن قصوروں پر اُنہیں انتباہ کرنے کی بجائے برداشت سے کام لے کر اُن کے گناہوں میں شمولیت کرتے ہیں۔ یوں وہ عذر داری پیش کر کے اُن کے گناہوں کے لئے اُنہیں تسکین مہیا کرتے ہیں جن کی خُداوند نے ملامت کی ہے۔ اور ایک وقت آتا ہے کہ ایسے خادم اندھے ہو کر اُن کی تعریف کرتے ہیں جن کے بارے خُداوند کا حُکم ہے کہ اُن کی سرزنش کی جائے۔ وہ جو اپنے روحانی فرائض سے غفلت برتتا ہے اور اُن کے حق میں نرم دلی کا مظاہر کرتا ہے جو خُدا وند کی نظر میں ملعون ہیں تو وہ اُن کے برخلاف تلخی و ناگواری کے بڑے گناہ کا مرتکب ہو گا جن کو خُدا کی رضا حاصل ہے۔

انسانی حکمت کی مغروری میں، روح القدس کی تاثیر کی تحقیر کر کے اور خُدا کے کلام سے بیزاری کا اظہار کر کے بہت سے نام نہاد مسیحی جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تعلیم دینے کے قابل ہیں وہ یقیناً دوسروں کو خُدا وند کے مطالبات سے منحرف کر دیں گے۔ پولُس نے تیمتھیس کو اس بارے میں یوں آگاہ کیا "کیونکہ ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہ کریں گے بلکہ کانوں کی کھُجلی کے باعث اپنی اپنی خواہشوں کے موافق بہت سے اُستاد بنا لیں گے اور اپنے کانوں کو حق کی طرف سے پھیر کر کہانیوں پر متوجہ ہوں گے"۔

پولُس یہاں اُن لوگوں کا ذکر نہیں کرتا جو مذہبی نہیں ہیں بلکہ اُن مسیحیوں کے بارے خبردار کر رہا ہے جو اپنی رغبتوں کو ہی اپنا ہادی مان لیتے ہیں۔ اور خُود بخُود اُس کی غلامی میں چلے جاتے ہیں۔ ایسے مسیحی صرف ایسی تعلیم کو سُننا پسند کرتے ہیں جو اُن کے گناہوں پر لعن طعن نہ کرے اور نہ ہی اُن کی عیاشی اور اوباشی کی طرز زندگی پر قدغن لگائے۔ مسیح کے خادموں کے سادہ اور واضح کلام سے اُن کی دل آزاری ہوتی ہے ۔ چنانچہ وہ ایسے اُستادوں کا انتخاب کر لیتے ہیں جو اُن کی خوشامد اور تعریف کریں۔ اور خادموں میں بھی ایسے نام نہاد خادم موجود ہیں جو خُدا کی مرضی کی بجائے انسان کی مرضی کا کلام پیش کرتے ہیں۔ اور وہ جو اُن کی طرف روحانی رہنمائی کے لئے دیکھتے ہیں اُنہیں وہ اپنی بے وفائی کے باعث پراگندہ کر دیتے ہیں۔

خُدا وند خُدا نے اپنی مقدس شریعت میں کامل ضابطہء حیات دے رکھا ہے اور اُس نے اعلان کیا ہے کہ یہ لا تبدیل شریعت تا ابد قائم رہے گی اور اس کا ایک نقطہ یا شوشہ بھی نہ ٹلے گا۔ اور ہر فرد بشر کو اُس کی پیروی کرنا ہو گی۔ خُدا وند یسوع مسیح اس شریعت کی عظمت کی بڑائی کرنے آیا۔ اُس نے بڑی وضاحت سے بتایا کہ خُدا اور انسان کو محبت دکھانے پر ہی اُس کی شریعت کی عظمت کی بڑائی کرنے آیا۔ اُس نے بڑی وضاحت سے بتایا کہ خُدا اور انسان کو محبت دکھانے پر ہی اُس کی شریعت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس شریعت کی پیروی کرنا انسان کا کُلی فرض ہے۔ مسیح یسوع نے خُود اپنی زندگی میں خُدا کی اس شریعت کی پوری پوری پیروی کی۔ پہاڑی وعظ میں اُس نے دکھایا کہ اُس کے مطالبات کس طرح ہمارے ظاہری اعمال دلی میلان اور خیالات سے کہیں زیادہ وسعت رکھتے ہیں۔

خُدا کی شریعت کو ماننے سے انسان " بے دینی اور دُنیوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیز گاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے"۔ مگر ہر طرح کی راستبازی کے دُشمن نے دُنیا

کو اپنی غلامی میں لے لیا ہے اور مردوزن کو شریعت کے عدول کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ پولُس نے پہلے سے دیکھ لیا کہ دُنیا نے خُدا کی سادہ تعلیم سے انحراف کر کے ایسے اُستاد چُن لئے ہیں جو اُنہیں اُن کی خواہش کے مطابق جھوٹی کہانیوں کی طرف راغب کرتے ہیں جو اُن کی مرضی کے موافق ہوتی ہیں۔ بُہت سے لوگ حتٰی خادم بھی خُدا کی شریعت کو پاوں تلے کچلتے ہیں۔ یوں خالق خُدا وند کی تحقیر ہوتی ہے اور ابلیس اپنے ہتھ کنڈوں کے کامیاب ہونے پر بڑا شادمان ہوتا ہے۔

خُدا کی شریعت کی بڑھتی ہوئی تحقیر مذہب سے بیزاری کا سبب بن رہی ہے۔ دُنیا کے عیش و طرب اور غرور میں اضافہ، والدین کی نافرمانی اور خُود پسندی کو دیکھ کر ہر کوئی یہ پوچھ رہا ہے کہ ان برائیوں کے سُدھارنے کے لئے کیا کِیا جائے؟ اس جواب میں پولُس نے تیمتھیس کو مشورہ دیا "کلام منادی کر" اُس سے محفوظ رہنے کے اصولات کلام مقدس میں درج ہیں۔ یہ خُدا کی مرضی کا پرتو اور اُس کی حکمت کا اظہار ہے۔ یہ انسان کے عظیم مسائل کے لئے انسان کی سمجھ کو روشن کرتا ہے اور جو اُس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں اُن کے لئے یہ لا خطا رہبر ہے اور غلط رہبروں کے ہاتھوں زندگی کو برباد ہونے سے بچاتا ہے۔

خُدا وند نے اپنی مرضی ظاہر کر دی ہے اور جو کچھ اُس نے اپنے منہ سے فرما دیا ہے اُس کے بارے سوال کرنا انسان کی حماقت ہے۔ خُدا نے اپنی لا محدود حکمت کے تحت یہ سب کچھ فرمایا ہے اس کے کوئی ایسے مشتبہ سوالات نہیں جو انسان کو طے کرنا ہیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسی متزلزل ممکنات ہیں جنہیں اُس نے آراستہ اور متوازن کرنا ہے۔ جو کچھ انسان سے مطالبہ کیا گیا ہے وہ بالکل واضح ہے۔ اُن کی تابعداری کرنا ہی انسان کا کُلی فرض ہے۔

پولُس ہدایات جاری رکھنے ہوئے فرماتا ہے۔ مگر تُو اُن سب باتوں میں ہوشیار رہ۔ بشارت کا کام انجام دے۔ اپنی خدمت کو پُورا کر"۔ پولُس اپنی خدمت پُورا کرنے کو تھا اور اُس کی خواہش تھی کہ تیمتھیس اُس کی جگہ لے اور کلیسیا کو جھوٹی کہانیوں اور بدعتوں سے پاک کرے جو ابلیس مختلف طریقوں سے انجیل کی سادگی سے دُور لے جانے کی کوشش کرے گا۔ اُس نے اُسے تاکید کی کہ عارضی خوشیوں سے دور رہ جو تجھے خُدا کی پوری طرح خدمت کرنے کی راہ میں باعث رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ خُوشی سے مخالفتوں کا اور جوانمردی سے ظلم اور لعنت ملامت کا مقابلہ کرتا کہ اُن کے لئے بھر پور خدمت کر سکو جن کے لئے مسیح یسوع نے اپنی جان دی۔

پولُس رسُول کی زندگی اُسی صداقت کا نمونہ تھی جس کا اُس نے پرچار کیا تھا اور اسی میں اُس کی قُوت کا راز پنہاں تھا۔ ذمہ داری کے گہرے احساس سے اُس کا دل معمور تھا۔ اور اُس نے اُس کی قربت میں کام کیا جو انصاف، رحم اور صداقت کا سر چشمہ ہے۔ وہ مسیح کی صلیب کے ساتھ لپٹ گیا جو اُس کی کامیابی کی ضمانت تھی۔ نجات دہندہ کی محبت ہی اُس کی نہ نابود ہونے والی قُوت محرکہ تھی جس نے اُسے مسیح کی خدمت میں اپنے ساتھ کشمکش میں اور بدی اور دُشمن کی مخالفت اور دُنیا سے بے نیازی کے مقابلہ میں سرفراز کیا۔

اِن دنوں خطروں میں گھری ہوئی کلیسیا کو کارگذاروں کی ایک ایسی فوج کی ضرورت ہے جو پولُس کی طرح خُود کو خُدا کی خدمت کے لئے تیار کرے، جسے خُدا کے معاملات اور کاروبار کو سنبھالنے کا تجربہ ہو۔ جو جوش و جذبہ اور مستعدی سے معمور ہو۔ تقدیس شدہ اور خُود انکاری کا جذبہ رکھنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے جو آزمائشوں اور مشکلات میں بھی اپنے فرائض سے منہ نہ موڑیں۔ ایسے مرد جو سچے اور بہادر ہوں،

ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جن کے دل میں مسیح یسوع کی شبیہ ہو۔ جن کے لب مذبح پر لئے ہوئے زندہ شعلہ سے چھوئے گئے ہوں اور وہ "کلام کی منادی"کریں۔ ایسی خوبی رکھنے والے کار گذاروں کی کمی کی وجہ سے خُدا کا کام پسپا ہو رہا ہے اور اُن کی ہولناک غلطیوں کے سبب بنی نوع انسان کے اخلاق داغدار ہو رہے ہیں اور اُن کی اُمید دم توڑ رہی ہے۔

جیسے کہ وفادار، محنتی اور مسیحی معیار کو قائم رکھنے والے خدام سچائی کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ دے رہے ہیں، اُن کی جگہ لینے کے لئے کون آگے بڑھے گا؟ کیا ہمارے نوجوان اپنے والدینوں سے اُس مقدس امانت کو قبول کریں گے؟ کیا وہ وفادار کار گذاروں کی موت پر اُن کی خالی آسامیاں پُر کرنے کے تیار ہو رہے ہیں؟ کیا رسُول کے فرمان پر کان دھرا جائے گا، کیا اس دُنیا کے عیش طرب اور رنگ رلیوں کے درمیان اپنے فرض کو سنبھالتے ہوئے بُلاہٹ پر لبیک کہا جائے گا؟

پولُس اپنے خط کو مختلف لوگوں کے نام پیغام سے بند کرتا ہے اور دوبارہ تیمتھیس کو تاکید کرتا ہے اگر ہو سکے تو میرے پاس جاڑے سے پہلے پہلے پہنچ۔ وہ اپنی تنہائی کا ذکر کرتا ہے جو دوستوں کے چھوڑ جانے کے باعث پیدا ہوئی اور بعض دوستوں کی غیر حاضری کے سبب جنہیں لازماً مختلف کلیسیاوں کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں روم چھوڑنا پڑا۔ اور خدشہ سے کہ کہیں تیمتھیس اپنی کلیسیا کو خالی چھوڑنے کا مناسب نہ جانے اور وہ پولُس کے پاس روم آنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرے، پولُس نے اپنے خط میں اُسے لکھ دیا کہ تخکس تیری جگہ کلیسیا کی نگہبانی کرنے کے لئے آ رہا ہے۔

اور نیرو کے حضور حاضر ہونے کے واقعات پر روشنی کے بعد، بھائیوں کو چھوڑ کر چلے جانے کا ذکر اور خُدا کے قائم رکھنے والے فضل کا کرشمہ کے ذکر کرنے کے بعد پولُس نے تیمتھیس کی تعریف کی اُسے اُس عظیم چوپان کی محافظت میں دے دیا جو خادم کی غیر موجودگی میں خُود ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے۔

باب ۵۰ - موت کی سزا

پولُس کی نیرو کے سامنے آخری پیشی کے دوران شہنشاہ خُدا کے خادم کی باتوں سے اسقدر متاثر ہوا کہ نہ اُس نے اُس کے خلاف اور نہ ہی حق میں فیصلہ دیا۔ لیکن پھر جلد ہی بادشاہ کا سفلہ پن اور نفرت رسُول کی طرف پلٹ آئی۔ مسیحی مذہب کے اس طرح سرُعت سے بڑھنے کو روکنے کی نااہلی سے برانگیختہ ہو کر اور شاہی خاندان میں سے بھی بعض کو مسیحی مذہب قبول کرنے سے باز نہ رکھ سکنے پر اُس نے رسُول کو موت کے گھاٹ اُتارنے کا فیصلہ کر لیا۔ لہٰذا نیرو نے پولُس کو موت کی سزا سنا دی۔ چونکہ رومی شہری کو اذیت دینا ممنوع تھا چنانچہ پولُس کا سر قلم کرنے کا حُکم دیا گیا۔

پولُس کو خفیہ طور پر مقتل گاہ میں پہنچایا گیا۔ اور وہاں بہت ہی کم تماشبین کو جانے کی اجازت دی گئی کیونکہ جلا دوں کو پہلے سے ہی پولُس کے اثر و رسوخ کے بارے بتا دیا گیا تھا اور اُنہیں ڈر تھا کہ کہیں اس منظر کو دیکھتے ہوئے بہت سے لوگ مسیحیت کے حلقہ بگوش نہ ہو جائیں۔ رسُول کو مقتل گاہ کی طرف پُر سکُون اور ہشاش بشاش جاتے ہوئے دیکھ کر سخت گیر اور ظالم سے ظالم سپاہی بھی اُس کے کلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ جو اُس کی شہادت کے وقت وہاں موجود تھے جب اُنہوں نے دُشمنوں کے لئے اُس کی معاف کرنے والی رُوح اور مسیح میں غیر متزلزل ایمان کو دیکھا تو یہ سب کچھ اُن کی زندگی کے لئے قُوت فیصلہ ثابت ہوا۔ جن کو پولُس نے کلام سُنایا تھا اُن میں سے بہتیرے مسیح یسوع پر ایمان لائے اور اُس کے خون سے اپنے گُناہوں کو دھو ڈالا۔ اور بغیر خوف و خطر مسیح کے خون کی مہر اپنے ایمان پر ثبت کر لی۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک رسُول مسیحیوں کو اپنے کلام کی سچائی کی گواہی پیش کرتا رہا۔

"اسلئے کہ خُدا ہی ہے جس نے فرمایا کہ تاریکی میں سے نور چمکے اور وہی ہمارے دلوں میں چمکاتا کہ خُدا کے جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے جلوہ گر ہو لیکن ہمارے پاس یہ خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھا ہے تاکہ یہ حد سے زیادہ قُوت ہماری طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے معلوم ہو۔ ہم ہر طرف سے مصیبت تو اُٹھاتے ہیں لیکن لا چار نہیں ہوتے۔ حیران تو ہوتے ہیں لیکن نااُمید نہیں ہوتے۔ ستائے تو جاتے ہیں مگر اکیلے نہیں چھوڑے جاتے۔ گرائے تو جاتے ہیں لیکن ہلاک نہیں ہوتے۔ ہم ہر وقت اپنے بدن میں یسوع کی موت لئے پھرتے ہیں تاکہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے فانی بدن میں ظاہر ہو"۔۲۔کرنتھیوں ۴:۶۔۱۰

یہ ساری معموری اور بھر پوری بذات خُود اُس میں موجود نہ تھی بلکہ یہ سب کچھ اُسے اُسی رُوح کے ذریعہ نصیب ہوتا تھا جس کی بدولت وہ ہر خیال کو قید کرتے یسوع کی مرضی کے تابع کر دیتا تھا۔ چنانچہ نبی فرماتا ہے "جس کا دل قائم ہے تُو اُسے سلامت رکھے گا کیونکہ اُس کا تو کل تجھ پر ہے" یسعیاہ ۲۶:۳۔ وہ سکون، وہ اطمینان جو رسُول کے چہرے سے عیاں تھا اُس کے باعث بہت سی روحیں کے لئے جیتی گئیں۔

رسُول بہشت کی سی فضا اپنے ساتھ لئے پھرتا تھا۔ اور جنتوں کو اُس کی رفاقت اور دوستی کا موقع ملا اُن سبھوں پر آشکارہ ہو گیا کہ یہ مسیح کے ساتھ مربوط ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس کی زندگی اُسی سچائی کا نمونہ تھی جس کا وہ پرچار کرتا ہے، اسی بات نے اُس کی منادی کو پُر تاثیر بنا دیا۔ پاک اور مقدس زندگی کی لا شعوری تاثیر نہایت ہی اعلیٰ اور قائلیت سے معمور وعظ ہے، جو مسیحیت کے حق میں دیا جا سکتا ہے۔ بحث و مباحثے سے تو صرف تلخی اور مخالفت ہی بڑھتی ہے مگر خُدا پرستی اور خُدا ترسی کا نمونہ ایسی قُوت ہے جس کی مزاحمت ممکن نہیں۔

پولُس کو اُن دُکھوں کی پرواہ نہیں تھی جو اُسے سہنے تھے بلکہ اُسے اُن مسیحیوں کی فکر تھی جنہوں نے پولُس کے شہادت پانے کے بعد نفرت،تعصب اور ظلم و تشدد کا مقابلہ کرنا تھا۔ تھوڑے سے مسیحی جو اُس کے ساتھ مقتل گاہ تک گئے تھے اُن کو اُس نے اُن کے لئے جو راستبازی کی خاطر ستائے جاتے ہیں دیئے گئے وعدوں کو یاد دلا کر حوصلہ بخشا۔ اُس نے انہیں یقین دلایا کہ خُداوند کے وفادار بچے جو آزمائے جاتے ہیں خُداوند نے جو کچھ اُن کے حق میں فرمایا ہے وہ پُورا ہو گا۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ پست ہمت اور مایوس ہو سکتے ہیں، شائد اُنہیں دُنیا کی آسائشیں بھی میسر نہ آئیں مگر وہ اپنے دلوں کو خُدا وند کی وفاداریاں یاد دلا کر یوں حوصلہ بخش سکتے ہیں۔ ‘‘جس کامیں نے یقین کیا ہے اُسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہے’’۔۲۔تیمتھیس ۱:۱۲۔۔۔ دُکھوں، مصیبتوں اور آزمائشوں کی رات ختم ہونے کو ہے اور اس کے بعد پُر سکُون اور کامل دن کی سہانی صبح نمودار ہونے کو ہے۔

رسُول غیر یقینی حالت اور خوف و ہراس سے کہیں دُور بہت دُور خُوشی و طرب، اور مبارک اُمید پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ جب وہ شہادت پانے کی جگہ پر کھڑا تھا تو اُس کی نظریں جلاد کی تلوار پر نہیں اور نہ ہی اُس دھرتی پر جمی تھیں جس پر بہت جلد اُس کا خون گرنے کو تھا۔ بلکہ اُس کی نظریں ابدی خُدا کے تخت پر جمی تھیں جو آسمان پر ہے۔

راسخ ایمان کے اس شخص نے یعقوب کی سیڑھی کو تھام لیا جو اُس نے رویا میں دیکھی تھی۔ اور مسیح یسوع اُس سیڑھی کی علامت ہے جس نے انسان کو خُدا کے ساتھ ملا دیا۔ اُس کے ایمان کو تقویت ملی جب اُس نے اُن نبیوں اور قدیم آبائی بزرگون کو یاد کیا جنہوں نے اسی خُدا کو تھا ما تھا جو رسُول کی مدد اور باعث تشفی تھا اور جس کی خاطر وہ جان دینے کو تھا ۔ یہ مقدس لوگ جنہوں نے صدیوں پہلے خُدا وند کے سچا اور عادل ہونے کی گواہی دی اس سے اُس کے ایمان کو بڑی تقویت ملی ۔ اُس نے اپنے ہم خدمت رسولوں کو ایمان کی آنکھ سے دیکھتا ہے جنہوں نے مسیح کی انجیل کی منادی کی اور مذہبی تعصب مخالفتوں، بُت پرستوں کی اوہام پرستی، ظلم و ستم اور تحقیر و تمسخر اور لعنت ملامت کا سامنا کیا اور اپنی زندگیوں کی پرواہ نہ کر کے ظلم اور ظلمات میں گھری ہوئی دُنیا کو صلیب کی روشنی سے بُقعہ نُور بنا دیا۔ اس سے اُس کے ایمان کو مزید تقویت ملی۔ اُنہوں نے خُدا کے بیٹے اپنے نجات دہندہ کی گواہی دُنیا کے سامنے بھرپور گواہی دی۔ شکنجوں، غارت خانوں، عقوبت خانوں، توپوں کے دھانوں، غاروں، شیروں کی ماندوں سے شہیدوں کے فتح کے نعروں کی آواز اُس کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔ وہ اُن ثبت قدم روحوں کی گواہی سُنتا ہے۔ جنہوں نے محتاجی، بدحالی، بے نواہی اور پریشانی اور عذاب میں مبتلا ہونے کے باوجود بے خوف و خطر اپنے ایمان کی گواہی یہ کہتے ہوئے دی ‘‘جس کا میں نے یقین کیا ہے اُسے جانتا ہوں’’ اُنہوں نے ایمان کی خاطر اپنی جانیں یہ کہہ کر قربان کر دیں کہ جس میں اُنہوں نے اپنا بھروسہ رکھا ہے وہ اُنہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بچانا جانتا ہے۔

مسیح یسوع کے فدیہ کے ذریعہ، اُس کے خون میں اپنے گناہوں کو دھو کر اور اُسی کی راستبازی سے ملبس ہو کر پولُس کی اپنی گواہی تھی کہ اس کی جان خُدا وند کی نظر میں بُہت قیمتی ہے۔ اس کی زندگی مسیح کے ساتھ خُدا وند میں پوشیدہ ہوگئی۔ اسے پُورا پُورا یقین ہو گیا کہ جس نے موت پر فتح پائی ہے وہ اس امانت کو بھی سنبھال کر رکھے گا جو میں اس کے سپُرد کروں گا۔ اُس وقت اسے مسیح کا وعدہ یاد آتا ہے ‘‘میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا’’۔ یوحنا ۶:۴۰۔۔۔ اب اس کی اُمید اور اس کے خیالات مسیح کی آمد ثانی پر مرکوز ہیں۔ اور جب جلاد کی تلوار شہید کی گردن کے قریب آتی ہے اور موت اور رسُول کا درمیانی فاصلہ ختم ہو جاتا ہے تو

اس کے خیالات اس روز کی طرف چلے جاتے ہیں جس دن زندگی دینے والا مسیح خُدا وند اُسے زندہ کر کے مقدسین میں شامل ہونے کے لئے خُوش آمدید کہے گا۔

صدیاں بیت گئی ہیں جب بوڑھے پولُس نے خُدا کے کلام اور مسیح کی گواہی کے لئے اپنا خون بہایا۔ کسی بھی وفادار ہاتھ نے آنے والی نسلوں کے لئے اس مقدس شخص کی زندگی کے آخری منظر کو قلمبند نہیں کیا۔ مگر الہام سے اُس کی وصیّت ہمارے لئے محفوظ ہوگئی۔ نرسنگے کی آواز کی طرح ہر زمانہ میں اس کی آواز کی صدائے باز گشت سنائی دی جارہی ہے۔ "کیونکہ میں اب قُربان ہو رہا ہوں اور میرے کُوچ کا وقت آ پہنچا ہے۔ میں اچھی کُشتی لڑ چُکا۔ میں نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ میں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو عادل منصف یعنی خُداوند مجھے اُس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اس کے ظہُور کے آرزو مند ہوں۔ " ۲۔تیمتھیس ۴:۶-۸۔

باب ۵۱ - وفادار نگہبان

اعمال کی کتاب میں پطرس رسُول کی زندگی کے آخری کام کے بارے کچھ زیادہ ذکر نہیں آیا۔ اپنی خدمت کے مصروف ترین دنوں میں جب عید پنتِکُست کے دن روح القدس نازل ہوا، پطرس ان شاگردوں میں شامل تھا جنہوں نے یروشلم میں سالانہ عید پر عبادت کے لئے آنے والے یہودیوں میں انتھک خدمت کی۔

جب یروشلم میں اور دوسری جگہوں پر انجیل کےپیامبروں کی منادی کے نتیجہ میں ایمانداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو ابتدائی کلیسیا کے لئے وہ توڑے جو خُداوند نے پطرس کو دے رکھے تھے بڑے ہی قیمتی ثابت ہوئے۔ مسیح یسُوع کے بارے اس کی شہادت کی تاثیر دُور و نزدیک پھیل گئی۔ پطرس پر دوہری ذمہ داری عائد ہو گئی۔ اسے بے ایمانوں کے سامنے مسیح موعود کی گواہی پیش کر کے انہیں مسیح کے قدموں میں لانا تھا، اور اسی دوران ایمانداروں کو مسیح کے ایمان میں مستحکم کرنا تھا۔

یہ اُس وقت ہُوا جب پطرس نے خُود انکاری کر کے کُلی بھروسہ خُداوند کی قُوت میں رکھا تب اُسے نگہبان کی بُلاہٹ ملی۔ مسیح یسُوع کا انکار کرنے سے پہلے، پطرس کو آپا نے کہا تھا "جب تو رجُوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا" لُوقا ۳۲:۲۲ یہ کلام اُس کے بارے میں بڑا ہی معنی خیز تھا رسُول مستقبل میں اُن کے لئے کرنے کو تھا جنہوں نے مسیح کے قدموں میں آنے کا فیصلہ کرنا تھا۔ اس کام کے لئے پطرس کو اس کے اپنے گناہ ، تکالیف اور توبہ نے تیاری بخشی۔ جب تک اُسے اپنی کمزوریوں کا علم نہ ہُوا اس نے مسیح پر بھروسہ کرنے کی ضرُورت کو محسوس نہ کیا۔ آزمائشوں کے سیلاب میں ہی اس نے سیکھا تھا کہ انسان صرف نجات دہندہ پر بھروسہ کر کے ہی سلامتی سے چل سکتا ہے۔

سمندر کے کنارے مسیح کی شاگردوں کے ساتھ آخری میٹنگ میں تین بار ایک ہی سوال کے ذریعے پطرس کا امتحان لیا گیا "کیا تُو مجھ سے محبت رکھتا ہے" یوحنا ۱۷-۱۵:۲۱ اور اس امتحان نے پطرس کے مقام کو بارہ شاگردوں کے اندر بحال کیا۔ یسُوع مسیح نے اسے اس کی خدمت کے لئے تعینات کر دیا۔ جب وہ تبدیل ہو گیا اور خُداوند یسُوع مسیح نے اسے قبول کر لیا تب اسے نہ صرف ان بھیڑوں کو ڈھونڈنا اور بچانا تھا جو بغیر چرواہے کے تھیں بلکہ خود اسے بھیڑوں کا چرواہا بننا تھا۔

مسیح یسُوع نے خدمت کرنے کے لئے پطرس کے سامنے صرف ایک ہی شرط رکھی "کیا تُو مجھے عزیز رکھتا ہے" یہی سب سے اہم وصف ہے اگر پطرس میں باقی تمام خوبیاں ہو تیں مگر وہ محبت سے خالی ہوتا تو وہ خُدا کے گلہ کی نگہبانی نہیں کر سکتا تھا۔ علم، فیاضی، شعلہ بیانی، جوش و جذبہ اچھی خدمت کے لئے یہ سب کچھ ہی بہت اہم ہے مگر دل میں مسیح کی محبت رکھے بغیر مسیحی خادم کا کام یکسر فیل ہے۔

مسیح کی محبت عارضی اور اضطراری جذبہ نہیں بلکہ زندہ اُصول ہے اور اس کا اظہار دل میں بسنے والی قُوت کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر نگہبان کا چالچلن اور خدمت اس صداقت کے مطابق ہو جس کا وہ پرچار کرتا ہے تو خُدا اس کے کام پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کر دے گا۔ چوپان اور گلہ دونوں ایک ہو جائیں گے اور دونوں کی مسیح میں ایک ہی مُبارک اُمید ہو گی۔

پطرس کے ساتھ نجات دہندہ کا طریقہ ء برتاو پطرس اور دوسرے شاگردوں کے لئے سبق تھا۔ بے شک پطرس نے اپنے آقا کا انکار کیا تھا لیکن یسُوع کے دل میں جو اس کے لئے محبت تھی وہ زوال پذیر نہ ہوئی۔ اور جب رسُول نے دوسروں کو کلام سنانے کی ذمہ داری لینا تھی تو اسے بھی گنہگاروں کے ساتھ صبر، ہمدردی اور محبت سے پیش آنا تھا۔ اپنی کمزوریوں اور ناکامیوں کو یاد کر کے اسے بھی ان بھیڑوں کے ساتھ جو خُداوند نے اس کی نگرانی میں دینی تھیں مسیح کی مانند پیش آنا تھا۔

بنی نوع انسان جو خُود بھی بدی سے مغلوب ہیں، وہ قصور واروں اور آزمائش میں گِرے ہوؤں کے ساتھ بڑی سختی سے پیش آتے ہیں۔ وہ کسی کے دل کو پڑھ نہیں سکتے اور نہ ہی اس کے درد اور جدوجہد اور کشمکش سے واقف ہوتے ہیں۔ ملامت جس میں محبت شامل ہو، زخم جو شفا کا باعث ہو، تنبیہ جس سے اُمید پیدا ہو، خُدا کے خادموں کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔

جو گلہ پطرس کے سپُرد کیا گیا تھا، پطرس نے اپنی ساری خدمت کے دوران اس کی اچھی فکر کی۔ اور خود کو اُس ذمہ داری کے لائق ثابت کیا جو مسیح یسوع نے اُس پر عائد کی تھی۔ اس نے ہمیشہ مسیح یسُوع کو آل آدم کا نجات دہندہ اور بنی اسرائیل کی واحد اُمید کے طور پر سر بلند کیا۔ اس نے خُود اپنی زندگی کو خُدا وند مسیح کے تابع کر دیا جو تمام کار گزاروں کا آقا ہے۔ پطرس نے ہر ممکنہ طریقہ سے ایمانداروں کو سرگرم خدمت کے لئے تعلیم دی۔ اس کے پاکیزہ اور خُدا ترس نمونہ اور انتھک خدمت سے متاثر ہو کر بہت سے نوجوانوں نے اپنی پوری زندگی خُدا وند کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ رسُول کا اثر بطور معلم اور رہبر کے نشوونما پاتا گیا، اور اگرچہ اسے یہودیوں کی بہت فکر تھی اور وہ اپنے سینہ پر ان کا بوجھ لئے پھرتا تھا، پھر بھی اس نے بہت سے ملکوں میں مسیح یسُوع کی گواہی دی اور ایمانداروں کو مسیح کے ایمان میں مضبوط کیا۔

اپنی خدمت کے آخری دنوں میں رُوح القدس نے اسے ایمانداروں کو تحریر کرنے کی ترغیب دی جو "پنطُس، گلتیہ، کپدُکیہ، آسیہ اور بتُھنیہ میں جا بجا رہتے تھے۔" ان خطوط کے لکھنے کا مطلب یہ تھا کہ ان ایمانداروں کی ہمت اور اُمید کو جلابخشی جائے جو آزمائشیں برداشت کر رہے ہیں۔ اور اُن کے اچھے کاموں کو تازگی بخشنا تھا جو بہت سی آزمائشوں کے سبب خُدا کو چھوڑنے کے خطرے میں تھے۔ ان خطوط سے اس بات کا تاثر ملتا ہے کہ یہ اس شخص نے لکھے ہیں جس میں مسیح کے دُکھ اور تشفی دونوں بکثرت موجود ہیں، جو پوری طرح خُدا کے فضل سے تبدیل ہو چُکا ہے اور جسکی ابدی زندگی کے لئے اُمید یقینی ہے۔

اپنے پہلے خط کے آغاز میں عمر رسیدہ رسُول نے خُدا وند مُبارک کہا اور اس کے نام کی تعریف کی۔ "ہمارے خُدا وند یسُوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسُوع مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ اُمید کے نئے سرے سے پیدا کیا تاکہ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث کو حاصل کریں۔ وہ تمہارے واسطے (جو خُدا وند کی قُدرت سے ایمان کے وسیلہ سے اس نجات کے لئے جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو تیار ہے حفاظت کئے جاتے ہو) آسمان پر محفوظ ہے"۔

نئی زمین کے وارث ہونے کی اُمید میں ابتدائی مسیحی آزمائشوں اور دُکھوں اور ظلم و تشدد کے باوجود شادمان تھے "اس کے سبب سے تُم خُوشی مناتے ہو۔ اگرچہ اب چند روز کے لئے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں کے سبب سے غم زدہ ہو۔ اور یہ اس لئے ہے کہ تُمہارا آزمایا ہُوا ایمان جو آگ سے آزماتے ہوئے

فانی سونے سے بھی بہت ہی بیش قیمت ہے یسُوع مسیح کے ظہُور کے وقت تعریف اور جلالی اور عزت کا باعث ٹھہرے۔ اس سے تُم بے دیکھے محبت رکھتے ہو اور اگرچہ اس وقت اس کو نہیں دیکھتے تو بھی اس پر ایمان لا کر ایسی خُوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے، اور اپنے ایمان کا مقصد یعنی رُوحوں کی نجات حاصل کرتے ہو"۔

رسُول کا کلام ہر زمانے کے ایماندار کے لئے تحریر میں آیا۔ اور اس کی اہمیت ان کے لئے اور بھی بہت اہم ہے جو اخیر زمانہ میں رہ رہے ہیں۔ "سب چیزوں کا خاتمہ جلد ہونے والا ہے"۔ اس کی ہدایات، لعنت ملامت اور حوصلہ اور ایمان کا کلام ان سب رُوحوں کےلئے ہے جو اپنے ایمان کو قائم رکھنا چاہتے ہیں "آیر تک مضبوطی سے قائم رہیں"۔ عبرانیوں ۱۴:۳

رسُول نے اپنے خطوط کے ذریعہ سے ایمانداروں کو سکھانا چاہا کہ اپنا ذہن و دماغ بیہودہ باتوں کی طرف نہ لگا اور نہ ہی اپنی قوت فضول اور بے حقیقت اشیاء پر صرف کریں۔ وہ سب مسیحی جو ابلیس کے ہتھ کنڈوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں لازم ہے کہ وہ ایسا مواد پڑھنے یا دیکھنے سے گریز کریں جو ان کے ذہن میں گندے خیالات پیدا کرنے کا باعث ہو۔ بغیر سوچے سمجھے ابلیس کے مشورے پر کچھ نہ پڑھیں۔ دل کی اچھی طرح حفاظت کی جائے ورنہ باہر کی بدیاں، برائیاں دل کے اندر داخل ہو جائیں گی اور روح اندھیرے میں بھٹکتی پھرے گی۔ اس واسطے اپنی عقل کی کمر باندھ کر اور ہوشیار ہو کر اس فضل کی کامل اُمید رکھو جو یسُوع مسیح کے ظہُور کے وقت تُم پر ہونے والا ہے۔ اور فرمانبردار فرزند ہو کر اپنے جہالت کے زمانہ کی پرانی خواہشوں کے تابع نہ بنو۔ بلکہ جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سارے چالچلن میں پاک بنو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اس لئے کہ میں پاک ہوں"۔

"اپنی مسافرت کا زمانہ خوف کے ساتھ گزارو۔ کیونکہ تُم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چالچلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اس ے تُمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خُون سے۔ اس کا علم تو بنائے عالم سے پیشتر تھا مگر ظہُور اخیر زمانہ میں تمہاری خاطر ہُوا ۔ کہ اس کے وسیلہ سے خُدا پر ایمان لائے ہو جس نے اس کو مردوں میں سے جلایا اور جلال بخشا تاکہ تمہار ایمان اور اُمید خُدا پر ہو۔"

اگر سونا چاندی انسان کی نجات کو خریدنے کے لئے کافی ہوتا تو اس کے لئے کتنا آسان ہوتا جو یہ کہتا ہے "سونا چاندی میرا ہے" ججی ۸:۲۔۔۔ مگر خُدا کے بیٹے کے قیمتی خون سے ہی گنہگار نجات پا سکتا تھا۔ نجات کی تجویز قربانی پر رکھی گئی۔ پولُس رسُول لکھتا ہے "کیوں کہ تُم ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ وہ اگرچہ دولت مند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تُم اُس کی غریبی کے سبب سے دولتمند ہو جاو"۔۲۔کرنتھیوں ۹:۸۔۔۔ مسیح یسُوع نے خُود کو ہماری خاطر دے دیا تاکہ ہمیں گناہ کی غلامی سے چُھڑالے۔ "خدا کی بخشش ہمارے خُداوند مسیح یسُوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے"۔ رومیوں ۲۳:۶

"چونکہ تُم نے حق کی تابعداری سے اپنے دلوں کو پاک کیا ہے جس سے بھائیوں کی بے ریا محبت پیدا ہوئی۔ اس لئے دل و جان سے آپس میں بہت محبت رکھو۔ کیوں کہ تُم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے خُدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو" بھائیوں کی بے ریا محبت" خُدا سے علاقہ رکھتی ہے جو اعلیٰ اور پاک کردار کی طرف رہنمائی کرتی اور خُود غرضی کو دُور کرتی ہے۔

جب سچائی زندگی میں قائم رہنے والا اصول بن جاتی ہے تو روح نئے سرے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے خُدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے" مسیح یسوع کو خُدا کے کلام کے طور پر قبُول کرنے کے نتیجہ میں یہ نئی پیدائش وقوع میں آتی ہے۔ جب روح القدس کے ذریعہ الہٰی سچائیاں دل پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ نئی ذہنی صُورت بیدار ہو جاتی ہے اور ساری قوا خُداوند کے ساتھ متحد ہو جاتی ہیں۔

یہی حال پطرس اور دوسرے شاگردوں کا ہُوا۔ مسیح یسُوع دُنیا پر سچائی کو آشکارہ کرنے والا تھا اسی کے ذریعہ غیر فانی بیج یعنی خُدا کا کلام انسانوں کے دلوں میں بویا گیا۔ لیکن عظیم معلم نے کئی قیمتی اسباق دیئے جن کو اس وقت بہتیرے نہ سمجھ پائے۔ لیکن جب اس کے آسمان پر صعود فرمانے کے بعد رُوح القدس نے وہ اسباق ان کو یاد دلائے تو ان کا سویا ہوا شعور بیدار ہو گیا۔ اور یہ سچائیاں مکاشفہ بن کر اُن کے ذہن نشین ہو گئیں۔ اس کے بعد مسیح یسُوع کا شاندار تجربہ ان کا اپنا تجربہ بن گیا۔ کلام نے ان آدمیوں کے ذریعہ گواہی دی جن کو خُدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ اور انہوں نے سچائی کا بھرپُور پرچار کیا۔ "اور کلام مجسم ہُوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔ اس کی معموری مینہم سب نے پایا یعنی فضل پر فضل"۔ یوحنا ۱:۱۴۔۱۶

رسُول نے ایمانداروں کو کلام مقدس کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دی اور بتایا کہ اُس کی راست سمجھ سے ابدیت کے کام کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ پطرس محسوس کرتا ہے کہ ہر ایک روح بالآخر فتح مند ہو گی تاہم پریشانی اور آزمائشوں کا سامنا ہو گا۔ اُسے یہ بھی علم تھا کہ جن کی آزمائش ہوئی ہے اُن کے ذہن میں کلام کی صحیح سُوجھ بُوجھ وہ وعدے لا سکیں گے جو ان کے لئے باعث اطمینان ہوں اور خُدا میں ان کے ایمان کو مستحکم کر ے گی۔

"ہر بشر گھاس کی مانند ہے اور اس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند۔ گھاس تو سُوکھ جاتی ہے اور پھُول گر جاتا ہے۔ لیکن خُداوند کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔ پس ہر طرح کی بد خواہی اور سارے فریب اور ریا کاری اور حسد اور ہر طرح کی بد گوئی کو دُور کر کے نو زائید بچوں کی مانند خالص رُوحانی دُودھ کے مشتاق رہو تاکہ اُس کے ذریعہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے بڑھتے جاو۔ اگر تُم نے خُداوند کے مہربان ہونے کا مزہ چکھا ہے"۔

بہت سے ایماندار جن کو رسُول نے لکھا وہ بُت پرستون کے درمیان رہتے تھے اور ان کا خُدا کے ساتھ وفادار رہنا از حد ضروری تھا۔ اس لئے مسیح کے پیروکار ہونے کے ناطے میں رسُول نے ان کو ترغیب دی "تم ایک برگزیدہ نسل، شاہی کاہنوں کا فرقہ، مقدس قوم اور ایسی امت ہو جو خُدا کی خاص ملکیت ہے تاکہ اس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بُلایا ہے پہلے تُم کوئی اُمت نہ تھے مگر اب خُدا کی اُمت ہو۔ تُم پر رحمت نہ ہوئی تھی مگر اب تُم پر رحمت ہوئی۔

"اے پیارو میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ تُم اپنے آپ کو پردیسی اور مسافر جان کر ان جسمانی خواہشون سے پرہیز کرو جو رُوح سے لڑائی رکھتی ہیں۔ اور غیر قوموں میں اپنا چالچلن نیک رکھو تاکہ جن باتوں میں وہ تُمہیں بدکار جان کر تمہاری بد گوئی کرتے ہیں تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر اُنہی کے سبب سے ملا خطہ کے دن خُدا کی تمجید کریں"۔

رسُول نے بڑی صفائی سے بیان کیا کہ ایمانداروں کا حکومت والوں اور اختیار والوں کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہئے۔ "خداوند کی خاطر انسان کے ہر ایک انتظام کے تابع رہو۔ بادشاہ کے اس لئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے۔ اور حاکموں کے اس لئے وہ بدکاروں کی سزا اور نیکو کاروں کی تعریف کے لئے اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کیونکہ خُدا کی مرضی یہ ہے کہ تُم نیکی کر کے نادان آدمیوں کی جہالت کی باتوں کو بند کر دو۔ اور اپنے آپ کو آزاد جانو مگر اس آزادی کو بدی کا پردہ نہ بناو بلکہ اپنے آپ کو خُدا کے بندے جانو۔ سب کی عزت کرو۔ برادری سے محبت رکھو۔ خُدا سے ڈرو۔ اور بادشاہ کی عزت کرو۔"

اور جو غلام تھے انہیں اپنے مالکوں کے تابع رہنا تھا۔ "اے نوکرو! بڑے خوف سے اپنے مالکوں کے تابع رہو۔ نہ صرف نیکوں اور حلیموں ہی کے بلکہ بد مزاجوں کے بھی۔ کیونکہ اگر کوئی خُدا کے خیال سے بے انصافی کے باعث دُکھ اُٹھا کر تکلیفوں کو برداشت کرے تو یہ پسندیدہ ہے۔ اس لئے کہ اگر تم نے گناہ کر کے مُکے کھائے اور صبر کیا تو کون سا فخر ہے؟ ہاں اگر نیکی کر کے دُکھ پاتے اور صبر کرتے ہو تو یہ خُدا کے نزدیک پسندیدہ ہے اور تُم اُسی کے لئے بُلائے گئے ہو کیونکہ مسیح بھی تمہارے واسطے دُکھ اُٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا ہے تاکہ اس کے نقش قدم پر چلو۔ نہ اس نے گناہ کیا اور نہ اس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی ۔ نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دُکھ پاکر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچے انصاف کرنے والے کے سپُرد کرتا تھا۔ وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر رستبازی کے اعتبار سے جئیں اور اسی کے مار کھانے سے تُم نے شفا پائی۔ کیونکہ پہلے تُم بھیڑوں کی طرح بھٹکتے پھرتے مگر اب روحوں کے گلہ بان اور نگہبان کے پاس پھر آئے ہو۔"

اسی طرح رسُول نے ایماندار بہنوں کو بھی گفتگو، بناو سنگھار اور لباس کے برے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔ "اے بیویو! تُم بھی اپنے اپنے شوہر کے تابع رہو۔ اور تمہارا سنگھار ظاہری نہ ہو یعنی سرگُوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ انسانیت حِلم اور مزاج کی غُربت کی غیر فانی آرائش سے آراستہ رہے کیونکہ خُدا کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے"۔

اس سبق کا اطلاق ہر زمانہ کی بہنوں پر ہوتا ہے۔ "تُم اُن کے پھلوں سے پہچان لو گے"۔ متی ۷:۲۰--- باطنی پاکیزگی کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔ حقیقی مسیحی کی بیرونی ٹیپ ٹاپ باطنی اطمینان اور پاکیزگی سے ہم آہنگ ہوتی ہے۔ یسُوع مسیح نے فرمایا "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے"۔ متی ۱۶:۲۴--- خود انکاری اور قربانی مسیحی زندگی کی رُوح رواں ہیں۔ اور جو مسیحی راہ پر چلیں گے اُن کے لباس سے بھی عیاں ہوگا۔

خوبصورتی کو چاہنا درست ہے مگر خُدا وند چاہتا ہے کہ ہم اس عارضی خوبصُورتی سے زیادہ اعلیٰ و برتر خوبصُورتی کی تلاش میں رہیں جو اُسی سے صادر ہوتی ہے۔ کسی طرح کی بھی ظاہری خوبصورتی "حلیمی اور سکون" کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جیسے مکاشفہ ۱۹:۱۴ میں سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمین کے تمام مقدسین پہنیں گے۔ یہ انہیں نہایت ہی حسین بنا دے گا۔ اور انہیں آسمانی بادشاہت کے قابل بنادے گا۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے "وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کرینگے کیونکہ وہ اس لائق ہیں"۔ مکاشفہ ۳:۴

نبیانہ رویا میں اس نے کلیسیا پر آنے والے مصائب اور ظلم و ستم کو دیکھ کر ایمانداروں کو ثابت قدم رہنے کی تلقین فرمائی "اے پیارو! جو مصیبت کی آگ تمہاری آزمائش کے لئے تُم میں بھڑکی ہے یہ سمجھ کر اس سے تعجب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہے"

آزمائش، تکلیف، مصیبت مسیح کے سکول میں دی جانے والی تعلیم کا ایک حصہ ہے تاکہ اس کے بچے زمینی آرائشوں سے پاک ہو سکیں اور آنے والے آزمائشی تجربات اور امتحانات میں پُورے اُتر سکیں۔ تکالیف اور رکاوٹیں اس کے نظم و ضبط کی تربیت دینے اور کامیابی عطا کرنے کے چنیدہ اور مخصوص ذرائع ہیں۔ وہ جو دلوں کو پڑھ سکتا ہے وہ اُن کی کمزوریوں سے واقف ہے۔ وہی جانتا ہے کہ بعض میں ایسی خوبیاں ہیں کہ اگر انہیں صحیح طور سے استعمال کیا جائے تو اس کے کام کو ترقی دینے کا باعث بن سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ اُن رُوحوں کو مختلف حالات اور ماحول میں لے آتا ہے تاکہ وہ اپنی اُن کمزوریوں سے واقف ہو سکیں جن کا اُنہیں پہلے علم نہیں تھا۔ چنانچہ وہ انہیں موقع دیتا ہے تاکہ وہ اُن عیُوت کو دُور کر کے اس کی خدمت کے قابل ہو سکیں۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وہ مصیبت کی آگ بھڑکا دیتا ہے تاکہ وہ پاک صاف ہو سکیں۔

خُداوند بدستور اپنی میراث کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ اپنے بچوں پر کوئی آفت نہیں آنے دیتا، مگر وہی جو اُن کی موجودہ اور ابدی بھلائی کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ وہ اپنی کلیسیا کو پاک کرے گا جیسے مسیح خُداوند نے ہیکل کو صاف کیا جب وہ اس دھرتی پر تھا۔ مصائب جو وہ اپنے بچوں پر لاتا ہے ان کا مقصد فقط یہ ہوتا ہے کہ وہ صلیب کی فتح کے لئے زیادہ قُوت اور عمیق پارسائی حاصل کر سکیں۔

پطرس کے تجربہ میں ایک ایسا بھی وقت تھا جب وہ مسیح کی خدمت میں صلیب کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ جب خُداوند یسُوع مسیح نے شاگردوں کو آنے والی مصیبت اور اپنی موت کے بارے بتایا تو پطرس بول پڑا "خداوند خُدا نہ کرے یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا" ۔ متی ۲۲:۱۶۔ مسیح کے دُکھوں میں شامل نہ ہونے کے سبب پطرس سخت نادم تھا۔ یہ پطرس کے لئے نہایت ہی تلخ سبق تھا جو اس نے دھیرے دھیرے سیکھا کہ مسیح کی راہ دُکھوں سے آراستہ ہے۔ آگ کی جلتی بھٹی میں ہی اسے یہ سبق سیکھنا تھا اب اپنے تجربہ سے وہ لکھتا ہے۔ "اے پیارو! جو مصیبت کی آگ تمہاری آزمائش کے لئے تُم میں بھڑکی ہے یہ سمجھ کر اس سے تعجب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہوئی ہے بلکہ مسیح کے دُکھوں میں جوں جوں شریک ہو خُوشی کرو تاکہ اس کے جلال کے ظہُور کے وقت بھی نہایت خُوش و خرم ہو"۔

کلیسیا کے بزرگوں کو مسیح کے گلہ کے نگہبان ہونے کی ذمہ داریوں کے متعلق خطاب کرتے ہوئے پطرس نے فرمایا "خدا کے اس گلہ کی نگہبانی کرو جو تُم میں ہے۔ لاچاری سے نگہبانی نہ کرو بلکہ خُدا کی مرضی کے موافق خُوشی سے اور ناجائز نفع کے لئے نہیں بلکہ دلی شوق سے جو لوگ تمہارے سپُرد ہیں ان پر حکومت نہ جتاو بلکہ گلہ کے لئے نمونہ بنو۔ اور جب سردار گلہ بان ظاہر ہو گا تو تُم کو جلال کا ایسا سہرہ ملے گا جو مرجھانے کا نہیں"۔

جو نگہبان کی خدمت سے وابستہ ہیں ان کو خُدا کے گلہ کی بدل و جان نگہبانی کرنا ہے۔ ان پر حکومت نہیں جتانا بلکہ اُن کی ہمت بندھانا، مسیح میں مضبوط کرنا ہے۔ مسیحی خدمت وعظ کرنے سے کہیں زیادہ ہی ہے۔ اس کا مطلب خلوص دلی اور خلوص نیتی سے ذاتی خدمت۔ کلیسیا کمزوراور خطا کار بہنوں اور بھائیوں پر مشتمل ہے جن کے لئے صبر اور سخت کوشش کی ضرورت ہے۔ تاکہ تربیت پانے سے وہ نظم و ضبط کا مظاہرہ

کر سکیں جو اس زندگی اور آنے والی زندگی کے لئے قابل قبول ہو۔ پاسبانوں کو وفادار چوپان ہونے کی خدمت ملی ہے۔ نہ تو وہ خُدا کے لوگوں کی خوشامد کریں اور نہ ہی ان کے ساتھ سختی سے پیش آئیں بلکہ انہیں زندگی کی روٹی کھلائیں۔ وہ ایسے اشخاص ہوں جن کی زندگیوں میں رُوح القدس جا گزیں ہو اور ان کے لئے بے لوث محبت رکھتے ہوں جن کی وہ خدمت کرتے ہیں۔

جب نگہبان کلیسیا میں تفرقہ، تعصب، نفرت دیکھتا ہے تو اُسے بڑی ہوشمندی اور معاملہ فہمی اور دور اندیشی سے کام لے کر اس سے نپٹنا چاہئے اور مسیح یسُوع کی روح کے تابع رہ کر سارے معاملے کو درُست کرنا چاہئے۔ بڑی وفاداری سے انتبا ہ کیا جائے، گناہ کی ملامت کی جائے اور جہاں غلطی پائیں اس کی درستی کرے نہ صرف وعظ کے ذریعہ بلکہ ذاتی کوشش سے۔ شاید بد دماغ اور خُود پسند دل پیغام کی تعبیر و تفسیراپنی نیت کے مطابق کرے جس سے خُدا کے خادم نکتہ چینی کا نشانہ بنے اور اسے غلط سمجھ لیا جائے۔ چنانچہ اُسے ہر وقت یاد رکھنا چاہئے "مگر جو حکمت اُوپر سے آتی ہے اول تو وہ پاک ہوتی ہے پھر ملنسار حلیم اور تربیت پذیر، رحیم اور اچھے پھلوں سے لدی ہوئی، بے طرفدار اور بے ریا ہوتی ہے، اور صلح کرانے والو کے لئے راستبازی کا پھل صلح کے ساتھ بویا جاتا ہے"۔ یعقو ب ۳:۱۷۔۱۸، ۳:۱۷۔۱۸

انجیل کے خادم کا کام "سب پر یہ بات روشن کرو کہ جو بھید ازل سے سب چیزوں کے پیدا کرنے والے خُدا میں پوشیدہ رہا اس کا کیا انتظام ہے"۔ افسیوں ۳:۹۔۔۔ اس خدمت میں داخل ہونے والا اگر تن آسانی سے کام لے گا اور قربانی سے گریز کرے گا اور صرف وعظ پر ہی اکتفا کر کے اور شخصی خدمت کا کام کسی اور پر چھوڑ دے گا، خُدا وند کی نظر میں اس کی خدمت قابل قبول نہ ہو گی۔ روحیں جن کے مسیح نے جان دی برباد ہو رہی ہیں۔ کیونکہ انہیں کوئی شخصی طور پر آ کر ہدایات نہیں دے رہا اور اس نے اپنی بُلاہٹ کو بُھلا دیا ہے اور گلے کی ضرُوریات کو نظر انداز کر دیا ہے۔

حقیقی نگہبان اپنی فکر نہیں کرتا بلکہ اپنا سب کچھ بھُول کر صرف اور صرف خُدا وند کے لئے کام کرتا ہے۔ شخصی طور پر وہ لوگوں کے گھر گھر جا کر ان کی ذاتی ضروریات دُکھوں اور آزمائشوں سے واقف ہوتا ہے۔ اُن کی مصیبتوں میں ان کے شامل حال ہوتا ہے ان کی پریشانیوں میں انہیں تسلی دیتا ہے۔ اور مسیح کے لئے ان کے دلوں کو جیت لیتا ہے۔ اس خدمت میں آسمانی فرشتے اس کے مددگار ہوتے ہوں اور اُسے سچائی سے ہمکنار کرتے ہیں جو اُسے نجات کے قابل بناتی ہے۔

وہ سب جو کلیسیا میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں ان کے لئے رسُول نے اپنی ہدایات میں ان اصولات کا ذکر کیا ہے جن کی پیروی کلیسیا کے تمام رہنماوں کو پیروی کرنا ہے۔ جو خادم خدمت میں ابھی چھوٹے ہیں اُنہیں بزرگوں کی مسیحی فروتنی نمونہ کی پیروی کرنا ہے "اے جوانو! تم بھی بزرگوں کے تابع رہو بلکہ سب کے سب ایک دوسرے کی خدمت کے لئے فروتنی سے کمر بستہ رہو اس لئے کہ خُدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے۔ پس خُدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تاکہ وہ تُمہیں وقت پر سر بلند کرے۔ اور اپنی فکر اُسی پر ڈال دو کیوں کہ اُس کو تُمہاری فکر ہے ۔ تُم ہوشیار اور بیدار رہو۔ تُمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے"۔

چنانچہ پطرس نے ایمانداروں کو خاص اُس وقت لکھا جب کلیسیا کو سخت آزمائشوں کا سامنا تھا۔ اور بہتیرے پیشتر ہی مسیح کے دُکھوں میں شریک ہو چکے تھے اور باقی کلیسیا جلد ہی ظلم و ستم کا شکار ہونے کو تھی۔

چند ہی سالوں یعنی تھوڑے سے عرصے میں بہت سے معلم اور ہادی جو کلیسیا کے رہنماوں میں شامل تھے انجیل کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کو تھے۔ جلد ہی پھاڑنے والے بھیڑئیے گلہ میں داخل ہونے اور گلے کو برباد کرنے کو تھے۔ مگر جن کی اُمیدوں کا مرکز خُود مسیح خُداوند تھا اُنہیں پست ہمت ہونے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ پطرس نے ہمت افزائی کے کلام سے اُن کی توجہ موجودہ دُکھوں سے ہٹا کر آنے والے دُکھی منظر پر جما دیں۔ "تاکہ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث کو حاصل کریں۔ اب خُدا جو ہر طرح کے فضل کا چشمہ ہے۔ جس نے تُم کو مسیح میں اپنے ابدی جلال کے لئے بُلایا ہے تُمہارے تھوڑی مدت تک دُکھ اُٹھانے کے بعد آپ ہی تُمہیں کاملاور قائم اور مضبوط کرے گا۔ ابدُالآباد اُسی کی سلطنت رہے۔ آمین"۔

باب ۵۲ - ابد تک قائم رہو

پطرس رسُول نے یہ دوسرا خط اُن کے نام لکھا جنہوں نے اُس کی طرح "قیمتی ایمان" پایا۔ اس خط کے ذریعہ اُس نے اُن کے سامنے مسیحی چال چلن کی ترقی کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ رسُول لکھتا ہے "خُدا اور ہمارے خُداوند یسوع کی پہچان کے سبب سے فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ ہوتا رہے۔ کیوں کہ اُس کی الہٰی قُدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہیں ہمیں اُ کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں جس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعہ بُلایا۔ جن کے باعث اُس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تاکہ اُن کے وسیلہ سے تُم اُس خرابی سے چُھوٹ کر جو دُنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذات الہٰی میں شریک ہو جاو۔ پس اسی باعث تُم اپنی طرف سے کمال کی کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت اور معرفت پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دینداری۔ اور دینداری پر برادرانہ اُلفت اور برادرانہ اُلفت پر محبت بڑھاو۔ کیونکہ اگر یہ باتیں تُم میں موجود ہوں اور زیادہ بھی ہوتی جائیں تو تُم کو ہمارے خُدا وند یسوع مسیح کے پہچاننے میں بیکار اور بے پھل نہ ہونے دیں گی"۔

یہ کلام ہدایات سے بھرپور اور فتح کی ضمانت ہیں۔ رسُول مسیحیوں کے سامنے ترقی کی سیڑھی رکھتا ہے۔ جس کے ذریعہ ہر قدم پر وہ مسیح کی پہچان میں بڑھتا ہی جاتا ہے اور اس میں ساکن کھڑے رہنے کا کوئی مقام نہیں۔ ایمان، نیکی، معرفت، پرہیزگاری، صبر، دینداری اور محبت سیڑھی کے اقدام (Steps) ہیں جن کے ذریعہ مزید اور پر کی طرف بڑھتے ہوئے مسیح خُداوند کے دیئے گئے مثالی معیار تک رسائی کر سکتے ہیں یوں خُداوند ہمارے لئے خُود حکمت، راستبازی، تقدیس اور نجات بن جاتا ہے۔

خُداوند خُدا نے اپنے لوگوں کو جلال اور بھلائی کے لئے بُلایا ہے اور یہ سب کچھ خُدا کے ساتھ مربوط ہو کر سبھوں کی زندگیوں سے ظاہر ہو گا۔ اور وہ آسمانی نعمتوں میں شریک ہو کر کاملیت حاصل کرتے ہیں۔ "بلکہ جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اُسی طرح تُم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک ہو"۔ ۱پطرس ۱:۱۵ یہ خُداوند کا جلال ہے جو اپنے بچوں کو بھلائی اور نیکی عطا کرتا ہے۔ اُس کی دلی تمنا ہے کہ مرد و زن دونوں بلند ترین معیار تک رسائی کریں اور جب وہ ایمان کے ذریعہ یسوع کی قوت کو تھام لیتے ہیں، اور اُس کے وعدوں کے لئے التماس کرتے ہیں، اور جب رُوح القدس پانے کے لئے اُس سے تقاضا کریں گے تو خُداوند اُنہیں کبھی بھی انکار نہیں کرے گا اور وہ اُس میں کامل کئے جائیں گے۔

انجیلی ایمان پانے کے بعد ایمان دار کا دوسرا کام یہ ہے کہ اپنے چال چلن میں نیکی کا اضافہ کرے۔ یوں وہ دل کو صاف کرتا ہے اور خُدا کے علم کو پانے کے لئے ذہن کو تیار کرتا ہے۔ یہ علم ہر طرح کی سچی تعلیم اور حقیقی خدمت کی بنیاد ہے جو آزمائشوں کے بر خلاف پناہ ہے۔ اور یہی حقیقی علم ہماری سیرت کو خُدا کی سیرت کے ہم آہنگ کرتا ہے۔ خُدا اور مسیح کی پہچان کے سبب ہی ایمانداروں کو ہر اچھی نعمت ملتی ہے۔ یعنی وہ سب چیزیں جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہیں وہ جو خلوص نیتی سے خداوند کی راستبازی حاصل کرنے کا خواہش مند ہے اُس سے کوئی اچھی نعمت نہیں رکھی جائے گی۔

خُداوند یسوع مسیح نے فرمایا "اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خُدائے واحد اور برحق کو جانیں"۔ یوحنا ۳:۱۳ یرمیاہ نبی نے خُداوند کے رُوح کے تحت فرمایا "خُدا وند یوں فرماتا ہے کہ نہ صاحب حکمت اپنی حکمت پر اور نہ قوی اپنی قُوت پر اور نہ مالدار اپنے مال پر فخر کرے۔ لیکن جو فخر کرتا ہے اس پر فخر کرے کہ وہ

سمجھتا اور مجھے جانتا ہے کہ میں ہی خُداوند ہوں جو دُنیا میں شفقت و عدل اور راستبازی کو عمل میں لاتا ہوں کیونکہ میری خُوشنودی ان ہی باتوں میں ہے۔ خُداوند فرماتا ہے۔ یرمیاہ ۹:۲۳۔۲۴۔۔۔ جویہ پہچان حاصل کر لیتا ہے اس کی روحانی اتھاہ، وسعت اور اُونچائی کو انسانی عقل بمشکل سمجھ سکتی ہے۔

کسی کو بھی مسیح کی سیرت کی کاملیت پانے کے لئے ناکام نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ مسیح خُداوند نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر تمام ایمانداروں کے لئے وہ سب کچھ مہیا کر دیا ہے جو زندگی اور خُدا ترسی کے لئے ضرُوری ہیں۔ خُداوند کی خواہش ہے کہ ہم کاملیت کے معیار تک پہنچیں اور اس کے لئے اس نے ہمارے سامنے مسیح کی سیرت کا نمونہ رکھ دیا ہے۔ بشریت کا جامہ پہنے ہوئے بدی کا مسلسل مقابلہ کرتے ہوئے مسیح یسُوع نے دکھا دیا کہ ذاتِ الہٰی کے ساتھ منسلک ہو کر تمام بنی آدام سیرت کی کاملیت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ خُداوند ہمارے لئے ضمانت پیش کرتا ہے کہ ہم بھی کامل فتح حاصل کر سکتے ہیں۔

ایماندار کو حق حاصل ہے کہ شریعت کے تمام اصولوں کی تابعداری کر کے مسیح کی سیرت تک رسائی کر لے۔ مگر انسان بذات خُود اس شرط پر پُورا نہیں اُتر سکتا۔ وہ تقدس جس کا ذکر خُداوند کا پاک کلام کرتا ہے نجات پانے سے پہلے انسان کو خدا کے تابع رہ کر حاصل کرنا لازم ہے۔ اور یہ خُدا کے فضل سے ہی ممکن ہے کہ انسان رُوح القدس کی تاثیر پا کر خُود کو کُلی طور پر خُدا کے تابع کرے۔ مسیح کی راستبازی سے ہی انسانی وفاداری کاملیت پاتی ہے جو تابعداری کے ہر عمل کو الہٰی خُوشبو عطا کرتی ہے۔ ایک مسیحی اس میں صرف یہ کر سکتا ہے کہ ہر غلطی کا بُردباری سے مقابلہ کرے۔ اسے مسیح یسُوع سے بلا ناغہ دعا مانگنا ہو گا کہ وہ اس کی بیمار رُوح کی تمام کمزوریوں (گناہوں) کو دُور کرے۔ وہ خُود تو اتنی حکمت اور قُوت نہیں رکھتا کہ ان کمزوریوں کو مغلوب کرے، یہ کام صرف خُداوند ہی اُن سب کے لئے انجام دے سکتا ہے جو بڑی فروتنی اور شکستہ دلی سے اُس کی مدد کے خواہاں ہوتے ہیں۔

ناراستی سے پاکیزگی کی جانب تبدیلی کا عمل مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ خُدا انسان کے لئے روزانہ تقدیس کا کام کرتا ہے انسان کو اس کے ساتھ تعاون کرنا لازم ہے۔ چنانچہ اُسے اچھی عادات کو اپنانے کے لئے مسلسل جدوجہد اور بُردباری سے کام لینا چاہئے۔ اسے فضل پر فضل پانا ہے اور جونہی وہ اس اضاجے کی تجویز پر عمل پیرا ہوتا ہے تو خُدا وند اُسے اُس کے مانگنے پر بہتات سے دیتا جاتا ہے۔ ہمارا منجی خُدا وند شکستہ دلوں کی دعاوں کو سننے کے لئے تیار رہتا ہے اور اپنے وفادار بچوں کو فضل اور اطمینان بُہتات سے دیتا ہے۔

ایسے بھی بہن بھائی ہیں جو مسیحی ترقی کی سیڑھی چڑھتے ہیں اور جونہی وہ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگتے ہیں تو وہ اپنا بھروسہ انسان میں ڈال لیتے ہیں اور مسیح کو بھُول جاتے ہیں جو ہمارے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے۔ نتیجتاً وہ ناکامی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور جو کچھ پایا تھا اُسے کھو دیتے ہیں۔ ان کی حالت پر تررس آتا ہے جو راستہ میں تھک کر بیٹھ جاتے ہیں اور دشمن کو اجازت دے دیتے ہیں کہ وہ اُن سے اُس فضل کو چھین لے جو اُن کے دلوں اور زندگیوں میں نشوونما پا رہا تھا۔ رسُول فرماتا ہے کہ "جس میں یہ باتیں نہ ہوں وہ اندھا ہے اور کوتاہ نظر اور اپنے پہلے گناہوں کے دھوئے جانے کو بُھولے بیٹھا ہے۔"

پطرس رسُول کو خُدا کے کاموں اور باتوں اور معاملات میں وسیع تجربہ حاصل تھا اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اُس کا ایمان خُدا کی بچانے والی قدرت میں مزید مستحکم ہو چکا تھا چنانچہ وہ یہ ثابت کر سکتا تھا کہ

جو ایمان سے آگے بڑھتا چلا جائے گا اس کے ناکام ہونے کے کوئی مواقع نہیں ہیں بلکہ وہ مسیحی سیرت کی سیڑھیاں چڑھتا ہی چلا جائے گا۔

کئی سالوں سے رسُول ایمانداروں کو تلقین کرتا چلا آ رہا تھا کہ وہ سچائی کی پہچان کے فضل میں مسلسل ترقی کرتے رہیں۔ اور اب جبکہ اُس کی شہادت کا وقت قریب تھا اُس نے ایک بار پھر اس شرف اور حق کو یاد دلایا جو ہر ایک ایماندار کی رسائی میں ہے۔ پوری ضمانت سے بوڑھے رسُول نے بھائیوں کو ایک بھر پھر ترغیب دی کہ ثابت قدم رہیں۔ "پس اے بھائیو! اپنے بُلاوے اور برگزیدگی کو ثابت کرنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اگر ایسا کرو گے تو کبھی ٹھوکر نہ کھاو گے۔ بلکہ اس سے تُم ہمارے خُداوند اور منجی یسُوع مسیح کی ابدی بادشاہی میں بڑی عزت کے ساتھ داخل کئے جاو گے۔"

"اس لئے میں تمہیں یہ باتیں یاد دلانے کو ہمیشہ مستعد رہوں گا اگرچہ تُم ان سے واقف اور اس حق پر قائم ہو جو تُمہیں حاصل ہے۔ اور جب تک میں اس خیمہ میں ہوں تُمہیں یاد دلا دلا کر اُبھارنا اپنے اُوپر واجب سمجھتا ہوں کیونکہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے بتانے کے موافق مجھے معلوم ہے کہ میرے خیمہ کے گرائے جانے کا وقت جلد آنے والا ہے۔ پس میں ایسی کوشش کروں گا کہ میرے انتقال کے بعد تُم ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھ سکو"۔

رسُول کو خُداوند نے یہ خوبی عطا کر رکھی تھی کہ وہ آل آدم کے معرضِ وجود میں آنے کے مقاصد پر مفصل روشنی ڈال سکے کیونکہ مسیح یسُوع کی زمینی خدمت کے دوران اُس نے آسمانی بادشاہی سے علاقہ رکھنے کے بارے بہت کچھ دیکھا اور سُنا تھا۔ "کیونکہ جب ہم نے تُمہیں اپنے خُداوند یسُوع مسیح کی قُدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دغا بازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خُود اُس کی عظمت کو دیکھا تھا کہ اُس نے خُدا باپ سے اس وقت عزت اور جلال پایا جب اس افضل جلال میں سے اُسے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خُوش ہوں اور جب ہم اس کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے تو آسمان سے یہی آواز آتی سُنی"۔

جیسے کہ یہ واقعہ ایمانداروں کی اُمید کےلئے بالکل یقینی ثبوت ہے، اسی طرح سے قائلیت سے بھرپور پیشنگوئی موجود ہے جس سے ایمانداروں کا ایمان مزید مستحکم ہوتا ہے۔ "اور ہمارے پاس نبیوں کا ہو کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تُم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں نہ چمکے۔ اور پہلے یہ جان لو کہ کتاب مقدس کی کسی نبوت کی بات کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی بلکہ آدمی رُوح القدس کی تحریک کے سبب سے خُدا کی طرف سے بولتے تھے"۔ پطرس ۱:۱۹۔۲۱

جہاں رسُول کلام مقدس کی معتبر پیشنگوئیوں کی بڑائی کرتا ہے جو مصیبت کے وقت ہماری درُست ہادی ہیں وہاں وہ جھوٹے نبیوں اور جھوٹی پیشنگوئیوں سے بھی کلیسیا کو خبردار کرتا ہے کہ وہ ہلاک کرنے والی بدعتیں پھیلائیں گے۔ بلکہ خُدا کا بھی انکار کریں گے۔ یہ جھوٹے اُستاد کلیسیا میں سے اُٹھیں گے اور بہت سے ایماندار انہیں سچے معلم تسلیم کر لیں گے۔ رسُول اُنہیں "اندھے کنویں اور ایسی کہر سے تعبیر کرتا ہے جسے آندھی اُڑاتی ہے" رسُول فرماتا ہے کہ ان کے لئے بے حد تاریکی دھری ہے۔۲۔پطرس ۲:۱۷--- اُن کے متعلق جو کچھ

بعد میں فرماتا ہے وہ اور بھی بھیانک ہے "اور جب وہ خُدا وند اور منجی یسوع کی پہچان کے وسیلہ سے دُنیا کی آلودگی سے چُھوٹ کر پھر اُن میں پھنسے اور اُن سے مغلوب ہوئے تو اُن کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوا۔ کیونکہ راستبازی کی راہ کا نہ جاننا اُن کے لئے اس سے بہتر ہوتا کہ اُسے جان کر اُس پاک حُکم سے پھر جائیں جو انہیں سونپا گیا تھا"۔

رسُول گزرے تمام زمانوں کے احوال کا بغور جائزہ لیتے ہوئے اخیر زمانہ تک آتے ہوئے رُوح القدس کی تحریک سے آخری دنوں کی بابت لکھتا ہے جب مسیح یسُوع کی آمد ثانی قریب ہو گی اور "یہ پہلے جان لو کہ اخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں گے۔ اور کہینگے کہ اُس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟ کیونکہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں اس وقت سے اب تک سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا خلقت کے شُروع سے تھا" "اور جس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ سلامتی اور امن ہے اُس وقت اُن پر اس طرح ناگہاں ہلاکت آئے گی جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں اور وہ ہرگز نہ بچیں گے"۔۱تھسلنیکیوں ۳:۵۔ تاہم سب کے سب دشمن کے ہتھ کنڈوں کا شکار نہیں ہوں گے۔ جب زمین کی تمام چیزوں کا خاتمہ قریب ہو گا تو ایماندار نشانیوں کو پہچاننے کے قابل ہوں گے جبکہ زیادہ تر ایماندار اپنے کاموں کے باعث منحرف ہو جائیں گے۔ مگر بقیہ کلیسیا آخر تک قائم رہے گی۔

مسیح یسُوع کی آمد ثانی کی اُمید کو رسُول اپنے دل میں برقرار رکھے ہوئے تھا۔ اور اس نے کلیسیا کو یقین دلایا کہ نجات دہندہ اپنے وعدے کو ضرُور پُورا کرے گا۔ اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ کروں تو پھر آ کر تُمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تُم بھی رہو"۔ یوحنا ۳:۱۴ جو آزمائے جا رہے ہیں یا جن پر ظلم ہو رہا ہے شاید اُنہیں آمد ثانی میں دیری نظر آ رہی ہو مگر انہیں بھی رسُول یقین دلاتے ہوئے فرماتا ہے" خُداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تُمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔ لیکن خُداوند کا دن چور کی طرح آئے گا۔ اس دن آسمان بڑے شوروغل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اجرام ملک حرارت کی شدت سے پگھل اور زمین اور اس پر کے کام جل جائیں گے۔

جب یہ سب چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں تو تُمہیں پاک چالچلن اور دینداری میں کیسا کچھ ہونا چاہئے۔ اور خُدا کے اس دن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہئے۔ جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے گل جائیں گے لیکن اس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں۔ جن میں راستبازی بسی رہے گی"۔

"پس اے عزیزو! چونکہ ان باتوں کے منتظر ہو اس لئے اس کے سامنے اطمینان کی حالت میں بے داغ اور بے عیب نکلنے کی کوشش کرو۔ اور ہمارے خُداوند کے تحمل کو نجات سمجھو۔ چنانچہ ہمارے پیارے بھلائی پولُس نے بھی اس حکمت کے موافق جو اسے عنایت ہوئی ہیں یہی لکھا ہے ---- چونکہ تُم پہلے سے آگاہ ہو اس لئے ہوشیار رہو تاکہ بیدینوں کی گمراہی کی طرف کھینچ کر اپنی مضبوطی کو چھوڑ نہ دو۔ بلکہ ہمارے خُداوند اور مُنجی یسُوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاو۔"

خُدا کی مرضی کے مطابق پطرس کو اپنی خدمت روم میں ختم کرنے کی اجازت مل گئی جہاں نیرو کے حُکم سے اُسے پولُس رسُول کی آخری گرفتاری کے وقت قید میں ڈالا گیا۔ یوں مسیح کے دو سُورما جو سالوں تک

ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ رہ کر دُور دراز علاقوں اور ملکوں میں خدمت انجام دیتے رہے، اب مسیح یسُوع کی گواہی دینے کے لئے دُنیا کے دارالخلافہ میں اکٹھے ہو گئے جہاں اُن کا خون اس سر زمین میں بطورِ بیج کے گرنے والا تھا جہاں سے شہیدوں اور مقدسین کی صورت میں بہتات کی فصل متوقع تھی۔

مسیح کا انکار کرنے اور بحال ہونے کے بعد پطرس صلیب کا پرچار کرنے میں حد سے زیادہ دلیر ہو گیا تھا اور وہ مسیح کے زندہ ہونے اور آسمان پر صعود فرمانے کی منادی کرنے میں کسی بھی خطرے کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ جب وہ کال کوٹھڑی میں قیدتھا تو اُسے مسیح یسُوع کی یہ باتیں یاد آئیں۔ ‘‘میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو آپ ہی اپنی کمر باندھتا تھا اور جہاں چاہتا تھا پھرتا تھا مگر جب تُو بوڑھا ہو گا تو اپنے ہاتھ لمبے کرے گا اور دُوسرا شخص تیری کمر باندھے گا اور جہاں تُو نہ چاہے گا وہاں تجھے لے جائے گا’’۔ یوحنا ۱۸:۲۱۔۔۔ یُوں یسُوع نے اُس پر اُس کی موت کے بارے بتایا کہ کیسے وارد ہو گی۔ بلکہ پیشتر جتا دیا کہ اُس کے ہاتھ صلیب پر کیسے کھینچے جائیں گے۔

پطرس کو یہودی اور اجنبی ہونے کی بنا پر کوڑوں اور صلیب کی سزا سنائی گئی۔ اس ہولناک موت کے وقت پطرس کو وہ وقت یاد آگیا جب اس نے اپنے آقا کی پیشی کے وقت اس کا انکار کیا تھا۔ ایک وہ وقت تھا جب وہ صلیب کے نام کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ مگر اب وہ بڑی خُوشی سے انجیل کی خاطر اپنی جان دینے کو تیار تھا اور اس شخص کے لئَ جس نے اپنے آقا کا انکار کیا ہو اُسے اپنے آقا کی طرح صلیب دیا جانا تو بڑی عزت کی بات تھی۔ گو پطرس نے خلوص دلی سے اس گناہ کی معافی مانگی اور اُسے معاف کر دیا گیا، اور اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ مسیح یسُوع نے اُسے فرمایا کہ ‘‘میری بھیڑیں چرا’’ اس کے باوجود پطرس نے اپنے آپ کو کبھی بھی معاف نہ کیا۔ اور نہ ہی اُس کی زندگی کا آخری ہولناک منظر اُس کے غم کی شدت کو کم کر سکا۔ چنانچہ اُس نے جلادوں سے درخواست کی کہ اُسے صلیب پر اُلٹا لٹکایا جائے یعنی سر نیچے زمین کی جانب ہو۔ درخواست منظور کر لی گئی اور اس طرح عظیم رسُول پطرس نے اپنی جان، جانِ آفرین کے حوالے کر دی۔

باب ۵۳ - پیارا یوحنا

شاگردوں میں یوحنا کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ نجات دہندہ اُس سے دوسروں سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ ہم اس کے بارے یوں پڑھتے ہیں۔ پطرس نے مڑ کر اس شاگرد کو پیچھے آتے دیکھا۔ "جس سے یسُوع محبت رکھتا تھا"۔ یوحنا ۲۰:۲۱۔ ایسے دکھائی دیتا ہے کہ اس نے مسیح کی دوستی کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور مسیح خُداوند کی محبت کی بُہت سی نعمتیں پائی۔ جس پہاڑ پر مسیح یسُوع کی صُورت بدل گئی تھی اور باغ گتسمنی میں بھی یہ ان تین شاگردوں میں شامل تھا جو ان واقعات کے چشم دیدہ گواہ تھے۔ اور جب مسیح یسُوع صلیب پر تھا تو اپنی والدہ مقدسہ مریم کو مسیح یسُوع نے اسی شاگرد کے سپُرد کیا تھا۔

مسیح خُداوند کی محبت کا حق اس پیارے شاگرد نے پوری جان نثاری سے ادا کیا۔ وہ خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ یوں لپٹ گیا جیسے انگور کی بیل ستون کے ساتھ چمٹ جاتی ہے۔ اپنے آقا کی خاطر وہ عدالت کے رُو برو اور صلیب کے آس پاس موجود رہا اور کسی خطرے کو خاطر میں نہ لایا۔ اور مسیح کے جی اُٹھنے کی خبر سُنتے ہی وہ قبر کی طرف دوڑا بلکہ خالی قبر کو دیکھنے کے جذبہ میں وہ پُر جوش اور جلد باز پطرس کو بھی پیچھے چھوڑ گیا۔

یوحنا کی زندگی میں مسیح یسُوع کے لئے پائے جانے والی جان نثاری اور بے لوث محبت مسیحی کلیسیا کے لئے بیش قیمت اسباق رکھتی ہے۔ یوحنا فطری طور پر ان خوبیوں کا مالک نہ تھا جو بعد میں اس کے چالچلن سے نمایاں ہوئیں۔ بلکہ اس میں تو بڑی خرابیاں پائی جاتی تھیں۔ وہ صرف مغرور، غیر ضروری حق جتانے والا، غُصیلہ اور بدلہ لینے والا شخص تھا بلکہ ان دونوں بھائیوں کو "گرج کے بیٹے" کہا جاتا تھا۔ یہ بد دماغ ، نکتہ چین اور بدلہ لینے پر تُلے رہتے تھے۔ یہ سب بُرائیاں اس پیارے شاگرد میں موجود تھیں۔ مگر ان سب برائیوں کی تہہ میں مسیح خُداوند نے ایک مخلص ، محبت سے بھرپور اور سرگرام اور جانثار دل کو دیکھا۔ مسیح یسُوع نے س میں پائی جانے والی خود غرضی پر لعنت ملامت کی اس کی رغبتوں کی حوصلہ شکنی کی اور اس کے ایمان کو آزمایا۔

پیارے یوحنا کی یہ خامیاں کئی بار کھل کر منظر عام پر آئیں جب وہ مسیح یسُوع کی قُربت میں تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مسیح خُداوند نے سامریہ کے ایک گاوں میں پیغام بھیجا کہ (شاگردوں کے لئے اور اپنے لیے) ان کے لئے تیاری کریں۔ لیکن جب وہ سامریوں کے اس گاوں کے قریب پہنچے اور چاہا کہ وہاں سے یروشلم جائیں تو اس سے سامری غضبنا ک ہو گئے۔ اور اپنے ہاں ٹھہرنے کی دعوت دینے کی بجائے اُنہوں نے اُن کی وہ خدمت بھی نہ کی جو عام مسافر کی کرنا فرض تھی۔ مسیح یسُوع زبردستی ان کے ساتھ رہنے کو تیار نہ تھا، بہر کیف وہ ان نعمتوں سے محروم ہو گئے جو وہ مسیح کی مہمان نوازی اور خاطر تواضع کرنے سے حاصل کر سکتے تھے۔

شاگرد اس سے اچھی طرح واقف تھے کہ خُداوند مسیح سامریوں کو اپنی رفاقت سے برکات دینا چاہتا تھا لیکن ان کے تعصب اور نفرت نے شاگردوں کو حیران کر دیا اور یوحنا اور یعقوب اس سلوک سے خصوصاً غضبناک ہو گئے۔ چنانچہ یہ دونوں بھائی اُن کو اُن کی بد سلوکی کا فوراً مزہ چکھانا چاہتے تھے۔ اپنے غضب میں انہوں نے فوراً اپنے آقا سے کہا "اے خُداوند کیا تُو چاہتا ہے کہ ہم حُکم دیں کہ آسمان سے آگ نازل ہو کر انہیں بھسم کر دے (جیسے ایلیاہ نے کیا) یہ ان سامری سپہ سالار کا حوالہ دے رہے تھے جو ایلیاہ کو پکڑنے آئے تھے جن

کو آسمانی آگ سے تباہ کر دیا گیا تھا۔۔۔ مگر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی باتوں سے آقا کو تکلیف پہنچی ہے۔ نیز وہ مزید حیران ہوئے جب مسیح خُداوند نے انہیں اس مشورے پر لعنت ملامت کی۔ "مگر اس نے پھر کر انہیں جھڑکا (اور کہا تُم نہیں جانتے کہ تُم کیسی روح کے ہو کیونکہ ابنِ آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا) پھر وہ کسی اور گاوں میں چلے گئے"۔ لوُقا ۹:۵۴۔۵۶۔

یہ مسیح کے مشن کا حصہ نہیں کہ وہ انسانوں کو خُدا پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرے۔ یہ تو ابلیس اور ایسے لوگ ہیں جو انسانوں کو ابلیس کی مرضی پر چلنے کے لئے مجبُور کرتے ہیں۔ راستبازی کے جوش میں آ کر وہ لوگ جو بدی کے فرشتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیتے ہیں وہ دوسروں کو اپنے مذہبی عقیدہ منوانے کے لئے اپنے ہی بھائیوں پر مصیبت ڈھا دیتے ہیں۔ مگر مسیح اپنا رحم دکھاتا ہے اور محبت کی رُو سے دوسروں کو جیتتا ہے۔ وہ مخاصمت کی روح کو اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی ادھوری خدمت کو پسند کرتا ہے، بلکہ وہ اس خدمت کو پسند کرتا ہے جو رضا کارانہ طور پر کی جاتی ہے

ایک اور موقع پر یعقوب اور یوحنا نے اپنی ماں کے ذریعہ درخواست کی کہ انہیں مسیح کی بادشاہت میں اعلیٰ مراتب پر فائض کیا جائے۔ باوجودیکہ مسیح یسُوع نے بار ہا بتایا تھا کہ اس کی بادشاہی کس نوعیت کی ہو گی پھر بھی ان بھائیوں کی خواہش تھی کہ مسیح کی بادشاہی ہم انسانوں کی مرضی کے مطابق ہو۔ چنانچہ ماں نے اپنے بچوں کے حق میں مسیح یسُوع سے یوں درخواست کی "یہ میرے دونوں بیٹے تیری بادشاہی میں تیری دہنی اور بائیں طرف بیٹھیں" لیکن مسیح یسُوع نے یوں جواب دیا "یسوع نے جواب میں کہا تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ جو پیالہ میں پینے کو ہوں کیا تُم پی سکتے ہو؟ انہوں نے اُس سے کہا پی سکتے ہیں۔ اُس نے کہا میرا پیالہ تو پیئو گے لیکن اپنے دائیں بائیں کسی کو بٹھانا میرا کام نہیں مگر جن کے لئے میرے باپ کی طرف سے تیار کیا گیا اُن ہی کے لئے ہے"۔ متی ۲۰:۲۱۔۲۳

مسیح یسُوع نے اپنے دکھوں کا ذکر کیا تھا جو اُسے پیش آنے والے تھے۔ ان دونوں بھائیوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھا بھی تھا تاہم بڑے اعتماد سے کہا کہ ہم وہ پیالہ پی سکتے ہیں۔۔۔ اس کے باوجود مسیح یسُوع نے انہیں فرمایا کہ کسی کو دائیں یا بائیں بٹھانا میرا کام نہیں۔۔۔ مسیح یسُوع ان کی نیت سے واقف ہو چُکا تھا اِس لئے اُنہیں ایسی خواہشوں اور رغبتوں پر سر زنش کرتے ہوئے یوں فرمایا۔۔۔ "مگر یسُوع نے انہیں بُلا کر کہا تُم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے سردار اُن پر حُکم چلاتے اور امیر اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔ تُم میں ایسا نہ ہو گا بلکہ جو تُم میں بڑا ہونا چاہے وہ تُمہارا خادم بنے۔ اور جو تُم میں اوّل ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ چنانچہ ابنِ آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے"۔ متی ۲۰:۲۵۔۲۸

خُدا کی بادشاہت میں طرفداری سے مرتبہ نہیں ملتا۔ یہ کمایا بھی نہیں جا سکتا اور نہ ہی کسی نعمت یا خُوبی کا نتیجہ ہے جو خُدا نے ہمیں دے رکھی ہے بلکہ یہ خُدا کے فضل سے مسیح یسُوع کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ اور جب مسیح کے دُکھوں کے ذریعہ یوحنا اس کی رفاقت میں آیا تو مسیح یسوع نے اُس پر آسمانی بادشاہی کی شرائط آشکارہ کیں۔

"جو غالب آئے میں اُسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاوں گا جس طرح میں غالب آ کر اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا"۔ مکاشفہ ۳:۲۱۔۔۔ جو مسیح یسُوع کے قریب تر رہنا ہے وہی خود انکاری کی رُوح سے سرشار ہوتا ہے۔ اور اُسی میں اس کی محبت جاگزیں ہوتی ہے۔ وہ محبت جو حسد نہیں کرتی۔ وہ محبت جو شیخی

نہیں مارتی اور پھولتی نہیں۔ وہ محبت جو ناز یبا کام نہیں کرتی۔ اپنی بہتری نہیں چاہتی۔ جُھنجھلاتی نہیں اور بدگمانی نہیں کرتی۔۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۳:۴۔۵

ایک اور موقعہ پر یوحنا اور یعقوب نے اپنی ابتدائی خدمت کے دوران ایک شخص کو یسُوع کے نام پر بدروحوں کو نکالتے دیکھا جب کہ وہ مسیح کے شاگردوں میں شامل نہ تھا انہوں نے اسے یہ کام کرنے سے منع کیا اور سوچا کہ اُنہوں نے ایسا کر کے کوئی غلطی نہیں کی۔ لیکن جب اُنہوں نے یہ بات مسیح یسُوع کو بتائی تو اُس نے اُنہیں جھڑکا اور کہا "لیکن یسُوع نے کہا اسے منع نہ کرنا کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو میرے نام سے معجزہ دکھائے اور مُجھے جلد بُرا کہہ سکے"۔ مرقس ۳۹:۹ جس کسی نے بھی مسیح یسُوع کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھایا مسیح نے اُس کے ہاتھ کو پیچھے نہ جھٹکا۔ شاگردوں کو تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کرنا تھا بلکہ اُسی دلجوئی اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنا تھا جو اُنہوں نے اپنے آقا میں دیکھی تھی۔ یعقوب اور یوحنا نے سمجھا کہ اس آدمی کو جھڑکنے سے مسیح یسُوع کی نظر میں اُن کی قدر بڑھ جائے گی مگر بعد میں اُن پر اس بات کا انکشاف ہُوا کہ یہ سب کچھ تو وہ اپنی ہی بڑائی کے لئے کر رہے تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی غلطی تسلیم کر کے تنبیہ کو قبول کیا۔

مسیح یسُوع نے فروتنی اور حلیمی کے جو اسباق سکھائے وہ فضل کی بڑھوتری اور اس کی خدمت کے لائق بنانے کے لئے اشد ضروری اور یوحنا کے لئے بیش قیمت اقدار کے حامل تھے۔ اس نے ہر ایک سبق کو بطور خزانہ اپنے پاس جمع کر لیا اور ان کی روشنی میں اس نے اپنی زندگی کو مسلسل الہٰی نمونہ کے مطابق ڈھالنے کی جدوجہد کی۔ یوحنا نے مسیح یسُوع کے جلال کو پہچاننا شُروع کر دیا تھا۔ دنیاوی جاو و حشمت کے مطابق نہیں بلکہ اس کی اُمید "فضل اور سچائی سے معمور ایسا جلال جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔ یوحنا ۱:۱۴

یوحنا جو اپنے آقا کے لئے اتنی محبت رکھتا تھا اُس کی وجہ مسیح کی وہ محبت تھی جو اُس سے منعکس ہو رہی تھی۔ یوحنا تو مسیح کی مانند بننے کا خواہاں تھا چنانچہ وہ مسیح کی تبدیل کرنے والی محبت کی تاثیر کے زیر سایہ حلیم اور فروتن بن گیا۔ وہ مسیح میں چُھپ گیا اور اپنے تمام بھائیوں کی نسبت اس نے خُود کو مسیح کی حیرت انگیز زندگی کے تابع کر دیا۔ "یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اسے دیکھا اور اس کی گواہی دیتے ہیں اور اُسی ہمیشہ کی زندگی کی تُمہیں خبر دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی"۔ ۱۔یوحنا ۱:۲۔ "کیونکہ اُس کی معموری میں سے ہم سب نے پایا یعنی فضل پر فضل"۔ یوحنا ۱:۱۶۔۔۔ یوحنا مسیح یسُوع کو تجرباتی علم کی بدولت جانتا اور پہچانتا تھا۔۔ اُس کے آقا کے درس اُس کی رُوح پر کندہ ہو چکے تھے۔ جب اس نے اپنے آقا کے فضل کی گواہی دی تو اس کی سادہ زبان اُس محبت کی بدولت جو اس کے رگ و پے میں سرایت کر گئی تھی شستہ ہو گئی۔

یہ یوحنا کی گہری محبت ہی تھی جو ہمیشہ اسے مسیح کے قریب رہنے پر مجبُور کرتی۔ مسیح یسُوع کو اپنے بارہ کے بارہ شاگردوں سے دلی محبت تھی، مگر یوحنا دوسروں سے زیادہ مسیح کی محبت کو حاصل کر لیتا تھا۔ یوحنا عمر میں دوسرے شاگردوں سے چھوٹا تھا چنانچہ وہ مسیح کے سامنے اپنے دل کو اُسی طرح کھول دیتا جیسے بیٹا باپ کے سامنے اپنا دل کھول دیتا ہے۔ اور مسیح پر اسی طرح بھروسہ کرتا تھا جیسے چھوٹا بچہ باپ پر بھروسہ کرتا ہے۔یوں اسے مسیح سے زیادہ ہمدردی ہو گئی اور نجات دہندہ نے اُسی کے ذریعہ دُنیا تک گہری روحانی تعلیم پہنچائی۔

مسیح یسُوع انہیں پیار کرتا ہے جو باپ کی نمائندگی کرتے ہیں اور یوحنا ہی باپ کی محبت کو اس طرح پیش کر سکتا تھا جیسے کوئی اور شاگرد پیش نہیں کر سکتا تھا۔ جو کچھ اس نے اپنے اندر محسوس کیا وہی اس نے بنی نوع جیسے کوئی اور شاگرد پیش نہیں کر سکتا تھا۔ جو کچھ اس نے اپنے اندر محسوس کیا وہی اس نے بنی نوع انسان کو بتایا اور اپنی سیرت سے خُدا کے وصف نمایاں کئے۔ خُدا کا جلال اس کے چہرے سے ٹپکتا تھا۔ پاکیزگی اور تقدس کی وہ خوبصورتی جس نے اسے تبدیل کر کے رکھ دیا اس کے چہرے سے نمایاں تھی۔ وہ اپنے آقا کو محبت اور پرستش کی روح سے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ اسی کے مشابہ ہو گیا۔ اسی لئے اس کی اپنی سیرت سے مسیح یسُوع کی سیرت منعکس ہوتی تھی۔

"دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائے اور ہم ہیں بھی۔ دُنیا ہمیں اس لئے نہیں جانتی کہ اُس نے اُسے بھی نہیں جانا۔ عزیزو! ہم اس وقت خُدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہُوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے"۔۱۔یوحنا ۳:۱۔۲۔

باب ۵۴ - وفادار گواہ

مسیح کے آسمان پر صعود فرما جانے کے بعد یوحنا اپنے آقا کے لئے ایماندار ور وفادار خادم کی طرح قائم رہا۔ دوسرے شاگردوں کے ساتھ پنتکست کے روز یوحنا نے بھی رُوح القدس کی برکات کا خط اُٹھایا اور نئے جوش و جذبہ اور تازہ قوت کے ساتھ لوگوں میں زندگی کے کلام کی منادی کرنے لگا اور ہمیشہ لوگوں کی توجہ اندیکھے خُدا کی طرف مبذول کرنے کا آرزو مند رہا۔ وہ نہایت ہی زبردست ولولہ انگیز اور مخلص مقرر تھا۔ خوبصورت زبان اور سُریلی آواز میں وہ خُدا کا کلام اور کام بتا یا کرتا تھا۔ تقریروں کے ذریعہ وہ سامعین کے دل موہ لیتا۔ سچائی کی برتری جو وہ بیان کرتا، اور تعلیم دینے میں جو وہ سرگرمی دکھاتا اُس نے اُسے تمام طبقون میں کامیابی عطا کی۔

رسُول کی زندگی اس تعلیم سے مطابقت رکھتی تھی جو وہ دوسروں کو دیتا تھا۔ یعنی رسُول جو کچھ کہتا (تعلیم دیتا) اُسی کے مطابق زندگی گزارتا تھا۔ اس کے دل میں مسیح کے لئے جو محبت جگمگا رہی تھی اُسی نے اُسے بنی نوع انسان کے لیے اور خصوصاً مسیحی کلیسیا کے لیے انتھک خدمت کرنے کی ترغیب دی۔ مسیح یسُوع نے شاگردوں کو حُکم دیا تھا کہ ایک دوسرے سے اسی طرح محبت رکھیں جیسے اُس نے اُن سے محبت رکھی تھی۔ یوں وہ دُنیا کو گواہی دینے کو تھے کہ مسیح یسوع میں ہی فضل کی اُمید پائی جاتی ہے۔ اس نے فرمایا "میں تمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسے میں نے تُم سے محبت رکھی تُم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔"یوحنا ۱۳:۳۴-- مسیح یسُوع کے دکھوں اور مصلوب ہونے کے بعد مردوں میں سے زندہ ہونے اور آسمان پر صعود فرمانے، اور پنتکست کے روز رُوح القدس کے نزول کی گواہی دی تب ہی اُنہیں خُدا کی محبت اور اُس محبت کا علم ہوا جو انہیں ایک دوسرے کے ساتھ رکھنا تھی۔ چنانچہ یوحنا اپنے ہمخدمت شاگرد بھائیوں کو کہہ سکتا تھا کہ "ہم نے محبت کو اسی جانا کہ اس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی اور ہم پر بھی بھائیوں کے واسطے جان دینا فرض ہے"۔ ۱یوحنا ۳:۱۶

رُوح القدس کے نزول کے بعد جب شاگرد زندہ مسیح کا پرچار کرنے کے لئے آگے بڑھے تو روحوں کی نجات ان کا واحد مقصد تھا۔ وہ مقدسین کی شیریں رفاقت سے محظوظ و مسرُور ہوتے۔ وہ نرم دل، دوسروں کی فکر کرنے والے، خود غرضی سے خالی، خود انکاری اور سچائی کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے رضامند تھے۔ روز مرہ کی رفاقت کے دوران وہ ایک دوسرے پر مسیح کی محبت آشکارہ کرتے جو اپس نے انہیں ودیعت کر رکھی تھی۔ وہ اپنے بے غرض کلام اور کام سے دوسرون کے دلوں میں اس محبت کو متحرک کرنے کی بھرپور جدو جہد کرتے۔

اسی محبت کو ایمانداروں نے اپنے دل میں پالنا پوسنا اور اسکی پرورش کرنا تھی ۔ انہیں رضاکارانہ طور پر مسیح کے حُکم کو ماننے کے لئے آگے بڑھنا تھا۔ انہیں مسیح یسُوع کے ساتھ اس قدر متحد ہونا تھا جو انہیں اس کے تمام مطالبات کو پورا کرنے کے قابل بنا سکے۔ انہیں اپنی زندگیوں کو نجات دہندہ کی قوت اور قدرت کو بزرگی دینا تھی جو انہیں اسکی راستبازی سے راستباز ٹھہرانے کی قدرت رکھتی ہے۔

مگر بتدریج اس میں تبدیلی رُونما ہوئی۔ ایماندار ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنے لگے۔ دوسروں کی غلطیاں ڈھونڈنے، نکتہ چینی کرنے کے سبب وہ نجات دہندہ اور اسکی محبت سے عاری ہو گئے۔ انہوں نے بیرونی رسوم کو انجام دینے پر زیادہ توجہ دینا شُروع کر دی اور ایمان کی بجائے نظریات پر زیادہ توجہ دینے لگے۔ دوسروں

کو قصور وار ٹھہرانے کے جنون میں وہ اپنی کمزوریوں اور قصوروں کو نظر انداز کرنے لگے۔ وہ برادرانہ محبت جو یسُوع مسیح نے ان کے دل میں ودیعت کی تھی اسے کھو بیٹھے۔ اس پر دُکھ اور افسوس کا مقام یہ کہ وہ اتنے بڑے نقصان سے بے خبر تھے۔ انہوں نے یہ محسوس ہی نہ کیا کہ شادمانی اور خوشی و مسرت ان کی زندگیوں سے خارج ہو رہی ہے اور اپنے دل میں خُدا کی محبت کو داخلہ نہ دینے کی وجہ سے وہ خود ہی اندھیروں میں بھٹکنا شروع کر دیں گے۔

یوحنا نے بروقت یہ پہچان لیا کہ کلیسیا سے برادرانہ محبت زوال پذیر ہو رہی ہے چنانچہ اس نے بھائیوں کو اس کی ضرُورت کی مسلسل ترغیب دی۔ اس کے خطوط جو اس نے کلیسیا کو لکھے اس خیال سے بھر پور ہیں۔ ‘‘محبت خُدا کی طرف سے ہے اور جو کوئی محبت رکھتا ہے وہ خُدا سے پیدا ہُوا ہے اور خُدا کو جانتا ہے۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا کیونکہ خُدا محبت ہے۔ جو محبت خُدا کو ہم سے ہے وہ اس ے ظاہر ہوئی کہ خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا ہے تاکہ ہم اس کے سبب سے زندہ رہیں۔ محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے محبت کی بلکہ اس میں ہے کہ اس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔ اے عزیزو! جب خُدا نے ہم سے ایسی محبت کی تو ہم پر بھی ایک دوسرے سے محبت رکھنا فرض ہے۔’’۱یوحنا ۴:۷۔۱۱

خاص وجہ جس کے لیے ایمانداروں کو اس محبت کا اظہار کرنا چاہئے اس کے بارے رسُول یوں رقمطراز ہے۔ ‘‘اے عزیزو! میں تمہیں کوئی نیا حُکم نہیں لکھتا بلکہ وہی پُرانا حُکم جو شروع سے تمہیں ملا ہے۔ یہ پرانا حُکم وہی کلام ہے جو تُم نے سُنا ہے۔ پھر تمہیں ایک نیا حُکم لکھتا ہوں اور یہ بات اس پر صادق آتی ہے کیونکہ تاریکی مٹتی جاتی ہے ور حقیقی نور چمکنا شُروع ہو گیا ہے۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نور میں ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ ابھی تک تاریکی میں ہی ہے۔ جو کوئی اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نُور میں رہتا ہے اور ٹھوکر نہیں کھانے کا۔ لیکن جو کوئی اپنے بھائی سے عدالت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی میں ہی چلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہے کیوں کہ تاریکی نے اُس کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں’’۔ ‘‘کیونکہ جو پیغام تُم نے شُروع سے سُنا وہ یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں’’۔ ------ جو محبت نہیں رکھتا وہ موت کی حالت میں رہتا ہے۔ اور جو کوئی اپنے بھائی سے عدالت رکھتا ہے وہ خُونی ہے اور تُم جانتے ہو کہ کسی خُونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود نہیں رہتی۔ ہم نے محبت کو اسی سے جانا ہے کہ اس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی اور ہم پر بھی بھائیوں کے واسطے جان دینا فرض ہے’’۔

یہ دُنیا کی مخالفت نہیں جس سے مسیح کی کلیسیا کو سب زیادہ خطرہ ہے۔ بلکہ یہ وہ بدی ہے جو ایمانداروں کے دل میں پرورش پاتی ہے جو خود ان کی تباہی و بربادی اور خُدا کے کام میں باعث تنزلی ہوتی ہے۔ حسد، بغض، شک و شبہات ، عیب جوئی اور بدی کی قیاس آرائیوں سے زیادہ روحانی طور پا کمزور کرنے کا اور کوئی زیادہ ذریعہ موجود ہی نہیں۔ اور دوسری طرف یہ زور دار گواہی کہ خُدا نے اپنے بیٹے کو دُنیا کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے بھیجا جن پر کلیسیا مشتمل ہے اتحاد اور ہم آہنگی کا باعث ہے۔ مسیح کے پیروکاروں کا یہ حق اور شرف ہے کہ وہ یہ گواہی دیں۔ مگر ایسا کرنے کے لئے اُنہیں مسیح کے حُکم کو ماننا ہوگا۔ اُنکے چالچلن اور مزاج کا مسیح یسُوع کے مزاج اور چالچلن کے ساتھ مطابقت رکھنا ازحد ضروری ہے۔

میں تمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہوں مسیح یسُوع نے فرمایا کہ جس طرح یں نے تُم سے محبت رکھی تُم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ یوحنا ۱۳:۳۴ یہ اقتباس جس قدر خوبصورت ہے اسی قدر اس پر کم عمل کیا جاتا ہے۔

خُدا کی کلیسیا میں برادرانہ محبت کی شدید کمی ہے۔ بہتیرے ایسے ہیں جو مسیحی ہونے کا اقرار تو کرتے ہیں مگر اپنے بھائیوں سے محبت نہیں رکھتے۔ اور ان کے ارد گرد غیر مسیحی یہ دیکھ رہے ہیں کہ کیا ان کی اپنی زندگیوں میں بھی پاکیزگی کی تاثیر پائی جاتی ہے یا نہیں اور وہ فوراً ہی معلوم کر لیتے ہیں کہ مسیحیو ں کی زندگیوں میں بہت سی برائیاں کمزوریا ں اور نقاص موجود ہیں۔ وہ جلد دیکھ لیتے ہیں کہ یہ منافقت اور بے ثباتی کا شکار ہیں۔ غیر مسیحیوں کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں کہ یہ مسیحی جو یسُوع ناصری کے جھنڈے تلے جمع تو ہیں مگر ایک دوسرے سے کس قدر نفرت کرتے ہیں۔ تمام مسیحی ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اور ابدی زندگی کے لئے سب کی ایک ہی مُبارک اُمید ہے۔

الہٰی محبت دل کو بہت ہی موثر اور دلپذیر التماس کرتی ہے کہ اسی محبت اور دلجوئی کا مظاہرہ کرو جس کا مسیح یسُوع نے کیا ۔ جو اپنے بھائی سے بے لوث محبت دکھائے گا اسی کے دل میں خُدا کے لئے سچی محبت ہو گی۔ حقیقی مسیحی، آزمائشوں اور تکلیفوں کے دوران اپنے دل کو بے لگام نہیں چھوڑےگا۔ وہ اپنے دل میں خطاوں کو گھسنے نہیں دے گا جو اس پر مایوسی یا پست ہمتی لائے اور نہ ہی وہ دل کو شیطان کے شکنجے میں پھنسنے دے گا۔

جنہیں مسیح کی محبت سے واقفیت نہیں وہ دوسروں کو اسکی محبت کا مزہ نہیں چکھا سکتے اور نہ انہیں زندگی کے چشمہ کے پاس لا سکتے ہیں۔ دل میں مسیح کی محبت دوسروں تک پہنچنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ وہ ان کی گفتگو کے ذریعہ، نرمی اور حلیمی کے ذریعہ اور دوسروں کی زندگیوں کو سرفراز کرنے سے آشکارہ ہو جاتی ہے۔ مسیحی کارگزار جو اپنی خدمت میں کامیابی حاصل کرتے ہیں اُن کے لئے لازم ہے کہ وہ مسیح یسوع کو جانیں اور اُسے جاننے کے لئے اُنہیں اُسکی محبت کو جاننا ہو گا۔ آسمان میں اُن کے موزوں کار گزار ہونے کو ناپنے کا پیمانہ محبت ہو گی۔

" ہم کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے بھی محبت کریں"۔۱یوحنا ۳:۱۸۔ مسیحی سیرت کی تکمیل اُسی صورت میں ہوتی ہے جب دوسروں کی مدد کرنے اور اُنہیں برکت دینے کا عمل خود بخود اور مسلسل انسان کے اندر سے چشمہ کی طرح پُھوٹے۔ اور یہ محبت کا ہی کرشمہ ہے جو ایماندار کی رُوح کو اپنے بازہ میں گھیرے ہوئے ہے جس نے اسے زندگی بخش بنا رکھا ہے اور خُدا اسکی خدمت پر برکت بخشتا ہے۔

خُداوند کے لئے اعلیٰ اور بے پناہ محبت ا ور اپنے بھائی بندوں سے بے لوث چاہت ہی آسمانی باپ کی طرف سے سب بڑا تحفہ ہے۔ یہ محبت محض جذبات ہی نہیں بلکہ الہٰی اصول اور ضابطہ ہے جو ایک دائمی قوت ہے۔ اس محبت کو غیر مخصوص شدہ دل اسے کسی طرح بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ یہ صرف اسی دل میں ملتی ہے جس میں یسُوع رہتا ہے۔ ہم اس لئے محبت کرتے ہیں کیونکہ اس نے پہلے ہم سے محبت کی۔ وہ دل جس کی تجدید فضل سے ہوئی ہے اس میں محبت کی حکمرانی ہے۔ یہ فضل یہ چالچلن کی اصلاح کرتا ہے، جذبات کو قابو میں رکھتا ہے اور محبت اور چاہت کے میلان کو جنم دیتا ہے۔ یہ محبت رُوح میں پرورش پاتی ہے، زندگی کو خوشگوار بناتی ہے اور اڑوس پڑوس میں رہنے والوں پر نہایت ہی شائستہ تاثر نچھاور کرتی ہے۔

یوحنا نے ایمانداروں کی بڑی ہی جانفشانی سے رہنمائی کی تاکہ وہ اُس کامرانی کو سمجھ سکیں جو محبت کی روح سے حاصل ہوتی ہے۔ مخلصی بخشنے کی یہ قوت دل کو بھرپور کر کے ہر ارادے پر کنٹرول کرتی اور

اسکے مالک کو دُنیا کے ہر بُرے اثر سے بالا تر رکھتی ہے۔ اور جب اس محبت کو پوری حکمرانی کرنے کی اجازت دی جائے تو جس دل میں یہ محبت ہے اُس کا بھروسہ خداوند میں کامل ہو جاتا ہے۔

"اسی سبب سے محبت ہم میں کامل ہو گئی ہے تاکہ ہمیں عدالت کے دن دلیری ہو کیوں کہ جیسا وہ ہے ویسے ہی دُنیا میں ہم بھی ہیں۔ اگر اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور ادل ہے" خداوند خُدا سے معافی اور رحم طلب کرنے کی شرائط بڑی آسان اور معقول ہیں۔ خداوند ہم سے کسی تکلیف دہ کام کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا تاکہ ہم اس سے معافی حاصل کریں۔ معافی پانے کے لئے ہمیں لمبے لمبے سفر کر کے یاتاترا نہیں کرنا اور نہ ہی اپنے گناہوں کے لیے ہمیں بہت بڑی رقم خداوند کی نذر کرنا ہے۔۔۔ بلکہ صرف یہ لکھا ہے جو کوئی اپنے گناہوں کا اقرار کر کے انہیں ترک کرے گا اس پر رحم کیا جائے گا۔ اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ امثال ۱۳:۲۸۔۔۔ آسمانی عدالت میں خُداوند یسُوع مسیح اپنی کلیسیا کی شفاعت کر رہا ہے۔ جن کے لیے اس نے ان کی نجات کے لیے اپنے خون سے فدیہ دیا ہے۔ زمانے اور صدیاں اس کفارے کی افادیت میں کمی واقع نہیں کر سکتیں۔ نہ زندگی نہ موت، نہ بلندی نہ پستی خُدا کی جو محبت ہمارے خداوند یسُوع مسیح میں ہے اس سے ہمیں کوئی جُدا نہیں کر سکتا۔ اس لئے نہیں کہ ہم اسے بڑی مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں بلکہ اس نے ہمیں اپنے مضبوط ہاتھوں میں اچھی طرح پکڑا ہوا ہے۔ اگر نجات کا انحصار ہمارے کاموں پر ہوتا تو ہم کبھی بھی نہ پا سکتے مگر اس کا انحصار اس پر ہے جو تمام وعدوں کی پاسداری کرتا ہے۔ شاید ہماری گرفت ڈھیلی دکھائی دے مگر جب تک ہم اس کے ساتھ ایک ہیں ہمیں کوئی بھی اس کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔

کئی سال گزرنے کے بعد جب ایمانداروں کی تعداد میں بے حد اضافہ ہو گیا تو یوحنا اپنے بھائیوں کے لیے وفادار سے انتھک اور بے لوث خدمت کرتا رہا۔ کلیسیا پر یہ بڑی مصیبت کا وقت تھا۔ ابلیس کی فریب کاریاں ہر جگہ موجود تھیں۔ جھوٹے قاصدوں اور غلط جھگڑوں اور نااتفاقی نے ڈیرے ڈال لئے۔ بعض مسیحیوں نے یہ دعویٰ کرنا شروع کر دیا کہ اسکی محبت نے ہمیں خُدا کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے۔ بعض نے یہ سکھانا شروع کر دیا کہ یہودی رسوم کا ماننا ناگزیر ہے (ضروری ہے) اور وہ کہتے تھے کہ مسیح کے خون میں ایمان رکھے بغیر ہی صرف رسوم کی ادائیگی نجات کے لیے کافی ہے۔ جبکہ بعض مسیح یسُوع کو صرف ایک اچھا اور نیک انسان سمجھنے لگے اور اسکی الوہیت سے انکاری ہو گئے۔ کلیسیا میں ایسے بھی لوگ موجود تھے جو حقیقی مسیحی ہونے کا بظاہر دعویٰ تو کرتے تھے مگر اصل میں وہ دھوکے باز اور فریبی تھے، چنانچہ وہ انجیل اور مسیح کا عملی طور پر انکار کرتے تھے۔ گناہ کی زندگی بسر کرتے ہوئے وہ کلیسیا میں بدعتوں کو متعارف کرواتے تھے۔ لہٰذا بہتیرے دھوکے اور وسوسے کاشکار ہو گئے اور انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ سچی تعلیم اور عقیدہ کیا ہے۔

جب یوحنا نے ان برائیوں کو کلیسیا کے اندر گھستے دیکھا تو اس کا دل غم سے چھلنی چھلنی ہو گیا۔ اس نے فوراً بھانپ لیا کہ کلیسیا کو کیا خطرات در پیش ہیں چنانچہ اس نے بِلا توقف اس ہنگامی صورت حال کاسدِ **باب** کرنے کا تہیہ کیا۔ یوحنا رسُول کے خطوط میں محبت کی رُوح دھڑکتی ہے۔ اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے محبت کی رُوشنائی میں قلم ڈبو ڈبو کر یہ خطوط لکھے ہیں۔ لیکن جب وہ ایسے لوگوں سے ملا جو خُدا کی شریعت کو توڑنے کے بعد بھی یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم بے گناہ ہیں تو اس نے بِلا جھجک اُن کو اس بھیانک دھوکے سے آگاہ کیا جس کے نرغے میں وہ پھنس چکے تھے۔

ایک بہن کو جو انجیل کی منادی میں معاون تھی اور شہرت کی مالکہ تھی اسے رسُول نے لکھتے ہوئے یوں فرمایا "بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے دُنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں جو یسوُع مسیح کے مجسم ہو کر آنے کا اقرار نہیں کرتے۔ گمراہ کرنے والا اور مخالف مسیح یہی ہے۔ اپنی بابت خبردار ہوتا کہ جو محنت ہم نے کہ ہے وہ تمہارے سبب سے ضائع نہ ہو جائے بلکہ تُم کو پورا اجر ملے۔ جو کوئی آگے بڑھ جاتا ہے اور مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا اس کے پاس خُدا نہیں۔ اگر کوئی تُمہارے پاس آئے اور یہ تعلیم نہ دے تو نہ اسے گھر میں آنے دو اور نہ سلام کرو۔ کیونکہ جو کوئی ایسے شخص کو سلام کرتا ہے وہ اس کے بُرے کاموں میں شریک ہوتا ہے"۔۲۔یوحنا ۱:۷۔۱۱

ہمیں بھی ان کے بارے ویسا ہی رویہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے جو مسیحی ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر خُدا کی شریعت کو عدول بھی کرتے ہیں۔ اس موجود زمانہ میں بھی وہی برائیاں موجود ہیں جن سے ابتدائی کلیسیا کی برومندی کو خطرہ لاحق تھا، چنانچہ جو تعلیم رسُول نے دی ہے اسکی بڑی سرگرمی سے پاسداری کی جانی چاہئے ۔ وہ جو پاکیزگی اور تقدیس کے دعویدار ہیں وہ ہر جگہ یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ "تُم میں محبت ہونی چاہئے" مگر حقیقی محبت اُن گناہوں پر پردہ پوشی نہیں کر سکتی جن کا اقرار کر کے توبہ نہ کی گئی ہو۔ جہاں ہمیں ان روحوں کو محبت دکھانا ہے جن کی خاطر مسیح یسُوع نے اپنی جان دی وہاں ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہو گا کہ کسی بھی حالت میں ہمیں بدی سے سمجھوتہ نہیں کرنا اور نہ ہی ہمیں سرکش رُوحوں کے ساتھ اتحاد کرکے اسے محبت کا نام نہیں دینا ہو گا۔ خداوند اپنے لوگوں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان برائیوں کے خلاف غیر متزلزل کمر بستہ رہیں جو بربادی کا باعث ہیں۔

رسُول کی یہ واضح تعلیم ہے کہ جہاں ہم مسیحی شائستگی اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے ہیں وہاں ہمیں گناہ اور گنہگار سے بخوبی نپٹنا چاہئے اور یہ حقیقی محبت کے ہرگز منافی نہیں ہے۔ چنانچہ رسُول لکھتا ہے "جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شروع کی مخالفت ہی ہے۔ اور تُم جانتے ہو کہ وہ اس لئے ظاہر ہوا تھا کہ گناہوں کو اُٹھالے جائے اور اسکی ذات میں گناہ نہیں۔ جو کوئی اس میں قائم رہتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ جو کوئی گناہ کرتا ہے نہ اُس نے اُسے دیکھا ہے اور نہ جانا ہے"۔

مسیح کا گواہ ہوتے ہوئے یوحنا نہ تو کسی مناقشہ (نزاع۔جھگڑا) کا شکار ہوا اور نہ ہی تلخ بحث مباحثے میں اُلجھا۔ اُس نے وہی کچھ کہا جو کچھ وہ جانتا تھا اور جو کچھ اُس نے سُنا اور دیکھا تھا۔ اُس نے مسیح کی قربت میں وقت گزارا اور اسکی تعلیم کو سُنا اور بھرپُور انداز میں اُن معجزات کی گواہی دی جو اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔ جس طرح یوحنا نے مسیح کی سیرت کی پاکیزگی، لطافت اور خُوبصورتی کو دیکھا، اس طر ح بہت ہی کم لوگوں نے اُسکی سیرت کی پاکیزگی کو دیکھا جہاں تک اس کا تعلق تھا تاریکی جاتی رہی اور حقیقی نور اس پر چمک رہا تھا، مسیح یسُوع کی زندگی اور موت کے بارے اسکی گواہی بڑی واضح مدلل اور زور دار تھی۔ مسیح یسُوع کی محبت کی بُہتات اُسکے دل سےخود بخود چشمہ کی طرح پھُوٹ رہی تھی اور اُس کے سامنے بند باندھنا کسی کے بس کا روگ نہیں تھا۔

اس نے فرمایا "جو شُروع سے تھا اور جسے ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چُھوا۔ (زندگی کے کلام کو) جو کچھ ہم نے دیکھا اور سُنا ہے تمہیں بھی اُس کی خبر دینے ہیں۔ تا کہ تُم بھی ہمارے شریک ہو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے یسوُع مسیح کے ساتھ ہے ۔

ہماری دُعا ہے کہ ہر ایک حقیقی مسیحی اپنے تجربہ سے یہ مہر ثبت کرنے کے قابل ہو سکے "جس نے اس کی گواہی قبول کی اس نے اس بات پر مہر کر دی کہ خُدا سچا ہے" چنانچہ جو کچھ کسی نے دیکھا اور سُنا اور یسُوع کی قُوت اور قُدرت کو محسُوس کیا ہے اُسی کی گواہی دے۔

باب ۵۵ - فضل سے تبدیلی

یوحنا رسُول کی زندگی حقیقی تقدیس کی نظیر ہے۔ جب وہ مسیح یسُوع کی قُربت میں تھا تو نجات دہندہ نے اُسے اُسکی کمزوریوں پر اکثر جھڑکا تھا اور اُس نے مسیح کی تنبیہ کو بدل و جان قبول کیا۔ اور جیسا ہی مسیح کی سیرت اس پر نمودار ہوئی اسکی روشنی میں یوحنا نے ان کمزوریوں کو دیکھا جو اس کے چالچلن میں پائی جاتی تھی چنانچہ اس نے مسیح کی حلیمی اور فروتنی کو اختیار کر لیا۔ آئے روز وہ اپنی گُستاخ اور تشدد پسند رُوح کے برعکس نجات دہندہ کی نرم اور برداشت کرنے والی رُوح کو دیکھتا اور اس سے صبر اور فروتنی کے سبق سنتا۔ چنانچہ آئے روز اس کا دل نجات دہندہ کی طرف کھنچتا چلا گیا۔ حتٰی کہ وہ مسیح کی محبت میں اپنے آپ سے بالکل بے نیاز ہو گیا۔ وہ قوت اور نرمی، وہ جلال اور فروتنی، وہ قوت اور صبر جو اُس نے خُدا کے بیٹے کی زندگی میں روزانہ ملاحظہ کیا اُس سے اُسکی رُوح شکر گزاری اور حمد سے بھر پور ہو گئی۔ چنانچہ بدلہ لینے کی رُوح جو اُس میں پائی جاتی تھی اور سرکش مزاج کو مسیح کی تبدیلی کر دینے والی قوت کے حوالے کر دیا۔ لہٰذا الہٰی محبت نے حیرت انگیز طور پر اس کے چالچلن میں تبدیلی واقع کر دی۔

تقدیس کا جو تجربہ یوحنا رسُول کی زندگی میں پایا گیا اس کے بالکل ہی متضاد تجربہ یہوداہ اسکریوتی کا ہے جو یوحنا کی طرح مسیح کی شاگردی میں تھا اور جس نے خُدا پرستی کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ وہ مسیح یسوع کی سیرت کی پاکیزگی اور خوبصورتی سے بھی نابلد نہ تھا، بلکہ اکثر جب وہ مسیح یسُوع کا کلام سُنتا تو وہ گناہوں کا اقرار کرتا۔ چنانچہ الہٰی تاثیر کی مزاحمت کرنے سے وہ اپنے آقا کی بے حُرمتی کرتا جس کی محبت کا ظاہری طور پر اقرار کرتا تھا۔ یوحنا نے اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کے خلاف بھرپور جنگ کی جبکہ یہوداہ نے اپنے ضمیر کی بھی حُکم عدُولی کی اور خُود کو آزمائشوں کے سپُرد کر دیا اور بُری عادات کو اور بھی مضبوطی سے اپنے اُوپر طاری کر لیا۔ ان صداقتوں کی مشق جو یسُوع مسیح نے سکھائیں اسکی خواہشوں اور ارادوں کے متضاد تھیں اور وہ آسمانی حکمت حاصل کرنے کے لیے خُود کو اُن کے تابع کرنے سے قاصر تھا۔ چنانچہ روشنی میں چلنے کی نسبت اس نے اندھیرے میں چلنے کو ترجیح دی۔ بُری خواہشات ، لالچ، بدلہ لینے کی رُوح، گھناؤ نے خیالات اس کے اندر پرورش پاتے رہے حتٰی کہ ابلیس اس پر پوری طرح قابض ہو گیا۔

یوحنا اور یہوداہ اسکریوتی دونوں ہی ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو مسیح کے حواری ہونے کے دعویدار ہیں۔ ان دونوں شاگردوں کے پاس الہٰی نمونہ اپنانے کے یکساں مواقع تھے۔ دونوں ہی مسیح کے حلقہ بگوش تھے اور مسیح کا کلام سننے کا دونوں کو ہی شرف حاصل تھا۔ دونوں کے چالچلن میں بڑی بڑی خامیاں موجود تھیں۔ دونوں کو الہٰی فضل پانے کا اختیار حاصل تھا جو کردار کو بدلنے کی قوت رکھتا ہے۔ ایک فروتنی سے مسیح یسوع کے دیئے ہوئے درس پر عمل پیرا تھا تو دوسرا اپنے کردار سے یہ ثابت کر رہا تھا کہ وہ صرف سُننے والا ہے عمل کرنے والا نہیں۔ ایک روزانہ خود انکاری کی موت مر کر گناہ پر غالب آتا تھا اور سچائی کی بدولت پاکیزگی حاصل کرتا تھا جبکہ دوسرا فضل کی تبدیلی کرنے والی قوت کی مزاحمت کرتا اور اپنی خود غرضانہ خواہشات کو پالت پوستا تھا اور یوں اس نے خود کو ابلیس کی غلامی میں دے دیا۔

کردار کی وہ تبدیلی جو یوحنا میں دیکھی گئی وہ صر مسیح کے ساتھ ناطہ رکھنے کے نتیجہ میں ہی معرض وجود میں آ سکتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کسی شخص کے کردار میں بہت ہی نمایاں نقائص موجود ہوں لیکن جب وہ مسیح کا سچا شاگرد بن جاتا ہے تو الہٰی فضل کی قوت اُس کے تمام نقائص سے پاک صاف کر دیتی ہے۔ ان میں

خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں تو اس خداوند کے وسیلہ سے جو رُوح ہے ہم اسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔ ۲۔کرنتھیوں ۱۸:۳

یوحنا پاکیزگی اور تقدیس کا معلم تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے خطوط میں مسیحی طور و اطوار اور اخلاقیات کے بارے مصدقہ اصول اور ضابطے قلمبند کئے ہیں۔ "اور جو کوئی اس سے یہ اُمید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے"۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اس میں قائم ہوں تو چاہئے کہ یہ بھی اسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا ہے"۱۔یوحنا ۳:۳، ۶:۲ ۔۔۔ یوحنا رسُول نے سکھایا کہ ایک مسیحی کے دل اور زندگی میں دونوں میں پاکیزگی ہونا چاہئے۔ صرف زبانی اقرار پر ہی اسے مطمئن نہ بیٹھے رہنا چاہئے۔ جس طرح خداوند پاک ہے اسی طرح گرے ہوئے انسان کو مسیح میں ایمان کے ذریعہ پاک ہونا چاہئے۔

بلکہ پولس رسُول نے لکھا کہ "چنانچہ خُدا کی مرضی یہ ہے کہ تُم پاک بنو"۔ ۱۔تھسلنیکیوں ۳:۴۔ جو کچھ بھی خداوند اپنے لوگوں کے ساتھ مل کر کرتا ہے یا اُن کے لیے کرتا ہے اس سے صرف اور صرف کلیسیا کی تقدیس مقصود ہے۔ اس نے انہیں پاک بننے کے لیے ابدیت سے چُن رکھا ہے۔ اس نے انہیں فدیہ کے طور پر اپنا بیٹا دے دیا تاکہ وہ سچائی کو تسلیم کر کے اس کے ذریعہ پاکیزگی حاصل کریں۔ ان سے وہ کُلی تابعداری کا مطالبہ کرتا ہے۔ خداوند صرف اسی کے ذریہ بزرگی پاتا ہے جو اس میں ایمان رکھنے ہیں، اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ اسکی شبیہ میں ڈھلتے جاتے اور اُسکی رُوح کے تابع رہتے ہیں۔ پھر نجات دہندہ کی گواہی دینے کے ذریعہ انہیں پتہ چل سکتا ہے کہ الہٰی فضل نے اُن کے لئے کیا کیا ہے۔

حقیقی پاکیزگی محبت کے اصُول پر کار بند رہنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ خُدا محبت ہے اور جس میں محبت ہے اُس میں خُدا ہے۔ "خدا محبت ہے اور جو محبت میں قائم رہتا ہے وہ خُدا میں قائم رہتا ہے اور خُدا اس میں قائم رہتا ہے"۔ ۱۔یوحنا ۱۶:۴۔ جس کی زندگی میں مسیح کا ڈیرا ہے وہ عملی طور پر خُدا ترسی اور خُدا پرستی کا مظاہرہ کرے گا، اس کا کردار پاکیزہ اعلیٰ و بالا، ممتاز اور پُر شکوہ ہو گا۔ صاف شفاف تعلیم کے ساتھ راستبازی کے اعمال کا امتزاج اور آسمانی قانوں پاک کاموں کے ساتھ عمل میں آئیں گے۔

جو تقدیس اور پاکیزگی کے خواہاں ہیں انہیں پہلے خود انکاری اور جانثاری کے معنی سمجھنے کی ضرورت ہے جس پر "بھاری اور ابدی جلال" آویزاں ہے---- یسُوع نے فرمایا کہ "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے"۔ ۲۔کرنتھیوں ۱۷:۴، متی ۲۴:۱۶---- یہ ہماری محبت کی خُوشبو ہے جو ہم اپنے بھائی بندوں کے لیے دکھاتے ہیں، اور اسی سے خُدا کے واسطے ہماری محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ خدمت کے دوران یہ صبر کا کام دیتی ہے جس سے رُوح کو تسکین نصیب ہوتی ہے۔ خداوند خُدا اسی کو سر بلند کرتا اور قوت بخشتا ہے جو رضا کارانہ مسیح کی راہ پر چلنے کا خواہاں ہے۔

پاکیزگی اور تقدیس کا کام لمحہ بھر، چند گھڑیوں یا چند دنوں کا کام نہیں بلکہ یہ عمر بھر کا عمل ہے۔ پاکیزگی بے خودی اور وجدانی کیفیت کےصلے میں بھی یہ نصیب نہیں ہوتی، بلکہ مسلسل گناہ کی طرف سے مرنا اور متواتر مسیح کے لیے زندگہ رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ سیرت میں سے برائیوں کی اصلاح نہ تو معمولی سے کوشش سے ہو سکتی ہے اور نہ ہی کبھی کبھار ان کی اصلاح کرنے سے۔ بلکہ مسلسل مستقل مزاجی اور پیہم عمل اور ثابت قدمی سے جدوجہد جاری رکھنے سے ہی ممکن ہے۔ کیونکہ ہمیں بالکل یہ علم نہیں کہ آنے والے کل (فردا) کی کشمکش آج کی کشمکش کے مقابلہ میں کتنی سخت ہوگی۔ جب تک ابلیس کی حُکمرانی ہے ہمیں

مسیح کے تابع رہ کر گناہ پر غلبہ پانا ہو گا، اور جب تک زندگی ہے ہمیں اس عمل کو جاری رکھنا ہو گا۔ کیونکہ اس زندگی میں کوئی ایسا مقام نہیں آئے گا جس پر پہنچ کر ہم کہہ سکیں کہ میں نے سب کچھ پا لیا۔ کیونکہ پاکیزگی و تقدیس عمر بھر کی تابعداری، ایمانداری اور وفاداری کا نتیجہ ہے۔

کسی رسُول یا نبی نے آج تک دعویٰ نہیں کیا کہ وہ گناہ سے مبرّا و منزہ ہے۔ وہ حضرات خداوند کی نزدیکی اور قربت مین رہے ہیں جو جان بوجھ کر گناہ کرنے کی نسبت جان دینے کو ترجیح دیتے تھے۔ وہ لوگ جن کو خداوند نے الہٰی نور اور قوت عطا کی انہوں نے بھی اپنی گناہ آلودہ فطرت کا اعتراف کیا ہے۔ انہوں نے بھی اپنے آپ پر بھروسہ نہیں کیا، نہ اپنی راستبازی کا دعویٰ کیا ہے بلکہ مسیح کی راستبازی پر ہی انحصار کیا ہے۔

یہ ان سب کے لئے بھی درُست ہے جو مسیح کو تھامے ہوئے ہیں۔ ہم مسیح کے جس قدر قریب آتے ہیں اسکی سیرت کی پاکیزگی کو مزید صاف طور پر دیکھتے ہیں۔ اسکی روشنی میں ہمیں اپنے گناہوں کی بہتات نظر آتی ہے پھر ہم اپنی بڑائی کرنے سے باز رہتے ہیں۔ ایک رُوح کو مسلسل خُدا کے پیچھے جانے اور اس سے مسلسل اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے اور انہیں ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے مسیحی تجربہ کے ہر قدم پر توبہ کا عمل پہلے سے زیادہ گہرا ہونا چاہئے۔ اور ہمیں یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ ہماری رُوحانی جسمانی اور اخلاضی تمام قابلیت کا انحصار صرف یسُوع میں ہے۔ اور پھر ہم رسُول کے ساتھ مل کر کہہ سکیں گے"کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں البتہ ارادہ تو مجھ میں موجود ہے لیکن نیک کام مجھ سے بن نہیں پڑتے"۔ "لیکن خُدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوا اپنے خُدا وند یسُوع مسیح کی صلیب کے جس سے نیا میرے اعتبار سے مصلُوب ہوئی اور میں دنیا کے اعتبار سے"۔ رومیوں ۱۸:۷، گلتیوں ۱۴:۶

محرّر فرشتوں کو خُدا کے لوگوں کی مقدس جدوجہد اور کشمکش کے بارے تحریر کرنے دیں، انہیں ان کے آنسوں اور دُعاوں کا ریکارڈ رکھنے دیں، لیکن انسانوں کے لبوں سے درج ذیل کلام سُنا کر رب العزت کی بے حُرمتی نہ کریں۔ "میں گناہ سے مبرّا ہوں میں پاک ہوں" تقدیس شدہ لبوں سے اس طرح خُود پرستی کا کلام نہیں آئے گا۔

پولُس رسُول تیسرے آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور اُس نے جو کچھ وہاں دیکھا وہ انسان بیان نہیں کر سکتا۔ پھر بھی وہ گھمنڈ کئے بغیر یوں فرماتا ہے "یہ غرض نہین کہ میں پا چکا یا کامل ہوں لیکن اس چیز کے پکڑنے کے لیے دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ اس انعام کو حاصل کروں جس کے لیے خُدا نے مجھے مسیح یسُوع میں اُوپر بُلایا"۔ فلپیوں ۱۲:۳--- پولُس رسُول کے ایمان کی اچھی کشتیوں کی فتح اور کامیابیوں کے بارے آسمانی فرشتے لکھیں۔ اور آسمان پر اس کے سفر کے بارے فرشتے خوشیاں منائیں، پولُس ان تمام چیزون کو نگاہ میں رکھتے ہوئے باقی ہر چیز کو کوڑا کرکٹ خیال کرتا ہے۔ فرشتے اسکی فتوحات پر خُوشیاں مناتے ہیں مگر رسُول اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔ ہر مسیحی کو بھی ایسا ہی مزاج اور رویہ رکھنا چاہئے جو رسُول کا تھا۔ اور انہیں بھی رسُول کی طرح تاج حاصل کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔

آئیے وہ تمام بھائی جو اپنی معصومیت اور بے گناہی کا نقارہ پیٹتے ہیں خُدا کی شریعت کے آئینہ میں جھانکیں۔ اور جب وہ اس کے دُورّس مطالبات کو دیکھیں گے اور اس کے کام کو پہچانیں گے جو خیالون اور دلون کو جانچتا ہے تو وہ اپنی بے گناہی کا اعلان نہیں کریں گے۔

"اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں۔ اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جُھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُس کا کلام ہم میں نہیں ہے"۔ "اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے"۔ ۱یوحنا ۱:۸، ۹، ۱۰

ایسے بھی لوگ پائے جاتے ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مقدس اور پاک ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ وہ کُلی طور پر خداوند کے لیے وقف ہیں۔ وہ خُدا کے وعدوں پر حق جتاتے ہیں مگر خُدا وند کی شریعت کو ماننے سے انکاری ہیں۔ خُدا کی شریعت کو توڑنے والے یہ لوگ ہر چیز پر حق جتاتے ہیں جو خُدا نے اپنے بچوں کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یوحنا رسُول ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا کے لیے سچی محبت اسکی شریعت کی فرمانبرداری کرنے سے ہی عیاں ہوتی ہے۔ سچائی کے نظریہ کو ماننا کافی نہیں، مسیح میں ایمان جتانا، یسُوع کو دغا باز نہ سمجھنا اور بائبل کا مذہب جھوٹی کہانیوں پر مبنی نہیں--- یہ سب کچھ ضروری تو ہو سکتا ہے مگر یہ کافی نہیں کیونکہ رسُول کے مطابق--- "جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اُسے جان گیا ہوں اور اُس کے حُکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اس میں سچائی نہیں۔ ہاں جو کوئی اس کے کلام پر عمل کرے اس میں یقیناً خُدا کی محبت کامل ہو گئی ہے۔ ہمیں اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس میں ہیں"۔ "اور جو اُس کے حُکموں پر عمل کرتا ہے وہ اس میں اور یہ اس میں قائم رہتا ہے اور اسی سے یعنی اس رُوح سے جو اس نے ہمیں دیا ہے ہم جانتے ہیں کہ ہم میں قائم رہتا ہے"۔۱یوحنا ۲:۴۔۵، ۳:۲۴

یوحنا رسُول یہ تو نہیں سکھا رہا کہ نجات فرمانبرداری کر کے کمائی جا سکتی ہے بلکہ یہ تابعداری ایمان اور محبت کا پھل ہے---- "تُم جانتے ہو کہ وہ اس لئے ظاہر ہوا تھا کہ گناہوں کو اُٹھا لے جائے اور اسکی ذات میں گناہ نہیں۔ جو کوئی اس میں قائم رہتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ جو کوئی گناہ کرتا ہے نہ اس نے اسے دیکھا اور نہ جانا ہے"۔ ۱یوحنا ۳:۵۔۲---- اگر ہم مسیح میں رہتے ہیں، اگر خُدا کی محبت ہمارے دلوں میں جا گزیں ہے تو پھر ہماری محسوسات، ہمارے خیالات، ہمارے اعمال خُدا کی مرضی کے مطابق ہوں گے۔ اور تقدیس شدہ دل خُدا کی شریعت کے آئین کے ہم آہنگ (مطابقت) ہو گا۔

بہتیرے ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو خُداوند کے احکام کی پابندی کرنے کے لیے سر توڑ کوشش کرتے ہیں مگر انہیں بہت ہی کم اطمینان یا خُوشی حاصل ہوتی ہے۔ یہ کمی جو ان کے تجربہ میں پائی جاتی ہے یہ ایمان کو عمل میں نہ لانے کا نتیجہ ہے---وہ کمی جو ان کے تجربہ میں پائی جاتی ہے یہ ایمان کو عمل میں نہ لانے کا نتیجہ ہے---- وہ ایسے ہیں جیسے کوئی کلر بنجر زمین اور جھُلسے ہوئے ویرانوں میں گھُومے پھرے۔ وہ تھوڑا مانگتے ہیں جبکہ انہیں بہت مانگنا چاہئے کیونکہ اس کے وعدے لامحدود ہیں۔ ایسے حضرات صحیح تقدیس کی نمائندگی نہیں کرتے۔ جو سچائی کی تابعداری کرنے کے نتیجہ میں نصیب ہوتی ہے۔ خداوند کی مرضی تو یہ ہے کہ اس کے تمام بچے اور بچیاں خوش و خرم اور شاد کام مطمئن اور وفادار ہوں۔ ایمان کو عمل میں لانے کے سبب ایماندار ان تمام برکات کا مالک بن سکتا ہے۔ ایمان کے ذریعہ چالچلن میں پائی جانے والی ہر کمی پر بدی اور ہر خطا دُور ہو سکتی ہے۔

مسیحی کردار کی نشوونما اور گناہ کے ساتھ کشمکش میں کامیابی کے لیے دُعا آسمانی مخصوص شدہ وسیلہ ہے۔ ایمان سے مانگی ہوئی دُعا کے جواب میں جو الہٰی تاثیر میں آتی ہیں حاجتمند رُوح کے لیے وہ سب کچھ مہیا

کریں گی جس کی اس نے درخواست کی۔ گناہ کی معافی، رُوح القدس، مسیح یسُوع کا سا مزاج، اسکی خدمت کرنے کے لیے حکمت یا کوئی نعمت جس کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے اگر ہم مانگیں تو اس کا وعدہ ہے۔ "تمہیں دیا جائے گا"۔

پہاڑ پر جب موسیٰ خُدا کے ساتھ تھا تو اس نے اس حیرت انگیز خیمہ کا نقشہ پایا جس کے اندر خُدا کے جلال کو ٹھہرنا تھا۔ ہمیں بھی پہاڑ پر یعنی تنہائی میں خُدا کے ساتھ رابطہ رکھنے سے بنی نوع انسان کے لیے جلالی خیالات اور نظریات مل سکتے ہیں۔ ہر زمانہ میں آسمانی وسائل و روابط کی بدولت خداوند نے اپنے بچوں کے لیے اپنے مقاصد کا اظہار کیا ہے اور فضل کی تعلیم سے بتدریج ان کے ذہنوں کو روشن کیا ہے۔ سچائی عطا کرنے کے اسکے طریقہ ء کار کو یوں بیان کیا گیا ہے۔ "آو ہم دریافت کریں اور خدا وند کے فرمان میں ترقی کریں۔ اس کا ظہور صبح کی مانند یقینی ہے اور وہ ہمارے پاس برسات کی مانند یعنی آخری برسات کی مانند جو زمین کو سیراب کر تی ہے آئے گا"۔ ہوسیع ۶:۳۔ وہ شخص جو خود کو ایسی جگہ رکھتا ہے جہاں خُدا اسے منور کرے تو روز روشن کی طرح ہر رکاوٹ کو خُدا کے فضل سے عبُور کرے گا۔ اور جیسے نور کا تڑکا دُھندلکوں کو پیچھے چھوڑ کر دوپہر کی ماند روشن ہوتا ہے اسی طرح وہ خُدا وند کے چہرہ کے نُور سے روشن ہوگا۔

سچی اور حقیقی تقدیس کا مطلب کامل محبت، کامل تابعداری اور خُدا کی مرضی کے ساتھ کامل ہم آہنگی ہے۔ سچائی کی تابعداری کرنے کے ذریعہ ہی ہم خُدا سے پاکیزگی حاصل کر سکتے ہیں ۔ ہمیں مرُدہ کاموں کو چھوڑ کر زندہ خُدا کی خدمت کرنا ہو گی۔ ابھی تو ہم کامل نہیں ہیں مگر ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم خود کو گناہ اور خودی سے لا تعلق کر لیں اور کامل کی طرف قدم بڑھائیں۔ عظیم ممکنات، اعلیٰ اور مقدس خوبیاں ہم سب کی رسائی میں رکھی گئی ہیں۔

اس موجودہ جہاں میں دینی اور مذہبی طور پر کیوں بہت سے اصحاب ترقی نہیں کرتے، اسکی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ خُدا کی مرضی کی تعبیر و تفسیر اپنی مرضی کے مطابق کرتے ہیں۔ یعنی جو کچھ وہ خُود کرنا چاہتے ہیں خُدا کے کلام کو موڑ توڑ کر اسی کے مطابق تفسیر کر لیتے ہیں یوں وہ اپنی ہی خواہشوں کے مطابق چلتے اور عمل کرتے ہیں جب کہ دوسروں کے سامنے خُدا کی مرضی کے مطابق چلنے کی ڈھینگ مارتے ہیں۔ ایسوں کی خُود اپنے ساتھ کسی طرح کی کشمکش نہیں۔ (کیوں کہ وہ اپنے دل کی مرضی کے مطابق چلتے ہیں نہ کہ خُدا کی مرضی کے مطابق)۔

اس کے علاوہ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جنہیں کچھ دیر کے لیے اپنی خود غرضانہ خواہشات، تن آسانی اور رغبتوں پر کامیابی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ مخلص اور ایماندار ہوتے ہیں مگر وہ طویل جدوجہد، روزانہ مسیح کی خاطر مرنے اور ناتمام ہونے والے ہنگاموں سے عاجز آ جاتے ہیں۔ آرام طلبی کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے یوں وہ اپنی مخمور اور اُونگھتی آنکھوں کو بند کر لیتے ہیں اور پھر آزمائش کا مقابلہ کرنے کی نسبت اس کے قدموں میں گر پڑتے ہیں۔

خداوند کے پاک کلام میں جو ہدایات دی گئی ہیں ان کے پیش نظر بدی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی بالکل کوئی گنجائش نہیں۔ خُدا کا بیٹا اس لئے ظاہر ہوا تاکہ سب کو اپنے پاس کھنچ لے وہ دُنیا کو لوری دے کر سُلانے نہ آیا، بلکہ انہیں وہ تنگ راستہ دکھانے آیا جس پر چل کر سب کو خُدا کے شہر میں پُہنچنا ہے۔ اس کے بچوں کو اُسکی راہ پر چلنا ہے جس راہ پر اس نے ہماری رہنمائی کی ہے۔ اس کے لیے خواہ ہمیں تن آسانی خود غرضی یا کسی

بھی رغبت کی کتنی ہی مہنگی قربانی کیوں نہ دینا پڑے دریغ نہیں کرنا ہے۔مگر اس کے لیے ہمیں اپنے آپ سے مسلسل جنگ لڑنا ہو گی۔

سب سے زیادہ بزرگی اور عزت اور جلال اگر کوئی انسان خُدا کو دے سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ وہ خُدا کے لیے خود کو وقف کر دے جس کے ذریعہ وہ کام کر سکے۔ وقت بڑی تیزی سے ابدّیت کی جانب رواں دواں ہے۔ آئیے جو کچھ خداوند کا ہے اسے دینے سے دریغ نہ کریں۔ وہ پورے کا پورا لینا چاہتا ہے، یہ اسے دیجئے کیوں کہ یہ دو طرح سے اسی کا ہے۔ ایک تو اس نے اسے تخلیق کیا ہے اور پھر اسے مخلصی بخشی ہے۔ وہ آپ کے فہم و فراست کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ اسے دے دیجئے۔ کیوں کہ یہ اسی کی عنایت ہے۔ وہ آپ سے روپے پیسے دینے کے لیے کہتا ہے، اسے دے دیں کیونکہ دولت اسی کی ہے۔ تُم اپنے نہیں بلکہ خون سے خریدے گئے ہو۔۱۔کرنتھیوں ۶:۱۹۔۲۰ خُداوند مخصوص شُدہ رُوح سے خراجِ عقیدت کا خواہاں ہے۔ جس نے ایمان کے عمل سے جو محبت کی رُو سے کام کرتا ہے، خُدا کی خدمت کرنے کے لیے خود کو تیار کیا ہے۔ وہ ہمارے سامنے کاملیت کا بہت بڑا مثالی معیار رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جیسے مسیح یسُوع آسمان پر پوری طرح ہمارا ہے۔ ہم دھرتی پر کُلی طور پر اُس کے ہو جائیں۔

" چنانچہ خُدا کی مرضی یہ ہے کہ تُم پاک بنو"۔۱۔تھسلنیکوں ۴:۳--- کیا آپ کی بھی یہی مرضی ہے؟ ہو سکتا ہے آپ کے سر پر گناہوں کا پہاڑ ہو لیکن اگر آپ فروتن ہو کر اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور مسیح مصلُوب کی راستبازی میں جو مرُدوں میں سے زندہ ہوا ایمان رکھیں تو وہ آپ کو تمام ناراستی سے پاک صاف کرنے میں سچا اور عادل ہے۔ خُداوند چاہتا ہے کہ آپ اُسکی شریعت کے ساتھ پوری مطابقت رکھیں۔ یہ شریعت اُسکی آواز کی صدائے باز گشت ہے جو آپ سب سے مخاطب ہو کر کہہ رہی ہے "جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا جائے" وہ مسیح کے فضل کی بھرپوری اور معموری کا خواہاں ہے۔ کاش آپ کا دل اسکی راستبازی کی چاہت سے معمور ہو جائے جس کی بدولت اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

اور جیسے ہی آپ کی رُوح خُداوند کی طالب ہو گی تو آپ اس کے فضل کی زیادہ سے زیادہ نایاب دولت کو پائیں گے۔ اور جب آپ اس مال و متاع پر غوروخوض کریں گے جس کے آپ مالک بن جائیں گے جو مسیح کے فدیہ کی صفات آشکارہ کرے گا تو اسکی راستبازی کی قدرت آپ کو خُدا کے سامنے بغیر داغ اور جُھری کے پیش کرے گی۔ "پس اے عزیزو! چونکہ تُم ان باتوں کے منتظر ہو اس لئے اس کے سامنے اطمینان کی حالت میں بیداغ اور بے عیب نکلنے کی کوشش کرو"۔ ۲۔پطرس ۳:۱۴

باب ۵۶ - پٹُمس کا ٹاپُو

مسیحی کلیسیا کی تنظیم کو نصف صدی سے کچھ زیادہ عرصہ بیت چُکا تھا۔ اس دوران انجیل کے پیغام کی مخالفت بدستور جاری رہی، اس کے دشمنوں کی کوششوں میں کبھی بھی وقفہ نہ آیا، اور بالآخر یہ رومی حکومت کو مسیحیوں کے خلا بھڑکانے میں کامیاب ہو گئے۔

بھیانک ظلم و ستم جو عمل میں لایا گیا اس دوران یوحنا رسُول نے ایمانداروں کے ایمان کو مستحکم کرنے کے لئے بہت کچھ کیا۔ اس نے اس جُرات کے ساتھ گواہی دی کہ جس کا دشمن انکار نہیں کر سکتے تھے اور جس نے بھائیوں کی مدد کی تاکہ وہ ان آزمائشوں اور مصیبتوں کا مقابلہ جُرات کے ساتھ کریں جو ان پر آئی ہیں۔ اور جب اس ظلم تلے مسیحیوں کا ایمان متزلزل نظر آتا تو وہ مجبوراً مسیح کے عمر رسیدہ خادم سے ملتے جو بڑی قوت اور شعلہ بیانی سے مسیح مصلوب اور مرُدوں میں سے جی اُٹھنے والے نجات دہندہ کی کہانی کو دُہراتا۔ اُسنے بڑی ثابت قدمی سے اپنے ایمان کو قائم رکھا اور اس کے لبوں سے وہی مسرت انگیز پیغام صادر ہوتا۔۔۔ "اُس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور جسے ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چُھوا۔ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سُنا ہے تمہیں بھی اس کی خبر دیتے ہیں۔" ۱یوحنا ۱:۱-۳

یوحنا رسُول نے بڑی لمبی عمر پائی تھی۔ اس نے یروشلیم کی بربادی اور عالی شان ہیکل کی تباہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، ان شاگردوں میں سے جو مسیح یسُوع کے حلقہ میں رہے تھے ان میں آخری زِندہ رہنے والا یوحنا رسُول ہی تھا۔ اُس کے اس امر واقعہ پیغام میں عظیم تاثیر پائی جاتی تھی کہ یسُوع ہی مسیح موعود ہے اور وہی دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اسکی دیانتداری اور اخلاص پر کسی کو شبہ نہ تھا، چنانچہ اس کی تعلیم کے ذریعہ بہتیرے کم اعتقادی اور بے ایمانی کی راہ کو ترک کر گئے۔

یہودی سردار اسکی غیر متبدل وفاداری جو اسے مسیح کے مشن کے ساتھ تھی اس کی وجہ سے وہ اس کے جانی دشمن ہو گئے۔ انہوں نے پکار پکار کر کہا کہ جب تک یوحنا کی گواہی لوگوں کے کانوں میں پڑتی رہے گی اُس وقت تک مسیحیوں کے خلاف ہماری کوششیں بیکار ثابت ہوں گی۔ اُنہوں نے عہد کیا مسیح کے معجزات اور تعلیمات کو قصہء پار ینہ بنانے کے لیے یوحنا کی نڈر گواہی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاموش کرنا ہوگا۔

یوحنا کو روم میں اس کے ایمان کی خاطر پیش ہونے کے لیے بُلایا گیا۔ کیونکہ روم میں اختیار والوں کو اس کی تعلیم کو غلط رنگ دے کر پیش کیا گیا تھا۔ جُھوٹے گواہ پیش کئے گئے جنہوں نے گواہی دی کہ یہ گمراہ کن بدعتیں پھیلاتا ہے۔ ان الزامات کی وجہ سے دُشمنوں کو بڑی اُمید تھی کہ اُسے سزائے موت ہو جائے گی۔

یوحنا نے اپنے دفاع میں بڑی فصاحت اور وضاحت کے ساتھ مدلل بات چیت کی جس کا سامعین پر بڑا گہرا اثر پڑا بلکہ سامعین اسکی حکمت اور تقریر سے خاصے حیران بھی ہوئے۔ تاہم جس قدر قائلیت سے معمور اس کی گواہی تھی، اس سے کہیں زیادہ اُس کے دُشمنوں کی نفرت تھی۔ ڈومیشن Domitian بادشاہ اس کے غیض و غضب سے بھر گیا۔ وہ مسیح کے وفادار ایلچی کے دلائل کا جواب نہیں دے سکتا تھا اور نہ ہی اس قوت کا مقابلہ کر سکتا تھا جس نے اُسے سچائی کی منادی کرنے کی توفیق دی۔ اس کے باوجود اس نے یوحنا کی آواز کو خاموش کرنے کا تہیّہ کر لیا۔

یوحنا کو اُبلتے تیل کی کڑاہی میں پھینک دیا گیا مگر خُدا وند نے اپنے وفادار خادم کی جان بچائی جیسے اس نے تین عبرانی نوجوانوں کو آگ کی جلتی ہوئی بھٹی میں سے بچا لیا تھا۔ اور جیسے ہی یہ کہا گیا کہ وہ سب بھی اس طرح برباد کئے جائیں گے جو اس دھوکے باز یسُوع ناصری میں ایمان رکھیں گے تو یوحنا بول پڑا کہ میرے آقا بڑے ہی تحمل سے خود کو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے ان تمام حربوں کے حوالے کر دیا جو اسے اذّیت دینے کے لیے تیار تھے۔ تاہم اس نے دُنیا کو نجات دینے کے لیے اپنی جان دے دی۔ اور یہ میرا اعزاز ہے کہ میں اُس کی خاطر دُکھ برداشت کر رہا ہوں۔ میں کمزور اور گنہگار شخص ہوں مگر مسیح یسُوع پاک، بے ضرر اور بے داغ تھا۔ اُس نے کوئی گناہ نہ کیا، اور نہ ہی اس کے منہ میں چھل تھا۔

یوحنا کے اس کلام کا بڑا گہرا اثر پڑا۔ اور جن آدمیوں نے اُسے اُبلتے تیل کی کڑاہی میں پھینکا تھا انہوں نے ہی اُسے کڑاہی سے باہر نکالا۔ اس کے بعد ایک بار پھر یوحنا کو ستانے والوں کی گرفت مضبوط ہو گئی۔ اور انہوں نے بادشاہ کے حُکم سے اُسے پتُمس کے ٹاپُو میں قید کر دیا۔ "خدا کے کلام اور یسُوع کی نسبت گواہی دینے کے باعث اس ٹاپو میں تھا جو پتُمس کہلاتا ہے" ۔ مکاشفہ ۹:۱۔ اس کے دشمنوں نے سوچا کہ یوحنا کا یہاں اثر نہ ہوگااور سختیوں اور مصیبت کے سبب یہ یہاں ہی جان دے دے گا۔

پتُمس کا ٹاپُو بے آب و گیاہ چٹانی جزیرہ ہے جو رومی حکومت نے مجرموں کو قید تنہائی میں رکھنے کے لیے منتخب کر رکھا تھا مگر خُدا کے خادم کے لیے ہیہ تیرہ و تاریک اور بے رونق جزیرہ آسمانی بارگاہوں کو جانے کے لیے شاہراہ ثابت ہُوا۔ یہاں زندگی کے تمام ہنگاموں سے دُور، ماضی کی کئی سالوں کی خدمت سے بے نیاز، اُس نے خُدا وند کی رفاقت اور پاک فرشتوں اور مسیح یسُوع کی شراکت سے آنے والے تمام زمانوں تک کلیسیا کے لیے ہدایت پائیں۔ اخیر زمانہ میں جو واقعات معرضِ وجود میں آنے کو تھے ان کا خاکہ اس کے سامنے رکھا گیا، اور وہیں جو کچھ رویا میں اس نے دیکھا قلمبند کیا۔ جب اسکی آواز مسیح کی گواہی دیتے ہوئے سنائی نہیں دیتی تھی جسے وہ پیار کرتا تھا اور جس کی وہ غلامی میں تھا، تو اس وقت جو پیغامات اُسے چیٹل سمندر پر دیئے گئے انہیں جلتے چراغ کی طرح آگے بڑھنا تھا اور خُدا کے مقاصد کو اُن قوتوں کے لیے ظاہر کرنا تھا جو اس دھرتی پر رہتی ہیں۔

پتُمس کی پہاڑوں اور شگافوں کے درمیان یوحنا رسُول اپنے خالق سے ملتا۔ اس نے اپنی ماضی کی زندگی کا اعادہ کیا اور جو برکات اس نے پائی تھیں انہیں یاد کر کے اسکی رُوح اطمینان سے معمور ہو جاتی۔ اس نے مسیحی زندگی بسر کی تھی اور وہ ایمان کے ساتھ یہ سکتا تھا "ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے" ۱یوحنا ۱۴:۳۔۔۔ مگر وہ بادشاہ جس نے یوحنا کو قید کیا تھا وہ ایسا نہیں کہہ سکتا تھا اُس کے دامن میں صرف قتل و غارت، کشت و خون، جنگ و جدل، ویران گھرون، کھنڈروں، بیواوں اور یتیم بچوں کی چیخ و پکار اور سسکیاں تھیں جو اسکی خواہشوں اور رغبتوں کا پھل تھا۔ کیونکہ اسی چیز کو اس نے ماضی میں اپنی زندگی میں فضیلت دے رکھی تھی۔

اپنے اس الگ تھلگ گھر میں (قید تنہائی) یوحنا قدرت کے شہکاروں کا جو فطرت کی کتاب میں موجود ہیں بڑی نزدیکی سے اُن کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ کر سکتا تھا۔ اس کے لیے یہ بڑی خوشی کی بات تھی کہ اپنے خالق کے تخلیق کردہ کام پر غور و فکر کر کے اس کی حمدوثنا کرے۔ گزرے برسوں میں اسکی آنکھوں نے جنگلوں سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں کو سر سبز شاداب وادیوں اور خوبصورت پھلدار میدانوں کو دیکھا تھا۔ اور فطرت کی

خوبصورتی میں خالق خداوند کی حکمت اور ہنر تلاش کر کے ہمیشہ رطب اللسان اور شاد ہوتا تھا۔ اب وہ ایسے مناظر سے گھرا ہوا تھا جو بہتون کے نزدیک اُداسی اور غیر دلچسپی کا موجب تھے مگر یوحنا کے لیے معاملہ اس کے برعکس تھا۔ اس کے گردو پیش ویرانی اور بنجر تھا مگر نیلا آسمان جو اس پر سایہ افگن تھا وہ صاف شفاف اور نہایت ہی خوبصورت تھا۔ ویرانے میں کھر دری چٹانوں اور گہرائی کے بھیدوں،فضا کی خوبصورتی اور شان و شوکت میں اس نے نہایت ہی اہم سبق پڑھے۔ یہ تمام اسباق خُدا کی قوت اور جلال کا پیغام تھے۔

رسُول نے اپنے ارد گرد نوح کے زمانے کے طوفان کی تباہ کاریوں کو دیکھا کیونکہ اس دھرتی کے باشندوں نے خُدا کی شریعت کو پامال کیا تھا۔ زمین کی گہرائیوں سے چٹانیں اچھل کر کہیں کی کہیں جا پڑی تھیں کیونکہ زمین کے سوتوں سے پانی بہہ نکلا تھا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے غضب کا نقشہ آ گیا۔ پانیوں کے شور سے جب گہرائی گہرائی سے باتیں کرتی تھی نبی نے خالق خداوند کی آواز کو سنا۔ سمندر کی لہر میں جب تلاطم برپا ہوتا تھا تو نبی کے لیے یہ رنجیدہ خُدا کے غضب کی علامت تھا۔ غضبناک طاقتور لہروں کو اندیکھے ہاتھ اُن کی حدوں سے باہر نہیں جانے دیتے۔ وہ اس لامحدود قوت کی طرف اشارہ کرتی تھیں جو انہیں کنٹرول کرتا ہے اور ان جلیل القدر اور قوی لہروں کے مقابلے میں انسان کے بارے محسوس کیا کہ وہ کتنا کمزور اور حماقت سے بھر پور ہے، جو زمین پر رینگنے والے کیڑے کی مانند ہے وہ اپنی حکمت اور قوت پر بڑا گمان کرتا ہے اور کائنات کے مالک کے خلاف صف آراء ہوتا ہے۔ شاید یہ انسان سوچتے ہیں کہ وہ بھی ہم میں سے ایک کی مانند ہے۔ چٹانوں کو دیکھ کر اُسے مسیح جو زمانوں کی چٹان ہے یاد آیا جو ہماری قوت اور پناہ ہے اور جس میں ہم اس میں بے خوف و خطر چُھپ جاتے ہیں۔ پتُمس کے ٹاپُو سے رسُول کی نہایت ہی سرگرم دعائیں خداوند کے حضور پہنچیں۔ اور یہیں سے یوحنا کی رُوح خُدا وند کے ملنے کے لیے تڑپتی رہی۔

خُدا کس طرح عمر رسیدہ کارگذارون کو استعمال کرتا ہے اس کے بارے یوحنا کی زبردست مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ جب یوحنا کو پتُمس کے ٹاپُو میں جلا وطن کر دیا گیا تو بیشتر لوگوں نے سوچا کہ اسکی خدمت تمام ہو گئی۔ اُنہوں نے سوچا یہ بوڑھا اور کُچلا ہو سرکنڈا ہے کسی وقت بھی اللہ کو پیارا ہو جائے گا۔ لیکن خُدا نے اُس سے ابھی بھی خدمت لینا مناسب جانا۔ گو اُسے پہلی سر گرم خدمت سے روک دیا گیا تاہم اس نے سچائی کی منادی کرنا ترک نہ کی۔ پتُمس میں بھی اس نے دوست بنا لئے جن میں سے بعض مسیح پر ایمان لے آئے۔ اُسکی منادی خُوشی و مسرت کا پیغام تھی۔ وہ مرُدوں میں سے زندہ ہونے والے مسیح کی منادی کرتا تھا جو آسمان پر ہماری شفاعت کرتا ہے اور جلد آ کر ہمیں اپنے ساتھ آسمان پر لے جائے گا۔ اس وقت جبکہ یوحنا بُہت ہی بُزرگ ہو چُکا تھا اسے اپنی پہلی تمام عمر کی نسبت اب خداوند خپدا کی طرف سے زیادہ مکاشفات عطا ہوئے۔

ایسے لوگون کی زیادہ ہمدردی دلجوئی اور عزت افزائی کی جانی چاہئے جنہوں نے اپنی پوری زندگی خداوند کی خدمت کے لیے وقف کر دی ہو۔ یہ عمر رسیدہ لوگ طوفانوں اور آزمائشوں کے مقابلہ میں ثابت قدم اور وفادار رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان میں کمزوریاں ہوں لیکن ان میں وہ خوبیاں بھی ہیں جو انہیں خُدا کے مشن کے لیے مستحکم اور ایستادہ رکھے ہوئے تھیں۔ گو اب وہ نحیف و نزار ہونے کے سبب وہ بوجھ جو نوجوان اُٹھا سکتے ہیں نہیں اُٹھا تاہم ان کے مشورے بڑی ہی قدر کے حامل ہیں۔

ہو سکتا ہے اُن سے غلطیاں بھی سرزد ہوئی ہوں مگر اُنہوں نے اپنی ناکامیوں سے خطاوں اور خطرون سے بچنا سیکھا۔ کیا اب وہ نیک مشورے دینے کی صلاحیت نہیں رکھتے؟ انہوں نے بُہت سی آزمائشوں اور مصیبتوں کا

مقابلہ کیا ہے اور بےشک اب وہ پہلہ سی قوت سے محرُوم ہو گئے ہیں مگر خُدا وند اُنہیں برطرف نہیں کر دیتا۔ بلکہ وہ انہیں خاص حکمت اور فضل عطا کرتا ہے۔

وہ سب حضرات جنہون نے مشکلات میں بھی اپنے آقا کی خدمت کی، جنہوں نے غربت و عسرت میں بھی وفاداری دکھائی جب کہ بہتیرے گر گئے ایسوں کی تعظیم و تکریم کی جانی چاہئے۔ خداوند کی تمنا یہ ہے کہ نوجوان کارگزاران وفادار خادموں کی رفاقت سے حکمت، حوصلہ اور پختگی حاصل کریں۔ نوجوانوں کو محسوس کرنا چاہئے کہ ایسے کار گزارون کی موجودگی ان کے لیے باعث برکت ہے۔ اُن کی عزت افزائی اور ان کے مشوروں کی قدر کی جانی چاہئے۔

جنہوں نے ساری عمر خُدا کی خدمت میں گزاری ہے۔ وہ جب اپنی اس زمینی خدمت کے خاتمہ کو پہنچتے ہیں، تو وہ رُوح القدس سے متاثر ہوں گے اور وہ خُدا کی خدمت میں حاصل شدہ تجربات کو یاد کریں گے۔ وہ خداوند کے اس عجیب و غریب برتاو کو یاد کریں گے جو اس نے اپنے لوگوں سے روا رکھا ۔ آزمائشوں سے رہائی کے لیے اسکی نیکی اور بھلائی کو یاد کریں گے۔ اور خُدا کی ان وفاداریون کا ان سے ذکر کریں گے جو ایمان میں نو مرید ہیں۔ خُداوند عمر رسیدہ اور تجربہ کار کو ان کا مقام دینا چاہتا ہے کہ وہ نوجوان مردو خواتین کو بدی کی لہروں سے بچانے کے لیے اپنا حصہ ادا کرتے رہیں۔ خداوند چاہتا ہے کہ وہ اپنی زرہ بکتر اس وقت تک زیب تن رکھیں جب تک خُداوند اُنہیں خُود اُتارنے کا حُکم نہ دے۔

ظلم و ستم یوحنا کا تجربہ ایک مسیحی کے لیے نہایت ہی اطمینان اور قوت کا باعث ہے۔ خداوند بدکاروں کے بُرے منصوبوں کو ملیا میٹ تو نہیں کر دیتا مگر وہ اُن کے منصوبوں کے لیے ان کے لیے نیکی اور بھلائی پیدا کر دیتا ہے جو آزمائشوں اور مصیبتوں میں بھی اپنے ایمان اور وفاداری کو قائم رکھتے ہیں۔ انجیل کے خادم اکثر ظلم و ستم کے طوفانوں، جان لیوا مخالفتوں اور بے جا لعنت ملامت کے درمیان خُدا کے کام کو آگے بڑھاتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ آزمائشوں اور مصیبتوں کی بھٹی سے حاصل شدہ تجربات کی قیمت اور قدر و منزلت اس تنگی تکلیف کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے جو انہیں ادا کرنا پڑی۔ اس طرح تو خداوند اپنے بچوں کو ان کی کمزوریاں اور اپنی قوت و قدرت دکھانے کے لیے اپنے قریب لاتا ہے یوں وہ انہیں ہنگامی حالت سے نپٹنے کے لیے ٹرسٹ یعنی مختار (امانت، ودیعت) کی آسامیاں پُر کرنے کے لیے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے تیار کرتا ہے جس کے لیے اس نے انہیں یہ قوا عطا کر رکھی ہے۔

ہر زمانہ میں خپدا کے مخصوص شدہ گواہ سچائی کی خاطرظلم و ستم اور لعنت و ملامت کا سامنا کرتے رہے، یوسف پر تُہمتیں لگائی گئیں اور اس پر ظلم کیا گیا کیونکہ اس نے ایمانداری اور نیکی اور بھلائی کے وصف کو قائم رکھا۔ داود خُدا کا خاص نمائندہ جس کا دشمنوں نے درندوں کی طرح پیچھا کیا۔ دانی ایل کو آگ کی جلتی بھٹی میں ڈالا گیا کیونکہ وہ اپنے خداوند سے وفادار تھا۔ ایوب کا تمام مال و متاع جاتا رہا۔ اس کے اپنے بدن کو بھی اذیت پہنچی یہاں تک کہ اس کے اپنے عزیز و اقارب اس سے کراہت کا اظہار کرنے لگے، اس کے باوجود وہ خداوند سے وفادار رہا۔ خداوند نے جو پیغام یرمیاہ کو دیا وہ اُس پیغام کی منادی کرنے سے باز نہ رہا اور اُس گواہی کے سبب بادشاہ اور شہزادے اس قدر غضبناک ہوئے کہ اُسے اندھے کنویں میں ڈال دیا جہاں کیچڑ کے سوا کچھ نہ تھا اور یرمیاہ کیچڑ میں دھنس گیا۔ ستفنس کو اس لئے سنگسار کیا گیا کیونکہ وہ مسیح مصلوب کی مُنادی کرتا تھا۔ پولُس کو قید میں ڈالا گیا، اسے کوڑے مارے گئے، سنگسار کیا گیا اور بالآخر موت کے گھاٹ

اُتار دیا گیا کیونکہ وہ غیر قوموں کے لیے خداوند کا وفادار ایلچی تھا۔ اور یوحنا کو "خدا کے کلام اور مسیح کی منادی" کرنے کی وجہ سے پتُمس کے ٹاپو میں قید کر دیا گیا۔

یہ تمام اصحاب ثابت قدمی کے وہ چنیدہ چنیدہ نمونہ جات ہیں جنہوں نے خُدا کے وعدوں اور اُس کے فضل کی گواہی بڑی وفاداری سے دی اُنہوں نے اُس ایمانی قوت کی گواہی دی جو دنیوی قوت کا سامنا کرتی ہے۔ یہی ایمان کا کام ہے کہ تاریک لمحات میں وہ خداوند میں قائم رہے اور سوچے کہ سمندر خواہ کتنا ہی طلاطم خیز کیوں نہ ہو ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارا خداوند کشتی کا کھیون ہارا ہے۔ صرف ایمان کی آنکھ ہی دیکھ کر اندازہ کر سکتی ہے کہ ابدی چیزوں کی قدرو قیمت کیا ہے۔

مسیح یسُوع نے اپنے پیروکاروں کو کبھی بھی زمینی جاہ و جلال اور دھن دولت کی اُمید نہ دلائی اور نہ ہی انہیں کہا کہ تمہاری زندگی آزمائشوں اور مصیبتوں سے خالی ہو گی۔ بلکہ برعکس اس کے اُس نے اُنہیں خود انکاری کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی اور یہاں تک کہا کہ لوگ تمہیں میرے سبب سے لعن طعن کریں گے۔ وہ جو دُنیا کو مخلصی دینے آیا ، بدی کی متحدہ قوتون نے اُسکی بھرپور مخالفت کی۔ ایک نہایت ہی گھناونی سازش کے تحت بدکار فرشتے اور لوگ صلح کے شہزادے کے خلاف صف آرا ہو گئے۔ اس کا ہر کلمہ اور عمل محبت کا درس دیتا تھا۔ اور چُونکہ وہ دُنیا کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا تھا اس لئے دُنیا اُسکی جانی دُشمن ہو گئی۔

لہٰذا ان سب کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہو گا جو مسیح یسُوع میں پارسائی اور خدا ترسی کی زندگی بسر کریں گے جو خداوند یسُوع مسیح کا تاثر قبول کریں گے اور اس کے رنگ میں رنگ جائیں گے، ظلم و ستم اور لعن و ملامت اور طعن و تشنیع ان کے منتظر ہین۔ وقت کے ساتھ ساتھ ایذا رسانی کے طریقہ کار میں فرق آ سکتا ہے مگر اُصول اور اُس کے زیر سایہ جو رُوح کار فرما ہے وہ وہی ہے جس نے ہابل کے زمانہ سے لے کر آج تک خُدا کے پرستارون کو موت کے گھاٹ اُتارا ہے۔

ہر زمانہ میں ابلیس نے خُدا کے لوگوں کو ستایا ہے۔ اُس نے انہیں اذیتیں دے کر موت کی نیند سلایا ہے۔ مگر شہادت کے ذریعہ انہوں نے فتح کا تاج حاصل کیا۔ انہوں نے اسکی قوت میں گواہی دی جو ابلیس سے زور آور ہے۔ بدکار لوگ بے شک بدن کو دُکھ دے کر جان لے سکتے ہیں مگر وہ اس زندگی کو ہاتھ نہیں لگا سکتے جو مسیح یسُوع میں چھُپی ہوئی ہے۔ وہ مسیحی بہنوں اور بھائیوں کو قید خانہ میں بند تو کر سکتے ہیں مگر وہ رُوح کو قید نہیں کر سکتے۔

آزمائشوں اور اذیتون کے ذریعہ خُدا کا جلال اور سیرت اس کے چنیدہ بچوں میں آشکارہ ہو جاتی ہے۔ مسیح یسُوع میں ایمان رکھنے والے (جن سے دُنیا نفرت کرتی اور ستاتی ہے) مسیح کے سکول میں تعلیم پاتے اور ضبط و نظم سے آراستہ ہوتے ہیں۔ اس دھرتی پر وہ تنگ راستہ پر چلتے ہیں اور اذیتوں اور عقوبتوں کی بھٹیوں میں پڑ کر پاک صاف ہو جاتے ہیں۔

سخت آزمائشون کے باوجود وہ مسیح کی پیروہ کرتے نیز مسیح کے پیرو کار شدید تصادم کے بیچ میں بھی نفس کشی اور ایثار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اکثر انہیں سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر وہ اس طرح گناہ کے افسوسناک نتیجہ کو جانتے ہیں اور پھر وہ نفرت کی نظر سے گناہ کو دیکھتے ہیں "گو کہ میری دانست میں اس زمانہ کے دُکھ درد اس لائق نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے"۔ رومیوں ۱۸:۸۔

باب ۵۷ - مکاشفہ

رسولوں کے زمانہ میں مسیحی ایماندار مستعدی، سنجیدگی اور جوش و جذبہ سے سرشار ہُوا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے مالک کے لیے اس قدر انتھک خدمت کی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں آباد دُنیا کے کونے کونے میں سخت مخالفت کے باوجود انجیل کی منادی پھیلا دی۔ اُس وقت کے ایمانداروں کا جوش و جذبہ رُوح القدس کی مدد سے آنے والے ہر زمانے کے مسیحیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے درج کیا گیا ہے۔ افسس کی کلیسیا کے بارے جسے مسیح یسُوع نے رسولوں کے زمانے کی تمام مسیحی کلیسیاوں کے لئے علامت کے طور پر استعمال کیا۔ یوں لکھا ہے----

"میں تیرے کام اور تیری مشقت اور تیرا صبر تو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تُو بدوں کو دیکھ نہیں سکتا اور جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں اور ہیں نہیں تُو نے ان کو آزما کر جُھوٹا پایا۔ اور تو صبر کرتا ہے اور میرے نام کی خاطر مصیبت اُٹھاتے اُٹھاتے تھکا نہیں"۔ مکاشفہ ۲:۲-۳

افسس کا پہلا تجربہ بچوں کی سی سادگی اور مستعدی سے تعبیر ہُوا ہے۔ ایماندار بڑی مُستعدی اور سنجیدگی سے پاک کلام کے ہر لفظ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور ان کی زندگیوں سے مسیح کی سچی اور پکی محبت عیاں ہوتی تھی۔ انہیں خُدا کی مرضی بجا لا کر بڑی خُوشی ہوتی تھی کیوں کہ ان کے دلوں میں مسیح یسُوع بستا تھا۔ اپنے نجات دہندہ کی محبت سے سرشار تھے اور ان کی زندگی کا سب سے اعلیٰ مقصد رُوحوں کو اُس کے لیے جیتنا تھا۔ اُنہوں نے کبھی بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ مسیح کے فضل کا قیمتی خزانہ اپنے پاس ذخیرہ کر چھوڑیں۔ انہوں نے اپنی بلاہٹ کی اہمیت کو جانا اور پیغام کی منادی کرنے کے بوجھ کو محسوس کیا "زمین پر جن آدمیوں سے وہ راضی ہے صُلح" انجیل کو دُنیا کے کونے کونے پہنچانے کے لیے وہ تڑپتے تھے۔ ان کے اس جذبہ کو دیکھ کر لوگوں نے جانا کہ یہ مسیح کے ساتھ رہے ہیں۔ گنہگار، تائب، معافی یافتہ، پاک اور وقف شدہ آدمی خُدا کے بیٹے کے ذریعہ سے خُدا کے کام میں حصہ دار بن گئے۔

کلیسیا کے ممبران جذبے اور عمل دونوں میں متحد تھے۔ مسیح کی محبت وہ سنہری ڈوری تھی جس میں وہ اکٹھے بندھے ہوئے تھے۔ وہ خداوند کی بابت زیادہ سے زیادہ جاننے کے خواہاں تھے اور ان کی زندگیوں سے مسیح کا اطمینان اور خُوشی عیاں ہوتی تھی۔ وہ دُکھی یتیموں اور بیواوں کو ملتے اور یہ جان کر خود کو دُنیا سے بے داغ رکھتے کہ اگر وہ اس میں ناکام ہو گئے تو یہ اُن کے پیشے کے خلاف ہو گا اور نجات دہندہ کے انکار کرنے کے برابر۔

ہر شہر میں کام بڑھا۔ روحیں مسیح کے قدموں میں آئیں اور اس کے صلہ میں انہوں نے محسوس کیا کہ وہ بھی اس خزانہ کو تقسیم کریں جو انہیں ہاتھ لگا ہے۔ انہوں نے بھی اس وقت تک آرام نہ کیا جب تک اس نور سے دوسروں کو روشن نہ کیا جس نے ان کے ذہان کو منور کیاتھا۔ بے شمار بے دینوں کو مسیحی اُمید سے شناسا کیاگیا۔ خارج شدہ اور خطاروں کے لیے پُرتپاک شخصی التجائیں کی گئیں، اور ان کےلیے بھی جو سچائی کو ماننے کا اقرار تو کرتے تھے مگر خُدا کی نسبت عیش و طرب سے زیادہ محظوظ ہوتے تھے۔

مگر کچھ عرصہ کے بعد ایمانداروں کے جوش و جذبہ میں تنزلی شُروع ہو گئی۔ ان کی محبت خُدا کے لئے اور اپنے بھائی بہنوں کے لئے بھی کم سے کم تر ہوتی گئی۔ کلیسیا میں بے رخی پیر جمانے لگی۔ بعض تو یہ بھی

بھول گئے کہ انہوں نے کس شاندار انداز میں سچائی پائی تھی۔ ایک ایک کر کے عمر رسیدہ جو اس معیار کو قائم رکھے ہوئے تھے راہی ملک عدم ہوئے۔ اور جن نوجوان کار گزاروں نے ان کی آسامیاں پُر کرنا تھیں اور اُن کے بوجھ کو اٹھانا تھا (یوں حکمت سے معمور قیادت تیار ہونا تھی) وہ بار بار صداقتوں کو دہراتے ہوئے پژمرُدہ ہو گئے۔ اُن کی یہ تمنا تھی کہ اس پرانی تعلیم اور اصولوں سے بڑھ کر اب کچھ اور پیش کیا جائے جو لوگوں کو پسند آئے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کرنے کی کوشش کی۔ جو تعلیم انہوں نے پیش کی وہ بہت سے لوگوں کو پسند بھی آئی مگر وہ انجیل کے بنیادی اصولوں سے مطابقت نہ رکھتی تھی۔ خود اعتمادی اور روحانی اندھے پن میں وہ یہ سمجھنے اور پہچاننے میں ناکام ہو گئے کہ یہ باطل استد لال ماضی کے تجربات کے بارے بُہت سے سوالات کو جنم دے سکتے ہیں جس سے لوگ کم اعتقادی اور بدامنی کا شکار ہو جائیں گے۔

جونہی ان باطل تعلیمات و اعتقادات کی طرف لوگوں کو مائل کرنے کی کوشش کی گئی نااتفاقی اور اختلاف رائے پائی جانے لگی اور بہتوں کی نظریں مسیح یسُوع سے ہٹ گئیں جو ان کے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا تھا۔ چنانچہ وہ وقت جو انجیل کی منادی کے لیے صرف ہونا چاہئے تھا وہ تعلیم کے غیر ضروری نقاط پر، اور انسانون کی بنائی ہوئی جھوٹی کہانیوں پر جن سے لوگ خُوش ہوتے تھے ضائع ہونے لگا۔ بھیڑ جو سچائی سے قائل ہو کر مسیح کے چرنون میں آ سکتی تھی ان تک انجیل کی منادی نہ پہنچی۔ پرہیزگاری اور پارسائی کو تیزی سے زوال آنے لگا، اور ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جو مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتے تھے ان پر ابلیس نے غلبہ پا لیا ہے۔

کلیسیا کی تاریخ میں یہ وہی مشکل کااور تکلیف دہ وقت تھا جب یوحنا کو قید کی سزا سُنائی گئی۔ جتنی ضرورت یوحنا کی کلیسیا کو اس وقت تھی اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ وہ سب خادم جو اسکی خدمت کے دوران اس کے ساتھ تھے تقریباً تمام کے تمام شہادت نوش کر چکے تھے۔ جبکہ بقیہ ایمانداروں کو سخت مخالفت کا سامنا تھا۔ بظاہر تمام نشانیاں بتا رہی تھیں کہ وہ وقت دُور نہیں جب مسیح کی کلیسیا کا دُشمن کلیسیا پر فتح پالے گا۔

مگر تاریک وقت میں خُدا کا اندیکھا ہاتھ حرکت میں تھا۔ خداوند نے اپنی حکمت کے تحت یوحنا کو ایسی جگہ رکھا جہاں مسیح یسوُع اُسے کلیسیا کی بصیرت کو روشن کرنے کے لئے اپنے بارے اور الہٰی سچائی کے بارے مکاشفہ دے سکتا تھا۔ یُوحنا کی جلاوطنی میں دُشمنوں کا خیال تھا کہ خُدا کے وفادار خادم کی آواز ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائے گی۔ مگر پتُمس کے ٹاپُو میں رسُول کو وہ پیغام ملا جسکی تاثیر مسلسل کلیسیا کو مضبوط کرنے کے لیے اخیر دُنیا تک رہنے کو تھی۔ بے شک جنہوں نے یوحنا کو قید کیا تھا اپنے غلط عمل کی سزا سے نہ بچے مگر وہ خُدا کے مشن کو آگے بڑھانے میں اس کے ہاتھ آلہء کار بن گئے۔

یہ سبت کا روز تھا جب جلال کا بادشاہ جلا وطن یوحنا پر ظاہر ہُوا۔ یُوحنا نے پتُمس کے ٹاپُو میں بھی اسی طرح سبت منایا جیسے وہ یہودیہ کے شہرون اور دیہاتوں میں لوگون کے سامنے اُسکی منادی کیا کرتا تھا۔ اُس نے اُس دن سے متعلق تمام دئیے گئے وعدون کو اپنے لیے شمار کیا۔ یوحنا لکھتا ہے کہ "خُدا وند کے دن رُوح میں آ گیا" اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی یہ ایک بڑی آواز سنی کہ میں الفا اور اومیگا ہوں۔ میں نے اس آواز دینے والے کو دیکھنے کے لیے منہ پھیرا جس نے مجھ سے کہا تھا اور پھر سونے کے سات چراغ دیکھے اور ان چراغدانوں کے بیچ میں آدمزاد سا ایک شخص دیکھا"۔ مکاشفہ ۱:۱۰۔۱۳

خداوند اس رسُول کے ساتھ بڑے ہی لطف و کرم کے ساتھ پیش آیا۔ اس نے اپنے آقا کو گتسمنی باغ میں دیکھا تھا۔ اس کے چہرے سے پسینے کو خون کے قطروں کی صورت میں بھی گرتے دیکھا تھا" اُس کا چہرہ ہر بشر سے زائد اور اس کا جسم بنی آدم سے زیادہ بگڑ گیا تھا۔ "یسعیاہ ۱۴:۵۲ اُس نے اُسے رومی سپاہیوں کے ہاتھوں میں دیکھا تھا جنہوں نے اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا اور ارغوانی چوغہ پہنایا۔ اس نے اسے کلوری کی صلیب پر لٹکتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کی تضحیک کی گئی اسے ٹھٹھوں میں اُڑایا گیا ۔ اب ایک بار پھر یوحنا کو موقع دیا گیا کہ وہ اپنے آقا کو دیکھے۔ مگ اب وہ کس قدر بدل چکا ہے ۔ اب وہ رنج کا آشنا نہیں اور نہ ہی لوگ اس کا تمسخر اُڑا رہے تھے۔ اب وہ آسمانی سفید لباس میں مُلبس ہے، اس کا سَر اور بال سفید اُون بلکہ برف کی مانند سفید تھے اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند تھیں۔ اور اسکے پاوں اس خالص پیتل کے سے تھے ایسا چمکتا تھا جیسے تیزی کے وقت آفتاب، اور اس کے دہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے اور اس کے منہ سے دو دھاری تلوار نکلتی تھی (جو اس کے کلام کی علامت ہے) پئُمس کا جزیرہ یسُوع مسیح کے جلال سے بقعہء نور بن گیا۔ یوحنا لکھتا ہے کہ "جب میں نے اُسے دیکھا تو اس کے پاوں میں مردہ سا گر پڑا اور اس نے یہ کہہ کر مجھ پر اپنا دہنا ہاتھ رکھا کہ خوف نہ کر"۔ مکاشفہ ۱۷:۱

یوحنا کو اتنی قوت مل گئی کہ وہ اپنے جلالی آقا کے حضور زندہ رہ سکے۔ پھر حیران کن رویا میں آسمان کی شان و شوکت کھل کر اُس کے سامنے آ گئی۔ اُسے خُدا کے تخت کو دیکھنے کی اجازت ملی اور اس نے نجات دہندہ کو سفید لباس میں ملبُوس دیکھا۔ اُس نے فرشتون کے گیت سُنے اور جو برّہ کے خون اور اُسکی گواہی کے سبب غالب آئے تھے ان کو فتح کا گیت گاتے سُنا۔ جو مکاشفہ اس کو دیا گیا اس میں خُدا کے لوگون کے بڑے ہی دلچسپ تجربے اور ہیجان خیز منظر دیکھے۔ اس میں اسے کلیسیا کے آخری دنوں کی تاریخ سے بھی آگاہ کیا گیا۔ علامتوں کے ذریعہ یوحنا کے سامنے بڑے بڑے مضامین پیش کئے گئے جنہیں اس نے لکھنا تھا تاکہ اس کے اپنے زمانہ اور آنے والے زمانے کے لوگ آنے والی آزمائشوں اور تکالیف کو سمجھ سکیں۔

یہ مکاشفہ ہر زمانہ کی کلیسیا کے اطمینان اور رہنمائی کے لیے بخشا گیا۔ اس کے باوجود بہت سے مذہبی اساتذہ نے اعلانیہ کہا ہے کہ یہ سر بمُہر کتاب ہے اور اس کے بھیدوں کو آشکارہ نہیں کیا جا سکتا۔ مگر خداوند نہیں چاہتا کہ اس کتاب کے بارے ایسا سوچا جائے "یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اسے خُدا کی طرف سے اس لئے ہوا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرُور ہے"۔۔۔ "اس نبوت کی کتا ب کا پڑھنے والا اور اس کے سُننے والے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرنے والے مُبارک ہیں۔ کیونکہ وقت نزدیک ہے"۔ مکاشفہ ۱:۱۔۳۔۔۔ "میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سُنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے تو خُدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اُس پر نازل کرے گا۔ اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خُدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا حصہ نکال ڈالے گا۔ جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بے شک میں جلد آنے والا ہوں"۔ مکاشفہ ۲۲:۱۸۔۲۰

مکاشفہ میں خُدا وند کی بُہت سی گہری باتیں بیان کی گئی ہیں۔ کتاب کا نام "مکاشفہ" بذات خود اس بات کی نفی کرتا ہے کہ یہ کتاب سربمُہر ہے۔ مکاشفہ کا مطلب ہے کہ کچھ عیاں کیا گیا ہے۔ آشکارہ کیا گیا ہے۔ خُداوند نے اپنے خادم پر اس کتا ب کے ذریعہ بُہت سے راز فاش کئے ہیں اور وہ جانتا ہے کہ اس کتاب کا ہر کس وناکس مطالعہ کرے۔ اس کی سچائیاں یوحنا کے زمانہ اور دُنیا کے آخری زمانہ کے لوگوں کے لیے لکھی گئی ہیں اس کتاب کی پیشنگوئی کے بعض مناظر ماضی کے ہیں اور بعض ابھی واقع ہو رہے ہیں۔ بعض مناظر عظیم کشمکش

کے خاتمے کے منظر پیش کرتے ہیں جو تاریکی کی قوتوں اور امن کے شہزادے کے درمیان ہو رہی ہے جبکہ بعض خوشی اور فتح کے بارے ہیں جو نئی زمین میں نجات یافتگان کےلیے ہوں گے۔

اس لئے کسی کو بھی یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ چونکہ وہ اسکی علامتوں کے معنی بیان نہیں کر سکتے اس لئے اس میں پائی جانے والی سچائیوں کو ڈھونڈنا عبث ہے۔ وہ جس نے یوحنا پر یہ سب کچھ آشکارہ کیا وہ اُن پر بھی اپنے بھید آشکارہ کرے گا جو بدل و جان سچائیوں کی تلاش میں ہیں تاکہ وہ پہلے سے نئے آسمان اور نئی زمین کے بارے واقف ہو سکیں۔ وہ جن کے دل سچائی کے لیے کھلے ہیں وہ اسکی تعلیم کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے اور ان کو بھی وہ برکات ملیں گی جو اس کے "سُننے والے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرنے والے ہیں"۔

مکاشفہ میں کتاب مقدس کے تمام صحیفے یکجا اکٹھے ہوتے ہیں اور اختتام پذیر بھی۔ یہاں دانی ایل کی کتاب کی تکمیل ہوتی ہے۔ ایک پیشنگوئی ہے تو دوسری مکاشفہ----- ہو کتاب جسے سربمہر کر دیا گیا وہ مکاشفہ نہیں، بلکہ دانی ایل کی کتاب کی پیشنگوئی کا کچھ حصہ تھا۔ جو آخری دنوں کے لیے ہے۔ ---- چنانچہ لکھا ہے کہ فرشتہ نے حُکم دیا "لیکن تُو دانی ایل ان باتوں کو بند کر رکھ اور کتاب پر آخری زمانہ تک مہر لگا دے"۔ دانی ایل ۱۲:۴

یہ خداوند یسُوع مسیح تھا جس نے یوحنا کو حُکم دیا کہ لکھ، جو کچھ اس کے سامنے کھولا جانے کو تھا۔ "جو کچھ تو دیکھتا ہے اسکو کتاب میں لکھ کر ساتوں کلیسیاوں کے پاس بھیج دے یعنی افسس اور سمرنہ اور پر گمن اور تھواتیرہ اور سردیس اور فلدلفیہ اور لودیکہ میں"۔ ۱:۱۱۔ "اور زندہ ہوں۔ میں مر گیا تھا اور دیکھ ابدُالآباد زندہ ہوں گا۔ "---- پس جو باتیں تُو نے دیکھی اور جو ہیں اور جو ان کے بعد ہونے والی ہیں ان سب کو لکھ لے، یعنی ان سات ستاروں کا بھید جنہیں تُو نے میرے دہنے ہاتھ میں دیکھا تھا اور ان سونے کے سات چراغدانوں کا--- وہ سات ستارے تو سات کلیسیاوں کے فرشتے ہیں اور وہ سات چراغ دان کلیسیائیں ہیں"۔ مکاشفہ ۱:۱۸۔۲۰

سات کلیسیائیں مسیحی دور کی مختلف کلیسیاوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نمبر سات کاملیت کو ظاہر کرتا ہے اور اس حقیقت کی علامت ہے کہ پیغام آخری زمانہ پر محیط ہے۔ جبکہ دوسری علامتیں دُنیا کی تاریخ کے مختلف ادوار میں کلیسیا کی حالت کو ظاہر کرتی ہیں۔

مسیح کے بارے لکھا ہے چراغدانوں کے بیچ میں چلتا تھا---- یہ مسیح کے تعلق کو کلیسیا کے ساتھ ظاہر کرتا ہے۔ وہ اُن کی حقیقی حالت جانتا ہے، وہ ان کے اسلوب (طور و اطوار، ڈھنگ) انکی پرہیز گاری ، پارسائی اور عبادت و ریاجت کو بغور دیکھتا ہے۔ گو وہ آسمانی ہیکل میں سردار کاہن اور بطور درمیانی ہے، پھر بھی وہ اس زمین پر پائی جانے والی کلیسیاوں کے بیچ میں چلتا پھرتا ہے۔ وہ بغیر سوئے اور اُونگھے مسلسل دیکھتا رہتا ہے کہ آیا کسی کلیسیا کی روشنی مدھم یا بالکل گل ہونے کو تو نہیں۔ اگر چراغدانوں کو صرف انسانوں کے سہارے چھور دیا جائے تو ٹمٹماتے شعلے مضمحل ہو کر گل ہو جائیں گے ۔ مگر وہ خداوند کے گھر میں سچا اور برحق نگہبان ہے اور ہیکل کے صحن کا سچا پاسبان ہے۔ اس کی جاری و ساری رہنے والی نگرانی اور دوامی فضل زندگی اور نور کا سرچشمہ ہیں۔

مسیح سات ستاروں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے دکھایا گیا ہے---- یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ کسی کلیسیا کو اس بات سے خوف نہیں کھانا چاہئے کہ وہ برباد ہو جائے گی۔ کیونکہ ایک بھی ستار جسکی حفاظت قادر مطلق کر رہا ہے اس کے ہاتھ سے گر نہیں سکتا----

"جو اپنے دہنے ہاتھ میں ستارے لئے ہوئے ہے اور سونے کے ساتوں چراغدانوں میں پھرتا ہے وہ یہ فرماتا ہے" ۲:۱ یہ کلام کلیسیا کے معلمین کو دیا گیا جن پر خُدا وند نے اپنی خدمت کی بھاری ذمہ داری عائد کر رکھی ہے۔ دلکش اور خوشگوار قوا اور تاثیر جنہیں کلیسیا میں زیادہ سے زیادہ ہونا چاہئے وہ خُدا کے خادموں کے پاس ہیں جنہیں مسیح کی محبت کو آشکارہ کرنا ہے۔ آسمان کے ستارے اسی کی نگرانی میں ہیں۔ وہی انہیں منور کرتا ہے۔ وہ اُن کی حرکات و سکنات کی رہنمائی کرتا اور انہیں مستقیم رکھتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ گر پڑیں۔ بعینہ حال اس کے خادموں کا ہے۔ وہ اس کے ہاتھ میں ایک آلہ ہیں۔ وہ جو بھی کامیابی حاصل کرتے اسی کی قوت کی بدولت کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہی اس کی روشنی کو چمکنا ہے۔ نجات دہندہ ہی ان کی استعداد (خوبی۔ قابلیت) ہے۔ اگر وہ اس پر اسی طرح بھروسہ کریں جیسے مسیح یسُوع اپنے باپ پر کرتا ہے تو انہیں اسکی خدمت کے قابل بنا دیا جائے گا۔ اگر وہ خُدا پر بھروسہ رکھیں تو وہ انہیں دُنیا کو منعکس کرنے کے لیے اپنی آب و تاب اور چمک دمک دےدے گا۔

کلیسیا کی اوائل تاریخ میں پولس رسُول نے جس بدی کے بھید کے بارے پیشنگوئی کی تھی اس کے مضرت رساں کام ظاہر ہونے لگے، اور جیسے کہ جھوٹے نبی جن کے بارے پطرس رسُول نے ایمانداروں کو خبردار کیا تھا۔ اپنی بدعتیں پھیلانے لگے جس کے نتیجہ میں بہتیرے اُن کی غلط تعلیم کے جال میں پھنس گئے۔ بعض جو آزمائشوں کے سبب لڑکھڑا گئے انہوں نے بھی ایمان سے منحرف ہونے کی کوشش کی۔ جس وقت یوحنا کو یہ مکاشفہ عطا ہوا بہتیرے پہلی سی محبت جو انہیں انجیل کی سچائی کے ساتھ ملی ترک کر بیٹھے۔ لیکن خداوند نے اپنی کمال رحمت کے وسیلہ کلیسیا کو گمراہی کی حالت میں نہ رہنے دیا۔ اس نے اپنے رحم سے معمور پیغام میں ان کے لیے محبت کا اظہارکیا اور انہیں ابدیت کے لیے کام کرنے کی ترغیب دی۔ "خیال کر کہ تُو کہاں سے گرا ہے اور توبہ کر کے پہلے کی طرح کام کر"۔ ۵:۲

کلیسیا عیب دار تھی اور اسے سکت لعنت ملامت اور تادیب کی ضرورت تھی۔ چنانچہ یوحنا کو اُبھارا گیا کہ اُن کے لیے تنبیہ، سرزنش اور التجا کا پیغام لکھے جو انجیل کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز کر بیٹھے ہیں اور جن کی نجات کی اُمید خطرے میں ہے۔ لیکن ہر تائب ایماندار کے لیے تنبیہ اور سرزنش کا پیغام محبت اور اطمینان کے امتزاج کے وعدہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ "اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو میں اس کے پاس اندر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاوں گا اور وہ میرے ساتھ"۔ ۲۰:۳

اور ان سب کے لیے جو تصادم کے دوران بھی خُدا میں اپنے ایمان کو قائم کو قائم رکھتے ہیں ان کے لیے نبی کو خُدا نے قابل تحسین پیغام دیا "میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں (دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے کوئی اُسے بند نہیں کر سکتا) کہ تجھ میں تھوڑا سا زور ہے اور تُو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے۔ اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ چونکہ تُو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اس لیے بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کرون گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دُنیا پر آنے والا ہے۔ جاگتا رہ اور ان چیزوں کو جو باقی ہیں اور جو مٹنے کو تھیں مضبوط کر کیونکہ میں نے تیرے کسی کام کو اپنے خُدا

کے نزدیک پورا نہیں پایا۔ میں جلد آنے والا ہوں۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے تھامے رہ تاکہ کوئی تیرا تاج نہ چھین لے"۔ مکاشفہ ۳:۸، ۱۰، ۲، ۱۱

یہ سب کچھ اسی کے ذریعہ دیا گیا جس نے فرمایا "میں یوحنا تمہارا بھائی اور مصیبت میں تمہارا شریک ہوں" مکاشفہ ۱:۹--- یوحنا کے ذریعہ مسیح نے اپنی کلیسیا کو بتایا کہ انہیں اسکی خاطر دُکھ اُٹھانا ضرور ہے۔ صدیوں بعد کی تاریخ میں جھانکتے ہوئے عمر رسیدہ رسُول نے بہت بڑے گروہ کو مسیح یسُوع اور سچائی سے محبت رکھنے کے سبب شہادت نوش کرتے دیکھا، مگر اس نے یہ بھی دیکھا کہ جس نے اپنے پہلے گواہوں کو قائم رکھا وہ اپنے ان وفادار گواہوں کو بھی ظلم و ستم کے آنے والے زمانہ میں بھی ترک نہیں کر ے گا، جو انہیں آخری دنوں میں پیش آئیں گے۔ جو دُکھ تجھے سہنے ہوں گے اُن سے خوف نہ کر۔ دیکھ ابلیس تُم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو۔ تُم مصیبت اُٹھاو گے۔ جان دینے تک وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دُوں گا"۔ مکاشفہ ۲:۱۰

یوحنا نے ان کے بارے یہ وعدہ بھی سُنا جو بدی کے خلاف نبرد آزما تھے۔ "جو غالب آئے میں اسے اس زندگی کے درخت میں سے جو خُدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دُوں گا۔ جو غالب آئے اسے اسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی۔ اور میں اس کا نام کتاب حیات سے ہرگز نہ کاٹوں گا بلکہ اپنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے اس کے نام کا اقرار کرون گا۔ جو غالب آئے میں اسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاوں گا جس طرح میں غالب آ کر اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا"۔ مکاشفہ ۲:۷، ۳:۵۔۲۱

یوحنا نے خداوند کے رحم، نرمی اور محبت کے ساتھ اسکی پاکیزگی، انصاف اور قوت کے مرکب کو دیکھا۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ گنہگاروں نے اس میں خدا، باپ کو پایا جس سے وہ اپنے گناہوں کے سبب لرزاں و ترساں تھے۔ اور پھر عظیم کشمکش کے نقطہ ء عروج کے بعد اس نے صیّون پر نظر کی "پھر میں نے شیشہ کا سا ایک سمندر دیکھا جس میں آگ ملی ہوئی تھی اور جو اس حیوان اور اس کے بُت اور اس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے۔ ان کو اس شیشہ کے سمندر کے پاس خُدا کی برکتیں لئے کھڑے ہوئے دیکھا۔ اور وہ خُدا کے بندہ موسیٰ اور برّہ کا گیت گا گا کر کہتے تھے اے خداوند خُدا قادرِ مطلق تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں"۔ مکاشفہ ۱۵:۲۔۳

یسُوع مسیح کو یوحنا کے سامنے علامتی طور پر ببرّ اور برّہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ "دیکھ یہوداہ کے قبیلہ کا وہ ببر جو داود کی اصل ہے--- ذبح کیا ہوا ایک برّہ کھڑا دیکھا"۔ مکاشفہ ۵:۵۔۶ یہ علامتیں بے پناہ قوت اور اختیار اور خود انکاری کی قربانی اور محبت کا مرکب ہیں۔ یہوداہ کا ببر اُن کے لیے نہایت ہی ہولناک ہو گا جو اس کے فضل کو ردّ کرتے ہیں۔ لیکن جو تابع فرمان اور وفادار ہیں ان کے لیے وہ خُدا کا برّہ ہو گا۔ آگ کا ستون جو خُدا کی شریعت توڑنے والوں کے لیے غیض و غضب کی باتیں کرتا ہے تو وہ اُن کے لیے جو خُدا کی احکام کی بجا آوری کرتے ہیں روشنی، رحم اور نجات کی ضمانت ہے۔ وہ آہنی بازو جو باغیوں کو کُوٹ کُوٹ کر راکھ بنا دیتا ہے، وہی بازو وفاداروں اور جانثاروں کو رہائی بخشنے پر قادر ہے۔ جو بھی وفادار ہو گا وہ بچایا جائے گا۔ " اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے"۔ متی ۲۴:۳۱

کروڑون نفوس پر مشتمل دُنیا کی آبادی کے مقابلہ میں خُدا کے لوگ ہمیشہ سے ہی بُہت تھوڑے یعنی چھوٹا گلہ رہا ہے۔ لیکن اگر وہ کلام مقدس کی سچائیوں کو ماننے میں وفا دکھائیں گے تو خدا وند ان کی پنا ہ گاہ ہوگا۔ وہ خداوند قادر مطلق کے وسیع خیمہ میں محفوظ رہیں گے۔ خداوند میں ہمیشہ ہی اکثریت ہے (اقلیت نہیں) آخری نرسنگے کی آواز جب قبروں تک سرائیت کرے گی اور راستبازیہ نعرہ مارتے ہوئے باہر نکل آئیں گے۔ ‘‘اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟’’ اکرنتھیوں ۵۵:۱۵--- اور یہ راستباز خُدا وند کے ساتھ مسیح اور پاک فرشتوں اور ہر زمانہ کے وفادار خادموں کے ساتھ کھڑے ہوں گے تو یقیناً خُدا کے بچوں کی بہت بڑی اکثریت ہو گی۔

مسیح کے سچے اور حقیقی شاگردوں نے کشمکش اور تصادم اور ہنگاموں کے دوران بھی مسیح کی پیروی سے منہ نہ موڑا۔ گو انہیں مایوسیوں کا تجربہ ہوا اور خود انکاری کی زندگی بسر کرنا پڑی۔ مگر اس نے انہوں نے گناہ کے بھیانک نتائج کے بارے سیکھا۔ چنانچہ انہیں اس سے کراہت ہو گئی۔ جنہوں نے مسیح کے دُکھوں میں شرکت کی وہ اس کے جلال میں بھی شراکت کریں گے۔ مقدس رویا میں نبی نے خُدا کی بقیہ کلیسیا کی حتمی فتح دیکھی۔

‘‘پھر میں نے شیشہ کا سا ایک سمندر دیکھا جس میں آگ ملی ہوئی تھی اور جو اس حیوان اور اس کے بت اور اس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے ان کو اس شیشہ کے سمندر کے پاس خُدا کی بربطیں لئے کھڑے ہوئے دیکھا۔ اور وہ خُدا کے بندہ موسیٰ کا گیت اور برّہ کا گیت گا گا کر کہتے تھے اے خدا وند خداوند! قادرِ مطلق ! تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں۔ اے ازلی بادشاہ! تیری راہیں راست اور درُست ہیں’’۔ مکاشفہ ۳۔۲:۱۵

‘‘پھر میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برّہ صیّون کے پہاڑ کھڑا ہے اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص ہیں جن کے ماتھے پر اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہے’’۔ مکاشفہ ۱:۱۴--- اس دُنیا میں ان کے اذہان خداوند کے لیے وقف تھے۔ وہ فہم و فراست اور اپنے دل و جان سے اسکی خدمت کرتے تھے۔ اور اب وہ اپنا نام اُن کی پیشانی پر لکھ سکتا تھا۔ ‘‘وہ ابدُالآباد بادشاہی کریں گے’’ ۵:۲۲---- وہ ادھر ادھر رہنے کے لیے جگہ کی تلاش میں مارے مارے نہ پھریں گے۔ ان کا ان لوگون میں شمار ہو گا جن کے بارے اس نے خود فرمایا ‘‘آو میرے باپ کے مُبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تُمہارے لیے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔’’--- ‘‘اس کے مالک نے اس سے کہا اے اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش ! تُو تھوڑے میں دیانتدار رہا۔ میں تجھے بُہت چیزوں کا مختار بناوں گا۔ اپنے مالک کی خُوشی میں شریک ہو’’۔ متی ۲۱۔۳۴:۲۵

‘‘یہ وہ ہیں جو برّہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتا ہے یہ خُدا اور برّہ کے لیے پہلے پھل ہونے کے واسطے آدمیوں میں سے خرید لئے گئے ہیں’’ ۴:۱۴--- رویا میں انہیں صیّون پہاڑ پر مقدس خدمت کے لیے تیار کھڑے دکھایا گیا ہے اور وہ سفید مہین کتانی لباس میں ملبوس ہیں جو مقدسین کی راستبازی کی علامت ہے۔ مگر جتنے بھی آسمان پر برّہ کے پیچھے پیچھے چلیں گے ان کے لیے لازم ہے کہ وہ اس دھرتی پر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلتے رہے ہوں۔ مجبوری اور لاچاری سے نہیں بلکہ وفاداری اور محبت کی رُو سے جیسے گلہ چوپان کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔

"اور میں نے ایسی آواز سنی جیسے بربط نواز بربط بجاتے ہوں۔ وہ تخت کے آگے ایک نیا گیت گا رہے تھے۔ ان ایک لاکھ چوالیس ہزار شخصوں کے سوا جو دُنیا میں سے خرید لئے گئے تھے کوئی اُس گیت کو نہ سیکھ سکا۔ اور ان کے منہ سے کبھی جُھوٹ نہ نکلا تھا۔ وہ بے عیب تھے"۔ مکاشفہ ۱۴:۲۔۵

"پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دیکھا اور وہ اس دُلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لیے سنگار کیا ہو۔" ---- " اُس میں خُدا کا جلال تھا اور اسکی چمک نہائت قیمتی یعنی اس یشّب کی سی تھی ج و بلور کی طرح شفاف ہو۔"---- اور اسکی شہر پناہ بڑی اور بلند تھی اور اس کے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور ان پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے"--- "اور بارہ دروازے بارہ موتیوں کے تھے۔ ہر دروازہ ایک موتی کا تھا اور شہر کی سڑک شفاف شیشہ کی مانند خالص سونے کی تھی۔ اور میں نے اس میں کوئی مقدس نہ دیکھا اس لئے کہ خُدا وند خُدا قادرِ مطلق اور برّہ اس کا مقدس ہیں"۔ مکاشفہ ۲:۲۱، ۱۱:۲۱۔۱۲، ۲۱:۲۱۔۲۲

"اور پھر لعنت نہ ہو گی اور خُدا اور برّہ کا تخت اس شہر میں ہو گا اور اس کے بندے اسکی عبادت کریں گے۔ اور وہ اُس کا منہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہو گا۔ اور پھر رات نہ ہو گی اور وہ چراغ اور سُورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خُداوند خُدا اُن کو روشن کرے گا اور وہ ابدُالآباد بادشاہی کریں گے"۔ مکاشفہ ۲۲:۳۔۵---- "پھر اُس نے مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آب حیات کا ایک دریا دکھایا جو خُدا اور برّہ کے تخت سے نکل کر اس شہر کی سڑک کے بیچ میں بہتا تھا۔ اور دریا کے وار پار زندگی کا درخت تھا۔ اس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے اور ہر مہینے میں پھلتا تھا اور اس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ملتی تھی--- مبارک ہیں وہ جو اپنے جامے دھوتے ہیں کیوں کہ زندگی کے درخت کے پاس آنے کا اختیار پائیں گے اور ان دروازوں سے شہر داخل ہوں گے"۔ ۲۲:۱۔۲، ۱۴

"پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھ خُدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکوُنت کرے گا اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خُدا ہو گا"۔ مکاشفہ ۲۱:۳

باب ۵۸ - فتح مند کلیسیا

اٹھارہ سو صدیوں سے کچھ زیادہ ہی عرصہ گزر چُکا ہے جب سے رسُولوں نے اپنی مشقتوں سے آرام پایا ہے۔ مگر مسیح کی خاطر جو انہوں نے قربانیاں دیں اسکی تاریخ آج بھی بیش قیمت خزانہ کی طرح کلیسیا کے اندر موجود ہے۔ یہ تاریخ رُوح القدس کی ہدایت سے احاطہء تحریر میں اس لئے آئی تاکہ مسیح کے پیروکار ہر زمانہ میں مسیح کے مشن کے لیے جوش و جذبہ سے معمور ہو کر خدمت کرتے رہیں۔

وہ حُکم جو مسیح خُداوند نے اپنے شاگردوں کو دیا تھا اُنہوں نے اُس کی تعمیل و تکمیل کی۔ جونہی صلیب کے یہ پیامبر انجیل کی منادی کرنے کے لیے آگے بڑھے، تو اُنہیں خُدا کے جلال کا ایسا مکاشفہ عطا ہوا جو اس سے پہلے معرضِ وجود میں نہیں آیا تھا۔ رُوحِ الہٰی کے تعاون سے رسولوں سے ایسے ایسے کام سر زد ہوئے جنہوں نے دُنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔

ایک ہی پشت نے انجیل کی تشہیر تمام قوموں تک پہنچا دی چنانچہ اُنہوں نے مسیح کے زیرِ نگرانی خود کو اس عظیم کام کے لیےتیار کر لیا جو اُنہیں سونپا گیا تھا۔ اُن کے دلوں پر فضل اور سچائی کی حکمرانی تھی جو اُن کے ارادوں کو جلا بخشی اور ان کے اعمال کی نگرانی کرتی تھی۔ وہ خداوند میں مدغم ہو چکے تھے اور خود کو بُھلا کر قادرِ مُطلق کی محبت میں غوطہ زن ہو گئے تھے۔ بعض اُن میں اَن پڑھ تھے۔ مگر اُنہوں نے مسیح کی سر پرستی میں خدمت کرنا سیکھ لیا۔

شاگرد ایسے انسان تھے جو یہ جانتے تھے کہ کس طرح کلام اور پُر خلوص دُعا کرنا ہے۔ وہ ایسے انسان تھے جو اسرائیل کی قوت (خدا) کو تھامنا جانتےتھے۔ بڑی ہی چاہت سے وہ خُدا کی نزدیکی میں اس کے پہلو میں کھڑے رہے اور اس کے تخت سے ہی اپنی آبرو کو وابستہ رکھا! یہوواہ ہی اُن کا خداوند تھا۔ اسکی عزت و تکریم گویا ان کو اپنی عزت افزائی تھی۔ اسکی سچائی کو وہ اپنی سچائی خیال کرتے تھے۔ انجیل پر جو بھی حملہ ہوتا اسے شاگرد اپنی رُوح پر دھاوا تصور کرتے، اور مسیح کے مشن کی خاطر اپنی ہر قوا کو جنگ میں جھونک دیتے۔ وہ زندگی کے کلام کی تشہیر کرتے کیونکہ انہوں نے آسمانی کفارہ حاصل کر لیا تھا۔ چونکہ وہ زیادہ حاصل کرنے کی توقع کرتے تھے اس لئے خُداوند سے حاصل کرنے کے لیے انہوں نے بھی زیادہ محنت سے کام لیا۔ مسیح خداوند نے خود کو ان پر آشکارہ کیا تھا اور وہ بھی رہنمائی کے لیے اسی کی طرف رجوع ہوتے تھے۔ سچائی کے لیے سُوجھ بُوجھ اور مخالفت کا سامنا کرنے کے لیے انکی قوت خُدا کی مرضی کے ساتھ مطابقت رکھنے کی وجہ سے تھی۔ مسیح یسُوع جو خداوند کی حکمت اور قوت سے اُن کی ہر تقریر، خطبے اور گُفتگو کا موضوع ہوتا تھا۔ اُسی واحد نام کی جو آسمان تلے بخشا گیا اور جس کے وسیلہ لوگ نجات پا سکتے ہیں وہ بڑائی کرتے تھے اور جیسے ہی وہ مسیح یسُوع کی کاملیت، مردون میں سے جی اُٹھنے کی منادی کرتے وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرتی اور بہتیرے بہن بھائی انجیل کے لیے جیت لیے جاتے۔ وہ بھیڑ جو یسُوع نام پر دُشنام طرازی سے باز نہ آتی اور اسکی قوت و قدرت کی تحقیر کرتی تھی اب اُسی بھیڑ نے اُس کے شاگرد ہونے کا اعلانیہ اقرار کر لیا۔

اس سارے مشن کو رسولوں نے اپنی قوت میں نہیں بلکہ زندہ خُدا کی قوت میں انجام دیا۔ اُن کی خدمت کوئی آسان خدمت نہ تھی۔ خدمت کے شُروع شُروع میں مسیح کلیسیا کو بُہت سی مشکلات اور المناک رنج و الم کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنی خدمت میں شاگردوں کو مسلسل افلاس و غربت اور بُہتان اور ظلم و ستم کا سامنا رہا۔ مگر انہوں نے

اپنی جانوں کی فکر نہ کی، برعکس اس کے وہ اس بات پر خُوشی مناتے تھے کہ انہیں مسیح کی خاطر دُکھ اُٹھانے کے لیے بُلاہٹ ملی ہے۔ اُن کی زندگی میں مساعي جمیلہ ،عزم راسخ ،راست فیصلوں اورمقاصد کو حاصل کرنے پس و پیش اور نیم دلی کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ جو کچھ اُن کے پاس تھا اُسے خرچ کرنے پر راضی تھے بلکہ خود بھی خرچ ہونے سے دریغ نہ کرتے تھے۔ ذمہ داری کا احساس جو ان کے شانوں پر تھا اس نے ان کے تجربہ کو صاف شفاف اور گہرا اور پختہ کر دیا۔ اور جو فتوحات انہوں نے مسیح یسُوع کے لیے کیں ان میں خداوند کا فضل نمُودار ہوا۔ خداوند قادرِ مطلق نے ان کے ذریعہ سے انجیل کو فتوحات بخشیں۔

وہ بنیا د جو مسیح یسوع نے رکھی تھی اس پر رسولوں نے خُدا کی کلیسیا کو استوار کیا۔ پاک صحائف میں ہیکل کی تعمیر کو اکثر کلیسیا کی تعمیر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ زکریاہ یسُوع کو شاخ کہہ کر فرماتا ہے کہ وہ ہیکل تعمیر کرے گا۔ اور غیر قوموں کا ذکر کرتا ہے کہ وہ اس کام میں مدد کریں گی۔ ‘‘دیکھ وہ شخص جس کا نام شاخ ہے اس کے زیرِ سایہ خوشحالی ہو گی اور وہ خُداوند کی ہیکل کو تعمیر کرے گا اور جو دُور ہیں آکر خُدا وند کی ہیکل تعمیر کریں گے’’۔ زکریاہ ۶:۱۲۔۱۵۔ اور یسعیاہ نبی یوں فرماتا ہے ‘‘اور بیگانوں کے بیٹے تیری دیواریں بنائیں گے’’۔ یسعیاہ ۶۰:۱۰

ہیکل کی تعمیر کے بارے لکھتے ہوئے پطرس رسُول فرماتا ہے ‘‘آدمیوں کے رد کئے ہوئے پر خُدا کے چنے ہوئے اور قیمتی زندہ پتھر زندہ پتھر کے پاس آ کر تُم بھی زندہ پتھروں کی طرح رُوحانی گھر بنتے جاتے ہوتا کہ کاہنوں کا مقدس فرقہ بن کر ایسی رُوحانی قربانیاں چڑھاو جو یسُوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں’’۔ ۱پطرس ۲:۴۔۵

یہودیوں اور غیر قوموں کی کان میں سے رسُول پتھر نکال نکال کر بنیاد پر رکھتے وندگئے۔ افسس کی کلیسیا کے ایمانداروں کو خط لکھتے ہوئے پولس یوں رقمطراز ہے۔ ‘‘پس اب تُم پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہموطن اور خُدا کے گھرانے کے ہو گئے ہو۔ اور رسولوں اور بنیوں کی نیو پر جس کے کونےکے سِرے کا پتھر خود مسیح یسُوع ہے تعمیر کئے گئے ہو۔ اسی میں ہر ایک عمارت مل ملا کر خُدا وند میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے۔ اور تُم بھی اس میں باہم تعمیر کئے جاتے ہوتا کہ رُوح میں خُدا کا مسکن بنو’’۔ افسیوں ۲:۱۹۔۲۲

اور کرنتھیوں کی کلیسیا کو رسُول نے یوں آگاہی دی ‘‘میں نے اُس توفیق کے موافق جو خُدا نے مجھے بخشی دانا معمار کی طرح نیو رکھ اور دوسرا اس پر عمارت اُٹھاتا ہے۔ کیوں کہ سوا اس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اور وہ یسُوع مسیح ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر کوئی اس نیو پر سونا یا چاندی یا بیش قیمت پتھروں یا لکڑی یا گھاس یا بُھوسے کا ردار رکھے تو اس کا کام ظاہر ہو جائے گا۔ کیوں کہ جو دن آگ کے ساتھ ظاہر ہو گا وہ اس کام کو بتا دے گا اور وہ آگ خود ہر ایک کا کام آزمالے گی کہ کیسا ہے’’۔ ۱کرنتھیوں ۳:۱۰۔۱۳

رسُول نے زمانوں کی اُسی چٹان پر جو یقینی اور حتمی نیو تھی تعمیر کیا۔ اسی نیو کے اُوپر اُنہوں نے پتھر رکھے جو وہ دُنیا کی کان سے نکال نکال کر لائے تھے۔ مشکلات کے بغیر معماروں نے تعمیر نہیں کیا۔ مسیح کے دشمنوں کی وجہ سے ان کا کام خاصہ مشکل تھا۔ انہیں تعصب، ہٹ دھرمی اور ان کی نفرت کا مقابلہ کرنا پڑا جو غلط نیو پر تعمیر کر رہے تھے۔ کلیسیا کے معماروں کو نحمیاہ کے زمانہ میں دیوار کے معماروں سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جن کے بارے کلام مقدس میں یوں مرقوم ہے ‘‘سو جو لوگ دیوار بناتے تھے اور جو

بوجھ اُٹھاتے اور ڈھوتے تھے ہر ایک اپنے ایک ہاتھ سے کام کرتا تھا اور دوسرے میں اپنا ہتھیار لئے رہتا تھا"۔ نحمیاہ ۱۷:۴

شہزادوں، بادشاہوں ، حاکموں، کاہنوں اور سرداروں نے ہیکل کو مسمار کرنا چاہا۔ مگر خُدا کے وفادار کارندے نے قید و بند، عقُوبت اور موت کی پرواہ کئے بغیر کام کو آگے بڑھاتے گئے حتٰی کہ نہایت ہی خوبصورت اور سڈول ہیکل تعمیر ہو گئی۔ ایک وقت آیا جب کاریگروں کی آنکھیں تو ہم پرستی کی دُھند سے اندھی ہو گئیں جو ان کے آس پاس چھائی ہوئی تھی۔ ایک وہ وقت آیا جب ایسے معلوم ہوتا تھا کہ دشمن تشدد اور ظلم کے ذریعہ غلبہ پا لے گا۔ مگر وہ غیر متزلزل ایمان اور ہمت کے ساتھ کام کو آگے ہی آگے بڑھاتے گئے۔

وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ پہلے معمار یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ستفنس کو سنگسار کر دیا گیا۔ یعقوب کا سر تلوار مار کرتن سے جدا کر دیا گیا۔ پولس کا بھی سر قلم کر دیا گیا۔ پطرس مصلوب ہُوا اور یوحنا کو جلا وطن کر دیا گیا۔ اس کے باوجود کلیسیا برومند ہوتی گئی۔ نئے کار گزاروں نے اُن کی جگہ لے لی جو مسیح میں سو گئے۔ یوں پتھر کے اُوپر پتھر تعمیر ہوتا چلا گیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ خُدا وند کی ہیکل بلندیوں کو چُھونے لگی۔

صدیوں تک مسیحی کلیسیا کو ظُلم و ستم کا سامنا رہا۔ اس کے باوجود کبھی کوئی ایسا وقت نہ آیا جب ایسے آدمیوں کی کمی ہو جو خُدا وند کی ہیکل کی تعمیر سے اپنی جانوں کو زیادہ عزیز سمجھیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "بعض ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے اور کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے۔ سنگسار کئے گئے۔ آرے سے چیرے گئے۔ آزمائش میں پڑے۔ تلوار سے مارے گئے۔ بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں مصیبت میں بد سلُوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔ دُنیا اُن کے لائق نہ تھی وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پھرا کئے"۔ عبرانیوں ۳۸۔۳۶:۱۱

راستبازی کے دشمنوں نے خُدا کے معماروں کے کام کو ختم کرنے کے لیے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ لیکن خُداوند نے "اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا"۔ اعمال ۱۷:۱۴۔۔۔ چناچہ ایسے کارگزار پیدا ہو گئےجنہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے اُس ایمان کی دستگیری کی جو قدیم مقدسین کے سپُرد تھا۔ تاریخ میں ان آدمیوں کے استقلال، قوت برداشت اور بہادری کے کارنامے رہتی دُنیا تک زندہ و تابندہ رہیں گے۔ رسولوں کی طرح کئی خُدا وند میں سو گئے ہیکل کی تعمیر کاکام ثابت قدمی سے جاری رہا۔ کاریگر قتل کر دئیے گئے مگر کام پھر بھی نہ رُکا بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ ولڈن سیز، جان و یکلف، حس اور جیروم، مارٹن لوتھر اور زونگلی، کرینمر، یٹیمر، ناکس، ہوگو نوٹس، جان اور چارلس ویسلے ان کے علاوہ بڑا گروہ جو اس بنیاد پر مٹیریل (مواد۔ ضرورت کا عمارتی سامان) لا کر رکھتا رہا جو ابدیت تک قائم رہے گا۔ اور بعد کے آنے ولاے سالوں میں وہ خادم جو کلام کی تشہیر کر رہے ہیں اور جنہوں نے بُت پرستوں کے درمیان آخری عظیم پیغام کے لیے راہ تیار کی ہے انہوں نے بھی ہیکل کی تعمیر و ساخت میں مدد کی ہے۔

رسُولوں کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی بھی زمانہ میں ہیکل کی تعمیر کے کام میں تعطل پیدا نہیں ہوا۔ اگر ہم صدیوں پیچھے جھانکیں تو ہمیں وہ زندہ پتھر نظر آئیں گے جن پر یہ مشتمل ہے اور وہ ظُلمت، اوہام پرستی اور فرو گزاشتوں کے بیچ میں سے نور کے فوارے کی طرح ضیا پاشی کر رہے ہیں۔ یہ قیمتی ہیرے تا ابد بڑی

آب و تاب سے چمکتے دمکتے رہیں گے اور خُدا کی صداقت کی قوت و قدرت کی گواہی دیتے رہیں گے۔ صیقل شُدہ ان پتھروں کی چمک تاریکی اور نُور میں سچائی کے کھرے سونے اور فروگزاشت کی کھوٹ میں نمایاں فرق ظاہر کرتی ہے۔ پولُس اور دوسرے رسُول اور دیگر باقی تمام راستبازوں نے جو ہو گُزرے ہیں ہیکل کی عمارت بنانے میں اپنا اپنا حصہ ادا کیا ہے۔ مگر عمارت ابھی پایہء تکمیل کو نہیں پہنچی۔ ہم جو اس زمانہ میں رہ رہے ہیں ہمارے حصے میں بھی کام آتا ہے جو ہمیں انجام دینا ہے۔ ہمیں بھی اس بنیاد کے اُوپر عمارتی سامان لانا ہے جو آگ میں جلنے سے محفوظ رہے یعنی سونا، چاندی اور قیمتی پتھر "محل کے کونے کے لیے تراشے ہوئے پتھروں کی مانند" زبور ۱۲:۱۴۴--- جنہیں خداوند کے لیے تعمیر کرنا ہے اُن کے لیے پولُس کا ہمت افزا کلام سُنیے--- "جس کا کام اُس پر بنا ہُوا باقی رہے گا وہ اجر پائے گا اور جس کا کام جل جائے گا وہ نُقصان اٹھائے گا لیکن خود بچ جائے گا مگر جلتے جلتے"۔ وہ مسیحی جو وفادار سے زندگی کا کلام پیش کرتا ہے اور مردوخواتین کو پاکیزگی اطمینان کی طرف لے چلتا ہے وہ بنیاد پر ایسا مواد دلا رہا ہے جو قائم رہے گا اور خُدا کی بادشاہی میں اسے عقلمند معمار شمار جائے گا۔ل رسُولوں کے بارے لکھا گیا ہے" پھر انہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی اور خُدا وند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا اور کلام کو ان معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتےتھے ثابت کرتا رہا"۔ مرقس ۲۰:۱۶

جیسے یسُوع اُس وقت شاگردوں کو بھیجا کرتا تھا جب وہ اس دھرتی پر تھا اسی طرح آج کلیسیا کے ممبران کو بھیجتا ہے۔ وہی قوت جو رسولوں کے لیے تھی ان کے لیے بھی وہی قوت اور قدرت موجود ہے۔ اگر یہ خداوند کو اپنی قوت بنائینگے تو وہ ان کے ساتھ مل کر کام کرے گا اور ان کی محنت اکارت نہ جائے گی۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جس کام میں یہ مصروف ہیں اس پر خُداوند کی مہر ثبت ہو چُکی ہے۔ خُداوند خُدا نے یرمیاہ کو فرمایا "یوں نہ کہہ کہ میں بچہ ہوں کیونکہ جس کسی کے پاس میں تجھے بھیجوں گا تُو جائے گا اور جو کچھ میں تجھے فرماوں گا تُو کہے گا۔ تو اُن کے چہرون کو دیکھ کر نہ در کیوں کہ میں تجھے چھڑانے کو تیرے ساتھ ہوں۔ تب خداوند نے اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے منہ کو چُھوا اور فرمایا دیکھ میں نے اپنا کلام تیرے منہ میں ڈال دیا۔ "یرمیاہ ۹.۷:۱ وہ ہمیں بھی فرماتا ہے کہ جاو اور اس کلام کی منادی کرو جو میں نے تمہیں دیا ہے۔ اس نے ہمارے بھی لبوں کو چُھوا ہے اُسے محسوس کر کے اس کلام کو پھیلائیں جو اُ س نے دیا ہے۔

خُداوند یسُوع مسیح نے کلیسیا کو ایک بہت ہی واجب عظیم اور مقدس حُکم دیا ہے۔ ہر ممبر کو خُدا وند کے لئے ایسا ذریعہ بننا چاہئے جس کے وسیلہ سے وہ دُنیا تک اپنے تایاب فضل کے خزانہ کو پہنچا سکے۔ نجات دہندہ کی اس سے بڑی اور کوئی خواہش نہیں کہ اس کے بچے دُنیا کے سامنے اُسکی رُوح اور سیرت کی نمائندگی کریں۔ دُنیا کو بھی مسیح یسُوع کی سی محبت کے اظہار کے سوا اور کسی چیز کی اتنی ضرورت نہیں۔ سارے کا سارا آسمان ایسے مردوں اور عورتوں کے انتظار میں ہے جن کے ذریعہ وہ مسیحیت کی قوت کو آشکارہ کر سکے۔

کلیسیا ہی سچائی کی منادی کرنے کے لیے خداوند کا چُنا ہُوا وسیلہ ہے۔ اور اُسے ہی خُداوند نے اپنی قُوت دے رکھی ہے تاکہ اس خاص کام کو انجام دے ۔ لہٰذا اگر یہ اس سے وفادار رہے، اس کے تمام احکام کو بجا لائے تو اس میں خداوند کا جلال ڈیرا اور بسیرا کرے گا۔ اگر وہ خداوند کے تابع رہے۔ اور اگر وہ اسرائیل کے خداوند کی بدل و جان تعظیم و تکریم کرے تو کوئی طاقت بھی اس کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتی۔

خُدا وند اور اُس کے کام کے جوش و جذبہ نے شاگردوں کو متحرک کیا کہ وہ بڑی قوت اور سرگرمی کے ساتھ انجیل کی گواہی دیں۔ کیا اسی ولولہ کی آگ ہمارے دلوں میں نہ بھڑکنی چاہئے تاکہ ہم بھی مسیح یسُوع اور اس کی محبت بھری نجات بخش کہانی بیان کریں؟ یہ تو ہر مسیح کا حق اور شرف ہے کہ نہ صرف وہ آمد ثانی کا انتظار کرے بلکہ اُسے قریب کرنے میں اپنا حصہ ادا کرے۔

اگر کلیسیا دُنیا کی ہر طرح کی حلف برادری سے دستبردار ہو کر مسیح کی راستبازی کے لبادہ کو اوڑھ لے تو اُس کے آگے صبح صادق اور جلالی دن ہو گا۔ اور خُدا وند کے وعدے اُس کے لیے تا ابد قائم رہیں گے۔ وہ اُسے ابدی سرفرازی عطا کرے گا اور وہ بہت سی قوموں کے لیے باعث مسرت ہو گی۔ سچائی کی بے شک تحقیر کی گئی تاہم فتح اُسی کو نصیب ہو گی۔ گو بعض اوقات اِسے پسپائی کا سامنا کرنا پڑا مگر اسکی ترقی اور نشوونما کبھی بھی نہ روکی جا سکی۔ جب خُدا کے کلام کی مخالفت کے ساتھ مٹھ بھیڑ ہوتی ہے تو وہ پیغام کی قوت کو بڑھا دیتا ہے تاکہ عام حالات کے مقابلہ میں اُسکی تاثیر بڑھ جائے۔ چنانچہ یہ ذات الٰہی سے قوت پاکر راستے کی ہر رکاوٹ کو ٹھوکر مار کر دُور کر دیتا ہے۔

خُدا کے بیٹے کو ظلم و ستم اور کفارہ دینے کے دوران کس بات سے تشفی تھی؟ اُس نے صعوبتوں اور اُن دکھوں کے نتائج کو دیکھا اور اپنی رُوح میں اطمینان پایا۔ ابدیت میں جھانکتے ہوئے اس نے اُن پر نگاہ کی جنہوں نے اسکی قربانی اور دکھوں کے سبب ابدی زندگی پائی چنانچہ اُس کے کانوں میں نجات یافتگاں کے نعرے گونج گئے۔ اُس نے نجات یافتہ راستبازوں کو موسیٰ اور برے کا گیت گاتے سُنا۔

ہمارے بھی سامنے مستقبل کی رویا ہے یعنی فردوس کی خوشیاں۔ کتاب مقدس میں جلالی مستقبل کی رویا ئیں ظاہر کی گئی ہیں۔ اور خُدا نے خود اپنے ہاتھ سے ان مناظر کی منظر کشی کی ہے جو کلیسیا کو بہت ہی عزیز ہیں۔ ایمان کے ذریعہ تصور کر سکتے ہیں کہ ہم ابدی شہر کی دہلیز پر ایستادہ ہیں۔ اور وہ سب خوش آمدید کی صدا سُن رہے ہیں جنہوں نے اس زندگی میں مسیح کے ساتھ تعاون کیا تھا اور اسکی خاطر دُکھ برداشت کیا تھا۔ جیسے کہ یہ آواز آتی ہے کہ میرے باپ کے مبارک لوگو آو تو وہ اپنے تاج اُتار کر نجات دہندہ کے قدموں میں یہ کہتے ہوئے رکھ دیتے ہیں "ذبح کیا ہوا برّہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے جو تخت پر بیٹھا ہے"۔ مکاشفہ ۵:۱۲۔۱۳

یہاں نجات یافتگان ان سے ملتے اور ان کو مبارک کہتے ہیں جنہوں نے ان کی مسیح تک آنے میں رہنمائی کی۔ پھر سب مل کر اسکی حمد کے لیے رطب اللسان ہو جاتے ہیں جس نے تمام نبی نوع انسان کی نجات کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔ کشمکش تمام ہوئی۔ صعوبتیں اور تصادم موقوف ہو گئے۔ نجات یافتگان کے فتح اور خوشی کے نعروں سے آسمان گونج اُٹھا۔ ذبح کیا ہوا برّہ ہی عزت اور تمجید کے لائق ہے۔ فاتح سالار تا ابد زندہ رہے گا۔

"ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اور برّہ کے آگے کھڑی اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خُدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا اور برّہ کی طرف سے"۔ مکاشفہ ۷:۹۔۱۰

“میں نے اس سے کہا اے میرے خداوند!تُو ہی جانتا ہے۔ اُس نے مُجھ سے کہا یہ وہی ہیں جو اس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے جامے برّہ کے خُون سے دھو کر سفید کئے ہوئے ہیں۔ اسی سبب سے یہ خُدا کے تخت کے سامنے ہیں۔ اور اس کے مقدس میں رات دن اسکی عبادت کرتے ہیں اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ اُن کے اُوپر تانے گا، اس کے بعد نہ کبھی اُن کو بُھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ کبھی اُن کو دُھوپ ستائے گی نہ گرمی۔ کیونکہ جو برّہ تخت کے بیچ میں ہے وہ اُن کی نگہبانی کرے گا۔ اور اُنہیں آب حیات کے چشموں کے پاس لے جائے گا اور خُدا اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا”۔ مکاشفہ ۷:۱۴۔۱۷

“اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا” اس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد ۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں”۔ مکاشفہ ۲۱:۴۔

ہے- انتظار کا اختتام کے چیزوں تمام